بفیض روحانی: تارک السلطنت مخدوم سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ رضی اللہ عنہ

حضور نبیل ملت حضرت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ کی حیات و خدمات پر مشتمل ایک دستاویز

جہانِ نبیلِ ملت

مرتب: سید ابوبکر مصطفیٰ قادری

مخدوم احمد سید چرم پوش اکیڈمی
خانقاہ عالیہ حمدیہ حسن پورہ شریف، سیوان، بہار ۸۴۱۲۳۶

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

عشرہ مبشرہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آستانۂ حضرت مخدوم سید غلام محمد مجذوب سہروردی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ سید خلیل احمد علیہ الرحمہ
حضرت علامہ سید وکیل احمد علیہ الرحمہ اور حضور نبیل ملت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ

حضور نبیل ملت حضرت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ
کی حیات و خدمات پر مشتمل ایک دستاویز

بنام

جہانِ نبیلِ ملّت

مرتب

سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری

ناشر

مخدوم سید احمد چرم پوش اکیڈمی

خانقاہِ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ شریف، سیوان، بہار ۸۴۱۲۳۶

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

سلسلۂ اشاعت نمبر۔۱

نام کتاب : جہان نبیل ملت
مرتب : سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری
پروف ریڈنگ : مولانا اشرف الحیدری، مولوی محمد اسرار فتح پوری
تصحیح و نظر ثانی : مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی
تعداد : ۱۱۰۰
کمپوزنگ : حافظ محمد شعیب عالم حیدری
صفحات : ۳۷۶
سن اشاعت : ۲۰۲۴ء
قیمت : Rs. 700
ناشر : مخدوم سید احمد چرم پوش اکیڈمی
خانقاہِ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ شریف، سیوان، بہار، پن کوڈ ۸۴۱۲۳۶

MAKHDOOM SYED AHMAD CHARAM POSH ACADEMY
Khanqah-e-Aliya Haidariya
Hasanpura Shareef, Siwan 841236 Bihar, INDIA

دعا برائے صحت و عافیت درازی عمر بالخیر

والد محترم الحاج محمد یاسین نبیلی حیدری صاحب، والدہ محترمہ حجن ظہیر النساء حیدری صاحبہ

ملتمس: الحاج محمد شاہین حیدری و الحاج محمد تحسین حیدری، بکھرا، مظفر پور، بہار

ملنے کے پتے

۱	جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم، بڑھن پورہ، بکھرا، مظفر پور، بہار ۸۴۳۱۰۱	9931992040
۲	امامِ اعظم لائبریری، کوٹیہ، مدنپور، دیوریا، یوپی ۲۷۴۲۰۵	9452685195
۳	مدنی کتاب گھر، 523 مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی 110006	9350134592
۴	مدرسہ نبیلیہ احیاء العلوم، موہن پور، سیتامڑھی، بہار ۸۴۳۳۰۳	7068171912

فہرست

مضامین	مصنف	صفحہ نمبر
انتساب	سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری	13
تہدیہ	سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری	14
عرضِ ناشر	مولانا محمد ممنون الحق حیدری	15
پیش لفظ	سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری	17

باب اول تاثرات

مضامین	مصنف	صفحہ نمبر
حضرت نبیل ملت کی دعوت وتبلیغ کا دائرہ وسیع تھا	مولانا سیّد معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی	20
مولانا سید نبیل احمد سنجیدہ فکر عالم دین اور خادم مذہب ومسلک تھے	نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں	21
حضرت نبیل ملت شریعت وطریقت کے رمز آشنا تھے	مفتی شمشاد حسین رضوی	22
حضرت نبیل ملت: جامع شریعت وطریقت	مفتی خورشید احمد رضوی	23
حضرت نبیل ملت: رشد وہدایت کے ایک استعارہ	مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری قادری	24
اعترافِ عظمت	مولانا خالد علی خاں مصباحی	26
نبیلِ ملّت: ایک کثیر الجہات شخصیت	مولانا سیّد فضل اللہ نوری	27
ہدیۂ تشکر	طلبۂ جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم، بڑھنپورہ، مظفر پور	28
نئی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ	پروفیسر حیدر علی	29

باب دوم حیات وخدمات

مضامین	مصنف	صفحہ نمبر
حضور نبیلِ ملّت: ایک نظر میں	ڈاکٹر مولانا سیّدنا ہید احمد حیدر القادری	32
حضور نبیلِ ملّت کا پدری شجرۂ نسب	سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری	36
مناجات بتوسل بزرگان کرسی نامہ	مولانا سیّد خلیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ	41
حضور نبیلِ ملّت کا شجرۂ طریقت	ڈاکٹر مولانا سیّدنا ہید احمد حیدر القادری	43

حضور نبیلِ ملّت کی سند دلائل الخیرات	ڈاکٹر مولانا سیّد ناہید احمد حیدر القادری	46
حضور نبیلِ ملّت کی سند حزب البحر	ڈاکٹر مولانا سیّد ناہید احمد حیدر القادری	47
خانوادۂ حیدریہ: تاریخ وتعارف	سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری	48
خانقاہِ حیدریہ: ایک تعارف	مولانا عادل حسین مصباحی	62
خانوادۂ حیدریہ کی نعتیہ شاعری	محمد عرفان رضا	64
حضور نبیلِ ملّت: علالت سے سفرِ آخرت تک	مولانا سیّد عاکف احمد حیدر القادری	69
حضور نبیل ملّت کی حیات وخدمات ایک مینارۂ نور	مولانا نثار احمد حیدری منظری	75
حضور نبیلِ ملّت کے روشن جلوے	مولانا محبوب شبنم رضوی	79
حضور نبیلِ ملّت کی مبارک زندگی	مولانا اشرف القادری	81

باب سوم
تعزیات

تعزیتی پیغام	مولانا الیاس عطار قادری	84
دریائے فیوض وبرکات تموج پر تھا	پروفیسر فاروق احمد صدیقی	86
التعزیة والمواساة	مولانا محمد معراج الحق البغدادي	87
آہ! آسمانِ تصوف کا ایک اور ستارہ ٹوٹ گیا	مولانا نعمان اختر فائق الجمالی	88
ملّت کا زبردست خسارہ	مولانا عبد الخالق اشرفی	89
نہایت افسوس ناک خبر	مولانا محمد ارشد رضا امجدی	89
ایک عظیم مرشد کامل	مولانا محمد عزیز الرحمن شمسی	90
واہ! علم وادب تاریخی مادے	مولانا محمد انور علی منظری رضوی	91
حضور نبیلِ ملّت: شریعت وطریقت کے سنگم	مولانا ولی اللہ قادری	92
اہلِ سنّت کو غمزدہ کرنے والی خبر	مولانا محمود الحسن	93
باعثِ رنج وغم ہے وصالِ نبیل	مولانا رمضان حیدر قادری فردوسی	94
آہ بجھ گئی وہ شمع فروزاں	مولانا محمد فاروق رضا برکاتی	95

رازدارِ حقیقت ومعرفت	سیّد ریاض علی رضوی	95
حضور نبیلِ ملّت: ناشر مسلکِ اعلیٰ حضرت	حافظ غلام جیلانی قادری	96
ان اللہ ما اخذ ولہ ما اعطی	مولانا نعمان قادری شراوستوی	97
الخبر الحزین	مولانا بلیغ الزماں شمیمی ازہری	98
موت العالِم موت العالَم	محمد عبد المصطفی رضا مجیبی	98
قومِ مسلم کا ناقابلِ تلافی نقصان	مولانا عارف حسین اشرفی	99
ملّتِ اسلامیہ کا عظیم خسارہ	مفتی محمد مختار عالم رضوی	100
اہلِ سنّت کا ناقابلِ تلافی نقصان	قاری مہتاب عالم امجدی	101
حضور نبیل ملت کا وصال پر ملال	مدرسین مدرسہ غوثیہ انوار العلوم	101
عالمِ اسلام کا ناقابلِ تلافی خسارہ	مولانا انیس الرحمٰن چشتی مصباحی	102
علم وفضل کا ایک اور ستارہ ٹوٹا	قاری اعجاز احمد سیوانی	103
ملّت کا عظیم خسارہ	وصیل احمد خاں	103

باب چہارم

ربط و تعلق

حضور نبیلِ ملّت کے اساتذہ	مولانا محمد عبد المصطفیٰ خان قادری	106
حضور نبیلِ ملّت کے خلفا	مولانا محمد عبد المنان قادری امجدی	109
خانوادۂ حیدریہ اور خانوادۂ رضویہ	مولانا محمد ممنون الحق حیدری	119

باب پنجم

زہد وتقویٰ

حضور نبیلِ ملّت: جامع شریعت وطریقت	مولانا عبد الخالق اشرفی	124
حضور نبیلِ ملّت: ایک بے مثال پیر طریقت	مولانا محمد یعقوب خان مصباحی	125
حضور نبیلِ ملّت: زہد وتقویٰ کے پیکر	مولانا منور حسین احسن القادری	127
حضور نبیلِ ملّت کا زہد وتقویٰ	مولانا محمد اشرف الحیدری	128

حضور نبیلِ ملّت: جامع شریعت وطریقت	مولانا تنویر رضا صدیقی غازیپوری	134
حضور نبیلِ ملّت کا زہد وتقویٰ	مولانا محمد حبیب الرحمٰن حیدری مصباحی	139
حضور نبیلِ ملّت کا زہد وتقویٰ	مولانا مشتاق احمد برہانی	141
حضور نبیلِ ملّت اور شرائط شیخ	مولانا محمد ظفیر عالم مصباحی	144
حضور نبیلِ ملّت چمنستان ولایت کے مہکتے پھول	مولانا محمد نہال الدین رضوی	147
حضور نبیلِ ملّت کی ولایت	مولانا ثناء اللہ خاں ثناء القادری	152

باب ششم

دعوت وتبلیغ

حضور نبیلِ ملّت: رہبرِ قوم	مفتی صدیق عالم رضوی	158
حضور نبیلِ ملّت: مینارۂ ہدایت	مفتی راحت احسان برکاتی	160
حضور نبیلِ ملّت رشد وہدایت کے مینار	مولانا انیس عالم سیوانی	162
حضور نبیلِ ملّت: ہادیٔ برحق	مولانا محمد ہاشم اشرفی کانپوری	166
حضور نبیلِ ملّت: ناشرِ رضویت	مفتی محمد حسن قادری رضوی	168
حضور نبیل ملت اور دیہی علاقے	مولانا محمد ممنون الحق حیدری	169
مسلک رضا کے پاسبان تھے نبیلِ ملتّ	مولانا سلطان رضا قادری	172
حضور نبیلِ ملّت: خانوادۂ حیدریہ کے دُرِّ نایاب	مولانا توکیل احمد شمسی	175
حضور نبیلِ ملّت: امر بالمعروف ونہی عن المنکر	مولانا سلطان رضا سیوانی	180
حضور نبیلِ ملّت: اسلام کے داعی ومبلغ	قاری محمد رضی اللہ حیدری	183
حضور نبیلِ ملّت: اسلام کے داعی ومبلغ	مولانا محمد نعمان حیدری جامعی	188
حضور نبیلِ ملّت اور دعوت وتبلیغ	مولانا فیروز احمد حیدری قادری	193

باب ہفتم

کشف وکرامت

حضور نبیلِ ملّت کرامت کے آئینہ میں	حافظ ڈاکٹر جوہر علی حیدری	198
حضور نبیلِ ملّت کی مقبولیت کا راز	مولانا محمد حبیب الرحمٰن حیدری مصباحی	201

باب ہشتم

یادوں کے نقوش

حضور نبیلِ ملّت کی کچھ یادیں اور کچھ باتیں	مولانا محمد رمضان حیدر قادری	206
مرشد کے ساتھ ایک رات	مولانا رضاء الرحمٰن حیدری	212
حضور نبیلِ ملّت کی کچھ یادیں کچھ باتیں	حافظ محمد شمس الحق حیدری	213

باب نہم

اخلاق ومحاسن

حضور نبیلِ ملّت اور اولاد کی تعلیم وتربیت	ڈاکٹر مولانا سیّدنا ہید احمد حیدر القادری	216
حضور نبیلِ ملّت: اصاغر نوازی	مفتی محمد عثمان رضوی قادری علیہ الرحمہ	221
حضور نبیلِ ملّت پر ایک نظر	مفتی سیّد فاروق رضوی	223
حضور نبیلِ ملّت: افتخار خانوادۂ حیدریہ	مفتی رجب علی برکاتی	225
اے ہمایوں! زندگی تیری سراپا سوز تھی	مولانا محمد فروغ القادری	228
فروغِ شمع تو باقی رہے گا صبح محشر تک	مولانا محمد نعمان اختر فائق الجمالی	230
آنے والی نسلیں تم پر فخر کریں گی مرشد	پروفیسر محمد ریاض الدین صدیقی	232
یہ کون چل دیا کہ زمانہ اداس ہے	مفتی غلام حیدر قادری مصباحی	234
حضور نبیلِ ملّت: اخلاقِ حسنہ کے عظیم پیکر	مولانا انیس الرحمٰن مصباحی چشتی	235
حضور نبیلِ ملّت: دریائے فیض	مولانا سیّد کلیم احمد حیدری	238
حضور نبیلِ ملّت: ایک زندہ جاوید شخصیت	الحاج قاضی گلزار احمد	239
والدی مرشدی رحمت الٰہی کے آغوش میں	صاحبزادہ سیّد شاہد احمد حیدری	241
ابا حضور: یکتائے روزگار	صاحبزادہ سیّد خالد احمد حیدری	243
حضور والدی مرشدی شفقت ومروت کے پیکر	صاحبزادہ سیّد راشد احمد حیدری	244
آہ! دادا ابّا	انجینئر سیّد عاطف احمد حیدری	245
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے	ڈاکٹر سیّد شکیل احمد	247
میرے دادا ابا!	سید عاقب احمد حیدری	251

حضور نبیلِ ملّت: دلوں کو فتح کرنے والی شخصیت	مولانا محمد حبیب الرحمٰن حیدری مصباحی	253
حضور نبیلِ ملّت کا گوشۂ حیات	مولانا محمود عالم احسن	256
خراجِ عقیدت	ایڈوکیٹ سیّد اقبال احمد ہاشمی	259
حضور نبیلِ ملّت کی چند نمایاں خصوصیات	غلام اکبر حیدری عرف منا بھائی	260
ایں خانہ ہمہ آفتاب است	مولانا حسن رضا قادری	262

باب دہم

اوصاف وکمالات

حضور نبیلِ ملّت: علم وفن کے دریائے زخار	مفتی محمد محمود الظفر حیدری مصباحی	264
حضور نبیل ملت اور وعظ وتقریر	مولانا فیروز احمد حیدری قادری	266
حضور نبیلِ ملّت اور بحث ومناظرہ	مولانا محمد حبیب الرحمٰن حیدری مصباحی	269
حضور نبیلِ ملّت اور مدارس اسلامیہ کا قیام	مولانا محمد جاوید اختر حیدری	275
حیدری کانفرنس کی افادیت وانفرادیت	مولانا صاحب حسین حیدری جامعی	279

باب یازدہم

منظومات

ہر نفس دام از ثنائے مصطفیٰ باید زدن	مخدوم سیّد احمد چرم پوش تیغ برہنہ علیہ الرحمہ	284
محمد مصطفیٰ انظر الینا	مخدوم سیّد غلام حیدر احمدی علیہ الرحمہ	285
اللہ نامہ کے ابتدائی اشعار	مخدوم سیّد غلام حیدر احمدی علیہ الرحمہ	285
طوطی نامہ کے ابتدائی اشعار	مخدوم سیّد غلام حیدر احمدی علیہ الرحمہ	286
پروانہ بنیں گے	مخدوم سیّد غلام غوث علیہ الرحمہ	286
اے مدعائے معنی تنزیل السلام	مخدوم سیّد غلام محمد مجذوب علیہ الرحمہ	287
ہو مسکن جو شہر مدینہ ہمارا	مخدوم سیّد رحم علی رحمو علیہ الرحمہ	287
میرے حسنین پیارے	مخدوم سیّد اقبال احمد حیدری علیہ الرحمہ	288
اَنۡتَ رَبِّیۡ قَاضِیِ الۡحَاجَاتِ اللہ الصَّمَد	علامہ سیّد خلیل احمد حیدری علیہ الرحمہ	288
دور سے وہ سلام لیتے ہیں	علامہ سیّد خلیل احمد حیدری علیہ الرحمہ	289

دکھلا دے الٰہی رخِ زیبائے محمد	علامہ سیّد وکیل احمد حیدری علیہ الرحمہ	289
رضوان تیرا خادم ہے اور باغِ جناں تیرا	علامہ سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ	290
مجھے بھی چہرۂ انور دکھاؤ یا رسول اللہ	ڈاکٹر مولانا سیّد ناہید احمد حیدر القادری	290
واصف خیر الوریٰ سیّد نبیل احمد تھے آپ	مولانا سیّد علی احمد سیوانی	291
نگاہ والی ہمدان کے قتیل چلے	مولانا محبوب گوہر اسلامپوری	292
خالی دامن بھر دیں گے	قاری یونس فیضی گریڈیہوی	293
رہبرِ دین ہدیٰ سیّد نبیل	محمد جاوید وارثی	293
دنیا کو ہے ضرورت سیّد نبیل ملّت	زمن کلکتوی	294
آپ اخلاق کے سلطان نبیل ملّت	دلکش رانچوی	294
میرے نبیل ملّت نے	زمن کلکتوی	295
آہ نہیں ملیں گے	مولانا آصف رضا سیفی	295
قسمت میری جگا دو سیّد نبیل احمد	محمد جاوید وارثی	296
ہزاروں صبح سے روشن ہے ایک شام نبیل	مبارک حسین مبارک	296
اعلیٰ حضرت کی ہے وہ تیر نبیل ملّت	اظہار شاہ جہاں پوری	297
علم و ادب کے پیکر	محمد علی حیدری شاد مظفر پوری	297
نبیل ملّت چلے گئے	مولانا عاشق حسین چشتی	298
سب فدا ہیں آپ پر سیّد نبیل قادری	مولانا ماہر القادری	298
کتنا بلند و بالا ہے رتبہ نبیل کا	شہباز نسیم	299
دل کا ارمان	زین العابدین کانپوری	299
وہ عالم نبیل ہیں سیّد نبیل ملّت	قاری اسرائیل اثر فیضی	300
انوارِ غوث و خواجہ کا پیکر	اویس رضا الہ آبادی	300
سامنے آپ کی صورت ہے نبیل ملّت	عبد الواحد انصاری	301
زخمِ دل	جاوید صدیقی	301
باغِ دیں کے گل رعنا	سراج تابانی	302

غمِ پدر	صاحبزادہ سیّد خالد احمد حیدری	302
وہ تو سوئے جناں گئے	سیدہ ماریہ ارم حیدری	303
چراغِ ضوفشاں جاتا رہا	نعیم حسن پوروی	303
حق نواؤں کے پیشوا	حبیب ہاشمی	304
میرے ابا حضور تھے	صاحبزادہ سیّد راشد احمد حیدری	305
وہ کر گئے ہیں خدمت سیّد نبیل ملّت	واصف رضا نوری	305
ہے جاری آج بھی چشمہ نبیل ملّت کا	سنجر گریڈیہوی	306
قوم وملت کے ہیں سردار نبیل ملّت	ڈاکٹر منصور فریدی	306
اعلیٰ حضرت کی تلوار	راہی بستوی	307
بہت ہی نیک بڑے با اثر نبیل ملّت	فیروز اختر	307
دعا دو مجھ کو	حسن رضا اطہر بوکاروی	308
عشق وعرفاں کی تصویر نبیل ملّت	مولانا محبوب گوہر اسلامپوری	308
آقا تاجدارِ ولایت	معین حیدری	309
نبیل کا چہرہ	صندل جلالپوری	309
آہ دنیا سے نبیلِ قادری رخصت ہوئے	مولانا سلمان رضا فریدیؔ مصباحی	310
قوم کی اب بھی ضرورت ہے نبیل ملّت	ضمیر یوسف	311
دل کی دھڑکن میں دھڑکتا ہے نبیل احمد کا نام	ماسٹر ضیاء الدین حیدری ضیا حسن پوروی	312
جو نبی کے در کا غلام تھا وہی جاں نثار چلا گیا	ڈاکٹر طاہر الدین طاہر نبیلی	313
نبیل ملّت کو ڈھونڈتا ہے	نسیم سحر گیاوی	313
اس لیے اتنے ہوئے ہیں محترم سیّد نبیل	مولانا محبوب گوہر اسلامپوری	314
حق کو حق کہتا رہا وہ تھا صداقت کا نبیل	ڈاکٹر طاہر الدین طاہر نبیلی	315
دردِ دل	صاحبزادہ سیّد راشد احمد حیدری	316
ہوتا رہے گا چرچا سیّد نبیل کا	اشرف بنارسی	316
دامن دل میں ڈال دو بس دو آنہ نبیل ملّت کا	حلیم حاذق	317

پردے میں	رضوان حیدری	317
عنایت کی نظر	غلام مصطفیٰ راحت بشن پوری	318
فیض کا بازار عمدہ ہے یہ دربار نبیل	مولانا محمد شہاب الدین ثقافی نقی القادری	318
خالی نہ لوٹا نا نبیل	تاج رضا اورنگ آبادی	319
دربار نبیل ملّت کا	قیصر بستوی	319
از زبان گنگ چہ گویم بشایان نبیل	مولانا عبدالرحمٰن فیضی	320
نبیل احمد کے آستاں سے	معین محور بھاگلپوری	320
خدارا اتنا کرم ہو ہم پر	مخدوم ارشد حبیبی کلکتوی	321
دارالشفا ہے آپ کا دربار شاہ نبیل	عبدالرحمٰن جامی لکھنوی	321
رب العلیٰ کی نعمت	سیّد شارق رضا خالدی	322
بسا کے آنکھوں میں تیری صورت نبیل ملّت	عبدالرحیم ہلچل	322
تمہیں بنا لے جو اپنا رہبر	فیروز مرزا	323
ہیں وقارِ اہلِ سنّت حضرت سیّد نبیل	محمد علی طارق	323
بسا لو دل میں محبت نبیل ملّت کی	قاری کلیم نوری کانپوری	324
آلِ نبی کی بات ہو	ڈاکٹر اختر پرواز حبیبی	324
بٹ رہا ہے خزانہ نبیل کا میرے	خوشتر جہاں گیر	325
نیند سے کیجئے بیدار نبیل ملّت	شمیم رضا فیضی	325
سب کی بگڑی بناتے ہیں نبیل ملّت	حبیب اللہ فیضی	326
تیری ہر شاخ ہے پھلدار نبیل ملّت	ڈاکٹر قاری علی شاہ جہاں پوری	326
دین کے رہبر چلے گئے	جمال شبر حیدری	327
چمک رہا ہے جو روضہ نبیل چشتی کا	دلبر شاہی	327
رونق بزم وفا ہیں	حیدر لاری	328
مری قسمت بھی چمکا دو	کلیم دانش برکاتی	328
اس قدر ذی مرتبہ ہیں	احسان شاکر اعظمی	329

اس سے بنتے ہیں مرے کام	غلام نور مجسم اناوی	329
بڑا ہجوم لگا ہے	شکیل رہبر چین پوری	330
میرے کشکول میں چمکتا ہے	ادریس نظر حبیبی کلکتوی	330
آپ میری شان ہیں	رئیس کوثرؔ بھاگلپوری	331
ہیں پنجتن کا آئینہ	سہراب قادری دیوریاوی	331
آسمان علم وفن دو گز زمیں میں سو گیا	ازہر	332
بالیقیں تھے باعمل سید نبیل	اسد اقبال، کلکتہ	333
حوصلوں کا ہمالہ چلا گیا	مولانا فیروزؔ احمد حیدری قادری	333
یہ زمیں خاموش ہے یہ آسماں خاموش ہے	غلام رسول احمد ضیاؔ	334
قوم کے رہبر چلے گئے	مشتاق احمد احزنؔ، جمشید پوری	334

باب دوازدہم — مکتوبات

مکتوب رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بنام حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ	336
مکتوب شیر بہار حضرت مفتی اسلم رضوی علیہ الرحمہ بنام حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ	337
مکتوب مفتی انیس عالم قادری علیہ الرحمہ بنام حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمہ	338
مکتوبات حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ بنام مولانا غلام رسول قادری (بھروچ گجرات)	339
حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمہ کا مدرسہ حیدریہ احیاء السنۃ نوتنوا مغربی چمپارن کی سرپرستی سے استعفیٰ	341

باب سیزدہم — اخبارات واطلاعات

باب چہاردہم — تصاویر مقامات وتبرکات

نوٹ جو منظوم پہلے موصول ہوئے انھیں مقدم اور جو بعد میں آئے انھیں مؤخر کیا گیا ہے

شرف انتساب

ان کے نام جن کی عظمت پہ
قرآن حکیم کے
تیس پارے ناطق ہیں

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

سید ابوبکر مصطفی قادری

تہدیہ

بارگاہ خلفاے راشدین
خلیفہ اول بلافصل افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
خلیفہ دوم فاروق اعظم مراد رسول حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
خلیفہ سوم پیکر شرم وحیا ذوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ
خلیفہ چہارم شیر خدا حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ
نواسہ رسول سبط رسول حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ

گر قبول افتد زہے عز وشرف

خاک پاے صحابہ واہل بیت
سید ابوبکر مصطفی قادری

عرضِ ناشر

حضور نبیلِ ملّت حضرت علامہ سید نبیل احمد حیدالقادری علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کے بعد خانقاہِ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف سیوان تعزیت کے لیے علمائے کرام کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تو اسی سلسلے کی کڑی حضرت مولانا سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری صاحب بھی تھے۔ جب حضرت مولانا سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری صاحب تشریف لائے تو شہزادۂ حضور نبیلِ ملّت حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد ناہید احمد حیدر القادری صاحب سے بہت سی گفتگو ہوئیں۔ ان میں دو باتیں اہم تھیں۔ ایک حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر جہانِ نبیلِ ملّت کے نام سے ایک کتاب کی ترتیب کا، جس میں علمائے کرام ومشائخ عظام کے رشحاتِ قلم شامل ہوں۔ اس کتاب کی ترتیب کی ذمہ داری خود حضرت مولانا موصوف نے اپنے سر لے لی۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت مولانا موصوف نے خانقاہِ عالیہ حیدریہ میں محفوظ قلمی مخطوطات ونسخوں کو دیکھا تو ان کو منظرِ عام پر لانے کے لیے ایک اکیڈمی کی تشکیل دینے کا مشورہ دیا۔ باہم گفت وشنید کے بعد مخدوم سیّد احمد چرم پوش اکیڈمی کے نام سے پانچ رکنی کمیٹی بنائی گئی۔

۱۔	حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد ناہید احمد حیدر القادری صاحب	سرپرست
۲۔	راقم الحروف محمد ممنون الحق حیدری	نگراں
۳۔	حضرت مولانا فیروز احمد حیدر القادری	صدر
۴۔	حضرت مولانا حسیب الرحمٰن حیدری مصباحی	معاون
۵۔	حضرت مولانا صاحب حسین حیدری جامعی	معاون

اس اکیڈمی کے اغراض ومقاصد درج ذیل طے پائے۔

(۱) دین اسلام کے فروغ کے لیے حالات حاضرہ کے تناظر میں اقدام کرنا۔

(۲) مذہب اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد ومعمولات پر رسائل وکتب کی اشاعت۔

(۳) خانقاہِ حیدریہ میں موجود تمام قلمی نسخوں (مخطوطات) کو جدید انداز سے زیورِ طبع سے آراستہ کرنا۔

(۴) فرقہائے باطلہ وضالہ وہابی، دیوبندی، رافضی وغیرہ کے رد میں کتابوں کی ترتیب اوران کی اشاعت۔

میٹنگ کے بعد حضرت مولانا سیّد ابوبکر مصطفیٰ صاحب اپنے گھر تشریف لے جانے سے قبل جہانِ نبیلِ ملّت کا خاکہ بنایا اور اس کتاب کے مضامین کے لیے علمائے کرام ومشائخ عظام سے رابطہ کیا گیا اوران کے مضامین موصول ہوئے مگر بعض حضرات کی

جانب سے تاخیر ہوئی تو کچھ حضرات کی طرف سے بے توجہی اور دیگر اسباب و علل کی بنا پر اس کتاب کو منظرِ عام پر آنے میں بہت تاخیر ہوگئی۔

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا۔

بہر حال اب یہ ''جہانِ نبیل ملت'' آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ رب العزت اس کتاب کو شرف مقبولیت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محمد ممنون الحق حیدری
نگراں: مخدوم سید احمد چرم پوش اکیڈمی
وصدر المدرسین جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم
بڑھن پورہ، بکھرا، مظفر پور، بہار

☆☆☆

پیش لفظ

ملت کے اکابر و اعاظم کی حیات و خدمات پر کام کرنا اسلاف کا طریقہ رہا ہے، بعض اکابر کے حالات و کوائف اور حیات و خدمات پر کتابیں ان کی زندگی ہی میں منظر عام پر آ گئیں تو کچھ بزرگان دین نے اپنی حیات و خدمات کے چند گوشوں کو بہت اصرار کے بعد املا کرایا تو بعض اعاظم نے اپنی خود نوشت حالات عطا کئے مگر اکثر و بیشتر بزرگان دین کے وصال کے بعد ہی ان کی حیات و خدمات پر کام ہوا ہے۔ حضرت نبیل ملت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ نے نہ خود نوشت حالات عطا کیا اور نہ ہی ان کی حیات میں آپ کے اوپر کوئی کتاب آئی۔ حضرت نبیل ملت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد صاحبزادۂ نبیل ملت حضرت مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب کو راقم نے حضرت نبیل ملت علیہ الرحمہ کی حیات و خدمات پر کتاب لکھنے کا مشورہ دیا تو انہوں نے کہا کہ آپ یہ کام اچھی طرح کر لیں گے، لہٰذا آپ لکھیں، راقم نے اپنی کوتاہ علمی و محدود فکری کے باوجود ہامی بھر لی مگر مشکل یہ تھا کہ راقم کو آپ کی صحبت میں رہنے کا زیادہ موقع میسر نہیں ہوا تھا کہ کما حقہ ان کی حیات و خدمات لکھ سکے، اس لیے راقم نے حضرت کی حیات و خدمات پر ’’جہان نبیل ملت‘‘ کی شکل میں ایک کتاب ترتیب دینے کو مناسب و بہتر سمجھا کہ جس میں حضرت کے مریدین و متوسلین اور دیگر علمائے کرام کے مقالات و مضامین ہوں جس سے آپ کی حیات و خدمات کے تابندہ نقوش ابھر کر سامنے آئیں۔

۵؍ دسمبر ۲۰۱۹ء کو خانقاہ حیدریہ حسن پورہ شریف حاضر ہوا اور وہاں کے قلمی بیاضوں و مخطوطات کی زیارت ہوئی۔ ایک ایسی الماری بھی تھی جس کو حضرت نے اپنی حیات میں کسی کو بھی کھولنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ جب اسے کھولا گیا تو اس میں حضرت کی تصنیف کردہ صحاح ستہ اور شرح معانی الآثار کی مختصر شرحیں تھیں جنہیں دیکھ کر بہت مسرت ہوئی۔ پھر راقم نے اس کتاب میں شامل ہونے والے مضامین کا خاکہ بنایا، پھر گھر آ گیا، رفیق گرامی مفتی داؤد کمال مصباحی صاحب سے کمپوز کرا کے اس کی پی ڈی ایف فائل طلب کر لیا، حضرت کے متعلقین و دیگر علمائے کرام سے رابطہ کیا گیا اور ان کے وہاٹس ایپ پر فائل بھیج کر، ان سے کہا گیا کہ ان موضوعات میں سے کسی بھی ایک موضوع کو اپنے اعتبار سے قلم بند کریں مگر آپ پر اس خاکہ کی پابندی ضروری نہیں، آپ چاہیں تو اس میں تقدیم و تاخیر اور حذف و اضافہ بھی کر سکتے ہیں نیز مشاہدات کی روشنی میں سپرد قرطاس فرمانے کی کوشش کریں تو بہتر ہوگا۔

میرے علاوہ حضرت مولانا ممنون الحق حیدری، حضرت مولانا فیروز احمد حیدری، حضرت مولانا نعمان حیدری جامعی،

حضرت قاری رضی اللہ حیدری نے بھی علماے کرام سے فون و براہ راست رابطہ کیا۔ بعض علما کے جواب سے مشرف تو کچھ علما کے مقالہ سے محروم رہے، بہر حال خاطر خواہ مقالات ہوصول ہوئے تو ان میں سے کچھ مقالوں کو پڑھنا دشوار تھا تو مولانا محمد نعمان حیدری صاحب نے عرق ریزی سے تمام تحریروں کا مبیضہ تیار کیا۔

اہلِ خانہ نے اپنے رشحاتِ قلم بھی عطا کئے۔ نبیرۂ نبیل ملّت مولانا سیّد عاکف احمد حیدر القادری صاحب نے مقاماتِ متبرکہ وتبرکات شریفہ کی تصاویر عنایت فرمائی اور بہار شریف وانبیر شریف کے مزاراتِ طیبہ کے فوٹو حافظ ڈاکٹر فیض احمد صاحب، ساکن بہار شریف ضلع نالندہ نے بھیجی۔

بروقت مقالات ومنظومات اور تاثرات وتعزیات موصول ہوئے۔ انھیں پریس کے حوالہ کر دیا گیا۔ جن حضرات نے بعد میں بھیجا ہم ان سے معذرت خواہ ہیں۔ یہ ’’جہانِ نبیل ملّت‘‘ اسلاف شناسی کی ایک ادنیٰ کوشش اور حضرت نبیل ملّت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں ایک چھوٹا سا نذرانۂ عقیدت ہے۔ جہانِ نبیل ملّت میں بہت سے قلم کار حضرات کی تحریر شامل ہیں۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہم ان سے متفق ہوں۔ ترتیبی دیانت داری کے طور پر شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

پوری کتاب کی تین مرتبہ پروف ریڈنگ کی گئی ہے اور حتی الامکان خامیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر ممکن ہے کہ ہم سے بھی کسی قسم کی فروگذاشتیں ہوئی ہوں گی۔ اہلِ نقد ونظر سے مخلصانہ گزارش ہے کہ اگر کوئی کمی نظر آئے تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں انھیں دور کیا جا سکے۔

اخیر میں ہم اپنے تمام کرم فرماؤں کے شکر گزار ہیں جنھوں نے کسی بھی طرح سے ’’جہانِ نبیل ملّت‘‘ کو آپ تک پہنچانے میں حصہ لیا۔ بالخصوص ادیب لبیب حضرت مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی صاحب کا جنھوں نے عدیم الفرصتی کے باوجود پوری کتاب کی نظر ثانی وتصحیح فرمائی نیز حسب ضرورت حذف واضافہ فرمایا اور حضرت مولانا محمد ممنون الحق حیدری صاحب کا، جنھوں نے مضامین مہیا کرانے میں بڑی مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی خدمات کو قبول فرما کر جزائے خیر سے نوازے اور ’’جہانِ نبیل ملّت‘‘ کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمائے۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاک پائے اولیا
سیّد ابوبکر مصطفیٰ قادری
صدر: امامِ اعظم لائبریری، کوٹیہ، مدن پور، دیوریا

باب اول-تاثرات

شہزادہ شہیدِ راہِ مدینہ معین المشائخ
حضرت مولانا سیّد معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی
صدر آل انڈیا سنّی جمیعت العلماء

حضرت نبیل ملت کی دعوت وتبلیغ کا دائرہ وسیع تھا

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد: حضرت مولانا توکیل احمد شمسی شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ غریب نواز، ممبرا کے ذریعے معلوم ہوا کہ حضرت نبیل ملّت مولانا سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ، سیوان کی حیات وخدمات پر ''جہان نبیل ملّت'' نامی کتاب منظر عام پر آرہی ہے۔ یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی۔

حضرت نبیل ملّت علیہ الرحمہ کی دعوت وتبلیغ کا دائرہ وسیع تھا۔ ان کی خدمات بالخصوص صوبہ بہار، نیپال کو احاطہ کیے ہوئے تھی۔ آپ نے متعدد مدارس ومکاتب کا قیام کیا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اُن کی خدمات کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔

☆☆☆

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں
سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف

مولانا سید نبیل احمد سنجیدہ فکر عالم دین اور خادم مذہب و مسلک تھے

حامداً و مصلیاً و مسلما

عزیزم مفتی محمد سلیم بریلوی زید مجدہ کے ذریعہ یہ جان کر بہت مسرت ہوئی کہ مولانا سیّد نبیل احمد حیدر القادری صاحب کی حیات و خدمات پر مشتمل ایک مجموعہ بنام ''جہانِ نبیل ملّت'' منظر عام پر آ رہا ہے۔ موصوف کو فقیر قادری سے اجازت و خلافت حاصل ہے۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے فروغ میں اُن کی جو بھی خدمات ہیں ان کو اللہ قبول فرمائے اور ان کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔

موصوف ایک سنجیدہ فکر عالمِ دین اور خادمِ مذہب و مسلک تھے۔ ان کے اہلِ خانہ، متوسلین اور احباب کو چاہئے کہ ان کے چھوڑے ہوئے مشن تحفظِ مذہب و مسلک کے لیے کوشاں رہیں۔ ان کی حیات و خدمات کے روشن نقوش کو منظر عام پر لانے میں ان کے اہلِ خانہ، احباب، معتقدین اور متوسلین نے جو کوشش کی ہے، اس کا ربّ العزت ان کو اجر عطا فرمائے اور اس کتاب کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

فقیر قادری محمد سبحان رضا خان سبحانی غفرلہٗ
خادم مرکز اہلِ سنّت خانقاہِ رضویہ درگارہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف
۵؍صفر المظفر ۱۴۴۴ھ

مفتی شمشاد حسین رضوی (۱)

حضرت نبیل ملت شریعت وطریقت کے رمز آشنا تھے

حضرت نبیل ملّت نیک سیرت، نیک صورت اور پاکیزہ طبیعت شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی دینی، ملّی اور مسلکی خدمات کے دائرے میں بڑی وسعت ہے۔ ان کا فلسفۂ حیات اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے معمور تھا۔ ان کے یہاں دنیا طلبی نہ تھی، دین طلبی کا جذبہ حاوی تھا۔ ان کی ذات شریعت وطریقت کے رمز سے آشنا تھی۔ وہ نورِ علم وعرفان کی اشاعت کا شوقِ فراواں رکھتے تھے۔ مدارس، مساجد اور تربیتی اداروں کی تعمیر وترقی میں پیش پیش رہتے تھے۔ ان کے حلقۂ اثر میں اس کے روشن شواہد دیکھے جاسکتے ہیں۔ وہ آدمی بڑے تھے لیکن خود کو کبھی بڑا نہیں سمجھا۔ انھیں خاک نشینی محبوب تھی۔ ان کے شب وروز سے درویشی کا اظہار ہوتا تھا۔ ان کی زبان اور بیان میں حلاوت تھی۔ دل اور دَل بدل دینے کی ان میں اچھی صلاحیت تھی۔ ایسے لوگ مشکل سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے ولی عہد اور جانشین حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد ناھید احمد صاحب میں ان کا عکسِ جمیل دور سے نظر آتا ہے۔ حضرت نبیل ملّت کی تحریک، تنظیم اور ان کے مشن کو ڈاکٹر صاحب کی ذات سے بڑی توانائی ملے گی۔ انہوں نے زندگی کا ایک بڑا حصہ حضرت قبلہ کی صحبت میں گذارا ہے اور ان کے فیضان سے خوب خوب مستفیض ہوئے ہیں۔ زندگی اسلاف و اکابر کی صحبت ہی سے بنتی اور سنورتی ہے۔ رب کائنات ہمیں ان کے روحانی فیضان سے شادکام فرمائے۔ آمین

دعاؤں کا طالب
محمد شمشاد حسین رضوی
مدرسہ شمس العلوم، بدایوں

---

(۱) پرنسپل: مدرسہ شمس العلوم گھنٹہ گھر بدایوں

مفتی خورشید احمد رضوی(۱)

حضرت نبیل ملت: جامع شریعت وطریقت

صوبہ بہار کی سرزمین بھی بڑی زرخیز ہے، بڑے بڑے کاملانِ شوق اس کی کوکھ سے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ حضرتِ علامہ محب اللہ بہاری علیہ الرحمہ کا تعلق بھی اسی سرزمین سے تھا۔ حضرتِ اورنگ زیب علیہ الرحمہ نے پورے ہندوستان کا انھیں قاضی بنایا تھا۔ مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری علیہ الرحمہ کے علم وعرفان اور ان کے قدموں کی برکت سے بہار کا ہر خطہ مستنیر ہے۔ حضرت ملک العلماء حضرت علامہ مفتی ظفر الدین فاضل بہار علیہ الرحمہ جن کی یکتائی کا خطبہ خود اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے پڑھا ہے، اور حضرت علامہ قاضی عبد الوحید فردوسی علیہ الرحمہ جن کی دینی، ملّی اور علمی قربانیوں کے نور سے بہار کے ذرات آج بھی روشن ومنور ہیں۔ حضرت نبیل ملّت علیہ الرحمہ میں ان پاکانِ امّت کا عکس دیکھا جاسکتا ہے۔ حضرت موصوف نے ان جامع شریعت وطریقت شخصیات کے نقوشِ حیات سے تاحیات نورکشید کرتے رہے، اور انھیں اپنے لیے مشعلِ راہ بنائے رکھا۔

اسلاف واکابر کی پیروی میں ہی نجات ہے، اور جو لوگ اسلاف دوست ہوتے ہیں وہی منزل آشنا ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

ترے غلاموں کا نقشِ قدم راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
جناں بنے گی محبانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

حضرت نبیل ملّت کے اوراقِ حیات میں اسلاف دوستی کے جلوے بکھرے ہوئے ہیں۔ ہماری معلومات کا تمام تر حصہ سماعی ہے۔ سماعت سے ہم نے جو محسوس کیا ہے وہ یہی ہے کہ ان کی ذات کتاب وسنّت کی عامل تھی اور اس زمانے میں ایسے لوگ کمیاب ہیں۔ اللہ رب العزت ان کے درجات بلند فرمائے اور ہم میں ان کا کوئی بدل پیدا فرمادے۔ آمین

---

(۱) مدرس ومفتی: تنویر الاسلام بسڈیلہ، یوپی

مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری قادری(۱)

حضرت نبیل ملت: رشد و ہدایت کا ایک استعارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

نبیل ملت فخر السادات حضرت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی رحمۃ اللہ علیہ (و: 1359ھ/ 1940ء- م: 1441ھ/ 2019ء) گلستانِ سادات کا ایک ایسے مہکتے ہوئے پھول تھے جو ہر چہار سو میں مقبول تھے، آپ جلالۃ العلم حضرت حافظ ملت علامہ حافظ عبد العزیز محدث مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (مؤسس: الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، ہند) کے مشاہیر تلامذہ میں سے ایک تھے، آپ ایک صوفی باصفا، عالم باوفا، صاحب صدق وصفا اور مصنف تصانیف کثیرہ تھے، آپ اسلاف کے خوشہ چین اور فکر رضا کے امین تھے۔ آپ کی ساری زندگی اسلام و سنیت کی تبلیغ و اشاعت میں جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ آپ نے اسلام و سنیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے برصغیر کے طول و عرض کا پر مشقت سفر کیا، سادہ لوح لوگوں کو اسلام و سنیت سے روشناس کرایا، بے شمار مساجد بنوائیں اور مدارس کا قیام عمل میں لایا۔ آپ کی تبلیغی کاوشوں سے کئی لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

ضرورت تھی کہ کوئی فاضل آگے بڑھے اور رشد و ہدایت کے اس استعارے کی حیات و خدمات کا ایک نقش حیات ترتیب دے کر صفحہ قرطاس پر منتقل کر کے کتابی صورت میں سامنے لائے تاکہ دنیا ان کی خدمات جلیلہ سے آگاہ ہو سکے۔ الحمد للہ علی احسانہ، اس عظیم علمی و تحقیقی اور فکری کام کے لئے قرعۂ فال بھی ایک سید زادے فاضل محقق مولانا سید ابوبکر مصطفیٰ قادری زید مجدہ کے حصے میں آیا۔ آپ نے نہایت ہی تحقیق انیق اور محنت شاقہ سے حضرت نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و خدمات پر مشتمل ایک تاریخی و تحریکی دستاویز ”جہان نبیل ملت“ کے عنوان سے ترتیب دینے میں کامیاب و کامران ہوئے ہیں۔

’’جہان نبیل ملت‘‘ چہاردہم ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول کا عنوان ’’تاثرات‘‘ ہے جس میں ۹؍ ارباب بصیرت کے تاثرات دیئے گئے ہیں۔ باب دوم ’’حیات و خدمات‘‘ کے عنوان سے ہے جس میں اہل علم و قلم کے ۱۳؍ مضامین و مقالات شامل ہیں۔ باب سوم ’’تعزیات‘‘ ہے جس میں علما و مشائخ کے ۲۴؍ تعزیتی شذرات شامل ہیں۔ باب چہارم ’’ربط و تعلق‘‘ ہے جس میں آپ کے اساتذہ، خلفا اور خانوادۂ حیدریہ اور خانقاہ رضویہ کے حوالے سے ۳؍ مقالات شامل ہیں۔ باب پنجم ’’زہد و تقویٰ‘‘ ہے جس میں آپ کے زہد و تقویٰ کے حوالے سے ۱۰؍ مقالات شامل ہیں۔ باب ششم ’’دعوت و تبلیغ‘‘ ہے جس میں آپ کی تبلیغی

---

(۱) برہان شریف ضلع اٹک پنجاب، پاکستان

کاوشوں کے حوالے سے ۱۲/مقالات ومضامین شامل ہیں۔ اسی طرح باب ہفتم ''کشف وکرامت'' میں ۲/، باب ہشتم ''یادوں کے نقوش'' میں ۳/، باب نہم ''اخلاق ومحاسن'' میں ۲۲/، باب دہم ''اوصاف وکمالات'' میں ۵/، باب یازدہم ''منظومات'' میں مشہور شعراے کرام کی ۹۲/منظومات، باب دوازدہم ''مکتوبات'' میں ۶/، باب سیزدہم ''اخبارات واطلاعات''، اور باب چہاردہم ''تصاویر مقامات وتبرکات'' میں چند نادر ونایاب مقامات وتبرکات کی تصاویر دی گئی ہیں۔ ''جہان نبیل ملت'' کے ہر باب میں علوم ومعارف کا ایک جہان آباد نظر آتا ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہر باب میں نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب زیست کا ورق ورق اور صفحہ صفحہ قارئین کے سامنے کھلا ہوا ہے۔ فاضل مرتب نے نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مستعار کا ایک ایسا نقش حیات تیار کیا ہے جس میں مہد سے لحد تک آپ کی حیات مستعار کا ہر لمحہ ہی محفوظ و مامون نظر آتا ہے۔ کتاب کی ترتیب وتدوین، ابواب بندی اور مضامین ومقالات کا انتخاب فاضل محقق کی محنت شاقہ پر دال ہے۔

ماشاء اللہ، فاضل مرتب اور محقق مولانا سید ابوبکر مصطفیٰ قادری زید مجدہ کی محنت وتحقیق ''جہان نبیل ملت'' کے ہر باب بلکہ ہر صفحے سے مترشح ہے۔ ناچیز ہیچ مدان انھیں اس عظیم علمی وتحقیقی اور فکری کام پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے شہرت عام اور بقائے دوام بخشے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

دعاگو ودعاجو

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

''خلیفۂ مجاز بریلی شریف'' مدیر اعلیٰ ''الحقیقہ'' پاکستان

مدیر اعلیٰ، سہ ماہی مجلہ ''خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' (انٹرنیشنل)

سرپرست اعلیٰ، سہ ماہی مجلہ ''سوئے طیبہ" (آن لائن)

ادارہ فروغ افکار رضا وختم نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان

(۲۸/محرم الحرام ۱۴۴۶ھ ۴/اگست ۲۰۲۴ء بروز اتوار بوقت ۱۲:۴۷، دن)

مولانا خالد علی خاں مصباحی (۱)

اعترافِ عظمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبلغ اسلام، داعیٔ حق وصداقت، صوفی باصفا، پیر طریقت حضرت مولانا الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی مادام ظلہٗ علینا کی بابرکت ذات والا صفات، رب تعالیٰ کی حسین نعمت تھی۔ خدمت دین متین، دعوتِ حق، اشاعت سنیت وشریعت، فروغ مسلک اعلیٰ حضرت، ترویج تصوف وطریقت یہی آپ کی زندگی کی زیب وزینت اور سیرت وکردار کا رنگ ونکہت ہے۔

آپ تقریباً نصف صدی سے زائد عرصہ سے صوبہ بہار کے مختلف اضلاع کی مساجد ومدارس کی سرپرستی کی اور عوام اہلسنّت کی روحانی تعلیم وتربیت میں مشغول رہے۔ ہزاروں تشنگانِ طریقت آپ کے میخانۂ روحانیت سے سیراب ہوئے۔

ایسی عظیم ہستی کے احوال وکارنامے، تذکار وسوانح کے عنوان پر خصوصی شمارہ کی اشاعت نہ صرف یہ کہ انتہائی مبارک ومسعود عمل ہے بلکہ احسان مندی، حق شناسی اور اعترافِ عظمت کا حسین نمونہ بھی ہے۔ یہ کام تو بہت پہلے ہو جانا چاہئے تھا لیکن ؎

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے

اور جو کام جب ہو وہی اس کا صحیح وقت ہے۔ لائق مبارک باد ہیں حضرت مولانا ناہید احمد حیدر القادری اور ان کے اعوان و انصار جنھوں نے اپنے مرشد ومربی کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کی غرض سے ایک خصوصی شمارہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت بخشے اور مرشدانِ طریقت کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
خباں بنے گی محبان چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

☆☆☆

---

(۱) استاذ: دارالعلوم عزیزیہ مظہر العلوم، نچلول بازار، مہاراج گنج، یوپی۔

مولانا سیّد فضل اللہ نوری (۱)

نبیلِ ملّت: ایک کثیر الجہات شخصیت

پیر طریقت، رہبرِ شریعت حضرت العلام سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کی شخصیت کثیر الجہات تھی۔ آپ نے پوری زندگی شریعت وطریقت کی پاسداری میں گزاری۔ حضرت کی ذات وشخصیت شریعت وطریقت کا سنگم تھی۔ آپ کی ذات سے خانقاہِ حیدریہ، حسن پورہ شریف، سیوان کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی اور خانقاہ کا علمی وروحانی فیضان خوب خوب عام ہوا۔ میری معلومات کے مطابق آپ نے درجن سے زائد مدارس کی سربراہی وسرپرستی فرما کر علم دوستی کا قابلِ رشک مظاہرہ فرمایا الحمد للہ۔ انھوں نے جاتے جاتے مفکر ملّت مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد سلمہ المنان جیسے لائق فائق جانشین کو چھوڑا جنھوں نے حضرت کی خدماتِ جلیلہ سے عالمِ اسلام کو روشناس کرانے کی غرض سے ”جہان نبیلِ ملّت“ کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے، ان کی یہ پیش کش وپیش رفت لائق تحسین اور قابلِ مبارک باد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مقبولِ عام کرے اور نبیلِ ملّت کے روحانی فیضان سے ہم تشنگان دین وشریعت کو خوب خوب مالامال فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

نبیلِ ملّت کے مریدین اور علم دوست حضرات سے گزارش ہے کہ اس کتاب سے خوب استفادہ کریں۔ اور اسے خوب خوب عام وتام کریں تاکہ حضور نبیل ملت کے علمی، فکری اور روحانی فیضان سے ایک عالم سیراب ہو۔

---

(۱) سابق صدر المدرسین: مدرسہ حیدریہ ضیاء العلوم منگلا پور کلیان پور مشرقی چمپارن، بہار

ہدیۂ تشکر

موت العالم موت العالم

حضور نبیل ملت مفکر اسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمة والرضوان اب اس دار فانی میں نہ رہے۔ ہم نے ان کے سایۂ شفقت میں بیٹھ کر قال اللہ وقال الرسول کے جو ایمان افروز، بصیرت افزا اسباق لیے تھے، وہ تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں لیکن آج بھی ان کی نورانی صورت نگاہوں کے سامنے گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ حضور نبیل ملت کی خصوصیات ہیں وہ اپنے پاکیزہ بیانات میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور اسلاف واکابر کے اقوال کی تشریحات بڑے سلیقے سے کرتے تھے، ان کی شیریں گفتگو اب تک ہمارے کانوں میں رس گھول رہی ہے۔

افسوس صد افسوس ہم اپنے مشفق ومہربان، مربی، معلم اور روحانی سرپرست سے محروم ہو گئے۔ ان کا سایۂ کرم ہمارے سروں سے اٹھ چکا ہے، ہر چہار جانب سناٹا سا طاری ہے اور جامعہ وکیلیہ تیغیہ کا ہر گوشہ سوگوار نظر آ رہا ہے۔ شدت غم سے ان کی فرقت وجدائی کا داغ برسوں نہیں مٹ سکے گا۔

شہزادۂ حضور نبیل ملّت نقیب الاولیا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری مدظلہ النورانی نے حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ کی دینی، ملّی، علمی اور مسلکی خدمات کو اجاگر کرنے کے لیے جہانِ نبیل ملّت کی اشاعت میں کوشاں ہیں۔ ان کا یہ عمل قابلِ تحسین اور لائق مبارکباد ہے۔ ہم طلبائے جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم اس تاریخی پیشکش پہ انھیں دل کی گہرائیوں سے ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے شرف قبول عام کی دعا کرتے ہیں۔

ہم خدائے بزرگ وبرتر کی بارگاہ میں اپنے داغ دل کے مداوے کی دعا کرتے ہیں اور اسی سے صبر کی توفیق مانگتے ہیں اور خداوند قدوس سے حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کے بلندئ درجات کی دعا مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے علمی وروحانی فیضان سے ہمیں شادکام فرمائے۔ آمین

منجاب: طلبۂ جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم
بڑھن پورہ، بکھرا، مظفرپور، بہار

پروفیسر حیدر علی (۱)

حضور نبیل ملت کی ذات نئی نسلوں کے لیے مشعل راہ

اس حقیقت سے انکار نہیں کہ انسانوں کی اصلاح حال کے لیے من جانب اللہ اس سرزمین پر انبیا اور رسل کی جلوہ گری ہوتی رہی، جب نبوت ورسالت کا دروازہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بند ہو چکا تو منہاج شریعت کی توسیع واشاعت کے لیے علماے کرام اس دار فانی میں تشریف لاتے رہے جس کا سلسلہ قیام قیامت تک چلتا رہے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کریمہ سے جس طرح علوم شریعت کا اجرا ہوا، بعینہٖ علوم طریقت کا بھی اجرا ہوا۔ علوم شرعیہ جو ہماری زندگی کے ظاہر کو سنوارتے ہیں اور قرب خدا وقرب رسول ﷺ کی منزل سے آشنا کرتے ہیں، من وعن علوم طریقت ہماری زندگی کے باطنی امور سے بحث کرتے ہیں اور ہماری باطنی زندگی کو سنوار کر محبت الٰہی اور عشق رسول ﷺ کی دولت عطا کرتے ہیں جس سے ایک انسان معراج انسانیت کے بلند مناروں پر پہنچ جاتا ہے۔ اس حقیقت سے ہم انکار مجال نہیں رکھتے کہ صوفیاے کرام جنھوں نے اپنی زندگی کو محبت الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرمستیوں میں گذارا اور بندگان خدا کی خدمت کی۔ ان کی ذات پاک سے جتنا دین اسلام کو فروغ ہوا، وہ کسی اور طریقۂ کار سے ممکن نہ تھا۔

بلاشبہ اس کی ایک کڑی سلسلہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ، سیوان بھی ہے جس کی آغوش تربیت میں پلنے والی ذات پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت علامہ ومولانا الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی کی ہے جن کی دینی خدمات اظہر من الشّمس ہے۔ ان کے دست حق پرست پر نہ جانے کتنے گم گشتگان راہ نے ہدایت پائی ہے، مریدین، متوسلین کا ایک طویل سلسلہ ہے جو ہندو نیپال میں پھیلا ہوا ہے، جن کے فیض یافتگان میں بڑے بڑے صاحبان جبہ ودستار شامل ہیں اور جن کی دینی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے جن کی زندگی نئی نسلوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان کے صاحبزادے پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب ان کی دینی خدمات پر ایک کتاب کی اشاعت کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولاے قدیر ارادوں پر سختی سے قائم رکھے، آمین بجاہ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین وبارک وسلم۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆☆☆

---

(۱) شعبہ الیکٹرانک گورنمنٹ ڈگری کالج، راجگیر، نالندہ (ملحق پاٹلی پتر یونیورسٹی)

دل سے اترے گا نہ طیبہ کی محبت کا خمار
وہ پلا کر بادۂ عشق نبی رخصت ہوئے

باب دوم- حیات وخدمات

مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری (۱)

حضور نبیل ملت ایک نظر میں

نام : سید نبیل احمد

تاریخی نام : شاہ احمد رضا ؁۱۳۵۹ھ - شاہ حامد رضا ۱۳۵۹ھ

لقب : نبیل ملت، تاج الاولیاء، مرشد حقانی، تاجدار اقلیم روحانیت

ولادت : ۱۹؍ ذیقعدہ ؁۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹؍ دسمبر ؁۱۹۴۰ء بروز جمعرات، ۱ بجے شب

جاے ولادت : (کاشانۂ خلیل) حسن پورہ شریف، ضلع سیوان، بہار

والد گرامی : فخر اولیاء حضرت علامہ سید شاہ وکیل احمد حیدری قدس سرہٗ

والدہ ماجدہ : مخدومہ سیدہ خدیجہ خاتون علیہا الرحمہ

جد مکرم : محبوب الاولیاء حضرت علامہ الحاج سید خلیل احمد حیدری قدس سرہٗ

جد اعلیٰ : (پردادا) عارف باللہ حضرت علامہ سید اقبال احمد قادری چشتی سہروردی

نانا بزرگوار : الحاج مولانا سید عبد الغنی قادری قدس سرہٗ

تحنیک : والد ماجد حضرت علامہ سید وکیل احمد حیدری قدس سرہٗ

رسم بسم اللہ خوانی : ۴؍ ربیع الثانی ؁۱۳۶۳ھ مطابق ؁۱۹۴۴ء

ابتدائی تعلیم : خانقاہ حیدریہ۔

اعلیٰ تعلیم : پٹنہ

اساتذہ : آپ کی والدہ ماجدہ مخدومہ سیدہ خدیجہ، والد ماجد حضور فخر اولیاء سید شاہ وکیل احمد حیدری، عم محترم حضرت مولانا سید کفیل احمد حیدری، جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ الحاج الشاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی اور علامہ مفتی ثناء اللہ حنفی محدث مئوی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

بیعت وخلافت : انھیں اپنے والد ماجد فخر الاولیا حضرت علامہ سیّد وکیل احمد حیدر القادری، چشتی، قدس سرہ سے بیعت وخلافت نیز نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب قبلہ، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ، بریلی شریف سے خلافت واجازت حاصل تھی۔

---

(۱) سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان

عقدنکاح : ۲۶؍شوال المکرم ۱۳۸۴ھ بمطابق ۱؍مارچ ۱۹۶۵ء بروز دوشنبہ، ۲۵؍سال کی عمر میں الحاج قاضی رحمت اللہ صاحب بانی شیخ مرچی مسجد محلہ قاضی ٹولہ ضلع مئو (یوپی) کی شہزادی کے ساتھ عقدنکاح ہوا۔

آپ کی تعلیمی اور تعمیری خدمات کی ایک روشن تاریخ ہے۔

آپ نے بہت سارے ادارے قائم کیے اور بہت سارے ادارے آپ کی سرپرستی میں چلتے تھے۔ ذیل میں کچھ نمائندہ اداروں کی فہرست پیش ہے۔

(۱) جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم بڑھن پورہ، بکھرا مظفر پور
(۲) مدرسہ اسلامیہ حیدریہ ضیاء العلوم کلیان پورمشرقی چمپارن
(۳) مدرسہ حیدریہ احیاء السنّت نوتنوا، مغربی چمپارن
(۴) مدرسہ حیدریہ ضیاء العلوم منگلاپور، مشرقی چمپارن
(۵) مدرسہ اسلامیہ حیدریہ عزیز العلوم قاضی چک، مظفر پور
(۶) مدرسہ حیدریہ عزیز العلوم نوانگر نظامت، قاضی چک، مظفر پور
(۷) مدرسہ حیدریہ فیضان کفیل جونکا شریف، جھارکھنڈ
(۸) مدرسہ رضائے مصطفیٰ رمنگرا، سیتامڑھی
(۹) مدرسہ حیدریہ تیغیہ چمن بغداد گوڑول، ویشالی
(۱۰) مدرسہ وکیلیہ شمس العلوم کیسریا، مشرقی چمپارن
(۱۱) مدرسہ نبیلیہ احیاء العلوم موہن پور، سیتامڑھی
(۱۲) مدرسہ وکیلیہ مصباح العلوم شمالی رنڈیہاں، مشرقی چمپارن
(۱۳) مدرسہ وکیلیہ مصباح العلوم جنوبی رنڈیہاں، مشرقی چمپارن
(۱۴) مدرسہ نبیلیہ مدینۃ العلوم مہراج گنج، سیوان
(۱۵) دارالعلوم حیدریہ رضویہ بشن پور، سیتامڑھی
(۱۶) مدرسہ حیدریہ فیضان نبیل ملت خواص پورہ، جھاڑکھنڈ
(۱۷) دارالعلوم مدینۃ الرحمانیہ نبیلیہ این آئی آرنگر پلی، رانگاریڈی، حیدرآباد
(۱۸) مدرسہ حیدریہ گلشن بغداد بڑاداؤد، مظفر پور
(۱۹) مدرسہ وکیلیہ غریب نواز بسنت پورپٹی، مظفر پور
(۲۰) مدرسہ حیدریہ بدرالعلوم میدن سرسیاں، مشرقی چمپارن

(۲۱) مدرسہ حیدریہ فیضان اولیاء پیر دلاور پور درگاہ شریف، مشرقی چمپارن

(۲۲) مدرسہ حیدریہ چمن بغداد پرسونی ناتھ پھلوریا، مظفر پور

(۲۳) مدرسہ وکیلیہ مصباح العلوم بڑکا گاؤں مظفر پور

(۲۴) مدرسہ نبیلیہ فیضان خلیل بیجدھری مشرقی چمپارن

(۲۵) مدرسہ خلیلیہ مدینۃ العلوم الولہ مشرقی چمپارن

(۲۶) مدرسہ حیدریہ فیضان نبیل بسوآون مشرقی چمپارن

جیسے درجنوں تعلیمی ادارے میں سے کچھ کی تاسیس تو کچھ کی سرپرستی فرمائی۔

اسلامی وروحانی خدمات

درجنوں غیر مسلم کو دائرۂ اسلام میں داخل کیا۔ ہزاروں بندگان خدا کو سلاسل مقدسہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ حیدریہ سے منسلک کیا۔

تصنیفات وتالیفات

(۱) شرح صحیح بخاری (۲) شرح صحیح مسلم (۳) شرح جامع ترمذی (۴) شرح ابوداؤ (۵) شرح سنن نسائی (۶) شرح ابن ماجہ (۷) خلاصۃ ابواب شرح معانی الآثار (۸) سفرنامہ بموقع حج بیت اللہ وزیارت روضۂ پاک سفر اول ۱۹۸۲ء سفر دوم ۲۰۰۵ء وسفر سوم ۲۰۱۱ء

حج وزیارت حرمین طیبین

۳ مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت سے مالا مال ہوئے۔

اسفار

حرمین شریفین، بنگلہ دیش، نیپال، شیلانگ، کلکتہ، حیدرآباد، کرناٹک، مدراس، پنجاب، راجستھان، مہاراشٹر، گجرات، اڑیسہ، یوپی، جھارکھنڈ، شملہ، ڈارجلنگ، وغیرہ کا۔ سال کا اکثر حصہ سفر میں گذرتا۔ ماہ رمضان المبارک کے ۲۹ دن، ذیعقدہ کا آخری عشرہ، عیدالاضحیٰ میں تین دن، محرم الحرام میں تین دن خانقاہ عالیہ حیدریہ میں قیام فرماتے۔

آخری دورہ

۷ رشوال المکرم ۱۴۴۰ء مطابق ۱۱ رجون ۲۰۱۹ء سے ۱۴ رشوال المکرم ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۸ رجون ۲۰۱۹ء صاحب گنج مظفر پور علاقے کا تھا۔

کلکتہ بغرض علاج

۱۲ رمحرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۲ رستمبر ۲۰۱۹ء کو تشریف لے گئے۔ ۲۵ رستمبر ۲۰۱۹ء کو واپس ہوئے۔

حسن پورہ شریف واپسی

۲۶؍ستمبر ۲۰۱۹؁ء بحالت علالت حسن پورہ شریف واپسی ہوئی۔

پٹنہ بغرض علاج

۱۳؍ربیع النور ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۱؍نومبر ۲۰۱۹؁ء بروز پیر پٹنہ کے لئے روانہ ہوئے۔

قیام پٹنہ:

۱۱؍نومبر ۲۰۱۹ء تا ۲۵ نومبر ۲۰۱۹ء بغرض علاج (پارس ہاسپٹل) پٹنہ میں قیام پزیر رہے۔

وصال شریف

۲۷؍ربیع النور ۱۴۴۱؁ھ مطابق ۲۵ نومبر ۲۰۱۹؁ء بروز دوشنبہ (وقت ۹ بج کر ۵۰ منٹ) خالق حقیقی سے جا ملے۔

نماز جنازہ

راقم الحروف سید ناہید احمد حیدر القادری، خادم خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف سیوان نے نماز جنازہ پڑھائی۔

روضۂ مبارک

آستانہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف سیوان (بہار) میں تدفین عمل میں آئی۔

عرس مبارک:

۲۷؍ربیع النور شریف کو ہر سال خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف میں پورے وقار و احترام کے ساتھ تقاریب عرس کا انعقاد ہوتا ہے جن میں عشاق و زائرین کی بھیڑ ہوتی ہے۔ تقریبات عرس میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کی رعایت کا بھرپور خیال رکھا جاتا ہے۔ فوٹوگرافی، ویڈیوگرافی اور خواتین کی حاضری کی سخت ممانعت ہے۔ خانقاہِ حیدریہ کے بزرگوں کے جو معمولات رہے ہیں ان کے ہم ہر طرح پابند ہیں۔

☆☆☆

سید ابوبکر مصطفیٰ قادری

حضورِ نبیلِ ملّت کا شجرۂ نسب

سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
خاتونِ جنّت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
سیّد عبد اللہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد عمر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد قریشی مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد حسن مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد زکریا مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد یحیٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد علاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد رکن الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد یوسف مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد نور الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد ابو القاسم مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد عبد الرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد اسمٰعیل مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد محمود مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد اسحٰق مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد عبد الرحیم مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد عبد المجید مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد نعمت اللہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ

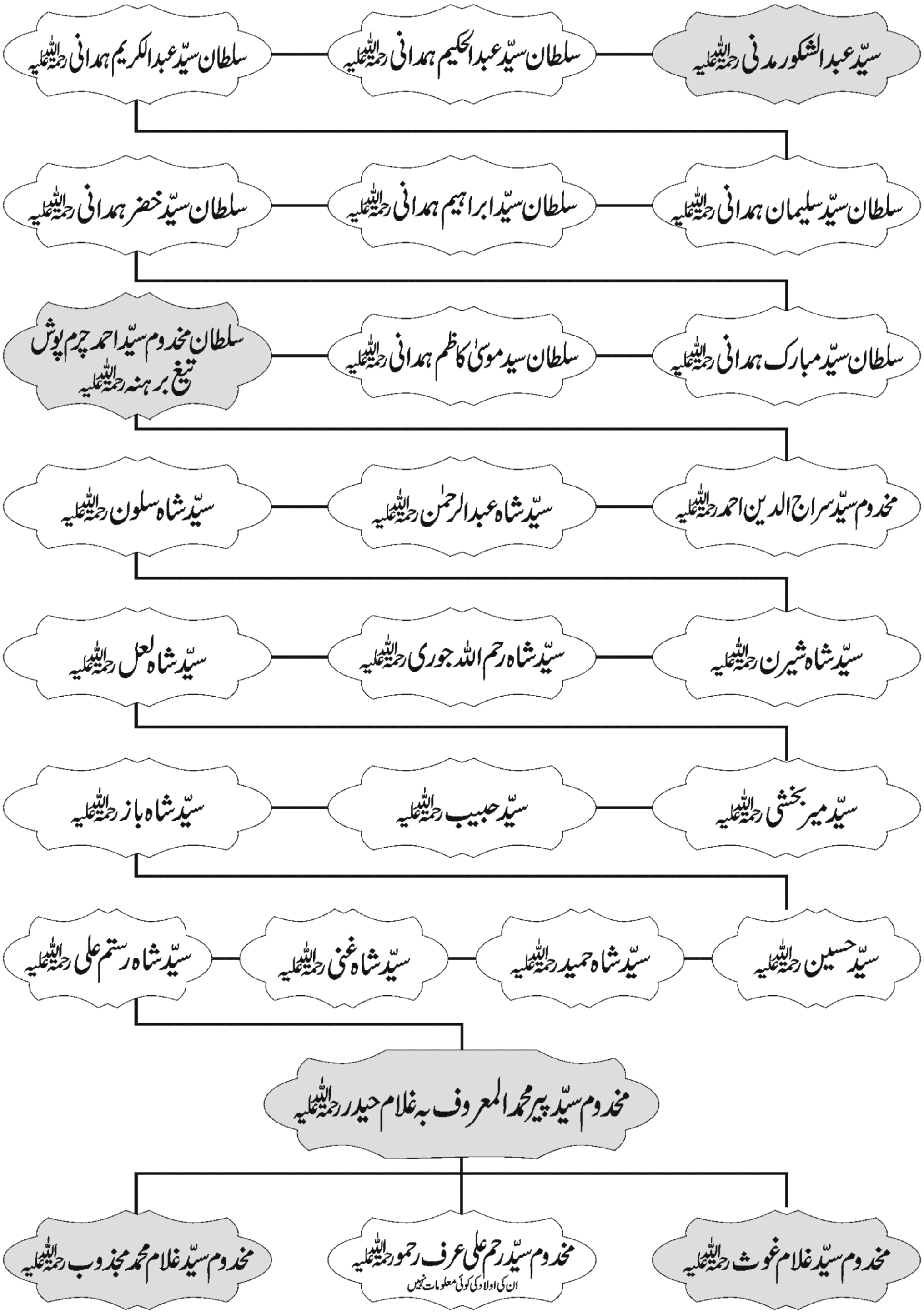
سیّد عبدالشکور مدنی رحمۃ اللہ علیہ
سلطان سیّد عبدالحکیم ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
سلطان سیّد عبدالکریم ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
سلطان سیّد سلیمان ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
سلطان سیّد ابراہیم ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
سلطان سیّد خضر ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
سلطان سیّد مبارک ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
سلطان سید موسیٰ کاظم ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
سلطان مخدوم سیّد احمد چرم پوش تیغ برہنہ رحمۃ اللہ علیہ
مخدوم سیّد سراج الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ
سیّد شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ
سیّد شاہ سلون رحمۃ اللہ علیہ
سیّد شاہ شیرن رحمۃ اللہ علیہ
سیّد شاہ رحم اللہ جوری رحمۃ اللہ علیہ
سیّد شاہ لعل رحمۃ اللہ علیہ
سیّد میر بخشی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد حبیب رحمۃ اللہ علیہ
سیّد شاہ باز رحمۃ اللہ علیہ
سیّد حسین رحمۃ اللہ علیہ
سیّد شاہ حمید رحمۃ اللہ علیہ
سیّد شاہ غنی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد شاہ رستم علی رحمۃ اللہ علیہ
مخدوم سیّد پیر محمد المعروف بہ غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ
مخدوم سیّد غلام غوث رحمۃ اللہ علیہ
مخدوم سیّد رحم علی عرف رحمو رحمۃ اللہ علیہ
ان کی اولاد کی کوئی معلومات نہیں
مخدوم سیّد غلام محمد مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

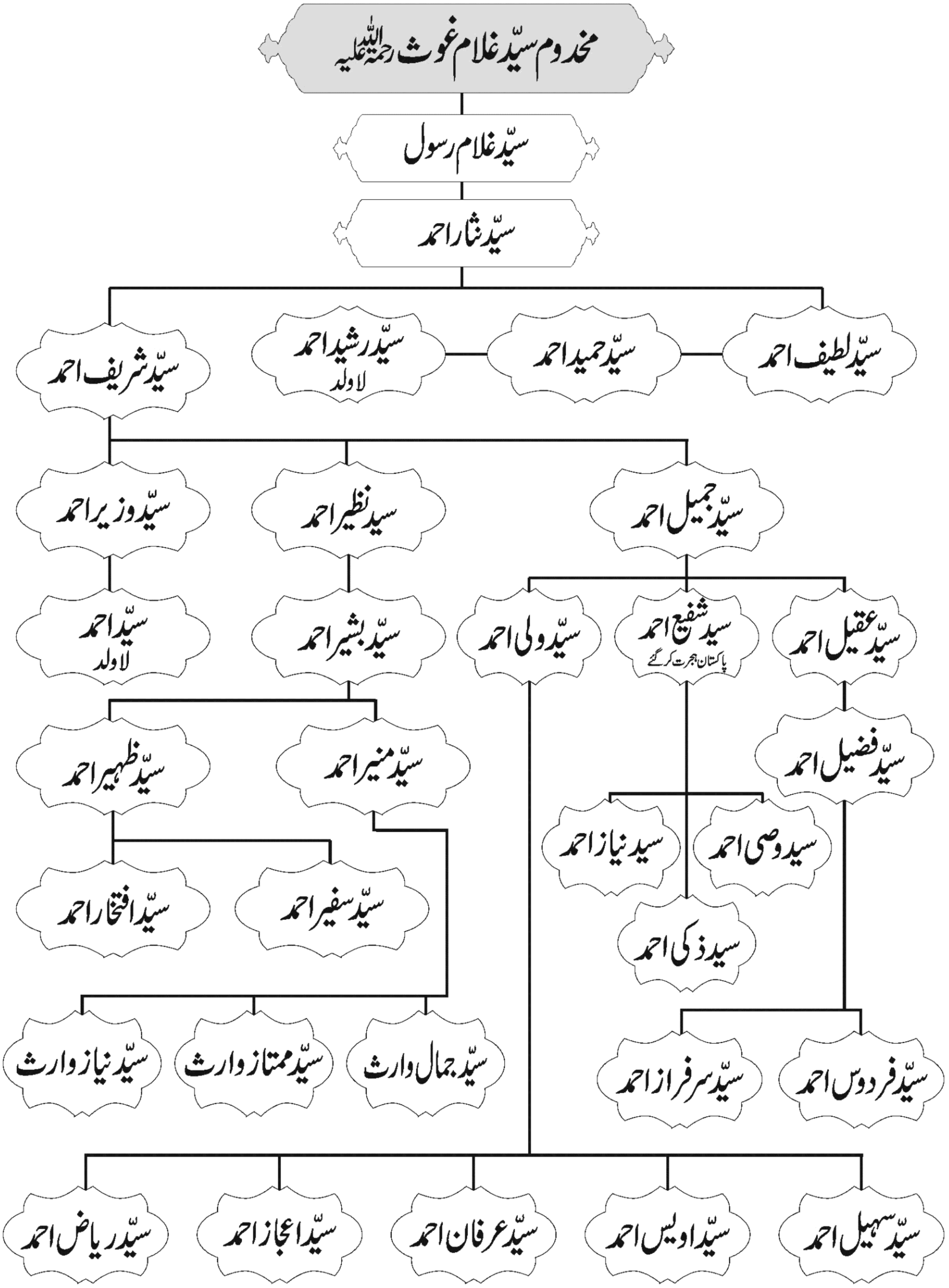
مخدوم سیّد غلام غوث رحمۃ اللہ علیہ
سیّد غلام رسول
سیّد نثار احمد
سیّد لطیف احمد
سیّد حمید احمد
سیّد رشید احمد
لاولد
سیّد شریف احمد
سیّد جمیل احمد
سید نظیر احمد
سیّد وزیر احمد
سیّد عقیل احمد
سید شفیع احمد
پاکستان ہجرت کر گئے
سیّد ولی احمد
سیّد بشیر احمد
سیّد احمد
لاولد
سیّد فضیل احمد
سیّد منیر احمد
سیّد ظہیر احمد
سید وصی احمد
سید نیاز احمد
سید ذکی احمد
سیّد سفیر احمد
سیّد افتخار احمد
سیّد فردوس احمد
سیّد سرفراز احمد
سیّد جمال وارث
سیّد ممتاز وارث
سیّد نیاز وارث
سیّد سہیل احمد
سیّد اویس احمد
سیّد عرفان احمد
سیّد اعجاز احمد
سیّد ریاض احمد

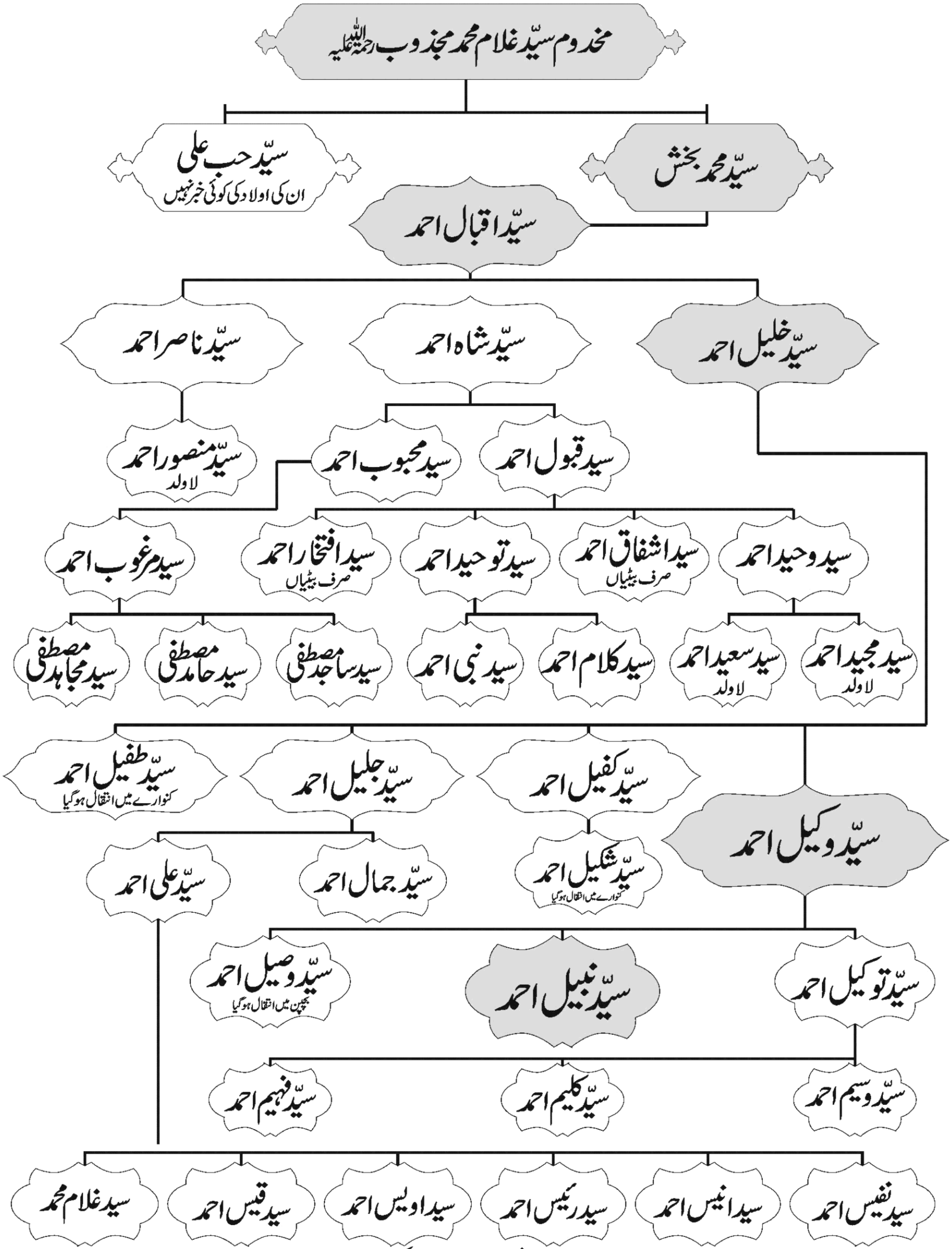

نوٹ: اس نقشہ میں صرف بیٹوں کا ذکر ہے۔

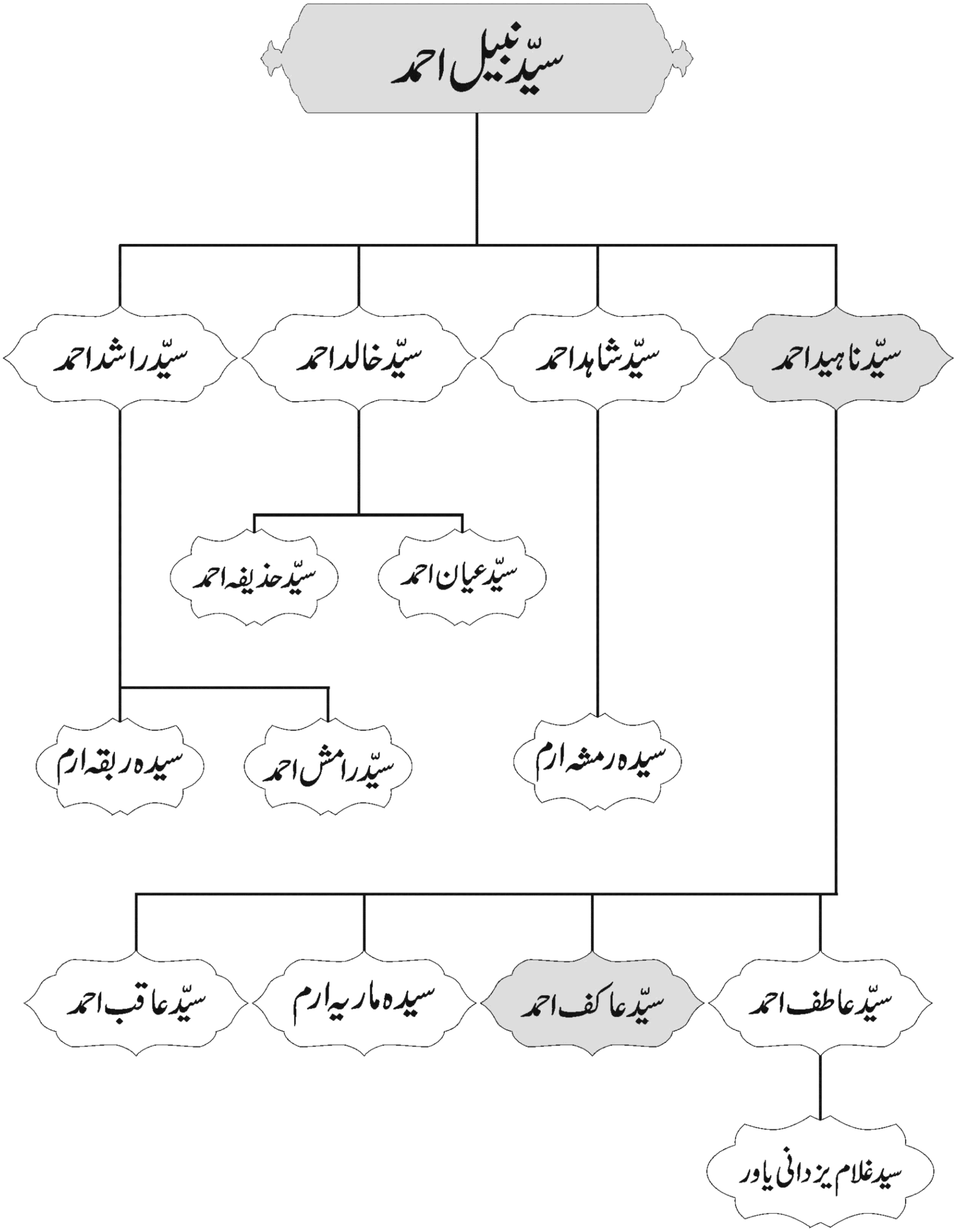
سیّد نبیل احمد
سیّد ناہید احمد
سیّد شاہد احمد
سیّد خالد احمد
سیّد راشد احمد
سیّد عیان احمد
سیّد حذیفہ احمد
سیدہ رمشہ ارم
سیّد رامش احمد
سیدہ ربقہ ارم
سیّد عاطف احمد
سیّد عاکف احمد
سیدہ ماریہ ارم
سیّد عاقب احمد
سید غلام یزدانی یاور

محبوب الاولیاء خلیفۂ آستانۂ غوث پاک علامہ الحاج الشاہ سیّد خلیل احمد حیدر القادری چشتی، احمدی علیہ الرحمۃ والرضوان

مناجات بتوسل بزرگاں کرسی نامہ

قادرِ مطلق و خلاقِ جہاں
دست گیر بےنوا و بے کساں
رحمت عالم توئی یا ذوالجلال
مملکت تو بس قدیم و بے زوال
ہر کہ از درگاہ تو پیچیدہ سر
مثل ابلیس لعیں شد در بدر
کارِ تو بے واسطہ آمودہ شد
از اشارہ کن مکاں موجودہ شد
انبیاء محتاج در کار تو اند
اولیاء لاچار ہم از تو شدند
بردرِ آمد ایں خلیل بے نوا
از توسل انبیاء و اولیاء
نالہا کردم بدرگاہت کسے
نیست کس فریاد رس خیر تو کسے
پائے لنگم افتادہ درگہت
کن عطا ایں را علاج معصیت
از پئے آں شافع روزِ جزا
حضرت احمد محمد مصطفیٰ
از محب آں شہ ہر دوسرا
ثابت اقدام باشد یاخدا
در سر من از خیال مصطفیٰ
نیست شوقم خیر وصال مصطفیٰ
از برائے چار یاران رسول
کن دعا بندۂ مسکین قبول
از پئے روح روان فاطمہ
یعنی آں حسین جان فاطمہ
در اماں باشم راقب آسماں
دور باشم از بلاے ناگہاں
از پئے سوزِ بلال دل حزیں
نیست کس عاشق رسول او حسیں
از پئے آں سیّد نورِ ہدیٰ
غوث الاعظم پیر و مرشد رہنما
بخش از من یاخدا جرم و خطا
در دوعالم شو کفیلم رہنما
از پئے مخدومنا عالی جناب
سیّد احمد آں چرم پوشش خطاب
سیّدِ دارین فخر جد و اب
سیّد احمد شد چرم پوشش لقب
مقبرہ عالی بنا شد در بہار
باغ امکاں را ازو بینم بہار
پوش از ما یاخدا جرم و خطا
در دوعالم نعمت کن خود عطا
بہر آں سراج الدین نامدار
بر ہمی الفت بنہ بر دل فگار
از پئے شاہ عبد الرحمٰن نام
واقف علم حقیقت نیک نام

از پئے شاہ سلون نامور   از مراد خویش باشم بہرور
از طفیل شاہ شیرن باصفا   یا الٰہی عقدۂ مشکل کشا
شاہ جوری بود آں عالی جاہ   رحمت حق بر مزار پاک گاہ
بہر او دل ہائے غمگیں شاد کن   خانۂ دل را ہمہ آباد کن
از پئے عالی نسب فرخندہ فال   دستگیر بے نوا آں شاہ لعل
خانۂ ایمان من پرنور کن   یاخدا ایں جہل از من دور کن
از طفیل میر بخشی یا اللہ   بخش از من ایں ہمہ جرم و گناہ
از طفیل ذات آں شاہ حبیب   در جہاں حبّ محمد کن نصیب
از طفیل حضرت بندہ نواز   بود آں مشہور نامش شاہ باز
باز کن چشم کرم بر حال من   دور در از آفتِ چرخ کہن
لطف فرما یا اللہ العالمیں   از پئے میر حسین شاہ دیں
از پئے شاہ حمید باوقار   باب رحمت بر سرم مکشوف دار
یاخدا از بہر آں پاک ولی   نام نامی بود آں شاہ غنی
از طفیل واقف سر و خفی   نام پاکش بود او رستم علی
از طفیل او در رحمت کشا   در دوعالم کن مرا راحت عطا
از پئے شاہ غلام حیدرم   آنکہ بود بلبل باغ ارم
رہنمائے پیشوائے سالکیں   دافع درد و دل اندوہ گیں
در محبت او مشامِ جان را   کن معطر یاخدا نیک خو مرا
از پئے شاہِ غلامِ محمدم   جد امجد من شہ والا ھمم
در محبت بزرگان آں انام   ثابت الاقدام باشم با دوام
از پئے آں رہنمائے نیک فال   معدن جود و کرم دریا نوال
یعنی آں شاہنشہِ فرخندہ خو   شہ محمد بخش بود نام او
بر سرش تاج شریعت زیب دہ   بر سرش خرق طریقت زیب دہ
والدِ من قبلہ حاجاتِ من   شاہ اقبال احمد آں شاہ زمن
پیر و مرشد ہادیِ روشن ضمیر   در رہِ احسان مارا دستگیر
ظل اقبالش الی یوم القیام   بر سرم سایہ فگن بادا مدام
از طفیل انبیاء و اولیاء   شاد و باد ایں خلیلؔ بے نوا

شجرۂ طریقت حضور نبیل ملت سلسلہ چشتیہ غوثیہ حیدریہ

۱ سرورِ کائنات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲ حضرت مولیٰ مشکل کشا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
۳ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴ حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷ حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹ حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰ حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱ حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۲ حضرت خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۳ حضرت خواجہ ابومحمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۴ حضرت خواجہ ابویوسف چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵ حضرت خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶ حضرت خواجہ شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۷ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸ حضرت خواجہ معین الدین حسن اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۰ حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۱ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۲ حضرت مخدوم شیخ اخی سراج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۳ حضرت مخدوم شاہ علاء الحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۴ حضرت مخدوم شاہ نور قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۵ حضرت راجہ سیّد حامد شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۶ حضرت راجہ سیّد نورالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۷ حضرت راجہ سیّد مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۸ حضرت راجہ سیّد مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۹ حضرت راجہ سیّد احمد حلیم اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۰ حضرت مخدوم میر سیّد ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۱ حضرت مخدوم شاہ فتح محمد الہ آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۲ حضرت مخدوم ابوالغوث گرم دیوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۳ حضرت مخدوم سیّد غلام حیدر احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۴ حضرت مخدوم سیّد غلام محمد مجذوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۵ حضرت مولانا سیّد محمد بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۶ حضرت مولانا سیّد اقبال احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷ حضرت مولانا سیّد خلیل احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۸ حضرت مولانا سیّد وکیل احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۹ حضرت مولانا سیّد نبیل احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۰ حضرت مولانا سیّد ناہید احمد حیدر القادری

شجرۂ طریقت: سلسلہ سہروردیہ احمدیہ حیدریہ

۱ سرورِ کائنات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
۲ مولیٰ مشکل کشا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
۳ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴ حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵ حضرت داؤد طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶ حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷ حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹ حضرت ممشاد علوی دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰ حضرت شیخ ابوالعباس احمد اسود دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱ حضرت شیخ ابومحمد عمویہ سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۲ حضرت قاضی وجیہ الدین ابوحفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۳ حضرت ضیاء الدین ابونجیب سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۴ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵ حضرت مخدوم شیخ احمد دمشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶ حضرت مخدوم شیخ نقی الدین مہسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۷ حضرت شیخ سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸ حضرت مخدوم شیخ علاء الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹ حضرت مخدوم شیخ سیّد احمد چرم پوش تیغ برہنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۰ حضرت مخدوم سیّد سراج الدین احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۱ حضرت سیّد شاہ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۲ حضرت سیّد شاہ سلون رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۳ حضرت سیّد شاہ شیرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۴ حضرت سیّد رحم اللہ جوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۵ حضرت سیّد شاہ لعل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۶ حضرت سیّد میر بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۷ حضرت سیّد شاہ حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۸ حضرت سیّد شاہ باز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۹ حضرت سیّد شاہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۰ حضرت سیّد شاہ حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۱ حضرت سیّد شاہ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۲ حضرت سیّد شاہ رستم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۳ حضرت مخدوم سیّد پیر محمد عرف غلام حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۴ حضرت مخدوم سیّد غلام محمد مجذوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۵ حضرت مولانا سیّد محمد بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۶ حضرت مولانا سیّد اقبال احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷ حضرت مولانا سیّد خلیل احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۸ حضرت مولانا سیّد وکیل احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۹ حضرت مولانا سیّد نبیل احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۰ حضرت مولانا سیّد ناہید احمد حیدر القادری

شجرۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ

۱ سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸ حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹ حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰ حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۲ حضرت ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۳ حضرت عبد الواحد تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۴ حضرت ابو الفرح طرطوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵ حضرت ابو الحسن علی ہکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶ حضرت ابو سعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۷ حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸ حضرت سیّد عبد الرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹ حضرت سیّد ابو صالح نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۰ حضرت سیّد محی الدین ابو نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۱ حضرت سیّد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۲ حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۳ حضرت سیّد حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۴ حضرت سیّد احمد جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۵ حضرت سیّد بہاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۶ حضرت سیّد ابراہیم ایرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۷ حضرت محمد بھکاری بادشاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۸ حضرت قاضی ضیاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۹ حضرت شیخ جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۰ حضرت سیّد محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۱ حضرت سیّد احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۲ حضرت سیّد فضل اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۳ حضرت سیّد شاہ برکت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۴ حضرت سید شاہ آلِ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۵ حضرت سید شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۶ حضرت سید شاہ آلِ احمد اچھے میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷ حضرت سید شاہ آلِ رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۸ حضرت مجددِ اعظم امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۹ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۱ حضرت علامہ ابراہیم رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۲ حضرت علامہ ریحان رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۳ حضرت علامہ سبحان رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی
۴۴ حضرت علامہ سیّد نبیل احمد رحمۃ اللہ علیہ
۴۵ مولانا ڈاکٹر سیّد ناہید احمد حیدر القادری(۱)

---

(۱) آپ کو حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کے علاوہ حضرت علامہ ریحان رضا خاں رحمانی میاں علیہ الرحمہ سے بھی خلافت واجازت حاصل ہے۔

مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری

سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان

اجازۃ دلائل الخیرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ أجمعین اما بعد فیقول العبد المفتقر الی اللہ تعالی السید نبیل احمد حیدر القادری غفرلہ سألنی ....
اجازۃ قراءۃ دلائل الخیرات فقد اجزت لہ کما اجازنی سیدی والدی السید وکیل احمد الحیدری قال اجازنی الشیخ السید محمد نذیر المعروف ب السید نذیر الزمان الملقب نوشتہ نوری قال کما أجازنی بقراءتہ مرشدی السید شاہ ابو الحسین احمد النوری قال کما اجازنی سیدی وجدی سلالۃ أولیاء العظام ونتیجۃ أسلاف الکرام السید آل رسول احمدی قال اجازنی استاذی مولانا شاہ عبدالعزیز الدہلوی قال اجازنا بہ شیخنا واستاذنا و ابونا الشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی قال اجازنا بہ شیخنا ابو طاہر عن الشیخ احمد النحلی عن السید عبدالرحمن الادریسی الشہیر بالمحجوب عن ابیہ احمد عن جدہ محمد عن ابی جدہ احمد عن مؤلفہ السید الشریف محمد بن سلیمان الجزولی رحمہم اللہ و اوصیہ بتقوی اللہ عزوجل فی السر و الاعلان و التزام اہل السنۃ و الجماعۃ نفعنا اللہ تعالی و ایاہ بدلائل الخیرات و رزقنا و ایاہ حبہ و حب رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

التوقیع ....

مولانا سید ناھید احمد حیدر القادری

سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان

اجازة حزب البحر

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد و آله و صحبه أجمعین اما بعدفیقول العبد المفتقر الی الله تعالی السید نبیل احمد حیدر القادری غفرله سألنی . . . . اجازة قراءة حزب البحر فقد اجزت له کما اجازنی شیخی والدی السید وکیل احمد الحیدری قال اجازنی الشیخ السید محمد نذیر المعروف ب السید نذیر الزمان الملقب نوشته نوری قال اجازنی اجازة حزب البحر مولائی و مرشدی السید شاه ابوالحسین احمد النوری قال أجاز بقراءته جدی و مرشدی السید شاه آل رسول الاحمدی قال أجاز بقراءته عمی و مرشدی السیدشاه آل احمد الملقب ب" اچھے میاں صاحب "وابی و شیخی سیدی شاه آل برکات المدعو ب" ستھرے میاں صاحب "قدس سرهما وهما عن ابیهما و شیخهما شاه حمزة وهو عن ابیه و شیخه شاه آل محمد وهو عن ابیه و شیخه شاه برکت الله وهو عن السید مربی وهوعن السید عبدالنبی وهو عن السید طیب وهو عن الشیخ عبدالحق المحدث الدهلوی قال قرأت هذا الحزب الشریف بمکة الشریفة علی الشیخ السید الکامل العارف بالله عبدالوهاب بن ولی الله المحب الحنفی الشاذلی سنة تسع وتسعین وتسع مأة قال قرأت هذا الحزب الکریم علی الشیخ العارف بالله علی بن حسام الدین الشهیر بالمتقی وهو قرأ علی الشیخ الأحمد الرومی المعروف بالجمجمة وهو قرأ علی الشیخ الحافظ ابی عمر و عثمان الدیمی الذی یزوره عزرائیل وهو قرأ علی الشیخ شمس الدین محمد بن العماد عن الشیخ ناصر الدین بن الملیق الشاذلی عن جده الشیخ شهاب الدین الملیق الشاذلی عن الشیخ الجلیل تاج الدین احمد بن عطاء الله الاسکندری و سیدی یاقوت الحبشی عن الشیخ العارف المکاشف ابی العباس المسیری عن الاستاذ القطب الکامل ابی الحسن علی بن عبدالله بن عبدالجبار بن تمیم بن هرمز بن حاتم بن قصی بن یوسف الحسنی الفاطمی الشاذلی قدس الله تعالی سره وهو لقنه رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم له فی واقعة۔ و اوصیه بتقوی الله عزوجل فی السر و الاعلان و التزام اهل السنة و الجماعة نفعنا الله تعالی و ایاه بدلائل الخیرات و رزقنا و ایاه حبه و حب رسوله صلی الله تعالی علیه و علی آله و صحبه اجمعین والحمد لله رب العالمین

التوقیع . . . . .

سید ابوبکر مصطفی قادری (١)

خانوادۂ حیدریہ: تاریخ وتعارف

خانقاہ حیدریہ صوبۂ بہار کا ایک مشہور خانوادہ ہے۔ جس کی دینی، ملی، علمی، ادبی اور تبلیغی خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ یہ تاریخ کے مختلف ادوار میں اسلام وسنیت کی ترویج واشاعت فرمائی۔ یہ خانوادہ حسینی سادات کی ایک شاخ ہے۔ یہ خانوادہ حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ (متوفی ۱۸۳ھ) کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی سولہویں نسل میں حضرت عبدالحکیم ہمدانی ہیں جو ہمدان کی طرف سے ہجرت کر کے وہیں سکونت پذیر ہو گئے۔ پھر اس خانوادے میں ہمدان کی بادشاہت آئی اس خانوادے کے مورث اعلی حضرت سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ علیہ الرحمہ ہیں۔[1]

حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ علیہ الرحمہ (م ۷۷۶ھ)

آپ کا نام احمد اور لقب قطب الاولیاء، چرم پوش اور تیغ برہنہ ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۶۵۷ھ مطابق ۱۲۵۹ء شہر ہمدان میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام حضرت سلطان سید موسی کاظم ہے، آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی حبیبہ جو حضرت مخدوم شیخ شہاب الدین پیر جگجوت کی منجھلی صاحبزادی اور مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کی خالہ ہیں۔

پدری سلسلۂ نسب

سلطان مخدوم سید احمد چرم پوش بن سلطان سید موسی کاظم ہمدانی بن سلطان سید مبارک ہمدانی بن سلطان سید خضر ہمدانی بن سلطان سید ابراہیم ہمدانی بن سلطان سید سلیمان ہمدانی بن سلطان سید عبدالکریم ہمدانی بن سلطان سید عبدالحکیم ہمدانی بن سید عبد الشکور مدنی بن سید نعمت اللہ مدنی بن سید عبدالمجید مدنی بن سید عبدالرحیم مدنی بن سید اسحٰق مدنی بن سید احمد مدنی بن سید محمود مدنی بن سید اسمٰعیل مدنی بن سید عبدالرحمن مدنی بن سید ابوالقاسم مدنی بن سید نورالدین مدنی بن سید یوسف مدنی بن سید رکن الدین مدنی بن سید علاء الدین مدنی بن سید شاہ یحییٰ مدنی بن سید زکریا مدنی بن سید حسن مدنی بن سید قریشی مدنی بن سید عمر مدنی بن سید عبداللہ مدنی بن امام سید موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وخاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا بنت تاجدار کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپ کا سلسلۂ نسب ۳۳/واسطوں سے حضور رسول اقدس صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ جاتا ہے۔[2]

آپ کے والد ماجد حضرت سید سلطان موسیٰ کاظم علیہ الرحمہ ہمدان کے بادشاہ تھے۔ ذوق فقیری کی بنا پر آپ نے بادشاہت چھوڑ کر فقیری اختیار کر لی اور ''بہار شریف'' تشریف لائے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے پھر آپ کے بعد حضرت مخدوم چرم

---

(١) صدر: امامِ اعظم لائبریری، کوٹیہ مدنپور، دیوریا، یوپی

پوش علیہ الرحمہ کچھ دن شہر ہمدان کے بادشاہ رہے آپ کو بھی بادشاہت کے زمانے میں فقیری کا جذبہ پیدا ہوا اور تخت و تاج کو چھوڑ کر ''شہر ملتان'' چلے آئے [3] وہیں آپ کی ملاقات حضرت علاء الدین علاء الحق [4] سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی یہ اپنے وقت کے صوفیِ کامل اور ولی، بزرگ تھے۔ عابد و زاہد ہونے کے علاوہ جید عالموں میں سے تھے۔ آپ چند دن ان کی صحبت سے فیض یاب ہوئے پھر ان کے دست حق پرست پر بیعت کی نیز خلافت و اجازت پائی۔ پھر وہاں سے اپنے پیر و مرشد کے حکم کے مطابق تبت تشریف لے گئے۔ [5]

جب آپ نے ''تبت'' کی سرزمین پر قدم رنجہ فرمایا اور وہاں کے راجہ کو معلوم ہوا کہ ہماری حکومت میں ایک مسلمان داخل ہو گیا ہے تو بہت ناراض ہوا۔ اس نے اپنے چند اہل کاروں کو بھیج کر آپ کو تبت سے نکل جانے کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا میں یہیں قیام کے لیے آیا ہوں۔ چند دن ٹھہرنے کے بعد چلا جاؤں گا۔ راجہ اور اس کے درباری سادھوؤں کو آپ سے خطرہ محسوس ہوا اور دونوں نے مشورہ کر کے ایک دستہ فوج کا روانہ کیا تا کہ آپ کو زبردستی تبت سے نکال کر باہر کرے چنانچہ راجہ کی فوج آئی تو ایک تلوار بے نیام آسمان کی طرف سے حضرت مخدوم چرم پوش علیہ الرحمہ کے دست مبارک میں آئی اور آپ میدان جہاد میں کود پڑے اور تن تنہا پوری فوج کو تہہ تیغ کر ڈالا جس کی وجہ سے آپ تیغ برہنہ سے مشہور ہوئے۔

چالیس سال بند کنویں میں چلہ کشی

جب راجہ کو فوج کا حشر معلوم ہوا تو وہ حضرت کے پاس لرزہ براندام آیا اور اپنے گزشتہ کیے پر معافی چاہی لیکن اس کے گرو نے اس کو اپنی بے عزتی تصور کیا اور حضرت سے کہا کہ ہماری فقیری معرکہ کی طلب گار ہے آپ کو چالیس روز کے حبس دم کی دعوت دیتا ہوں آپ نے جواب دیا کہ ہمارے یہاں مرد کا چلہ چالیس سال کا، زاہدوں کا چلہ تیس سال کا اور عورتوں کا چلہ چالیس دن کا ہوتا ہے جس کو ہم چلی کہتے ہیں لہٰذا میں چالیس سال کا چلہ کرنا چاہتا ہوں یہ سن کر گرو کے ہوش اڑ گئے اور چیلینج سے راہ فرار اختیار کرنے لگا لیکن راجہ کا اشتیاق بڑھ گیا اس نے فوراً ایک کنواں کھودنے کا حکم دیا کنویں کے مشرقی اور مغربی جانب ایک ایک طاق بنائے گئے مغربی طاق پر حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ قدس سرہ اور مشرق جانب گرو کو بیٹھا کر کنواں بند کر دیا گیا چھبیس سال بعد راجہ مر گیا اور اس کا لڑکا تخت کا وارث ہوا چالیسویں سال راجہ کے لڑکے نے اپنی نگرانی میں کنواں کھلوایا سب سے پہلے مشرقی طاق کو دیکھا گیا وہاں مٹی کے ڈھیر کے سوا کچھ نہ تھا لیکن مغربی طاق سے حضرت کے ذکر کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی فوراً روئی کے گالے منگوائے گئے اور بڑی احتیاط سے آپ کو باہر نکالا گیا درباری ویدوں اور حکیموں نے آپ کا علاج کیا۔ راجہ اور اس کے اہل خانہ نیز اس کے علاقے کے ہندوؤں کی ایک اچھی خاصی تعداد نے اسلام قبول کیا چلہ کے مقام پر حضرت کے حکم سے ایک حجرہ بنا کر مقفل کر دیا گیا آپ کی پیشین گوئی کے مطابق آپ کی اولاد میں سے اکیسویں پشت کی بائیسویں اولاد آ کر اس حجرے کو کھولے گی اس مقام پر جو خدام ہوئے انہیں احمدی کہا جاتا ہے حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش

قدس سرہ پوری طرح صحت یاب ہونے کے بعد تبت سے روانہ ہوئے اور سیوان پہونچے۔ [6]

جب آپ سیوان تشریف لائے تو اس وقت سیوان کے مضافات میں واقع موضع ’’بنول رسول پور‘‘ میں مخدوم سید حسن پیارے رحمۃ اللہ علیہ اقامت پذیر تھے وہ بڑے پائے کے بزرگ تھے ان کی بزرگی کی شہرت سن کر حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش علیہ الرحمہ نے ملاقات کی اور انہیں کے یہاں کچھ دنوں تک مقیم رہے پھر آپ بہار شریف تشریف لائے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

چرم پوش کی وجہ تسمیہ

اس سلسلے میں دو روایتیں ہیں: پہلی روایت یہ ہے کہ حضرت مخدوم سید حسن پیارے علیہ الرحمہ کے پاس اس دنبہ کی کھال کا ٹکڑا موجود تھا جو حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے بدلے میں ذبح ہوا تھا۔ حضرت مخدوم کو اسے حاصل کرنے کا اشتیاق ہوا تو آپ نے اس کا ذکر مخدوم سید حسن پیارے علیہ الرحمہ سے کیا۔ انہوں نے بلا عذر و پس و پیش آپ کی خدمت میں پیش کر دیا اور آپ نے اس کو چاک کر کے پہن لیا تو اسی دن سے آپ کا لقب چرم پوش ہو گیا۔ [7]

دوسری روایت یہ ہے کہ جس کو حضرت مخدوم احمد لنگر دریا بلخی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے۔ حضرت شیخ احمد چرم پوش اور حضرت شیخ حسین مہسوی رحمھما اللہ حضرت شیخ سلیمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت ان دونوں بزرگوں کے پاس (مزید) کپڑا نہ تھا حضرت شیخ نے ان دونوں کو آٹھ چیتل دیا دونوں بزرگ حضرت شیخ سلیمان کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے اور یہ سوچنے لگے کہ اتنی کم رقم میں دونوں کے کپڑے نہیں ہو سکتے ہیں اس لیے شیخ حسین نے دھکڑ خرید لیا اور شیخ احمد نے چمڑا لے لیا جب شیخ حسین ڈھکڑ اور شیخ احمد نے چرم پہن کر حضرت شیخ سلیمان کے پاس آئے حضرت نے فرمایا مبارک ہو آپ لوگوں کے لیے یہی کافی ہے۔ [8]

پہلی روایت نا قابل قبول اور دوسری روایت صحیح معلوم ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر سید شاہ امام الدین فردوسی لکھتے ہیں:

ظاہر ہے کہ یہ (پہلی) روایت نا قابل اعتبار ہے دوسری روایت قابل لحاظ معلوم ہوتی ہے۔ [9]

وصال

آپ نے تبلیغ اسلام کے لیے دور دراز کا سفر کیا، دین کی خدمت کی اور بہار شریف میں رہ کر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا آپ کی خدمت میں علما، فضلا اور امرا سب عقیدت مندانہ حاضر ہوا کرتے آخر کار آپ کا وصال ۱۱۸؍سال کی عمر میں ۲۶؍صفر ۷۷۶ھ مطابق ۱۶؍اگست ۱۳۷۳ء کو ہوا۔ ’’مخدوم یگانہ‘‘ سے تاریخ وفات نکلتی ہے [10] آپ کی آخری آرام گاہ بہار شریف کے محلہ انبیر میں ہے۔

چو جستم از خرد سال وصالش
سروشی گفت مخدوم یگانہ

۷۷۶ھ

آپ کی علمی یادگار

آپ فارسی کے صاحب دیوان شاعر تھے آپ کا دیوان، دیوان احمدی ہے افسوس کہ آپ کا دیوان ’’مطبع منشی نول کشور لکھنؤ‘‘ بھیجا گیا مگر کچھ دنوں بعد مخطوطہ واپس آ گیا[11] اور کچھ دنوں بعد حضرت شیخ احمد جام زندہ پیل علیہ الرحمہ (متوفی ۵۳۶ھ) کی غزلوں کے ساتھ حضرت مخدوم چرم پوش علیہ الرحمہ کا یہ پورا مخطوطہ شیخ احمد جام زندہ پیل کے نام سے منشی نول کشور نے شائع کر دیا۔ [12]

آپ کے دیوان کے قلمی نسخے چند مقامات پر موجود ہیں جنھیں دیکھ کر اور منشی نول کشور کے مطبوعہ دیوان احمد جام علیہ الرحمہ کے اندر تخلص اور دوسری اندرونی تفصیلات سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ شیخ احمد جام کا کلام نہیں۔ محدود کلام ہی شیخ احمد جام کا ہے باقی تمام اشعار حضرت چرم پوش علیہ الرحمہ کے ہیں۔ [13]

حضرت مخدوم چرم پوش علیہ الرحمہ کا دیوان کے علاوہ ایک ملفوظ بنام ضیاء القلوب مطبوعہ موجود ہے۔ جس کو حضرت علاء الدین علی بن ابراہیم صوفی علیہ الرحمہ نے جمع کیا ہے ابھی حال ہی (۲۰۱۶ء) میں ڈاکٹر محمد علی ارشد شرفی فردوسی نے ترجمہ کر کے شرف الاشاعت بہار شریف سے شائع کیا ہے۔

اولاد امجاد

آپ نے نکاح بھی فرمایا تھا جس سے دو صاحبزادے ہوئے حضرت سید سراج الدین احمد، حضرت سید تاج الدین احمد جن کے ذریعے آپ کی نسل آگے چلی آپ کی اولاد امجاد کی کچھ تفصیل ’’شرفا کی نگری‘‘ میں مولانا سید شاہ قیام الدین فردوسی نے بیان کیا ہے [14] نیز ڈاکٹر مولانا علی ارشد شرفی فردوسی نے ’’تذکرہ مخدوم چرم پوش‘‘ میں اولاد امجاد کے چند نام ذکر کیے ہیں۔ [15]

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حضرت مخدوم سید چرم پوش علیہ الرحمہ کی اولاد امجاد کی مکمل تفصیل کسی کتاب میں مذکور نہیں ہے اس سلسلے میں ڈاکٹر سید امام الدین فردوسی رقم طراز ہیں۔

تذکروں سے آپ کے خاندان کے سلسلے کا پتہ نہیں چلتا دوسروں کے ضمن میں آپ کا تذکرہ جس قدر ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سید سراج الدین احمد اور مخدوم سید تاج الدین احمد آپ کے فرزند ہیں۔ [16]

حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش علیہ الرحمہ کی نسل سے ہی خانوادہ حیدریہ ہے۔ خانقاہ حیدریہ سیوان میں موجود قلمی بیاضوں سے اس کی وضاحت ہوتی ہے حضرت مخدوم سید غلام حیدر علیہ الرحمہ کا قلمی شجرۂ نسب اور مولانا سید خلیل احمد حیدری قادری علیہ الرحمہ کی قلمی مناجات بتوسل بزرگان کرسی نامہ [17] سے ظاہر ہو جاتا ہے۔

خانوادۂ حیدریہ کے حضرت مخدوم چرم پوش علیہ الرحمہ کی نسل سے ہونے کے سلسلے میں ’’شرفا کی نگری‘‘ کے مصنف مولانا سید قیام الدین نظامی فردوسی اپنی کتاب ’’بیعت کی حقیقت‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں:

خانقاہ عالیہ حیدریہ قادریہ حسن پورہ ضلع سیوان صوبہ بہار میں ہے اس خانقاہ کی بنیاد حضرت مخدوم سید شاہ غلام حیدر قدس سرہ

نے رکھی تھی آپ کا آبائی وطن شہر بہار شریف کا محلہ انبیر ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مستند عالم دین، روحانی پیشوا اور حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش کی اولاد امجاد سے ہیں۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مریدوں اور عقیدت مندوں میں مخدوم صاحب اور رہنمائے بہار کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں، اپنی تعمیر کردہ مسجد حیدری کے جانب جنوب آسودۂ خاک ہیں۔

خانقاہِ عالیہ حیدریہ قادریہ حسن پورہ کے موجودہ سجادہ نشین حضرت سیّد شاہ غلام حیدر کے پوتے حضرت سیّد شاہ نبیل احمد حیدر القادری مدظلہ ہیں۔ یہ خانقاہ اس وقت علومِ ظاہری و باطنی کا مرکز ہے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت سیّد شاہ نبیل احمد حیدر القادری مدظلہ کے ہمجد اور خانقاہ سہروردیہ انبیر شریف کے بزرگ حضرت سیّد شاہ علی حسین احمدی سہروردی مدظلہ بن سیّد شاہ علی حیدر سے میرے دیرینہ برادرانہ مراسم ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی برادرم سیّد شاہ ولی حسین میرے ہم جماعت اور اسکول کے ساتھی ہیں۔ اس عقیدت و محبت کی روشنی میں خانقاہِ عالیہ حیدریہ سے میرا روحانی تعلق بن جاتا ہے۔ ۔[18]

حضرت مخدوم سید پیر محمد المعروف بہ غلام حیدر علیہ الرحمہ (م ۱۲۰۹ فصلی)

آپ کا اصل نام سید پیر محمد اور مخدوم لقب تھا آپ کی والدہ ماجدہ غلام حیدر کہتی تھیں آپ کے پدر بزرگوار کا نام حضرت سید رستم علی ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب چودہویں پشت پر حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش علیہ الرحمہ سے مل جاتا ہے۔ آپ کا پدری نسب نامہ یہ ہے:

حضرت مخدوم سید غلام حیدر بن سید رستم علی بن سید شاہ غنی بن سید شاہ حمید بن سید شاہ حسین بن سید شاہ باز بن سید شاہ حبیب بن سید میر بخشی بن سید شاہ لعل بن سید شاہ رحم اللہ جوری بن سید شاہ شیرن بن سید شاہ سلون بن سید شاہ عبد الرحمن بن سید سراج الدین بن سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ علیہ الرحمہ [19]

آپ کی ولادت باسعادت بہار شریف میں ہوئی تاریخ پیدائش معلوم نہیں مگر تذکرۂ شعرائے سارن [20] اور بیعت کی حقیقت اور اسناد طریق [21] میں سن ولادت ۱۰۳۲ھ مذکور ہے جو نا قابل یقین ہے اس لیے کہ خانقاہ حیدریہ میں موجودہ قلمی بیاض میں آپ کی وفات ۱۲۰۹ فصلی [22] مطابق ۱۲۰۱ھ [23] ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی پیدائش بارہویں صدی ہجری کے اوائل میں ہوئی ہوگی۔

آپ نے علوم دینیہ و علم طب کی تحصیل اور علوم روحانی کی تکمیل اپنے والد ماجد سے کی اور حضرت شاہ ابو الغوث گرم دیوان علیہ الرحمہ [24] سے شرف بیعت و خلافت حاصل کی۔ [25]

آپ بہار شریف سے ہجرت کر کے موضع حسن پورہ سیوان ورود مسعود فرمایا یہاں حضرت مخدوم سید حسن علیہ الرحمہ [26] کے اہل خاندان نے آپ کو مہمان رکھا اور کچھ آراضی دیں اور آپ یہیں اقامت پذیر ہو گئے۔ [27]

عالم رہیں گے، ظالم رہے گا اور مسجد رہے گی

موضع حسن پورہ میں کوئی مسجد نہ تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ سے قبل ایک فقیر مجذوب تشریف لائے تھے جن کو یہاں کے

لوگوں نے تکلیف پہنچائی تو بددعا دے کر چلے گئے کہ حسن پورہ میں نہ عالم رہیں گے نہ ظالم رہے گا اور نہ مسجد رہے گی پھر کچھ عرصہ بعد حضرت سید غلام حیدر علیہ الرحمہ کی تشریف آوری ہوئی آپ نے فرمایا کہ حسن پورہ میں مسجد کی تعمیر کی جائے حسن پورہ والوں نے کہا کہ یہاں فقیر کی بددعا ہے کہ مسجد تعمیر نہیں ہوسکتی آپ نے حکم دیا کہ بنیاد ڈالی جائے آپ کے حکم کے مطابق بنیاد ڈالنی شروع کی گئی تو جب لکڑی رکھنے کا وقت آیا تو لکڑی رکھتے ہی آگ لگ گئی، آپ اس وقت خدائی باغ [28] میں تھے آگ بجھا کر آپ کو اطلاع دی گئی، دوسرے روز آپ تشریف لائے اور اپنی موجودگی میں لکڑی رکھنے کا حکم دیا جب لکڑی رکھی گئی تو پھر اس میں آگ لگ گئی اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے زمین پر چھڑی ماری اور فرمایا کہ فقیر کی بددعا کو فقیر ہی مٹاتا ہے حسن پورہ میں عالم رہیں گے ظالم رہے گا اور مسجد بھی رہے گی۔ اس فرمان کے بعد آگ بجھ گئی اسی سال مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی یہ حسن پورہ کی پہلی مسجد ہے جو آج بھی بنام حیدری جامع مسجد موجود ہے۔ [29]

خانقاہ احمدیہ سہروردیہ

آپ نے دعوت وارشاد کے لیے خانقاہ کی بنیاد رکھی جو آج خانقاہ حیدریہ کے نام سے مشہور ومعروف ہے جہاں سے بزرگوں کے فیوض وبرکات جاری ہیں آج اس خانقاہ کے قیام کو تقریباً تین سو سال ہوگئے مگر آج تک یہاں کے مشائخ عظام رشد وہدایت، دعوت وارشاد، تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی خدمات انجام دے رہے ہیں اور آج بھی خانقاہ حیدریہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر ہے۔

وصال

آپ ۱۱/ربیع الاول ۱۲۰۹؁ فصلی [30] میں دنیا سے تشریف لے گئے آپ جامع مسجد حیدری کی جانب جنوب سپرد خاک ہیں آپ کا مزار پرانوار مرجع خلائق ہے۔

آپ کے تین صاحبزادے مخدوم سید غلام غوث، حضرت سید رحم علی عرف رحمو اور مخدوم سید غلام محمد مجذوب تھے۔ [31]

آپ صاحب قرطاس وقلم تھے۔ آپ کی ایک کتاب کا قلمی نسخہ جو اوراد ووظائف وعملیات پر مشتمل بہ زبان فارسی محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ فارسی زبان میں اشعار ہیں نیز اردو کا کلام ''اللہ نامہ'' اور ''طوطی نامہ'' بھی موجود ہے۔ ان سب کے قلمی نسخے خانقاہ حیدریہ میں موجود ہیں۔

حضرت مخدوم سید غلام محمد مجذوب علیہ الرحمہ

آپ حضرت مخدوم سید محمد غلام حیدر علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحب زادے ہیں۔ آپ کا نام غلام محمد اور لقب مجذوب تھا۔ آپ کی تعلیم وتربیت والد گرامی کے زیر سایہ ہوئی۔ موصوف علوم دینی ودنیاوی دونوں میں صاحب استعداد تھے۔ امور شریعت کے بڑے پابند صوفی بزرگ تھے۔ ہمہ وقت عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ غیر معمولی روحانی تڑپ کی وجہ سے اکثر عالم جذب میں چلے جاتے۔ اسی حالت میں ایک دفعہ ''جون پور'' پہنچ گئے اور محلہ چندیری کی ایک مسجد میں مدت دراز تک یاد

الٰہی میں مستغرق رہے۔ دوران قیام پند و نصائح کے ذریعے اشاعت دین کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ تشنگان معارف جوق در جوق آتے اور روحانی فیض حاصل کرتے۔ اسی دوران ان کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ موصوف مدت دراز کے بعد لوٹ آئے اور والد کے جانشین کی حیثیت سے خانقاہ حیدریہ میں مقیم رہ کر تبلیغ دین کا کام انجام دیتے رہے۔ [32]

آپ فارسی، عربی اور اردو زبان کے صاحب دیوان صوفی شاعر ہیں۔ تمام دیوان بشکل مخطوطہ خانقاہ حیدریہ میں موجود ہے۔ آپ کی وفات تذکرۂ شعرائے سارن میں ۱۲۰۵ھ مطابق ۱۷۹۰ء درج ہے مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیوں کہ قلمی بیاض میں آپ کے والد ماجد کا وصال ۱۲۰۹ فصلی ہے۔ [33] آپ کی وفات حسن پورہ میں ہوئی اور کب ہوئی اس کا ذکر قلمی نسخوں میں نہیں ہے۔ آپ کا مرقد انور آستانہ عالیہ حیدریہ میں ہے جو مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد میں سید جعفر علی، سید محمد بخش اور سید حب علی ہیں۔

حضرت مخدوم سید محمد بخش علیہ الرحمہ (م ۱۲۸۱ فصلی)

آپ حضرت مخدوم سید غلام محمد مجذوب علیہ الرحمہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ کا نام محمد بخش ہے۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار سے تعلیم کی تکمیل کی۔ آپ یکتاے روزگار اور تقوی وطہارت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ اپنے والد ماجد کے بعد ان کے جانشین ہوئے۔ تا حیات دعوت و تبلیغ دین متین کا کام انجام دیا۔ آپ اردو، عربی اور فارسی کے شاعر تھے۔ آپ کے کلام کے قلمی نسخے خانقاہ حیدریہ میں محفوظ ہیں۔ آپ کا وصال ۱۲۸۱ فصلی میں ہوا [34] آپکی تربت اطہر مخدوم سید حسن علیہ الرحمہ کے عطا کردہ باغ میں ہے۔

حضرت مخدوم سید اقبال احمد علیہ الرحمہ (م ۱۳۲۳ھ)

آپ حضرت سید محمد بخش علیہ الرحمہ کے صاحب زادے و جانشین ہیں۔ آپ نے ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل اپنے والد ماجد سے کی۔ اور انھیں کی زیر نگرانی مدارج روحانی طے کیے۔ آپ فارسی کے فی البدیہہ شاعر تھے۔ آپ کے مجموعہ کلام کا قلمی نسخہ خانقاہ حیدریہ میں محفوظ ہے۔ آپ کا وصال ۲۹/ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ بروز سنیچر ہوا۔ [35] آپ کو آپ کے والد ماجد کی قبر انور کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

محبوب الاولیا حضرت علامہ الحاج الشاہ سید خلیل احمد حیدری قادری چشتی علیہ الرحمہ (م ۱۳۴۸ھ)

آپ کا نام سید خلیل احمد، تخلص خلیل اور لقب محبوب الاولیا ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت مخدوم سید اقبال علیہ الرحمہ ہے۔ آپ کی ولادت ۲۲/ صفر ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء بروز چہار شنبہ حسن پورہ میں ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم والد بزرگوار کے زیر سایہ ہوئی۔ اس کے بعد پٹنہ، جون پور اور پنجاب کے علماے کرام سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ آپ کو عربی فارسی اور اردو زبان کے علاوہ ہندی، سنسکرت زبان پر بھی عبور حاصل تھا۔ آپ کا مذاق سخن بہت ہی عمدہ تھا۔ آپ اردو، فارسی اور عربی زبان میں اشعار کہتے تھے۔

حضرت مولانا سید خلیل احمد علیہ الرحمہ کو اپنے والد ماجد سے بیعت وخلافت حاصل تھی نیز آپ نے حجاز کے سفر میں حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت سید ابراہیم سیف الدین جیلانی بغدادی نقیب زادہ سے درس تصوف حاصل کیا۔ بعدہ سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت واجازت سے شرف یابی ہوئی۔ [36]

آپ ایک باکرامت ولی تھے۔ آپ سے بہت سی کرامتوں کا صدور ہوا۔ آپ ۶۳؍سال کی عمر میں بتاریخ ۱۶؍صفر ۱۳۴۸ھ مطابق ۲۵؍جولائی ۱۹۲۹ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ [37] آپ کا مزار شریف آستانہ حیدریہ میں ہے۔

حضرت نے اپنے سفر حجاز وعراق کی مکمل سرگزشت بنام: ''غایۃ الاشتیاق الی سفر الحجاز والعراق'' تحریر کی اور آپ نے تصوف کی تعلیم پر واحد نامہ لکھا۔ اس کے علاوہ آپ کے تمام کلام کلیات کے طور پر ایک جگہ جمع کیے گئے ہیں جس کا نام ''گل زار خلیل'' بنام بہار خلیل ہے۔

فخر اولیا علامہ سید وکیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی علیہ الرحمۃ والرضوان (م ۱۳۹۳ھ)

آپ محبوب الاولیا کے بڑے صاحب زادے ہیں۔ آپ کا نام وکیل، تخلص وکیل اور لقب فخر الاولیا ہے۔ آپ کی ولادت ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ء کو ہوئی ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ بعدہ مدرسہ حمیدیہ گودنا چھپرہ میں زیر تعلیم رہے پھر پٹنہ وبنارس کے مدارس سے فیضیاب ہوئے۔ اخیر میں جون پور سے دستار فضیلت سے بہرہ ور ہوئے۔ [38]

آپ کا شعری ذوق فطری وموروثی تھا۔ شاعری کے تمام اصناف میں طبع آزمائی کرتے تھے۔ شعروسخن میں ابتداءً والد ماجد سے اصلاح لی بعد میں حفیظؔ جون پوری کے حلقۂ تلامذہ میں داخل ہو گئے۔ اردو، ہندی اور فارسی کے ساتھ ساتھ عربی میں بھی ان کے نمونۂ کلام موجود ہیں۔ ان کے منظومات کا مجموعہ ''دیوان وکیل'' (غیر مطبوعہ) خانقاہ عالیہ حیدریہ میں محفوظ ہے۔

آپ نے اپنے والد ماجد سے شرف بیعت حاصل کی نیز آپ کے والد نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر خانقاہ حیدریہ کا سجادہ نشین مقرر فرمایا۔ آپ نے دعوت وتبلیغ اور رشد وہدایت کے کارہائے نمایاں انجام دیے۔ اخیر عمر میں چند قسم کے امراض کا شکار رہے۔ انتقال سے دس سال قبل ڈاکٹروں کے مشوروں پر آپ نے سفر کرنا ترک کر دیا اور مستقل طور پر خانقاہ میں مقیم ہو گئے۔ آپ نے اپنے صاحب زادے مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کو خانقاہ حیدریہ کی تمام تر ذمہ داریاں سونپ دیں اور اپنی موجودگی میں اپنا جانشین بنا دیا۔ [39]

حضرت فخر الاولیا علیہ الرحمہ ۸۰؍سال کی عمر میں ۲۴؍ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ مطابق ۳۱؍دسمبر ۱۹۷۲ء کو سفر آخرت فرمایا۔ [40]

مولانا سید کفیل احمد حیدر القادری (م ۱۴۰۳ھ)

آپ محبوب الاولیا کے منجھلے صاحب زادے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ء میں کاشانۂ خلیل حسن پورہ،

سیوان میں ہوئی۔ تین سال کی عمر میں ہی آپ اپنی والدہ ماجدہ کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی پھر آپ گودنا، چھپرہ، پٹنہ اور مختلف مقامات پر جا کر بخاری شریف تک تعلیم حاصل کی اور عصری تعلیم میں آپ انٹر پاس تھے۔ آپ نے اپنے والد ماجد سے ہی بیعت وخلافت حاصل کی۔

۱۹۲۶ء میں آپ موضع پاکڑ قدیم ضلع دمکا وجدید ضلع صاحب گنج تشریف لے گئے۔ وہاں چند ماہ قیام فرما کر دعوت وتبلیغ کا کام انجام دیا پھر جونکاوایا تین پہاڑ، ضلع صاحب گنج تشریف لے گئے۔ وہاں تقریباً پینتالیس سال رہ کر دعوت وارشاد اور دین کی تبلیغ واشاعت فرمائی جس کے باعث بہت سے بدعقیدوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے اہل سنت وجماعت میں شامل ہوئے نیز بہت سے غیر مسلم افراد دولت اسلام سے مشرف ہوئے۔ آپ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ کی دعا کی برکت سے بہت سارے افراد صاحب اولاد ہوئے۔ آپ کا محبوب مشغلہ اپنی جیب خاص سے یتیموں کی پرورش، بیواؤں کی کفالت اور غریب لڑکیوں کی شادی کرانا تھا۔ آپ کی زندگی عبادت وریاضت اور خدمت خلق سے عبارت تھی۔ ۱۹۷۱ء میں آپ کو حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ گھر لے آئے پھر آپ خانقاہ حیدریہ میں مستقل طور پر مقیم ہو گئے۔

آپ کا وصال ۱۴؍محرم الحرام ۱۴۰۳ھ مطابق دسمبر ۱۹۸۲ء میں خانقاہ حیدریہ میں ۹۰؍سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کی تربت پاک حسن پورہ قبرستان میں ہے۔

حضرت مولانا سید جلیل احمد حیدری علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۰ھ)

آپ محبوب الاولیا کے سب سے چھوٹے صاحب زادے ہیں۔ آپ کا نام جلیل احمد اور تخلص جلیل ہے۔ آپ ۱۹۰۹ء میں حسن پورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے والدین کی آغوش تربیت میں پرورش پائی۔ اس کے بعد مختلف مقامات پر جا کر علم دین سیکھا اور بڑے شائستہ اطوار اور شیریں کلام تھے۔ خوش طبعی، حق گوئی اور منکسر المزاجی ان کی فطرت تھی۔ پوری زندگی خدمت خلق اور عبادت وریاضت میں گزار دی۔ آپ کا وصال ۱۱؍صفر ۱۴۱۰ھ مطابق ۶؍ستمبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ آپ کی قبر آستانہ حیدریہ کے باہری صحن میں ہے۔[41]

آپ کو شعر وسخن کا ذوق وراثت میں ملا تھا۔ اس فن میں والد بزرگوار سے مستفیض ہوئے اصناف سخن میں غزل، نظم، نعت اور مسدس پر طبع آزمائی کی۔

علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی علیہ الرحمہ (م ۱۴۴۱ھ)

آپ کا اصل نام نبیل احمد، تاریخی نام شاہ احمد رضا، شاہ حامد رضا اور لقب تاج دار اِقلیم روحانیت، مرشد حقانی، تاج الاولیا اور نبیل ملت ہے۔ آپ کی ولادت ۱۹؍ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹؍دسمبر ۱۹۴۰ء کو بروز جمعرات ایک بجے شب میں ہوئی۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدین کریمین اور عم محترم مولانا سید کفیل احمد حیدری سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے پٹنہ کا

رخ کیا۔ اخیر میں جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اور حضرت مفتی ثناء اللہ حنفی محدث مئوی علیہما الرحمہ سے حاصل کی۔ اپنے والد محترم کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ آپ کے والد ماجد علالت کی بنا پر اپنی حیات ہی میں مارچ ۱۹۶۵ء میں آپ کو خلافت و اجازت سے نواز کر اپنا جانشین مقرر فرما دیا۔ اس وقت سے آپ اپنے اسلاف کے طریقے پر ثابت قدم رہتے ہوئے رشد و ہدایت اور دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ وابستگان سلسلہ کی دینی و روحانی ضرورتوں کو پوری کرتے رہے۔ آپ تقریباً سال کے گیارہ مہینے تبلیغی دورہ پر رہتے اور دین و سنیت کی خدمت انجام دیتے رہتے۔ آپ جہاں ایک صوفی تھے وہیں ایک ذی استعداد و باصلاحیت عالم بھی تھے۔ آپ نے تصنیف و تالیف سے بھی رشتہ استوار رکھا۔ آپ کی غیر مطبوعہ تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) شرح صحیح بخاری (۲) شرح صحیح مسلم (۳) شرح جامع ترمذی (۴) شرح ابوداؤد (۵) شرح سنن نسائی (۶) شرح ابن ماجہ، سفرنامہ بموقع حج بیت اللہ و زیارت روضہ پاک (۷) سفرنامہ اول ۱۹۸۲ء (۸) سفرنامہ دوم ۲۰۰۵ء (۹) سفرنامہ سوم ۲۰۱۱ء

تین مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت سے مالامال ہوئے۔

اسفار:

برصغیر کی بہت سی جگہوں کا سفر فرمایا۔ سال کے گیارہ ماہ مسلسل سفر میں گزارتے۔ ماہ رمضان المبارک کے انتیس دن، ذی قعدہ کا آخری عشرہ، عیدالاضحیٰ میں تین دن اور محرم الحرام میں تین دن خانقاہ حیدریہ میں قیام فرماتے۔

آپ کا آخری دورہ ۷/شوال المکرم ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۱/جون ۲۰۱۹ء سے ۱۴/شوال المکرم ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۸/جون ۲۰۱۹ء صاحب گنج مظفر پور علاقے کا تھا۔

آپ دیہات و قصبات کا پر مشقت سفر کرنے سے اپنا دامن نہیں چھڑاتے۔ دیہات کے عوام دینی ماحول سے کوسوں دور رہتے ہیں اس لیے آپ دیہاتیوں کو دین سے قریب کرتے۔ جہاں مساجد و مدارس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آپ نے وہاں مساجد و مدارس کا قیام عمل میں لایا نیز آپ نے درجنوں غیر مسلموں کو ایمان کی دولت سے مالامال فرمایا۔

آپ کی خدمات ۶۳/سالوں پر محیط ہیں۔ ۲۷/ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۵/نومبر ۲۰۱۹ء کو عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرمایا۔

مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب قبلہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان

آپ نبیل ملت کے بڑے صاحب زادے و جانشین ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۳/محرم ۱۳۸۸ء مطابق ۲۲/اپریل ۱۹۶۸ء کو حسن پورہ شریف میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم والدین کریمین اور جد صغیر حضرت مولانا سید کفیل احمد سے حاصل کی اور پھر دارالعلوم مخدومیہ انوار العلوم، عشری، حسن پورہ، غوث الوری عربی کالج سیوان اور الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا رخ کیا۔ اخیر میں

مدرسہ حنفیہ بحر العلوم، مئو سے سند و دستار فضیلت حاصل کی۔

آپ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم سے بھی آراستہ ہیں۔ ایم۔ اے۔ اور پی۔ ایچ۔ ڈی۔ بہار یونیورسٹی سے کی۔ آپ اپنے والد ماجد کے دست حق پرست پر ۱۹۹۶ء میں بیعت ہوئے اور ان سے درس تصوف حاصل کیا۔ راہ سلوک میں جب آپ کا انہماک دیکھا تو والد ماجد نے عرس وکیلی میں خانقاہ عالیہ حیدریہ کی تمام تر ذمہ داریاں، کلاہ قادری، انگشتری احمدی، جبۂ حیدری اور عصائے چشتی کے ساتھ ساتھ خلافت و اجازت سے سرفراز فرما کر ساری ذمہ داریاں سونپ دیں اور خانقاہ عالیہ حیدریہ کا نائب سجادہ نشین مقرر کیا۔ نیز آپکو نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ ریحان رضا خاں رحمانی میاں علیہ الرحمہ نے خلافت و اجازت عطا فرمائی۔

آپ قوم و ملت کی فلاح و بہبود اور مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور روحانی امراض کا علاج بھی کرتے ہیں۔ آپ کے بہت سے مضامین رسائل و جرائد اور اخبار کی زینت بن کر داد تحسین سے ہمکنار ہوئے۔ آپ کی تصانیف مندرج ذیل ہیں:

1۔ مے خانہ عشق [نعتیہ دیوان] 2۔ فرضی نام و پیام [غزلیہ خط] 3۔ گلشن مدینہ 4۔ ماڈرن تبلیغ 5۔ گل زار سخن 6۔ دیوان ناہید 7۔ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

حواشی

1, مولانا سید شاہ قیام الدین نظامی فردوسی: بیعت کی حقیقت اور اسناد طریق ص ۸۵، ناشر: نظامی اکیڈمی کراچی: سنہ اشاعت ۲۰۰۸ء/ ۱۴۲۹ھ

2, مولانا سید عطا حسین المعروف بہ عبد الرزاق: کنز الانساب ملخصاً ص ۹۷
مطبع صفدری، بندر، بمبئ: سن طباعت ۱۳۰۰ھ/ ۱۸۸۳ء

مولانا ڈاکٹر محمد علی ارشد شرفی فردوسی: تذکرۂ حضرت مخدوم سلطان سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ ملخصاً مشمولۂ ضیاء القلوب ص ۴۱ ناشر: شرف الاشاعت بہار شریف، نالندہ، بہار: سنہ اشاعت ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۲ء

3, مولانا سید قیام الدین نظامی فردوسی: شرفا کی نگری، حصہ اول، ملخصاً ص ۱۰۹/ ناشر: نظامی اکیڈمی کراچی پاکستان سنہ اشاعت ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء

4, تلاش بسیار کے بعد بھی آپ کی تفصیل نہ مل سکی صرف یہ معلوم ہوا کہ آپ کا سلسلہ بیعت تین واسطوں سے حضرت مخدوم شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ تک پہونچ جاتا ہے۔

مولانا سید شاہ قیام الدین نظامی فردوسی: بیعت کی حقیقت اور اسناد طریق، ملخصاً ص ۳۵

5, کوثر سہروردی: سوانح مخدوم سید چرم پوش و مخدوم الملک، ملخصاً ص ۱۰۱ ناشر: نو خیز گروپ آف پبلیکیشنز کلکتہ سنہ اشاعت ۱۴۰۰ھ

6, مولانا سید شاہ قیام الدین نظامی فردوسی: شرفا کی نگری، حصہ اول ص ۱۰۹۔ ۱۱۰

7, کوثر سہروردی: سوانح مخدوم چرم پوش و مخدوم الملک ملخصاً ص ۱۲
مولانا سید شاہ قیام الدین نظامی فردوسی: شرفا کی نگری، حصہ اول ص ۱۱۰

8, حواضی شہ بن خطاب بہاری: مونس القلوب (ملفوظ شیخ احمد لنگر دریا بلخی م ۸۹۱ھ) اردو ترجمہ مولانا ڈاکٹر محمد علی ارشد شرفی ص ۴۸۰-۴۸۱ ناشر: مکتبہ شرف، بہار شریف، نالندہ: سنہ اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء

9, ڈاکٹر سید شاہ امام الدین فردوسی: بہار کے فارسی گو صوفی شعرا ص ۲۷ ناشر: مکتبۂ فردوسیہ بہار شریف نالندہ بہار: سنہ اشاعت ۱۹۸۷ء

10, مولانا ڈاکٹر محمد علی ارشد شرفی فردوسی: تذکرۂ حضرت مخدوم سلطان احمد چرم پوش تیغ برہنہ، ص ۲۶

11, ڈاکٹر سید امام الدین فردوسی: بہار کے فارسی گو شعرا، ص ۸۸

12, مولانا سید قیام الدین نظامی فردوسی: شرفا کی نگری، حصہ اول ص ۱۱۱۔ ۱۱۲

13, ڈاکٹر محمد علی ارشد شرفی فردوسی: تذکرۂ حضرت مخدوم چرم پوش تیغ برہنہ، ص ۸۱ - ۸۳

14, مولانا سید شاہ قیام الدین نظامی فردوسی: شرفا کی نگری، حصہ اول ص ۱۱۳
ناشر: نظامی اکیڈمی کراچی، پاکستان: سنہ اشاعت ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء

15, مولانا ڈاکٹر محمد علی ارشد شرفی فردوسی: تذکرہ حضرت مخدوم شیخ احمد چرم پوش تیغ برہنہ مشمولہ ضیاء القلوب ص ۲۵، ناشر: شرف الاشاعت بہار شریف، نالندہ، بہار: سنہ اشاعت ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۶ء

16, ڈاکٹر سید امام الدین فردوسی: بہار کے فارسی گو صوفی شعراء ص ۷۷
ناشر مکتبۂ فردوسیہ بہار شریف، نالندہ، بہار: سنہ اشاعت ۱۹۸۷ء

17, یہ تمام قلمی بیاضیں خانقاہ عالیہ حیدریہ میں موجود ہیں۔

18, مولانا سید شاہ قیام الدین نظامی فردوسی: بیعت کی حقیقت اور اسناد طریق ص ۸۵-۸۶
ناشر: نظامی اکیڈمی کراچی، پاکستان: سنہ اشاعت ۲۰۰۸ء/ ۱۴۲۹ھ

19, مولانا سید خلیل احمد حیدری علیہ الرحمہ: مناجات بتوسل بزرگان کرسی نامہ قلمی

20, سمیع بہواروی: تذکرہ شعرائے سارن ص ۱۶۵ ناشر: عرشیہ پبلیکیشنز دہلی، سنہ اشاعت ۲۰۱۲ء

21, مولانا سید قیام الدین نظامی فردوسی: بیعت کی حقیقت اور اسناد طریق ص ۸۱

22, حضرت غلام محمد مجذوب علیہ الرحمۃ قلمی بیاض جو خانقاہ حیدریہ کے سجادہ نشیں مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری کی ملکیت میں ہے

23, فصلی تقویم یا فصلی عہد ایک تقویم ہے جو مغلیہ سلطنت میں مال گزاری کی وصول یابی کے لیے رائج تھی۔ اسے بادشاہ

اکبر نے اپنے دور حکومت میں مال گزاری کی وصول یابی اور دوسرے دفتری انتظامات کے لیے وضع کیا تھا۔ فصلی تقویم کا سال گریگوری تقویم کے لحاظ سے جولائی سے شروع ہو کر جون تک بارہ ماہ کے دورانیے پر مشتمل ہوتا ہے۔ تفصیل کے لیے وکی پیڈیا (Wikipedia) دیکھیں۔

24، آپ کا نام ابوالغوث لقب گرم دیوان اور محبوب رحمن ہے آپ نسلاً فاروقی ہیں۔ آپکا سلسلہ نسب یہ ہے:

مولانا شاہ ابوالغوث گرم دیوان بن شیخ محمد شاہ بن مخدوم شاہ اسمٰعیل بن مولانا حاجی شاہ ابوالخیر بن شیخ ابوسعید بن شیخ معروف ثانی بن شیخ عثمان بن شیخ ماہ بن شیخ چاند بن شیخ معروف بن شیخ مشید بن شیخ محمد بن شیخ خضر فاروقی فرخشاہی بھیروی۔

آپ کی ولادت شب دوشنبہ۔ شب ماہ ربیع الاول ۱۱۰۰؁ھ کو بھیرا میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد اور دادا سے حاصل کی۔ جب چھ سال کی عمر ہوئی تو دادا داغ مفارقت دے گئے۔ جب آپ گیارہ برس کے ہوئے تو آپ کے والد محترم نے آپ کو طریقہ سہروردیہ کے بعض اشغال و وظائف کی تعلیم و تلقین کی۔ پھر تیرہ سال کی عمر میں ۱۲ / ربیع الثانی ۱۱۱۳؁ھ کو بیعت و خلافت سے مشرف کیا۔ ایک برس بعد ۱۵ / صفر ۱۱۱۴؁ھ کو پدر بزرگوار کا بھی وصال ہو گیا۔ بعدہ بنارس، غازیپور اور کچھوچھہ کا تعلیمی سفر کیا اور کچھوچھہ میں تحصیل علم کی تکمیل کی پھر وطن مالوف تشریف لائے۔ کچھ دن گزارنے کے بعد ''بنارس'' ہوتے ہوئے ''الہ آباد'' پہنچے۔ وہاں اپنے استاذ میر سید غلام احمد سے ملاقات کی۔ آپ نے ان سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا کہ وہ یہاں روحانی مرشد و مربی کی تلاش میں آئے ہیں۔ استاذ محترم کی رہنمائی پر مولانا شاہ فتح محمد علیہ الرحمہ سے سلسلۂ چشتیہ میں بیعت و خلافت سے مشرف ہوئے۔ نیز حضرت راجہ سید غلام معین الدین عرف راجہ دانی (م ۱۱۳۰؁ھ) اور حضرت راجہ سید غلام نظام الدین عرف راجہ خیر اللہ (م ۱۱۲۸؁ھ) سے سلسلۂ چشتیہ میں خلافت و اجازت پائی پھر مختلف مقامات کا سفر کر کے آخر کار ''لُہرا'' ضلع اعظم گڑھ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ وہیں ۲۵ / جمادی الاخری ۱۱۷۸؁ھ کو شب جمعہ بعد نماز عشا دنیا سے کوچ فرمایا۔

قاضی اطہر مبارکپوری: دیار پورب میں علم اور علماء، ملخصاً ص ۴۲۹ - ۴۶۰ ناشر: البلاغ پبلیکیشنز نئی دہلی: سنہ اشاعت ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۲۰ء

25، قلمی بیاض: یہ نسخہ خانقاہ عالیہ حیدریہ میں موجود ہے، اس میں آپ کہاں اور کب بیعت و خلافت حاصل کی یہ مذکور نہیں ہے۔

26، آپ چودہویں صدی کے اواخر میں تحصیل علم کی خاطر جونپور ہوتے ہوئے عشری متصل حسن پورہ (موجودہ) کے مدرسے میں آئے علمی فراغت کے بعد بانی مدرسہ میر ملک فتح اللہ کی صاحبزادی سے نکاح ہوا نہایت نیک صوفی بزرگ تھے حسن پورہ میں خانقاہ کی بنیاد رکھی اور یہیں بود و باش اختیار کر لی حسن پورہ انہیں کے نام سے منسوب ہے۔

سمیع بہواروی: تذکرہ شعرائے سارن، ص ۱۶۵، ناشر: عرشیہ پبلیکیشنز دہلی سنہ اشاعت ۲۰۱۲ء

27، ایضاً ملخصاً ص ۱۶۵

28,حسن پورہ سے سیوان جانے والے راستہ پر حسن پورہ سے ۶ کلومیٹر دور دائیں جانب یہ باغ ہے

29,مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ: حالات مولانا سید خلیل احمد حیدری علیہ الرحمہ مشمولۂ بہار خلیل مع بارہ امام کا بارہ ماسہ ملخصاً ص۶۶۔۶۵، اہتمام: یاسین نبیلی سنہ اشاعت ۱۴۰۷ھ

30,قلمی بیاض: یہ نسخہ خانقاہ حیدریہ میں موجود ہے

31,مخدوم سید غلام غوث علیہ الرحمہ کے کچھ کلام کا قلمی نسخہ موجود ہے حضرت سید غلام غوث و حضرت سید رحم علی عرف رحمو کے بارے میں تفصیل نہیں ملی صرف اولاد وغیرہ کا ذکر ہے

32,سمیع بہواروی تذکرۂ شعراے سارن، ملخصاً ص۳۱۱، 33,ایضاً ملخصاً ص۳۱۱ 34,قلمی بیاض 35,ایضاً

36، حضرت نقیب الاشراف سیّد ابراہیم سیف الدین جیلانی بن سیّد مصطفیٰ بن سیّد سلمان آفندی کی ولادتِ باسعادت ؁۱۲۹۳ھ مطابق ؁۱۸۷۶ء کو بغداد معلیٰ میں ہوئی۔ آپ نے تعلیم حضرت سیّد یوسف عطا سے مدرسہ جیلانیہ میں حاصل کی۔ آپ عالم و فاضل اور ماہر ادیب تھے۔ آپ قول و فعل میں سچے اور متقی و پرہیز گار تھے۔ حسنِ اخلاق و تصلب فی الدین کی وجہ سے لوگ آپ کے بہت ہی بڑے عقیدت مند تھے۔ آپ نے بارگاہِ جیلانیہ (غوثیہ) میں واقع مدرسہ کو اپنی جیبِ خاص سے ایک عالی شان عمارت میں تبدیل کرنے کی کوشش فرمائی۔ نیز اس کی تعلیم و ترقی میں ہر ممکن جدوجہد کی۔ آپ ترکی، فارسی، اردو اور افغانی زبان سے واقف تھے۔ آپ کی مجلس علما، ادبا، فضلا، اہلِ صنعت و حرفت، کاشت کاروں اور زمین داروں سے بھری ہوتی تھی۔

ابراہیم الدروبی: البغدایون اخبارھم ومجالسھم، طابع: مطبعۃ الرابطۃ بغداد، سن طباعت ؁۱۳۷۷ھ/ ؁۱۹۵۸ء ملخصاً ص: ۱۷

نوٹ: ان کی تاریخ وفات معلوم نہ ہوسکی۔

37,قلمی بیاض 38,سمیع بہواروی: تذکرۃ شعراے سارن ص ۴۴۵

39,محمد یاسین نبیلی بکھراوی: ابتدائیہ مشمولہ بہار خلیل ملخصاً ص ۱۲-۱۳

ازمولانا سید خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ: اہتمام محمد یٰسین نبیلی بکھراوی ثم مظفر پوری: سنہ اشاعت ۱۴۰۷ھ

40، سمیع بہواروی: تذکرۂ شعرائے سارن ص ۴۴۴ 41,ایضا ملخصاً ص ۱۲۲

☆☆☆

مولانا محمد عادل حسین مصباحی (۱)

خانقاہ حیدریہ: ایک تعارف

سب سے پہلے خلافت کا تاج زریں حضرت آدم علیہ السلام کے سر مبارک پر رکھا گیا، اس کے بعد مخدوم جہاں کی صراحت کے مطابق انہوں نے انجیر کے تین پتوں سے بنا ہوا خرقہ حضرت شیث علیہ السلام کو پہنا کر اپنا سجادہنشین بنایا پھر یہ دعوتی وتبلیغی سلسلہ یکے بعد دیگرے انبیائے کرام علیہم السلام سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ خاتم النبیین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا اس کے بعد آپ کے مقدس صحابہ آپ کی امانتوں کے امین ہوئے پھر صحابہ کرام کے سینوں سے سلاسل کا آبشار پھوٹا جو اقصائے عالم کو سیراب کرتا ہوا ہمارے اکابرین کے کاسۂ دل تک پہنچا اسی سلسلۂ نور کی ایک کڑی خانقاہ حیدریہ بھی ہے۔

خانقاہ حیدریہ صوبہ بہار کے ضلع سیوان میں ہے یہ خانقاہ صوبہ بہار کی مشہور خانقاہ ہے اس نے تاریخ کے کے مختلف ادوار میں اسلام وسنیت کی ترویج واشاعت کی، اس خانقاہ کا مقصد مسلک اعلی حضرت کے مشن کو آگے بڑھانا، اصلاح معاشرہ اور خدمت خلق ہے۔

اس خانقاہ کی بنیاد حضرت مخدوم سید پیر محمد المعروف بہ غلام حیدر احمدی نے رکھی آپ حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ علیہ الرحمہ کے اولاد میں سے ہیں آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوتے ہوئے ۷۴/ویں پشت پر جا کر حضور صلی اللہ تعالی علیہ سے ملتا ہے، آپ کے والد گرامی حضرت سید رستم علی ہیں آپ کی ولادت بہار شریف میں ہوئی اور علوم دینیہ وعلم طب کی تحصیل وعلوم روحانی کی تکمیل اپنے والد ماجد سے کی اور حضرت شاہ ابو الغوث گرم دیوان علیہ الرحمہ سے شرف بیعت وخلافت حاصل کیا آپ بہار شریف سے ہجرت کر کے موضع حسن پورہ، سیوان بہار چلے گئے اور وہیں اقامت پذیر ہو گئے اور دعوت وتبلیغ کے لیے خانقاہ حیدریہ کی بنیاد ڈالی آج خانقاہ کی بنیاد کو تین سو سال ہو گئے مگر اب تک یہاں کے مشائخ عظام اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رشد وہدایت، دعوت وتبلیغ، تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کے چھوٹے صاحب زادے حضرت مخدوم سید غلام محمد مجذوب علیہ الرحمہ جانشین ہوئے حضرت سید غلام حیدر علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد یکے بعد دیگرے ان کی اولاد امجاد سجادہ نشین ہوتی رہی اور دین وسنیت کو فروغ دیتی رہی چنانچہ چھٹے نمبر پر حضرت مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ سجادہ نشین ہوئے ان کے والد گرامی فخر الاولیاء علامہ سید وکیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ نے اپنی موجودگی میں ۱۹۶۵ء میں آپ کو خانقاہ کی تمام ذمہ داریاں سونپ دیں اور اپنی موجودگی میں اپنا جانشین بنایا۔

---

(۱) استاذ: دار العلوم عزیزیہ مظہر العلوم، نچلول بازار، مہاراج گنج، یوپی۔

آپ کی ولادت ۱۹/ذی القعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹/دسمبر ۱۹۴۰ء کو ایک بجے شب میں ہوئی آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدین کریمین اور عم محترم مولانا سید کفیل احمد حیدری سے حاصل کی اور اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ نے شہر پٹنہ کا رخ کیا اور اخیر میں ابوالفیض حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہ کیا آپ بہت ہی حاضر جواب اور اچھی سوجھ بوجھ کے مالک تھے جس کے باعث آپ کے والدگرامی نے اپنی زندگی ہی میں آپ کو خلافت سے نوازا اور تمام ذمہ داریاں سونپ دیں۔ جہاں آپ ایک صوفی کامل بزرگ تھے وہیں آپ ذی استعداد اور باصلاحیت عالم تھے اور مصنف بھی، چناں چہ آپ نے بہت ساری کتابیں بھی تصنیف فرمائیں آپ سال کے گیارہ مہینے سفر میں رہتے تھے۔ آپ نے دین کی دعوت وتبلیغ کے لیے درجنوں مدارس اہل سنت قائم کئے جو الگ الگ مقامات پر خدمت دین میں سرگرم ہیں آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب کو راہ سلوک میں اعلی مقام پایا تو عرس وکیلی میں خانقاہ عالیہ حیدریہ کی تمام تر ذمہ داریاں، کلاہ قادری، انگشتری احمدی، جبۂ حیدری اور عصائے چشتی کے ساتھ ساتھ خلافت واجازت سے نوازا اور خانقاہ عالیہ حیدریہ کا نائب سجادہ نشین مقرر کیا آپ دینی وعصری دونوں علوم سے بہرہ ور ہیں اس لیے والد ماجد کے وصال کے بعد آپ سجادہ نشین مقرر ہوئے اور قوم وملت کی فلاح وبہود اور مسلک اعلی حضرت کی ترویج واشاعت میں مصروف ہوگئے اور تا حال والدگرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی نبھا رہے ہیں۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولی! اس خانقاہ سے دین وسنیت کا خوب کام لے اور اس کی حفاظت فرمائے آمین

☆☆☆

محمد عرفان رضا (۱)

خانوادۂ حیدریہ کی نعتیہ شاعری

خانوادۂ حیدریہ بہار کا ایک اہم علمی وادبی خانوادہ ہے۔ جو صدیوں سے تبلیغ اسلام کا بیش بہا کارنامہ انجام دے رہا ہے۔ اس خاندان کے مورث اعلی حضرت سید احمد چرم پوش (جو ہمدان کے بادشاہ تھے) حق کی تلاش اور جذبۂ فقیری سے سرشار ہو کر ملتان آ گئے۔ یہاں آپ کی ملاقات حضرت علاء الدین علاء الحق سہروردی علیہ الرحمہ سے (جو اپنے وقت کے مشہور عالم، صوفی اور ولی کامل تھے) ہوئی۔ آپ نے ان کے دست حق پر بیعت کی اور اجازت وخلافت پائی۔ بعدہٗ مرشد کامل کی حکم پر آپ تبلیغ دین کے لیے تبت تشریف لے گئے۔ وہاں کے بادشاہ کو جب آپ کے آمد کی اطلاع ہوئی تو اس نے ایک فوج کا دستہ بھیجا تاکہ آپ کو بزور وہاں سے نکالا جائے۔ فوج کے قریب آنے پر ایک تیغ برہنہ آپ کے ہاتھ میں آئی، جس سے آپ نے مخالف فوج کو تنہا قتل کر ڈالا۔ اس واقعہ کی وجہ سے ہی آپ تیغ برہنہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نے متعدد کارہائے نمایاں انجام دیے (جس کو آپ کے سوانحی حالات میں پڑھا جا سکتا ہے)

حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش علیہ الرحمہ کی نسل سے ہی خانوادۂ حیدریہ ہے۔ خانوادۂ حیدریہ کا اجمالی تعارف پیش کرتے ہوئے مولانا سید قیام الدین نظامی اپنی کتاب ''بیعت کی حقیقت اور اسناد طریق'' میں رقم طراز ہیں:

> ''خانقاہ عالیہ حیدریہ قادریہ، حسن پورہ ضلع سیوان صوبہ بہار میں ہے اس خانقاہ کی بنیاد حضرت مخدوم سید شاہ غلام حیدر قدس سرہ نے رکھی تھی۔ آپ کا آبائی وطن بہار شریف کا محلہ انبیر ہے۔ مستند عالم دین، روحانی پیشوا اور حضرت سید احمد چرم پوش علیہ الرحمہ کی اولاد امجاد سے ہیں۔ مریدوں اور عقیدت مندوں میں مخدوم صاحب اور رہنمائے بہار کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں اپنی تعمیر کردہ مسجد حیدری کی جانب جنوب آسودہ خاک ہیں''۔ (۱)

مذکورہ خانوادے نے جہاں دیگر تبلیغی اور علمی کارنامے انجام دیے وہیں نعتیہ شاعری کے چراغ کو روشن سے روشن تر کرنے کی بھی کوشش کی۔ صوفیا کے ملفوظات نعتیہ شاعری کے ساتھ ساتھ ابتدائی اردو کے حوالے سے بھی کافی اہم ہیں خانوادۂ حیدریہ کی نعتیہ شاعری پر بات کرنے سے پہلے ہم نعت کی تعریف اس کے موضوعات اور اس کی ہیئت کے حوالے سے بات کریں گے۔

نعت عربی کا ثلاثی مجرد مصدر ہے جس کا لغوی معنی تعریف کرنا ہے۔ اصطلاح میں نعت اس صنف سخن کو کہتے ہیں جس

---

(۱) ریسرچ اسکالر، ممبئی یونیورسٹی

میں نبی اکرم ﷺ کی تعریف وتوصیف بیان کی جائے۔ مختلف اصحاب نقد ونظر نے نعت کی مختلف تعریف کیں ہیں۔ نعت کی تعریف ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے ان الفاظ میں کی ہے:

> ”نعت کا لفظ اپنے لغوی معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔ لیکن ادبیات اور اصطلاحات شاعری میں نعت کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے۔ یعنی اس سے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مراد لی جاتی ہے، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی دوسرے بزرگ یا صحابی وامام کی تعریف بیان کی جائے تو اسے منقبت کہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح چوں کہ نثر میں بھی ہوسکتی ہے اور نظم میں بھی اس لیے اصولاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سے متعلق نظم ونثر کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا۔ لیکن اردو فارسی میں جب نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے“(۲)

نعت کے موضوع کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل وفضائل کے ساتھ ساتھ پیغامات نبوی، اخلاق نبوی، غزوات نبوی اور معجزات نبوی غرض کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زیست مبارک کو بیان کیا جاتا ہے۔ نعت کے لیے کوئی مخصوص ہیئت مقرر نہیں۔ اس لیے نعت تقریبا تمام ہی مروجہ ہیئتوں میں کہی جاتی ہے۔ مثلاً غزل، قصیدہ، مثنوی، نظم، رباعی، مستزاد، قطعہ، ہائیکو وغیرہ۔

خانوادۂ حیدریہ کے مورث اعلیٰ حضرت مخدوم چرم پوش علیہ الرحمہ صاحب دیوان فارسی شاعر تھے۔ آپ کے چند منتخب اشعار ملاحظہ فرمائیں:

ہر نفس دام از ثنائے مصطفیٰ باید زدن
چنگ درد دامان اصحاب صفا باید زدن
اوش صدیق کو را از سرصدق و صفا
بر دل و جانش ہزاراں مرحبا باید زدن
اعتقاد سنیاں را احمدیؔ کردہ بیاں
بر کفِ پایش ہزارہا بوسہا باید زدن

خانوادۂ حیدریہ کے بانی حضرت سید پیر محمد المعروف بہ غلام حیدر علیہ الرحمہ ہیں۔ آپ نے علوم دینیہ، تصوف کے علاوہ علم طب کی بھی تحصیل کی، فارسی میں آپ کی شاعری کے نادر نمونے موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اردو میں آپ کا نمونۂ کلام اللہ نامہ اور طوطی نامہ کی شکل میں موجود ہے۔ آپ کے فارسی کلام میں عشق کی فراوانی کے ساتھ ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا حد درجہ لگاؤ واضح طور پر نظر آتا ہے۔ آپ کے چند فارسی نعتیہ اشعار خاطر نشیں کیجیے:

محمد مصطفٰے انظر الینا
شہِ ہر دوسرا انظر الینا
مریضِ عشق تو جاں می سپارہ
طبیب بے نوا انظر الینا
بسوئے من در رحمت کشائی
حبیبِ کبریا انظر الینا

حضرت سید غلام محمد مجذوب علیہ الرحمہ حضرت سید غلام حیدر علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحب زادے ہیں۔ آپ نے علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم دنیوی کی بھی تعلیم حاصل کی۔ اکثر آپ عالم جذب میں رہتے۔ آپ نے عربی، فارسی اور اردو میں شاعری بھی کی آپ کا دیوان بشکل مخطوطہ خانقاہ حیدریہ میں موجود ہے۔ آپ کے یہاں فارسی کے ساتھ اردو میں بھی نعت کے اشعار ملتے ہیں۔ اشعار سادہ اور عام فہم ہیں، کہیں کہیں نعت کے موضوعات کو اس خوبصورتی سے نظم کیا گیا ہے کہ بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ کی صدا بلند ہوتی ہے چند اشعار دیکھیں:

اے مدعاے معنیِ تنزیل ، السلام
آیات مجملات کی تفصیل ، السلام
نازل ہے تیری ذاتِ مقدس کے وصف میں
توریت و الزبور و انجیل ، السلام

حضرت سید رحم علی رحمؔو علیہ الرحمہ حضرت سید غلام حیدر علیہ الرحمہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ نے اپنے زہد و تقویٰ کی بنیاد پر اپنی ایک الگ شناخت قائم کی۔ آپ نے بھی عربی، فارسی اور اردو میں شاعری کی ہے جس کے قلمی نمونے خانقاہ حیدریہ میں موجود ہیں۔ سادہ اور آسان الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے اپنے جذبات کو آپ بڑی خوبی سے اپنے کلام میں پیش کرتے ہیں۔ آپ کے چند نعتیہ اشعار خاطر نشین کیجیے:

ہو مسکن جو شہرِ مدینہ ہمارا
لگا عرش سے یہ ہے زینہ ہمارا
منقش ہے دل میں میرے عشقِ احمد
نہ کھو جائے یا رب نگینہ ہمارا
نہ خواہش ہو جنت نہ خلدِ بریں کی

جو مسکن ہو شہرِ مدینہ ہمارا

حضرت سید خلیل احمد علیہ الرحمہ خانوادۂ حیدریہ کی اہم شخصیت ہیں۔ عربی، فارسی اردو، ہندی کے ساتھ آپ کو سنسکرت میں بھی عبور حاصل تھا۔ آپ کی شاعری میں نعت کے خوبصورت اشعار ملتے ہیں، آپ کی نعتیہ شاعری خانقاہ حیدریہ کی شاعری میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ ایک ہی کلام میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح وثنا کے ساتھ متعدد نعتیہ مضامین کو آپ نے کس خوبصورتی سے نظم کیا ہے ملاحظہ ہوں:

جب محمد کا نام لیتے ہیں
دل کو ہاتھوں سے تھام لیتے ہیں
تیرے روضہ پر قدسیانِ ملک
اپنے پلکوں سے کام لیتے ہیں
ہند سے سنتے ہیں درود میرا
دور سے وہ سلام لیتے ہیں

حضرت سید وکیل احمد علیہ الرحمہ کی شاعری اعلی درجے کی ہے، آپ نے تقریباً تمام اصناف شاعری میں طبع آزمائی کی۔ آپ کے منظومات کا مجموعہ دیوان وکیل (غیر مطبوعہ) خانقاہ حیدریہ میں موجود ہے۔ آپ کے کلام میں جذبات کی شدت، عقیدت ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وارفتگی اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کا بیان جابجا موجود ہے۔ ملاحظہ ہوں:

دکھلا دے الہی رخِ زیبائے محمد
ہر دم دلِ مضطر کو سودائے محمد
تعظیم و تکریم و تادیب کی جا ہے
ہوتا ہے جہاں ذکر و ثناہائے محمد
کیا وصف تیرا کر سکے انساں شہِ والا
لولاک لما حق ہی جو فرمائے محمد

حضرت سید نبیل احمد حیدرالقادری علیہ الرحمہ مذکورہ خانوادے کی وہ عظیم ہستی ہیں جنھوں نے تبلیغ کے لیے بے شمار اسفار کیے، آپ ایک جید عالم دین کے ساتھ ساتھ ایک عظیم روحانی پیشوا بھی تھے، ساتھ ہی آپ نے اپنے ادبی ذوق اور دلی جذبات کے بنا پر خوبصورت نعتیہ اشعار کہے ہیں۔ آپ زبان و بیان، شعری محاسن اور نعتیہ اشعار کے اسرار و رموز سے بخوبی واقف ہیں جس کا ثبوت آپ کے وہ نعتیہ اشعار ہیں جو آپ نے کہے ہیں۔ آپ کا نمونۂ کلام ملاحظہ ہوں:

رضواں تیرا خادم ہیں اور باغ جناں تیرا
محبوب زمیں تیری اور عرش مکاں تیرا
آنکھیں تیری نرگس ہیں غنچہ ہے دہاں تیرا
زلفیں تیری سنبل ہیں گلشن ہے سماں تیرا
خورشید کہوں ماہ کہوں شمع کہوں تجھ کو
تشبیہ کہاں تیری اور مثل کہاں تیرا

مذکورہ شخصیات کے علاوہ اور بھی کئی اہم شخصیات ہیں (جنہوں نے نعتیہ اشعار کہے ہیں) جن کا ذکر مضمون کے طوالت کی وجہ سے نہیں ہو پایا، جن میں سید غلام غوث علیہ الرحمہ، حضرت سید اقبال احمد، حضرت سید جلیل احمد وغیرہ شامل ہیں۔ مذکورہ خانوادہ آج بھی اپنے اندر عشق وایمان کی شمع جلائے منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہے اور نعتیہ شاعری کے حوالے سے حضور صاحب سجادہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری کی سربراہی میں ارتقائی منازل طے کر رہا ہے، مولی تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ خانوادۂ حیدریہ دیگر مذہبی، علمی کارناموں کے ساتھ نعتیہ شاعری کے حوالے سے بھی اہم پیش رفت کرے۔

حواشی:

(۱) بیعت کی حقیقت اور اسناد طریق، مولانا سید قیام الدین نظامی۔ صفحہ نمبر ۸۵-۸۶

(۲) اردو کی نعتیہ شاعری، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، صفحہ نمبر ۲۱

☆☆☆

نبیرۂ حضور نبیل ملت مولانا سید عاکف احمد حیدر القادری (۱)

حضور نبیل ملت: علالت سے سفر آخرت تک

ان لله ما أخذ وله ما اعطی وکل شئ عندهٗ باجل مسمی

بے شک اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اللہ ہی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا۔ اس کے نزدیک ہر چیز کا ایک مقرر وقت ہے۔

آپ کا سانحۂ ارتحال بلاشبہ موت العالم موت العالم اور بقول حماسی شاعر عبدہ بن الطیب:

فما کان قیس هلکه هلک واحدٌ　　لکنه بنیانُ قوم تهدما

(قیس بن عاصم کی موت فرد واحد کی موت نہیں بلکہ وہ ایک عمارت تھے جو ڈھ گئے)

بلاشبہ حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کے علم اور معلومات کا دائرہ حیران کن ہے، ان میں تقریباً ہر موضوع پر کلام کرنے کی باضابطہ صلاحیت موجود تھی، خواہ وہ مذہب ہو، فلسفہ ہو، سیاست ہو، معیشت ہو، فنون لطیفہ ہو یا پھر زبان و ادب ہو۔ ہر موضوع پر ان کی رائے علم و دانش سے بھرپور اور دل پذیر ہوتی۔ آپ کی ذات میں وسیع و عریض علم کے ساتھ ساتھ ایک فقید المثال علمی توازن اور فکری اعتدال بھی موجود تھا۔ آپ کا دل مذہب و مسلک کے حوالے سے حد درجہ پر خلوص اور حساس تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مسلک اہل سنت کے موجودہ انتشار کے نتیجے میں دل گیر اور کبیدہ خاطر بھی رہتے تھے۔ اپنے بڑے بزرگوں سے سنا پڑھا اور خود کا بھی اعتراف ہے کہ ماضی قریب میں جماعت اہل سنت میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کی شخصیت رہبر و رہنما کی حیثیت سے تسلیم کی گئی اور آج بھی تسلیم کی جاتی ہے۔

لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ عمومی طور پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے جماعت کا لگاؤ جذباتی اور رسمی ہی رہا۔ حقیقی واقعی اور معنوی لگاؤ سے جماعت کوسوں دور ہی رہی۔ حقیقت کے آئینے میں دیکھا جائے تو مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں حضور نبیل ملت کی شخصیت ایک نمایاں اور انفرادی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، وہ عالم شریعت اور پیر طریقت بھی تھے شاعر و ناقد بھی تھے۔ الغرض اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس مصرع کے مصداق تھے۔

جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

ان کا دل جذبۂ خدمت دین سے سرشار تھا، یہی درد تھا جو ان کو ہمہ وقت مسلک حقہ اہل سنت کی ترویج و اشاعت کے لیے کوشاں رکھتا تھا۔

اس ایک شخص میں پنہاں تھی خوبیاں کیا کیا
ہزار لوگ ملیں گے مگر کہاں وہ شخص

---

(۱) نائب سجادہ نشیں: خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان

آپ اللہ کے زندہ ولی تھے، آپ سے کئی کرامات صادر ہوئیں۔ اس سے پہلے کہ ناچیز کرامات بیان کرے یہ تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہے کہ کرامت کو ولایت کا معیار بنانا درست نہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی حیات طیبہ میں اپنی کرامت کو ظاہر ہونے نہیں دیا۔ خود راقم الحروف جب آپ کے ساتھ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیا علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں شرف حاضری سے مشرف ہو رہا تھا اور نماز مغرب کا وقت قریب تھا، آپ نے فرمایا بابو سلمہٗ مجھے مسجد کی اور لے چلو تو میں آپ کو لے کر درگاہ کے قریب والی مسجد کی طرف چلا، مسجد پہنچتے ہی آپ نے فرمایا کہ یہاں کا امام بدعقیدہ ہے، لہٰذا مجھے ایک طرف بٹھا دو اور آپ نے شدت پیاس کا اظہار کیا اور کہا کہ میرے لیے پانی کا انتظام کرو، پھر میں وہاں سے اٹھا اور پانی کے حصول کے لیے چلا، جب میں اپنے ہاتھ میں پانی کا بوتل لے کر واپس ہو رہا تھا تب میری نگاہ اچانک محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے روضے پر پڑی تو کیا دیکھا کہ آپ روضہ کے اندر داخل ہو رہے ہیں، یہ دیکھ کر میں سوچنے لگا کہ درگاہ کو خدام اپنے معمولات کے مطابق نماز مغرب کے وقت بند کریں گے، میں نے آواز بھی لگائی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دروازہ بند ہو جائے اور آپ اس کے اندر مقفل ہو جائیں مگر آپ میری آواز کو نظر انداز کرتے ہوئے روضہ کے اندر داخل ہو گئے۔ بادل ناخواستہ میں پانی لے کر اسی جگہ چلا گیا، جہاں آپ کو بٹھایا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ آپ وہیں پہ موجود ہیں۔ تو میں بڑا حیران ہوا اور پریشانی کے عالم میں آپ سے دریافت کیا کہ ابھی آپ کو میں نے روضۂ محبوب الٰہی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ یہیں پہ موجود ہیں یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ بیان فرمائیں۔ مگر آپ نے بیان فرمانے سے انکار کر دیا۔ میرے بار بار اصرار کرنے کے بعد آپ نے اپنے لبہائے مبارک سے تبسم فرمایا اور کہا کہ جب تم پانی لینے کے لیے گئے تو ایک بزرگ تشریف لائے اور کہا کہ آپ کو حضور محبوب الٰہی علیہ الرحمہ بلا رہے ہیں۔ اس لیے میں بارگاہ محبوب الٰہی میں شرف لقا سے مشرف ہونے چلا گیا پھر میں نے آپ سے دریافت کیا لیکن آپ تو یہاں بھی موجود ہیں تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا وہ اس لیے کہ تم مجھے یہاں نہ پا کر پریشان نہ ہو جاؤ۔ پھر آپ نے مجھے تاکید کرتے ہوئے کہا کہ جو تم نے دیکھا ہے اسے میری حیات ظاہری میں کسی پر عیاں نہ ہونے دینا۔

تھے پاس جب تو قیامت کا لطف آتا تھا
ہوئے جو دور تو یادوں کا حشر برپا ہے

سفر آخرت

کل نفس ذائقة الموت۔ (ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔)

اس دنیا میں نہ جانے کتنے افراد پیدا ہوتے اور مرتے ہیں مگر ان میں کچھ افراد ایسے بھی ہیں جن کی موت پر زمانہ افسوس کرتا ہے۔

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لیے

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

ہر انسان کو موت آنی ہے، اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں، جیسا کہ حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ چند نوجوان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے نبی! انسانوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور سمجھدار کون ہے؟ فرمایا جو موت کو کثرت سے یاد کرنے والے ہوں اور جو موت کی سب سے زیادہ تیاری کرنے والے ہوں۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں جب ہم حضور نبیل ملت کی زندگی کو دیکھتے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ اکثر و بیشتر تقریر کے دوران فرمایا کرتے تھے منقولات امام اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے ہے کہ جو شخص ایک دن میں اپنی موت کو چالیس مرتبہ یاد کرتا ہے بروز حشر اس کو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

جب رمضان المبارک کا چاند نظر آیا تو والدی مرشدی حضور نقیب الاولیا نے آپ کی بارگاہ میں عریضہ پیش کی، آپ کی طبیعت کافی ناساز ہے لہٰذا اس سال آپ روزہ نہ رہیں، آپ نے فرمایا: بابو ناہید! یہ میرا آخری رمضان ہے، اس لیے روزہ رہ لینے دو۔ وقت گذرتا گیا، ایک رمضان المبارک سے چھ رمضان المبارک تک روزہ رکھا، بعدہٗ طبیعت زیادہ علیل ہوگئی اور آپ کو شدید بخار ہوا اور یہی بخار آپ کے مرض الموت کا سبب بنا اور دم اخیر تک اسی بخار ہی میں رہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے موم بتی پگھلتی ہے، ویسے چھ رمضان المبارک سے دم اخیر تک آپ کی صحت کمزور ہوتی چلی گئی۔ اسی علالت کی حالت میں آپ ۷/شوال المکرم ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۱/جون ۲۰۱۹ء بروز منگل استاذ المکرم حضرت مولانا ممنون الحق حیدری خلیفۂ حضور نبیل ملت کی دختر نیک اختر کی عقد مناکحت کے موقع پر ''بڑھنپورہ'' بکھرا، مظفر پور تشریف لے گئے۔ ۷/۸/شوال بکھرا میں قیام رہا۔ ۹/شوال کو جناب عبدالجلیل حیدری صاحب کھوکھرا، مشرقی چمپارن کے وہاں جلسہ میں تشریف لے گئے۔ ۱۰/شوال کو حضرت سید عزیز الحسنین علیہ الرحمہ کے عرس کے موقع پر خانقاہ خلیلیہ عزیزیہ قاضی چک صاحب گنج، مظفر پور تشریف لے گئے۔ ۱۱/شوال کو جناب حنیف حیدری صاحب کے یہاں جلسہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۱۲/شوال کو محمد نعیم حیدری صاحب، ۱۳/شوال کو جناب اسلم حیدری واسلام حیدری و ماسٹر نصر الدین حیدری صاحبان کا پروگرام جس میں والدی مرشدی حضور نقیب الاولیا کو بھی جانا تھا، جب والد صاحب قبلہ جلسہ میں پہنچے اور دادا ابا کی نقاہت و کمزوری کو دیکھا۔ کمزوری اتنی تھی کہ صلوٰۃ وسلام کے لیے قیام نہ کر پائے تو والدی مرشدی لے کر خانقاہ چلے آئے۔ وہاں سے لاکر ڈاکٹر عشرت حسین صاحب سیوان کے زیر علاج رہے۔ بخار تو اتر گیا صحت کچھ اچھی ہوئی پھر ۶/جولائی کو بخار آیا، ۸/جولائی کو محترم جناب جاوید خاں صاحب کے اصرار پر انہیں کے دولت کدہ ہارون نگر میں ڈاکٹر راہل کمار کو طلب کیا گیا اور علاج و معالجہ کا سلسلہ شروع ہوا، بخار تو جاتا رہا پر نقاہت بڑھ گئی۔

عرس وکیلی ۲۳/ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۶/جولائی ۲۰۱۹ء کو کمزوری اتنی تھی کہ وہیل چیئر سے اپنی آرام گاہ سے

اپنے حجرے کاشانۂ نبیل میں تشریف لائے، ہر کام والدی مرشدی سے کراتے، یہاں تک قل شریف میں بھی تشریف لے جانے کے لیے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کب تک ہمیں اسٹیج پر لے جاتے رہو گے۔ اب تو بابو ناہید سلمہٗ ہی کے ذمہ سب کچھ ہے۔ میں نے ان کو ۲۰۰۳ء میں ہی اپنا قائم مقام بنا دیا تھا۔ الحمدللہ اب تو وہ سب بخوبی انجام دے رہے ہیں، اس کے بعد تو انہیں کو انجام دینا ہے، اس بار خود دیکھنا چاہتا ہوں مجھے چھوڑ دو دعا وغیرہ وہی کریں گے، اس جملہ نے ہم لوگوں کو تڑپا دیا۔ عرس کے بعد پریشانی کچھ نہیں تھی، صرف کمزوری بڑھتی جا رہی تھی۔ نماز جو کھڑے ہو کر پڑھ لیتے تھے، اب بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا، وضو کے لیے آپ آنگن میں تشریف لاتے، نقاہت اتنی بڑھی کہ اب حجرہ ہی میں وضو کرنے لگے۔ پٹنہ کا علاج چلتا رہا، کمزوری دن بہ دن بڑھتی گئی۔ آخری بار ۳۰؍اگست کو پٹنہ لے جایا گیا۔ ڈاکٹر کو دکھلایا گیا، رپورٹ بالکل اچھی آئی، کوئی پریشانی، دقت ودشواری نہیں تھی۔ ڈاکٹر نے کہا عمر کا تقاضہ ہے ضعف بایں وجہ۔ وہاں سے گھر لانے کا ارادہ ہوا۔ جب ’’سنوہو‘‘ پہنچے تو فرمایا کہ یہاں سے قریب ہی جامعہ وکیلیہ تیغیہ ہے۔ مجھے آخری بار جامعہ لے چلو میں اپنے اس چمن کو آخری بار دیکھنا چاہتا ہوں۔ ۲؍اور ۳؍ستمبر ۲۰۱۹ء آپ جامعہ میں مقیم رہے، علاقہ ومضافات میں آپ کی آمد کی خبر جنگل کے آگ کی طرح پھیل گئی، لوگ ہر چہار جانب سے پروانے کی طرح ٹوٹ پڑے، اپنے محسن اور مرشد کے دیدار کے لیے۔ وہاں سے پھر خانقاہ آئے پر کمزوری دن بہ دن بڑھتی گئی، اب آپ بمشکل بیٹھ پاتے، پنج وقتہ نماز کے وقت بیٹھ کر نماز پڑھتے پھر لیٹ کر پورا وقت گزار دیتے، نقاہت اتنی بڑھ گئی کہ ہاتھ سے تسبیح بھی چھوٹ جاتی اور آپ انگلی پر تسبیح پڑھتے رہتے، یہ کیفیت دیکھ کر والدی مرشدی اور چچا محترم نے انہیں ان کے پرانے ڈاکٹر جو ان کے علاج میں تقریباً بیس سال سے تھے، ’’ڈاکٹر ٹی ڈی بھٹہ چاریہ‘‘ سے رابطہ کیا، انہوں نے فوراً آنے کے لیے کہا، آپ کو بذریعہ طیارہ ۱۳؍ستمبر ۲۰۱۹ء بروز جمعہ کلکتہ لے جایا گیا۔ ۱۴؍ستمبر ۲۰۱۹ء کو ڈاکٹر نے دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب آپ بابو ناہید سلمہٗ کو سمجھائیں یہ بلاوجہ پریشان ہو رہے ہیں۔ اللہ نے جب دوا سے شفا اٹھالی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اچھا نہیں کر سکتی۔ ۲۳؍ستمبر ۲۰۱۹ء تک کلکتہ میں قیام رہا۔ ۲۴؍ستمبر کو بذریعہ ٹرین کلکتہ سے سیوان لایا گیا۔ پہلے جو پریشانیاں تھیں، اس میں کچھ کمی آئی پر دوسری پریشانی بڑھی، یوں کہہ لیجئے

مریضِ عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آپ ہمہ دم آنکھ بند کیے بستر پر پڑے رہتے، انگلیوں اور زبان میں حرکت تھی۔ پوچھنے پر فرماتے درود شریف پڑھ رہا ہوں۔ نماز کا وقت ہوتا تو دیوار کا سہارا لگا کر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتے، اب تو کھانا بھی چھوٹ چکا تھا، صرف دودھ، جوس، اوٹس دلیہ وغیرہ ہی لیا کرتے۔ یہاں تک کہ ۱۶؍صفر ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۶؍اکتوبر ۲۰۱۹ء کو عرس خلیلی کے موقع پر جب مریدوں کا ازدحام ہو گیا لوگ کمرے میں آنے لگے تو آپ نے فرمایا مجھے باہر لے چلو، وہیل چیئر کے ذریعے حجرے میں لایا گیا، آپ خاموشی سے آنکھ بند کیے، سب کچھ دیکھتے رہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے دونوں عرس باقاعدہ طریقے سے سنبھال لیا، میرے مہمانوں

کوکوئی تکلیف تونہیں ہوئی۔ ان شاء اللہ زائرین تمہاری مہمان نوازی سے خوش ہوں گے۔ اب میں آرام سے جاسکتا ہوں۔ یہ باتیں آپ بار بار دہرارہے تھے، دادی اَمّا نے فرمایا کہ بخار کی شدت کی وجہ سے آپ یہ کہہ رہے ہیں، کسے خبر تھی کہ یہ دونوں عرس (عرس وکیلی وعرس خلیلی) آپ کا آخری عرس ہوگا۔

اس کے بعد بارہ ربیع الاول شریف مطابق ۱۰؍نومبر کو پھر آپ کو بخار آ گیا۔ آپ کو بہار کے سب سے بڑے ہاسپٹل پارس میں دکھلانے کے خیال سے ۱۱؍نومبر کو پٹنہ لے جایا گیا، پٹنہ پہنچنے پر آپ کے جاں نثار معتقد جناب جاوید علی خاں صاحب جو آپ سے بے پناہ عقیدت ومحبت رکھتے ہیں، انہوں نے کہا کہ پارس کے تمام ڈاکٹروں سے میں رابطہ کرتا ہوں۔ میرے گھر پر ہی رکھ کر I.C.U کے تمام انتظامات مہیا کرائے جائیں گے۔ ڈاکٹروں کو بھی طلب کیا، ڈاکٹر آئے، علاج کا سلسلہ شروع ہوا، نقاہت میں بجائے افاقہ اضافہ ہوتا گیا پانچ روز کے بعد بالآخر ڈاکٹروں کے مشوروں پر آپ کے منہ بولے نواسے برادر محترم الحاج شارق خاں عرف زیدی بھائی الحاج شفاء اللہ خاں صاحب، جناب جاوید علی خاں صاحب اور جناب قیصر خان صاحب کے ہمراہ پارس ہاسپٹل لے جایا گیا جہاں پہلے ہی سے ڈاکٹر جن کے زیر علاج آپ تھے، وہ سب وہیں موجود تھے۔ ایڈمٹ کیا گیا۔ علاج ومعالجہ کا سلسلہ جاری رہا، دیکھتے دیکھتے متعدد امراض شروع ہوگئے۔

۲۵؍نومبر ۲۰۱۹ء بروز سوموار کی رات بڑی کرب ناک رہی جس کی درد وکرب سے دنیا چیخ اٹھی اوراس شب میں میری نظر کے سامنے ایک سناٹا چھا گیا اور ہر طرف غم کی لہریں دوڑ گئیں۔ اس انہونی کو دیکھ کر پہلے تو یقین ہی نہیں ہورہا تھا مگر مشیت ایزدی کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی تھا۔ زبان پر **انا للہ وانا الیہ رجعون** تھا اور صبر وشکر کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔

ہوا یوں کہ میرے دل کی دنیا ہی اجڑ گئی، ایسا لگا جیسے پاؤں تلے زمین کھسک گئی، میں گھر پہ موجود تھا کہ میرے فون کی گھنٹی بجی۔ میرے کانوں نے سنا کہ فوراً چچا کے ساتھ پٹنہ چلے آؤ، میں اور چچا تیار ہوئے اور تھوڑی دیر بعد پٹنہ کے لیے روانہ ہوگئے۔ تقریباً چار بجے شام کو پٹنہ پہنچے۔ پہنچتے ہی والد محترم سے ملاقات ہوئی۔ بعد سلام وکلام کے انہوں نے اپنے مغموم چہرے کے ساتھ مجھ سے فرمایا کہ ڈاکٹروں کے لاکھ اصرار کے باوجود ابا حضور یہاں رکنے کو تیار نہیں ہیں۔ ڈاکٹر نے کہا کہ کم سے کم ۷۲ گھنٹے یہاں رہنا ہے۔ پر والدی مرشدی نے فرمایا کہ میرے پاس اب وقت نہیں ہے۔ ہر حال میں مجھے یہاں سے لے چلو، اب وقت بہت کم ہے۔ آپ کو انہوں نے مشورہ دیا کہ میں دوا تجویز کردیتا ہوں، آپ لے جائیں۔ میں نہیں چاہتا کہ گروجی کو کوئی تکلیف ہو، میں انہیں عام انسانوں سے الگ پا رہا ہوں، یہ کوئی انسان نہیں، الگ مخلوق ہی ہیں، اتنی ساری تکلیف کے باوجود لب پر مسکراہٹ اور کوئی تکلیف نہ بتانا، ڈاکٹر نے بھی ڈسچارج کردیا۔ اس لیے والدی مرشدی نے کہا کہ ابا حضور کو ہاسپٹل سے خانقاہ لے جانا ہے۔

ہاسپٹل کے تمام لوازمات کے انجام دہی کے بعد تقریباً رات کے ۸ بج کر ۴۵ منٹ پر والدی مرشدی (حضور نقیب الاولیا) دادی اماں اور والدہ ماجدہ کے ہمراہ خانقاہ لے جانے کے لیے تیار ہوئے۔ ایمبولنس موجود تھی کہ میں اتنے میں ایمبولنس میں داخل ہوا تو میری نگاہوں نے دیکھا دادا حضور نے آنکھیں کھول رکھی تھیں۔ میں نے محبتاً ان کے سر پر ہاتھ پھیرا پھر ہم

لوگ خانقاہ کے لیے روانہ ہوئے۔ گاڑی تقریباً ایک گھنٹہ چلی، اچانک ایمبولنس کی رفتار دھیمی ہوئی اور جا کر سڑک کے کنارے رک گئی۔ میں اور چچا اپنی گاڑی سے نکلے اور یمبولنس کے قریب گئے تو دیکھا کہ دادا حضور کی حالت نہایت سنگین ہوگئی تھی۔ آواز بند مگر ذکر پاس وانفاس خودبخود جاری رہا۔ دار آخرت کا مسافر محویت واستغراق کے عالم میں ڈوب گیا۔ اب وہاں کوئی نہیں تھا، جہاں سے وہ گذر رہا تھا۔ ٹھیک شب ۹ بج کر ۵۰ منٹ پر آواز آئی۔ مسافر آخرت خاک دان عالم سے روانہ ہو رہا ہے تمام گاڑیاں رک گئیں۔ میں اور میرے چھوٹے ابا سید شاہد احمد حیدری میرے انکل غلام اکبر وزیدی بھائی اور میرے بڑے بھائی سید عاطف احمد حیدری شمع انجمن کے اردگرد جمع ہوگئے۔ اس وقت والدی مرشدی نقیب الاولیا حضرت علامہ ڈاکٹر سیدنا ہید احمد حیدر القادری صاحب قبلہ، مسافر آخرت کی نبض اپنے ہاتھ میں لیے درود شریف کا ورد کر رہے تھے اور آنکھیں پرنم تھیں پر سبھی لوگوں نے دیکھا کہ حضور تاج الاولیا کے لبہائے مبارک پہ مسکراہٹ کی لہریں تھیں اور کلمہ طیبہ کا ورد جاری تھا۔ آخرکار ایک ہچکی آئی اور کشور عشق وعرفان کا ایک تھکا ماندہ مسافر اپنی ۸۲ سالہ عمر میں منزل عشق پر پہنچ گیا۔

اناللہ وانا الیہ رٰجعون

آہ! ایک بجلی چمکی، خرمن جلا اور عشاق کا چمن تاراج ہوکر رہ گیا وہ شمع گل ہوگئی جس کے سائے میں پروانوں کو بال وپَر ملے تھے۔

اڑتے اڑتے آس کا پنچھی دور افق میں ڈوب گیا
روتے روتے بیٹھ گئی آواز کسی سودائی کی

یقینا دنیائے سنیت میں کچھ انمول ہستیاں ایسی بھی ہیں جنھیں دنیا ان کے علمی کارناموں کی وجہ سے یاد کرتی ہے، تو کبھی مبلغ دین کی حیثیت سے یاد کرتی ہے، تو کبھی ان کے کرامات کے سبب یاد کرتی ہے تو کبھی اخلاق وکردار کے حوالے سے یاد کرتی ہے تو کبھی تصوف وروحانیت کے نام سے یاد کرتی ہے تو کبھی کسی اور جہت سے۔ الغرض ہر باکمال ذات اپنی صفات حمیدہ سے ممتاز ہوتی ہے لیکن میں بلا مبالغہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ان تمام اوصاف حمیدہ کو اگر ایک جگہ سمیٹ دیا جائے تو ایک ذات تیار ہوتی ہے جنھیں ہم اپنی عقیدت کی زبان میں حضور تاج الاولیا نبیل ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی علیہ الرحمہ کے نام سے جانتے ہیں۔

آج دادا محترم حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ اپنے قالب خاکی اور بشری عوارض کے ساتھ ہمارے بیچ نہ رہے لیکن ان کی روحانیت سے ویسا ہی استفادہ اور اکتساب فیض کر سکتے ہیں جیسا کہ ان کی شخصیت سے ان کی حیات ظاہری میں کیا کرتے تھے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ فیضان نبیلی سے غلامان حیدری کو مالا مال فرمائے اور حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کی تحریک اور ان کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لیے اللہ رب العزت والدی مرشدی حضور علامہ الحاج ڈاکٹر سیدنا ہید احمد حیدر القادری مدظلہ العالی والنورانی کے بازوے مبارک کو استحکام عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

☆☆☆

مولانا نثار احمد حیدری منظری(۱)

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کی حیات و خدمات ایک مینارۂ نور ہے

دنیا میں صوفیاے کرام اور اہل علم حضرات کی کبھی کمی نہیں رہی، ہر دور میں بزرگان دین اور علماے کرام اپنے چشمۂ صافی سے دنیا والوں کو سیراب کرتے رہے اور ان کی دنیا و آخرت میں چار چاند لگاتے رہے۔ انہیں عظیم المرتبت شخصیات میں تاج الاولیاء حضور نبیل ملت حضرت علامہ الحاج سید شاہ نبیل احمد علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی شمار ہوتا ہے، اس عظیم علمی و روحانی شخصیت نے اپنی علمی برتری، فکری بلندی اور روحانی سرفرازی سے خلق کثیر کو مستفید و مستفیض فرمایا ہے، آپ کی ولادت ضلع سیوان کے ایک مشہور و معروف قصبہ حسن پورہ شریف میں ۱۹ر ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۴۰ء بوقت ۱ر بجے شب ہوئی، آپ کے والد ماجد شیخ المشائخ مخدوم ابن مخدوم فخر اولیاء حضرت علامہ سید وکیل احمد علیہ الرحمہ جو خود اپنے دور کے جید عالم تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ مخدومہ حضرت سیدہ خدیجہ جو دینی ماحول کی پروردہ تھیں تو ظاہر ہے ان کے ذہن پر دین کی گہری چھاپ پڑنی ہی تھی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اور والد گرامی سے خوب خوب سیراب ہوئے، اپنی اعلیٰ تعلیم کے لیے حضور نبیل ملت پٹنہ کا سفر کیا، حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم سے بھی آراستہ رہے اور دینی و دنیوی تعلیم کے لیے مختلف مقامات کا سفر کیا، بالخصوص مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ جہاں سے فاضل اردو اور فاضل فارسی کی ڈگری حاصل کی جن کی تعلیمی لیاقت اور قابلیت کو دیکھ کر سرکاری ملازمت کے لیے بی۔ او(BO) کی جگہ کی بحالی کے لیے سرکاری افسران گھر آ کر حضور والا کی بارگاہ میں گذارش کرتے تھے لیکن حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ ان سے یہی فرماتے یہ میرے لیے نہیں ہے، میں تو دین کی خدمت کے لیے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب مذہبی حلقوں میں دنیوی تعلیم کا رواج کم تھا، ایسے ماحول میں حضور نبیل ملت دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم بھی حاصل کی، اس سے آپ کے فکری بلند پروازی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ علمی و عملی دونوں میدانوں کے شہ سوار تھے، خصوصاً علم تصوف میں ان کی نگاہ بہت دور تک تھی، وہ صرف نظریاتی تصوف کے قائل نہ تھے، بلکہ عملی تصوف پر اعتماد و ایقان رکھتے تھے جو کام کرتے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا جوئی کے لیے کرتے، دنیوی مال و متاع کی طرف ذرہ برابر بھی رجحان نہیں تھا۔ انہیں اوصاف جمیلہ اور خصائل حمیدہ نے آپ کو عظیم المرتبت اور رفیع الدرجات بنایا اور ولایت کے اعلیٰ مقام پر پہنچایا۔ آپ کی روحانیت کے بڑے چرچے ہندوستان اور نیپال میں تھے جو کام کرتے تھے، خدا اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا جوئی کے لیے کرتے، ان کی روحانی عظمتوں کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس عہد میں جتنے بھی صوفیاے کرام، بزرگان دین اور علماے کرام ہوں

---

(۱) سربراہ اعلی: جامعہ نور العلوم، ہری نور پور، مراد آباد

یا خواہ عوام الناس ہوں حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کی نظروں سے اوجھل ہوں یا نظروں کے سامنے وہ ان سے بے حد محبت فرماتے تھے اور ہر کام میں ان کی خوشی تلاش کرتے، ان کی ہر دل عزیزی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ بہت سارے بزرگوں نے تو اپنے عقیدت مندوں سے یہ وصیت بھی کر رکھی تھی کہ ہمارے انتقال کے بعد حضور نبیل ملت ہی ہماری نماز جنازہ پڑھائیں۔

حضور نبیل ملّت کا بچپن والد ماجد کے زیرِ سایہ گذرا۔ والد ماجد نے ان کی علمی، فکری اور روحانی تربیت پہ خصوصی توجہ دی۔ ان کے اندر حصولِ علم کا شوق تھا اور خلقِ خدا کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ تھا۔ والد ماجد انھیں دین وسنیت کا سپاہی بنانا چاہتے تھے، اور دین کے سپاہی کے لیے علم ضروری تھا۔ اپنے خاندانی بزرگوں کی امانتیں بھی تھیں ان کی حفاظت کے لیے بھی دولت علم کی ضرورت تھی۔ راہِ طریقت بڑی کٹھن راہ ہوتی ہے، قدم قدم پر خطرات کے ڈیرے ہوتے ہیں۔ اس میدان میں فضلِ الٰہی کے ساتھ علومِ تصوف طریقت کے بغیر سفر بہت مشکل ہوتا ہے۔

حضور نبیل ملّت نے ظاہری علوم وفنون کے ساتھ باطنی علوم کے حصول پہ بھی خصوصی توجہ دی۔ ظاہری علوم کے لیے ماہرین علوم کے حضور زانوئے تلمذ تہہ کیا اور باطنی علوم اپنے والد ماجد سے حاصل کیے۔ درسگاہ اور خانقاہ دونوں کی مسندوں کو آپ نے وقار بخشا۔ یہی وجہ ہے کہ جس محفل میں جلوہ افروز ہوتے جانِ محفل بن جاتے۔ جس عنوان پہ گفتگو کرتے ایسا محسوس ہوتا کہ علم وعرفان کی بارش ہو رہی ہے۔ اکابر فارسی شعراء مولانا روم، حضرت شیخ سعدی شیرازی اور حضرت عبدالرحمٰن جامی وغیرہ کے اشعار کثرت سے حفظ تھے اور دورانِ خطاب موقع ومحل کے مطابق ان کا استعمال بھی کرتے تھے۔ تقویٰ وطہارت کے باب میں بھی آپ کی ذات اپنے زمانے میں بے مثال تھی۔ وہ جس پہ توجہ فرما دیتے اس کی زندگی کا زاویہ بدل جاتا۔ ایسے افراد ہر زمانے میں کمیاب رہے ہیں۔

ہندوستان کے مختلف اضلاع میں آپ نے مذہب اہلسنت وجماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کے لیے مدارس، مساجد اور مکاتب قائم کیے، آج مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ ان اداروں سے جڑا ہوا ہے اور اپنی دینی ضرورتیں پوری کر رہا ہے۔ آپ اتحاد کے داعی تھے، آپسی اختلاف آپ کو پسند نہ تھا۔ انسان جوڑنے کا کام کرتا ہے اور شیطان توڑنے کی کوشش میں ہوتا ہے۔ آپ کی تبلیغ ہر جگہ مؤثر تھی۔ آپ جہاں جاتے ماحول تبدیل ہو جاتا۔ آپ مریض نہیں تھے بلکہ طبیب تھے۔ آپ کی نظر مرض پہ ہوتی مریض کی دولت پہ نہیں۔ آپ باطل سے کبھی خوف زدہ نہیں ہوتے۔ آپ کی ایک للکار سے باطل میں سراسیمگی پھیل جاتی۔ بڑھن پورہ بکھرا، مظفر پور میں ایک بار بدعقیدوں سے اختلاف شروع ہوا۔ بات مناظرے کی آگئی، آپ نے دیوبندیوں کے چیلنج کو قبول کیا۔ یہ ۱۹۷۶ء کی بات ہے۔ مناظرے کی تاریخ متعین ہوگئی۔ دیوبندیوں کی طرف سے مناظرہ کے لیے طاہر گیاوی اور قاضی عبدالجلیل قاسمی اور سنّیوں نے حضرت رئیس القلم مناظر اہلِ سنّت علّامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ اور حضرت نبیلِ ملّت علیہ الرحمہ کو دعوت دی۔ دیوبندیوں نے علمائے اہلِ سنّت کے پیچھے کچھ غنڈے لگوا دیے، مگر بفضلہٖ تعالیٰ کچھ نہ کر سکے۔ متعینہ

تاریخ کو دونوں فریق کے علما بڑھن پورہ، بکھرا آ گئے۔ مقررہ وقت پر حضرت رئیس القلم اور حضرت نبیلِ ملّت علیہما الرحمہ مناظرہ گاہ تشریف لے گئے، تو وہاں دیوبندی علما ندارد۔ کیوں کہ جب حضرت رئیس القلم و حضرت نبیل ملّت علیہما الرحمہ کی موجودگی کا پتہ چلا تو طاہر گیاوی و قاضی عبدالجلیل قاسمی بڑھن پورہ، بکھرا سے فرار ہو گئے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد جب فریقِ مخالف کے بھاگنے کی خبر ملی تو عوام اہلِ سنّت نے جشن منایا۔ اس کے بعد سے وہاں دیوبندیوں کی فتنہ انگیزی ختم ہوگئی۔

حضور نبیل ملت انتہائی جری تھے۔ سامنے کون ہے اس کی کبھی آپ نے فکر نہیں کی اس لئے کہ حضور محبوب الاولیاء اور حضور فخر اولیاء کا فیضان آپ پر سایہ کیے ہوئے تھا اور آپ کی شخصیت کی جو سحر انگیزی تھی، وہ بزرگان دین سے روحانی روابط کی بنا پر تھی۔ آپ کا نظریہ یہ تھا کہ عوام الناس کو آسان اسلوب میں دین اسلام سے قریب کیا جائے اور اسلامی تعلیمات و ارشادات ایسے دل نشیں اور سادہ پیرائے میں بیان کیے جائیں تا کہ اس کے ذریعے لوگ اسلام اور قرآن کے قریب ہوں۔ آپ بزرگان دین خصوصاً چشتیہ قادریہ سے زیادہ لگاؤ رکھتے تھے اور آپ کو ان دونوں سلسلوں کی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ آپ دونوں سلسلوں میں بیعت کرتے، قادریہ سلسلہ کے ارشادات و تعلیمات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فیضیاب کرتے تھے کیونکہ باطنی علوم میں آپ نے اپنے والد گرامی حضور فخر اولیاء علیہ الرحمہ سے اکتساب فیض کیا پھر والد ماجد نے باقاعدہ سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ کی خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا اور حکم دیا کہ سلسلہ کی توسیع و اشاعت کی طرف متوجہ رہنا۔

آپ نے سلسلہ قادریہ کی ترویج و اشاعت کے لیے خوب جتن کئے۔ اتر پردیش، بہار، جھارکھنڈ، بنگال، پنجاب، ہریانہ، دہلی، ممبئ، نیپال کے دورے کیے اور لوگوں کو سلسلۂ قادریہ سے وابستہ کیا۔ آپ دین و سنیت کے سفیر تھے اور جب نیت میں خلوص ہوتا ہے تو انسان دن بدن بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ بزرگوں کا کرم ہمیشہ آپ کے ساتھ، یہ کرم ہی تو ہے کہ آپ نے درجنوں دینی مدارس کا قیام اور ان کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ زیارت حرمین شریفین سے تین مرتبہ مشرف ہوئے۔

ہمارے گاؤں کے چند میل فاصلے پر ایک اہل حدیث کی بستی تھی۔ جس کا نام ''خاص پورہ'' ہے۔ جب حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ وہاں تشریف لے گئے تو وہاں ایک اہلِ حدیث سلفی مولوی بھی تھا جو اتفاق سے مسجد کا امام بھی تھا۔ اسی نے لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ ہم پیر صاحب سے کچھ سوالات کریں گے۔ اگر وہ ہمارے سوالوں کا اطمینان بخش جواب دے دیتے ہیں تو ہم سنّی ہو جائیں گے۔ اس نے حضرت سے دو سوال کیے اور حضرت نے دونوں سوالوں کا جواب دے دیا، پھر حضور نبیل ملّت نے اسے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ سمجھایا۔ پھر آپ نے اسے کچھ کتابیں نکال کر دیں، اور فرمایا کہ یہ آپ کے اکابر کی کتابیں ہیں، ان سے حوالہ نوٹ کر لیجیے۔ امام نے تھوڑی دیر ان کتابوں کا مطالعہ کیا، پھر حضرت سے عرض گذار ہوا، حضرت آپ نے جو فرمایا ہے بالکل حق ہے، ہم اپنے دوسرے احباب سے باتیں کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد امام صاحب اپنے احباب کی ایک جماعت لے کر خدمت بابرکت میں آئے اور بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے سب کو داخلِ سلسلہ کر لیا۔ آپ کی تھوڑی توجہ سے پوری بستی آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوگئی۔ جس کا جی چاہے جونکا شریف جا کر حقیقت حال معلوم کر سکتا ہے۔

نگاہِ ولی وہ تاثیر دیکھی
بدلتے ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حضور نبیل ملّت کی حیات کا چراغ جب تک جلتا رہا، آپ دعوت وتبلیغ میں مصروف رہے۔ آپ کے سینے میں جو عشق و عرفان کا آتش فشاں سلگ رہا تھا اسے آپ دوسروں میں منتقل کرنا چاہتے تھے۔ آپ کی حرارتِ عشق سے پتھر بھی پگھل جاتا تھا۔ آپ کے حلقۂ دعوت وتبلیغ میں اس کے روشن اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔ آپ کی دینی تڑپ بے مثال تھی، آپ جیسے لوگ بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے روحانی فیضان سے تادیر ہمیں مستفیض ہونے کی توفیق بخشے آمین۔

☆☆☆

مولانا قاری محبوب شبنم رضوی (۱)

حضور نبیل ملت کے روشن جلوے

اس خاکدان گیتی پر ہزاروں لاکھوں لوگ آتے ہیں اور چند روزہ زندگی گزار کر چلے جاتے ہیں۔ کوئی ان کا نام لیوا نہیں ہوتا ہے، لیکن کچھ ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا سینہ خوف الٰہی سے معمور اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پر ہوتا ہے اور ان کو ہر گھڑی اور ہر لمحہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی فکر دامن گیر ہوتی ہے۔

جو لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے بندوں سے محبت فرماتا ہے، اور وہ اپنے فرشتوں کو بھی ان سے محبت کا حکم دیتا ہے۔ پھر اہلِ دنیا سے بھی ان سے محبت کی منادی ہو جاتی ہے۔ حضور نبیل ملّت کا شمار بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایسے ہی بندوں میں ہوتا ہے۔

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت باسعادت ماہ ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹/ دسمبر ۱۹۴۰ء بروز جمعرات ایک بجے شب میں حسن پورہ، ضلع سیوان میں ہوئی۔

تحصیل علم

حضور نبیل ملت نے اپنی تعلیم کا آغاز اپنے والد ماجد سے کیا، بچپن ہی سے آپ کے اندر حصول علم کا شوق تھا۔ آپ کے اس ذوق وشوق سے متاثر ہو کر آپ کے والد بزرگوار نے آپ کا داخلہ مدرسہ اسلامیہ عربی کالج میں کرا دیا۔ آپ نے عربی، فارسی کی تعلیم عالم تک حاصل کی اور درس نظامی مکمل کر کے تاج زریں سے سرفراز ہوئے پھر باضابطہ شمس الہدیٰ پٹنہ سے فاضل عربی وفارسی کیا۔

مخصوص اساتذۂ کرام

آپ کے اساتذہ میں حضرت علامہ سید وکیل حیدری قادری، حضور حافظ ملت حضرت علامہ عبدالعزیز اشرفی محدث مرادآبادی، حضرت مفتی ثناء اللہ محدث مئوی اور حضرت مولانا سید کفیل احمد حیدری بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

اجازت وخلافت

تکمیل علومِ دین کے بعد آپ نے اپنے والد کے زیر سایہ سلوک کی منزلیں طے کیں۔ آپ کی پابندیٔ شریعت دیکھ کر والد

---

(۱) مہسی شریف، مشرقی چمپارن، بہار

ماجد کو بے پناہ مسرت ہوتی۔ اور فرماتے کہ میرا بیٹا نبیل خانوادۂ حیدریہ کی آبرو ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے خصوصی خیرات و برکات سے مستنیر و مستفیض فرمائے۔

عبادت و ریاضت میں انہماک اور اصولِ شریعت کا احترام دیکھ کر والد ماجد نے آپ کو بزرگوں کے تبرکات کا امین بنا دیا اور اپنی خلافت واجازت سے مشرف فرما کر اپنے سجادہ پر بٹھا دیا۔

سیرت وخصائص

حضور نبیل ملّت کی زندگی بہت پابند تھی۔ وہ کوئی بھی عمل کرنے سے قبل اسے میزانِ شریعت پر تولتے۔ اگر شریعت اجازت دیتی تو اس پہ عمل کرتے اور اپنے احباب و مریدین کو اس پہ عمل کی دعوت دیتے۔ خدمت خلق ہی آپ کی شناخت تھی۔ آپ معاشرتی اصلاح کی غرض سے اکثر سفر پہ ہوتے۔ اس حوالے سے آپ نے بیرونِ ملک کے بھی بہت سارے اسفار کیے۔ اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ کی زندگی کا اکثر حصہ سفر میں گذرا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے روحانی فیضان سے مالا مال فرمائے۔

وصال

۸۲؍سال کی عمر پا کر ۲۷؍ربیع الاول ۱۴۴۱؁ھ مطابق ۲۵؍نومبر ۲۰۱۹؁ء بروز پیر ۹ بج کر ۵۰؍منٹ پر شب میں حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کا انتقال پرملال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہر سمت عام سنیت سرکار کر گئے
ویرانۂ حیات کو گلزار کر گئے
تنہا وہ کام مل کر جو ہم سب نہ کر سکے
سید نبیل قوم کے سردار کر گئے

☆☆☆

مولانا اشرف القادری(۱)

حضور نبیل ملت کی مبارک زندگی

اولیاے کرام کی مبارک زندگیاں دریا کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں ہر عقیدت کیش غوطہ زنی کر کے گوہر مقصود حاصل کرسکتا ہے۔ ان نفوس قدسیہ کی حیات طیبہ مثل چراغ ہوتی ہے ان سے قربت جتنی زیادہ ہوگی فیض اتنا ہی زیادہ ملے گا، ان کے کارناموں کو منظر عام پر لانا دین اسلام کی ترویج کا ایک بہت بڑا سبب بھی ہے۔ یہ اسی مقدس گروہ کا فیض ہے کہ آج ہر سو توحید و رسالت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ سلاطین اسلام نے اگر ممالک کو فتح کیا تو صوفیاے کرام اور اولیاے عظام کی مقدس ہستیوں نے دلوں کو فتح کیا۔ انھوں نے دور دراز علاقوں تک پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا، ان عظیم المرتبت حضرات کی زندگی کا مقصد انسانوں کے ایمان و اعمال اور اخلاق و کردار کی اصلاح کر کے انہیں مقصد تخلیق سے آشنا کرنا تھا۔ کوئی زمانہ، کوئی علاقہ ان مقدس ہستیوں کے وجود مسعود سے خالی نہیں رہا۔

چنانچہ آفتاب ولایت، ماہتاب کرامت، تاجدار اقلیم روحانیت، مرشد برحق، ولی ابن ولی، حضور نبیل ملت کی ولادت باسعادت ۱۹/ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ بروز جمعرات مطابق ۱۹/ دسمبر ۱۹۴۰ء بوقت ۱/ بجے شب موضع حسن پورہ، ضلع سیوان، صوبہ بہار کے اولیاے کرام اور صوفیاے عظام کے گھرانے میں ہوئی۔ حضور نبیل ملت کے آبا و اجداد کے فیوض و برکات کا ثمرہ ہے کہ اس ضلع کو اولیاے کرام، بزرگان دین اور علماے کرام کا مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے، تقریباً چار سو سال قبل امام محمد تاج الفقیہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے پر پوتے اور بہار میں آسمان ہدایت کے نیر اعظم حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رضی اللہ عنہ کے نانا حضور مخدم شہاب الدین پیر جگجوت رضی اللہ عنہ کے نواسے حضور مخدوم سلطان سید احمد چرم پوش ہمدانی ثم بہاری کے پوتے کی حیثیت سے حضرت مخدوم الآفاق حضور شاہ سید غلام حیدر احمدی رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی آتا ہے اور یہیں سے سادات حسینی کے اس قبیلے کو سادات حیدریہ کے نام سے جانا اور پہچانا جانے لگا۔

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ اسی حیدری بوستان کے مہکتے ہوئے پھول تھے، آپ ظاہری علوم وفنون سے فراغت کے بعد علوم باطنی کے حصول کی طرف متوجہ ہوئے اور شدید عبادت و ریاضت کی اور ایسا مجاہدہ کیا کہ آپ کا باطن بھی روشن ہوگیا، آپ کے والد و مرشد فخر اولیا حضور علامہ سید وکیل احمد حیدر القادری رحمۃ اللہ نے آپ کو دستار خلافت اور بزرگان دین کے قیمتی تبرکات عطا فرمائے پھر آپ نے اپنی زندگی دین اسلام کی ترویج وتبلیغ کی خاطر وقف کردی۔ آپ نے ہندوستان کے مختلف علاقوں، شہروں اور دیہی بستیوں کا سفر فرماتے اور ویران دلوں کو اللہ و رسول کی محبت سے روشن فرمایا۔ آپ اکثر ان علاقوں کی

---

(۱) پرنسپل: مرکز اہلسنّت مدرسہ غوثیہ اسلامیہ حسین پور بھجھوا، بہار

طرف توجہ فرماتے جہاں دعوت دین کا کام بہت مشکل ہوتا، جہاں دشواریوں کی وجہ سے دوسرے مبلغین نہیں پہنچ پاتے اور وہاں لوگ جہالت وگمرہی میں اپنی زندگی برباد کردیتے مگر آپ نے ایسی مشکل ترین راہوں پر پیدل چل کر اور کشتیوں میں سفر کرکے دین اسلام کی دعوت پہنچائی، انہیں صراط مستقیم کی دعوت دی اور انھیں دین اسلام کی دولت سے مالا مال کیا۔ آپ اپنے زمانے کے عالم ربانی تھے۔ عابد شب زندہ دار تھے، زہد وتقویٰ کے پیکر تھے، نہایت مخلص، بہت مشفق نرم گفتار، صاف کردار، علم دوست شخصیت کے حامل تھے، آپ اخلاق حسنہ کے زیور سے آراستہ تھے، چنانچہ جب بھی کسی علاقہ میں آپ کا جانا ہوتا علما، مریدین، متوسلین کا ایک ہجوم آپ کے پیچھے پروانوں کی طرح ہمیشہ ساتھ ہوتا۔

حضرت نبیل ملّت نے اپنی کبھی فکر نہیں کی، وہ ہر وقت دوسروں کی فکر میں ہوتے۔ آج ہم اپنے پڑوسیوں کے حقوق سے غافل ہوچکے ہیں، لیکن پڑوسیوں کی خبر گیری حضرت کے معمولات میں شامل تھی۔ کبھی کبھی دوسروں کے لیے خود بھوکے رہ جاتے۔ ہمارے دلوں سے علما کا احترام بھی اٹھ چکا ہے، علما کی حیثیت نائبین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس نے عالم سے مصافحہ کیا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ علما کی یہ عظمت ہے، ہم نے اس پہلو پر سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ حضرت نبیل ملّت خود عالم تھے بلکہ علما میں ان کا مقام ومرتبہ جداگانہ ہے۔ آپ عالم بھی تھے اور عامل بھی تھے۔ اس کے باوجود علما کے احترام کا کوئی موقع وہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، علما کی خدمت وہ ایک خادم کی طرح کرتے۔ ان کے اس عمل میں بھی بہت بڑا پیغام ہے۔ ہم حضرت کے اس عمل پہ غور کرتے ہیں تو ہماری حیرت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو اپنے بڑوں کا احترام نہیں کرتا اور چھوٹوں پہ شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں جب ہم حضور نبیلِ ملّت کی کتابِ حیات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی ذات کو اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ پاتے ہیں۔ ان کی یہی ادائیں انھیں بھیڑ میں ممتاز کرتی ہیں۔ خدمت ہی سے انسان مخدوم بنتا ہے۔ صوفیاے کرام کے اسباق میں یہ سبق ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ جو لوگ دوسروں کے لیے جیتے ہیں وہی زندگی زندگی ہے۔ اپنے لیے جینا کوئی جینا نہیں ہوتا، ہمارا اسلام اور اسلامی اقدار سے رشتہ ٹوٹتا جارہا ہے اور ہم خوش فہمیوں کی جنت میں گھوم رہے ہیں۔

ہم مدینے تک پہنچنے کی ساری راہیں بھول چکے ہیں، حضور نبیل ملّت انھیں بھولی ہوئی راہوں کو بتانے کے لیے آئے تھے۔ وہ اسی درد میں پریشان رہا کرتے تھے۔ وہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارا رشتہ مضبوط کرنا چاہتے تھے۔ اس حوالے سے ان کی قربانیاں ہیں جو آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ ان کا وجود تاریکیوں میں روشنی کا مینار تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں ان کے نقوشِ حیات پہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

☆☆☆

باب سوم۔ تعزیات

مولانا الیاس عطار قادری (۱)

تعزیتی پیغام

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ النبی الکریم اما بعد

سگ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی کی جانب سے

حضرت علامہ مولانا الحاج ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری

ولی عہد سجادہ نشیں خانقاہ حیدریہ سیوان، بہار، ہند

جناب سید شاہد احمد حیدری، جناب سید خالد احمد حیدری اور جناب سید راشد احمد حیدری

کی خدمت میں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صدام حسین عمادی ذمہ دار مجلس رابطہ علمائے ہند دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حاجی محمد شاہد مدنی کے ذریعہ پیغام دیا کہ آپ صاحبان کے والد محترم پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان، بہار، ہند، بخار میں مبتلا ہو کر ۲۷؍ربیع الاول ۱۴۴۱ھ کو ۸۲؍سال کی عمر میں سیوان بہار ہند میں وصال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ رٰجعون

میں آپ صاحبان سے تمام محبین، معتقدین اور سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ یا رب المصطفیٰ! جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت پیر طریقت علامہ مولانا الحاج سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری کو غریق رحمت فرما، مولائے کریم ان کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما۔ اے اللہ! ان کی قبر جنت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے۔ پروردگار ان کی قبر تا حد نظر وسیع بنے اور نور مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے جگمگاتی رہے۔ پروردگار انہیں بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر جنت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس عطا کر دے، الٰہ العالمین! ان کے سوگواروں کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل مرحمت فرما، یا اللہ میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں، اپنے کرم سے شایان شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سب اجر و ثواب جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عنایت فرما بوسیلۂ رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سارا

---

(۱) امیر: دعوت اسلامی، پاکستان

اجر وثواب حضرت پیر طریقت علامہ مولانا الحاج سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری سمیت ساری امت کو عنایت فرما، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت کے ایصال ثواب کے لیے ’’مکتبۃ المدینۃ‘‘ کی کتاب فیضان نماز صفحہ نمبر ٦٧ سے ایک روایت پیش کرتا ہوں۔

حضرت سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب مسلمان کا انتقال ہوتا ہے تو زمین کے مختلف گوشے یعنی کونے پکار اٹھتے ہیں۔ اے اللہ ایمان والا بندہ فوت ہو گیا۔ پس آسمان و زمین اس پر روتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان دونوں سے ارشاد فرماتا ہے تم میرے بندے پر کس وجہ سے روتے ہو، عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! وہ بندہ ہمارے جس گوشہ یعنی کنارے سے بھی گذرا تیرا ذکر کرتے ہوئے گذرا، صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد۔ دعوت اسلامی آپ کی اپنی تحریک ہے۔ اس کے لیے ہمیشہ دعا فرماتے رہئے۔

اور آپ اپنے چاہنے والوں کو دعوت اسلامی کے دینی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلاتے رہے۔ صلو علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد۔ بے حساب مغفرت کا ملتجی ہوں۔

(آڈیو پیغام)

☆☆☆

پروفیسر فاروق احمد صدیقی (۱)

دریائے فیوض و برکات تموج پر تھا

ممتاز عالم دین، پیر طریقت حضرت علامہ ومولانا سید شاہ نبیل احمد علیہ الرحمہ کا انتقال پرملال ایک سانحہ سے کم نہیں، اگرچہ عمر طبعی کو پہنچ چکے تھے مگر ان کے فیوض و برکات کا دریا تموج پر تھا۔ مریدین ومتوسلین ان سے فیضیاب ہو رہے تھے لیکن وقت موعود ہو چکا تھا یعنی

منظر تھا خام اور موقع نہ تھا تاخیر کا

اس لیے اپنے مریدین معتقدین کو روتا بلکتا چھوڑ کر ملک عدم کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مجھ سے ان کے بڑے قریبی اور دیرینہ تعلقات تھے، ان سے آخری ملاقات چند سال قبل پیارے شہر مظفر پور کے محلہ ”چندوارہ“ میں واقع محترم شفاء اللہ خاں کے در دولت پر محفل میلاد پاک میں ہوئی تھی۔ ان کے فرزند سعید ناہید بابو بھی ساتھ آئے تھے۔

حضرت مرحوم جیسی سنت وشریعت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی چاک دل اور پاکباز شخصیت اب عنقا ہوتی جارہی ہے۔ ان کا ظاہر جتنا دلکش ومنور تھا، باطن بھی اتنا ہی درخشاں اور تابناک تھا۔ اس کا اندازہ ان کی خوش کلامی، شیریں زبان، نرم خوئی، وسعت قلبی اور شریفانہ رکھ رکھاؤ سے ہوتا تھا۔ ان کے رخصت ہوجانے سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے، وہ مستقبل قریب میں شاید ہی پُر ہو سکے۔

میری تمنا ہے اور دعا بھی کہ حضرت والا کے فرزند ارجمند ناہید بابو اپنے کردار وعمل کی صالحیت سے اپنے ابا کی جانشینی کا صحیح حق ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے۔ مولا تعالیٰ ان کو توفیق اور طاقت دے، آمین۔

رب کریم حضرت سید شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی تربت پر رحمتوں کے پھول برسائے اور عقیدتمندوں کو ان کا مشن جاری رکھنے کا حوصلہ عطا فرمائے، آمین۔

☆☆☆

---

(۱) سابق پروفیسر: بہار یونیورسٹی، مظفر پور، بہار

مولانا محمد معراج الحق البغدادی (۱)

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى فضيلة الشيخ الدكتور السيد ناهيد أحمد حيدر القادری حفظه الله و رعاه

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته

تلقينا ببالغ الحزن و الأسى نبأ وفاة العالم الربانی، آية من آيات الله، وحيد دهره، و فريد عصره فی الزهد و الورع و التقوى، الحائز على قمة عالية فی المعرفة و السلوك و التصوف، سليل الدوحة الهاشمية، الشيخ العبقری السيد نبيل احمد حيدر القادری تغمد الله ثراه و جعل الجنة مثواه، صاحب الزاوية العالية الحيدرية بحسن فوره، التابعة لمديرية سيوان، ولاية بهار، الهند

تغمد الله الفقيد الراحل برحماته الوافرة، و أسبل على قبره الشريف شآبيب رحمته و رضوانه كان الفقيد رحمه الله بذل جل مساعيه فی خدمة الدين الحنيف عن طريق الدعوة و الارشاد، فقام بإرشاد الألوف من الحيارى فی دياجير الجهل و الضلال إلى مرافئ السعادة و الإيمان، و حارب طول حياته الفرق الهدّامة و أصحاب الزيغ و الضلال من الوهابية و الديابنة و المرتدين، فجاهدهم أحسن الجهاد بلسانه و قلمه مستلهماً من الوحی القرآنی " أدع إلى سبيل ربك بالحكمة و الموعظة الحسنة و جادلهم بالتی هی أحسن ".

و انطلاقاً من هذا المبدأ قام بتأسيس مدارس و معاهد و جوامع فی أرجاء ولاية بهار و المناطق المجاورة لها، وسهر على إخراج ودفعة من المتخرجين الا خصائيين من طلبة العلوم الإسلامية مدفوعاً بالحماسة الإسلامية الكامنة فی كيانه۔

و بهذه المناسبة نبتهل إلى الله عزوجل بإسمی و نيابة عن الأساتذة و المشائخ و طلبة دار العلوم العليمية جمدا شاهی التابعة لمديرية بستی، ولاية اوترا براديش، الهند، و عن أساتذة و طلبة مدرسة الإمام أبی حنيفة النعمان رضی الله عنه بقرية بتانهی، التابعة لمديرية سيتا مری، بهار أن يدخل الله الفقيد فسيح جناته و جعل قبره الشريف روضة من رياض الجنة، و يلهم أهله و ذويه الصبر و السلوان و أعزی الجميع فی أسرته فأقول لهم: الخير فيكم إن شاء الله و أنتم خير خلف لخير سلف، فبارك الله فيكم و تقبل الله مساعی الفقيد، و جعله ذخراً للإسلام و المسلمين، آمين يارب العالمين.

أخوكم فی الإيمان

محمد معراج الحق البغدادی

أستاذ اللغة العربية بدار العلوم العليمية جمدا شاهی،

التابعة لمديرية بستی، ولاية أوترا براديش

---

(۱) شیخ الادب: دار العلوم علیمیہ جمد اشاہی بستی

مولانا محمد نعمان اختر فائق الجمالی (۱)

آہ: آسمان تصوف کا ایک اور ستارہ ٹوٹ گیا

یہ روح فرساں خبر موصول ہوئی کہ اب سلسلہ حیدریہ کی عظیم المرتبت شخصیت رہبر راہ شریعت خضر راہ طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ صوفی سید نبیل احمد حیدر القادری اس دار فانی میں نہیں رہے۔۔۔ **اناللہ واناالیہ رٰجعون۔**

الموت قدح کل نفس شاربوھا
والقبر باب کل نفس داخلوھا

حضرت موصوف سے پندرہ سال پیشتر میری پہلی ملاقات مظفر پور، بہار کے حیدری کانفرنس میں ہوئی اور اس کے بعد گاہے گاہے شرف لقا سے میں مشرف ہوتا رہا۔

سادگی وتواضع ان کا خاص وصف ان کی صوفیت رنگ تصوف کی آئینہ دار تھی۔ چغلی اور نزاعی وغیر ضروری بحثوں سے خود کو دور رکھتے تھے، جوڑنا ان کی فطرت تھی، توڑ جوڑ سے سخت بیزار تھے، مریدوں میں اتحاد ومحبت کی ان کی تعلیم اور اس پر تعمیل کو ہر کس وناکس محسوس کرسکتا ہے۔ بلاشبہ اس دور پر فتن میں آپ کی موجودگی اہل دل اور متلاشیان امن وسکون کے لیے ایک سایہ دار درخت کی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ نہایت خلیق ومتواضع صوفی صافی خدا ترس مرد فقیر تھے۔ میرے والد ماجد وقار ملت علامہ جمال احمد قادری علیہ الرحمہ سے ان کے بڑے گہرے اور اچھے مراسم تھے۔ آج بھی ان کی یادوں کی پاکیزہ حلاوتوں کو محسوس کرتا ہوں تو ان کا سراپائے اصاغر نوازی مجھے نمناک کر دیتا ہے!!

ان کے تعلق سے یہ شعر حق بجانب ہے۔

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ

حضرت علیہ الرحمہ کے لائق وفائق صاحبزادہ حضرت علامہ سید ناہید احمد حیدر القادری مدظلہ العالی والنورانی ودیگر احباب ومتعلقین صاحبزدگان پسماندگان کو اللہ صبر جمیل اور اس کے نتیجے میں اجر جزیل بخشے۔

آتی ہے روز روز کہاں ایسی ہستیاں بستی ہیں جن کے دم سے محبت کی بستیاں

☆☆☆

---

(۱) مہتمم: دار العلوم فیض الباری نوادہ، وسجادہ نشیں: خانقاہ رضویہ اشرفیہ قادریہ چشتیہ

مولانا عبدالخالق اشرفی راج محلی (۱)

ملت کا زبردست خسارہ

ملی اطلاع کے مطابق پیر طریقت حضرت العلامہ سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری چشتی صاحب سجادہ خانقاہ حیدریہ سیوان خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت قبلہ کو تقریباً ۱۹۷۵ء سے جانتا ہوں، ناچیز کے ان سے اچھے مراسم وتعلقات تھے۔ جید عالم دین، بے مثال خطیب، متقی وصاحب ورع، انتہائی متواضع ومنکسر المزاج اور علما کے قدرداں تھے۔

ہمارے علاقہ راج محل میں حضرت قبلہ علیہ الرحمہ کے کثیر تعداد میں مریدین ومعتقدین ہیں۔ حضرت قبلہ کا وصال ملت کا زبردست خسارہ ہے مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ اللہ عزوجل حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے فرزند جلیل حضرت مولانا ڈاکٹر سید شاہ ناہید احمد قبلہ اور تمام اہل خانہ اور مریدین ومتوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆

مولانا محمد ارشد رضا امجدی

نہایت افسوس ناک خبر

آج بتاریخ ۲۷/ربیع الاول شریف ۱۴۴۱ھ بروز پیر یہ اندوہناک خبر موصول ہوئی کہ تاج الاولیاء پیر طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ سیوان بہار اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس حادثۂ فاجعہ کے بعد راقم الحروف کی جانب سے حضور سید صاحب علیہ الرحمہ کے جملہ اہل خانہ اعزہ واقربا بالخصوص صاحبزادہ گرامی صدیق محترم حضرت مولانا سید عاکف حیدری صاحب کی خدمات عالیہ میں تعزیت پیش ہے۔

رب قدیر ومقتدر اپنے حبیب پاک کے صدقے میں حضور سید صاحب علیہ الرحمہ کو غریق رحمت فرمائے اور ہم گنہگاروں کے لیے ذخیرۂ رحمت ومغفرت بنائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

شریک غم: محمد ارشد رضا امجدی
امجدی منزل، اوجھا گنج، بستی (یوپی)

---

(۱) پرنسپل: جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ

مولانا محمد عزیز الرحمن شمسی (۱)

بملاحظہ فرزندان حضرت نبیل ملت و دیگر متعلقین و متوسلین

ایک عظیم مرشد کامل

نحمدہٗ ونصلی علی رسوله الکریم

اما بعد: فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

موت العالم موت العالم

آج بتاریخ ۲۶؍نومبر ۲۰۱۹ء بروز منگل بذریعہ فون عالی جناب الحاج قاضی گلزار احمد صاحب صدر مجلس منتظمہ مدرسہ حنفیہ اہلسنت بحر العلوم کے ذریعہ یہ خبر موصول ہوئی کہ پیر طریقت شمع رشد و ہدایت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد صاحب قبلہ زید مجدہٗ کا گزشتہ شب تقریباً ۱۰؍بجے انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے وصال کی خبر جانکاہ سے پوری جماعت اہلسنت میں صف ماتم بچھ گئی۔ آپ ایک عظیم مرشد کامل تھے، جن سے ہزاروں گم گشتگان راہ نے راہ ہدایت پائی۔ آپ دم آخر تک رشد و ہدایت وعظ و نصیحت و مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت کرتے رہے۔

ارکان مدرسہ و جمیع اساتذہ و طلبہ اپنے تعزیتی پیغام کے ذریعہ اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو رحمت و غفران سے نوازے اور ان کے درجات بلند کرے اور تمام عقیدت مندوں، قرابت داروں خصوصاً اولاد و احفاد کو صبر جمیل و اجر جزیل سے نوازے (آمین) میں آپ سب کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں اور حضرت علامہ مولانا الحاج سید ناہید میاں صاحب حیدر القادری ولی عہد سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ، سیوان اور ان کے برادران کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد یاد دلاتا ہوں کہ **ان لله ما اخذ وله ما اعطی وکل شئ عنده الی اجل مسمی**۔ بے شک اللہ کا ہی ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک مقررہ وقت ہے۔ صدق رسولنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شریک غم: محمد عزیز الرحمن

صدر المدرسین: مدرسہ حنفیہ بحر العلوم، مئو (یوپی)

☆☆☆

---

(۱) پرنسپل: مدرسہ حنفیہ بحر العلوم مئو یوپی

مولانا محمد انور علی منظری رضوی (۱)

واہ! علم وادب تاریخی مادے

۴۱ ـــــــــــــــــــ ۱۴ھ

برانتقال پرملال تاجدار اقلیم روحانیت، شیخ طریقت، مرشد حقانی، تاج اولیاء، ولی ابن ولی، حضور نبیل ملت، حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی علیہ الرحمۃ والرضوان سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان

وصال ۲۷؍ ربیع النور ؁۱۴۴۱ھ مطابق ۲۵؍ نومبر ؁۲۰۱۹ء

حق پرست نور اللہ مرقدہٗ	۱۴۴۱ھ
آہ! موت العالم موت العالم حق نما	۱۴۴۱ھ
آہ! عالم فصیح گفتار مطلع نور	۱۴۴۱ھ
آہ ارحلت سنی نور اللہ مرقدہٗ	۱۴۴۱ھ
آہ! مخزنِ علوم دینی، رہبر عالی	۱۴۴۱ھ
آہ! وفات بافیض اہلِ حیاء	۱۴۴۱ھ
آہ! وفات ادب داں، مفکر اہل سنت	۱۴۴۱ھ
آہ! عالم جلیل المراتب، منبع لطف وکرم	۱۴۴۱ھ
آہ! جانکاہِ عظیم القدر	۱۴۴۱ھ
آہ! عالم شاکر، بلند عقل	۱۴۴۱ھ
آہ! استاد انورؔ زاہد رہنما علیہ الرحمہ	۱۴۴۱ھ
آہ! رخصت مدبر، حکیم علیہ الرحمن	۲۰۱۹ء
آہ! بافیض ماہتاب نور اللہ مرقدہٗ	۲۰۱۹ء
آہ! دانشمند بافیض نور اللہ مرقدہٗ	۲۰۱۹ء
آہ! رخصت مدبر حکیم نادر انجمن	۲۰۱۹ء
آہ! آہ جدا ہوئے اب حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ	۲۰۱۹ء

---

(۱) استاذ: جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف

مولانا محمد ولی اللہ قادری (۱)

حضور نبیل ملت: شریعت و طریقت کے سنگم

حضرت مولانا شاہ ناہید احمد حیدری و برادران

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

سوشل میڈیا کے توسط سے پیر طریقت حضرت علامہ شاہ نبیل احمد حیدر القادری نور اللہ مرقدہٗ کے وصال کی خبر موصول ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وصال کی خبر ملتے ہی راقم الحروف حیرت میں ڈوب گیا کہ دو روز قبل برادرم جناب عبد الواحد خاں، شیر پور، چکیا، مشرقی چمپارن نے بتایا تھا کہ حضرت کی طبیعت بحال ہو رہی ہے۔ دو روز قبل حضرت کی عیادت کرنے کے لیے پٹنہ گیا تو حضرت ہوش و حواس میں تھے۔ خبر کی تصدیق ہوتے ہی حضرت کی خدماتِ جلیلہ یاد آنے لگیں اور فوراً سے پیشتر زبان پر دعا کے الفاظ آ گئے کہ پروردگار حضرت کی خدمات کو قبول کر کے ان کے صدقے میں ان کی مغفرت اور درجات بلند کرے، نیز صاحبزادگان، مریدین اور لواحقین کو صبرِ جمیل بھی۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت کے وصال سے مجھے شدید رنج و غم ہوا، کیونکہ حضرت کی شخصیت مجمع البحرین اور شریعت و طریقت کا سنگم تھی۔ حضرت کی شخصیت کی شناسائی اس وقت ہی ہوگئی جب خاکسار عمر اور زندگی کے ابتدائی مرحلے میں تھا کیونکہ ہماری بستی، الکھنی، مشرقی چمپارن میں بھی حضرت کے مریدین موجود تھے اور ہیں بھی۔ حضرت کی زیارت سب سے پہلے ”منگلا پور“ میں اس وقت ہوئی، جس وقت راقم الحروف مدرسہ حیدریہ ضیاء العلوم منگلا پور میں زیر تعلیم تھا۔ مدرسہ حیدریہ ضیاء العلوم میں طالب علمی کے دوران متعدد بار حضرت کی دست بوسی کا شرف حاصل رہا۔ نیز ان کی تقریر سے مستفید ہونے کا موقع بھی ملا۔ یاد آتا ہے کہ حضرت ”منگلا پور“ میں جب بھی تشریف لاتے، مذکورہ بالا مدرسہ کے ناظمِ اعلیٰ ڈاکٹر شفیع احمد مرحوم حضرت کی خدمت میں موجود رہتے۔

؁۲۰۰۱ء کی بات ہوگی ”رام کرن پکڑی، مشرقی چمپارن“ میں جلسۂ شہیدِ اعظم منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت نے شہادت کے موضوع پر جو تقریر فرمائی، اس کی حلاوت خاکسار آج تک محسوس کر رہا ہے۔ یہاں اس بات کا اظہار شاید مفید ہو کہ ہمارے علاقے کے بعض علما نے حضرت کی ذات سے شدید اختلاف کیا، لیکن حضرت نے سبھوں کو دعاؤں سے نوازا۔

چمپارن میں تبلیغی جماعت کا زور شروع سے رہا ہے، لیکن خاکسار کی معلومات کی حد تک حضرت کے مریدین الحمد للہ تبلیغی جماعت کی وبا سے محفوظ رہے۔ تبلیغیوں میں ہمت نہیں ہوئی کہ حضرت کے مریدین کے حلقے میں داخل ہو سکیں۔ اگر کسی طرح داخل بھی ہوئے تو حضرت کے مریدوں نے مسجد خود ان سے دھلوائی۔ ہاں حضرت سے اختلاف رکھنے والے بعض علما کا طریقہ کار

---

(۱) استاذ: گورنمنٹ انٹر کالج، چھپرا

بسا اوقات راقم کو قابلِ ترس نظر آیا۔ چکیا اور مضافات کے اہلِ علم حضرات کو یاد ہوگا کہ حضرت سے اختلاف رکھنے والے ان علما نے سعودی روپے سے اپنی اپنی بستی میں مسجد بنوائی۔ اس وقت ان لوگوں نے جواز کی صورت اختیار کر لی تھی لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ جو پہلے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا مرید تھا اب وہ وہابیوں کا امیر بن گیا ہے۔ العیاذ باللہ۔

مختصر یہ کہ حضرت کے مریدوں میں عقیدۂ اہلِ سنّت کے تئیں جو استحکام ہے وہ قابلِ اطمینان ہی نہیں قابلِ تعریف بھی ہے۔ ہاں اگر ایک دو ایسے مرید مل جائیں جنھوں نے غلط روش اختیار کر لی ہے تو اس میں حضرت کا کیا قصور؟ بلاتمثیل حضرت نوح علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کا بیٹا راہِ راست سے بھٹک گیا تو حضرت نبیل ملت جیسے پیر طریقت کے ایک دو مرید بھٹک جائیں تو کون سی حیرت کی بات ہے؟

اخیر میں خاکسار آپ اور آپ کے برادران و رشتہ دار اور حضرت کے مریدین و خلفا کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ پاک حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز آپ کو حضرت کا سچا جانشین بنائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆☆☆

مولانا محمود الحسن

اہلسنّت کو غم زدہ کرنے والی خبر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی سوشل میڈیا کے ذریعے معلوم ہوا کہ آپ کے والد محترم نبیل ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری صاحب سجادہ نشیں خانقاہ حیدریہ کا انتقال پر ملال ہو گیا۔ **اناللہ وانا الیہ رٰجعون۔**

یہ خبر اہلسنت و جماعت کے لیے بہت ہی غمگین کرنے والی ہے۔ ہمارے دل پر یہ خبر بجلی بن کر گری ہے لیکن اللہ کی مرضی کے آگے ہم مجبور و بے بس ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور نبیل ملت کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور آپ کے خانوادے کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

☆☆☆

مولانا رمضان حیدر قادری فردوسی

باعث رنج و غم ہے وصالِ نبیل

قبلہ گاہی بدر طریقت مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سفر میں تھا کہ سوشل میڈیا سے جانکاری ہوئی اور بعد میں گاؤں سے تصدیق ہوئی کہ حصرت کا وصال پر ملال ہو گیا ہے، سن کر بہت رنج و ملال ہوا۔ تعزیت کے لیے فون کیا مگر کال ریسو نہ ہو سکی۔ اس وقت جہاں آپ اور جملہ متعلقین غم و اندوہ میں ڈوبے ہوں گے وہیں قوم و ملت کا بھی بڑا خسارہ ہوا ہے جس کی تلافی بڑا مشکل امر ہے۔

اس دکھ کی گھڑی میں فقیر فردوسی محمد رمضان حیدر قادری فردوسی برابر کا شریک ہے اور آپ کے ساتھ ساتھ جملہ اہل و عیال کو تعزیت پیش کرتا ہے۔

چند اشعار بطور تعزیت:

باعث رنج و غم ہے وصالِ نبیل   چشم تر مانگے اب بھی جمالِ نبیل
دل کا رونا ہی اب تو مقدر ہوا   روز آتا رہے گا خیالِ نبیل
ایک سے ایک ہستی یہاں ہے مگر   کیسے کہہ دوں کسی کو مثالِ نبیل
عشق میں جھومتے تھے دیوانے سبھی   جب کبھی سنتے تھے قیل و قالِ نبیل
یاد حضرت عمر کی انھیں آگئی   جس کو حیدر رکھا ہے جلالِ نبیل
حیدرؔ بے نوا کی دعا ہے یہی   خوب پھولے پھلے مولیٰ آلِ نبیل

☆☆☆

مولانا محمد فاروق رضا برکاتی

آہ! بجھ گئی وہ شمع فروزاں

چمن نبوت کے گل رعنا، علم و آگہی کے عظیم پیکر، آفاقیت و عبقریت کے درنایاب، فیض رسانی کے بحر بیکراں۔ جن کے حریم قلب پر عشق و وارفتگی شوق کے نا جانے کتنے پہرے رہتے تھے۔ جن کی پاک دامنی پر ملکوتی اثرات کا جلوہ نمایاں تھا۔ جن کے افکار و اعتقادات کی تطہیر میں کوثر و تسنیم کے دریا بہتے نظر آتے تھے۔ جن کے شعور و عقل کا چراغ کشور قلوب کے شبستانوں میں جلتا تھا۔ جن کے شوکت جمال کے نیچے انگنت عوام و خواص دلوں کو بچھا کر اہتمام شوق کی تشنگی محسوس کرتے تھے۔ یعنی سید السادات جامع الصفات حضرت سید نبیل احمد حیدر القادری صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ اچانک اپنی تمام تر نوازشات والتفات و عنایات و احسانات کے ساتھ ابدی نیند سو گئے۔ انا للہ و انا الیہ رٰجعون۔ ابھی میں اپنی والدہ ماجدہ کے سانحۂ ارتحال کے رنج و غم سے صحیح طریقے سے باہر نہیں نکلا تھا کہ ناگہاں موصوف کے داغ مفارقت سے قلب و جگر چھلنی چھلنی سا ہو گیا۔ پروردگار عالم اپنے حبیب کے توسل سے ان کے درجات میں بلندیاں بخشے اور حضرت کو اپنے جوار رحمت میں اعلی سے اعلی مقام عطا فرمائے۔ میرے قلم کی روشنائی کی ہر بوند ان کی دہلیز پر خراج عقیدت کے نازک گل پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر محمد فاروق رضا برکاتی

بانی و مہتمم: جامعہ عشرہ مبشرہ، لونی، غازی آباد

☆☆☆

سید ریاض علی رضوی، ریاض بھیکم پوری

راز دار حقیقت و معرفت

علامہ محب آل محمد حضرت الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمہ۔

اس عالم آب و گل میں جو بھی آتا ہے جانے کے لیے ہی آتا ہے اور ہر جانے والا اپنے پیچھے رشتہ داروں اور متعلقین کو سوگوار چھوڑ جاتا ہے لیکن کچھ جانے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے جانے سے صرف رشتہ دار اور متعلقین ہی مغموم و رنجیدہ نہیں ہوتے بلکہ اطراف و اکناف کے علاقے بھی ماتم کدہ بن جاتے ہیں۔

ایسے ہی جانے والوں میں راز دار حقیقت و معرفت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ ہیں جنھوں نے احباب و اقارب کے علاوہ لاکھوں مریدین، ہزاروں شاگرد، درجنوں خلفا اور قرب و جوار کے لوگوں کو سوگوار چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔

بلا شبہ اس جانکاہ خبر نے مجھے اور یقینا اہل ہندوستان کو بہت صدمہ پہنچایا لیکن قضا و قدر کے فیصلے پر صبر کے علاوہ چارۂ کار نہیں۔ اس المناک موقع پر فقیر رضوی حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کے جملہ اقارب و لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور متعلقین کو تعزیت پیش کرتا ہے، اخیر میں دو تعزیتی شعر

تھا مدح خوانِ حیدر کرار دیکھئے   بیمار کربلا کا تھا بیمار دیکھئے

حافظ غلام جیلانی قادری(۱)

حضور نبیل ملت: ناشر مسلک اعلیٰ حضرت

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

افسوس صد افسوس اہلسنت کا ایک ستارہ اور ٹوٹا!

ابھی شہزادۂ حضور نبیل ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ ڈاکٹر ناہید احمد حیدری صاحب سے بذریعہ فون خبر موصول ہوئی کہ والدی مرشدی یادگار اسلاف، آبروئے اہل سنت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، عالم باعمل، حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری المعروف حضور نبیل ملت سجادہ نشیں خانقاہ حیدریہ سیوان بہار کا انتقال ہوگیا!!

یہ سن کر آنکھیں نم ہوگئیں، فوراً زبان پر جاری ہوا، **اناللہ واناالیہ رٰجعون۔**

حضور نبیل ملت سادہ مزاج، ملنسار، ہر وقت مسلک اعلیٰ حضرت کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ مریدین، متوسلین اور معتقدین کا ایک بڑا مؤثر حلقہ درونِ ملک و بیرون میں موجود ہے۔ زندگی وہی زندگی ہے جو فکر رضا اور مسلک اعلیٰ حضرت کے اجالے میں گذرے۔ مسلک اعلیٰ حضرت سے محبت حضور نبیل ملّت کے نصابِ زندگی میں شامل ہے۔ آپ کے معمولاتِ حیات کو دیکھ کر ماضی کی اکابر شخصیات کی یاد تازہ ہوجاتی تھی۔ بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل حضور نبیل ملت کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔ مولیٰ تعالیٰ سرکار حسنین کریمین کے صدقہ وطفیل پس ماندگان، مریدین ومعتقدین کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرما کر نعم البدل عطا فرمائے۔

شہزادۂ حضور نبیل ملت نے بتایا کہ کل بروز بدھ صبح ۱۱؍ بجے خانقاہ حیدریہ سیوان بہار میں نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

ہم نے بھی آج بعد نماز مغرب سنی غریب نواز مسجد میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا اور تمام عقیدت مندان نبیل ملت اور عاشقانِ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ سے شرکت کی گذارش کی۔

شریک غم: گدائے حضور تاج الشریعہ غلام جیلانی قادری

☆☆☆

---

(۱) خطیب و امام: سنی غریب نواز مسجد، بھساول

مولانامحمدنعمان قادری سراوستوی

اِن للّٰہ ما أخذ و له ما أعطی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اِن للّٰہ ما أخذ و له ما أعطی، و کل شیء عنده بأجل مسمّٰی

بقلب ملیء بالإیمان باللہ عز و جل، و راضٍ بقضائہٖ و قدرہٖ أتقدم بأحر التعازی، و أصدق المواساة إلیٰ فضیلة الشیخ السید ناهید أحمد القادری حفظه اللّٰہ و رعاہ، و أسرته الکریمة علیٰ وفاة فضیلة الشیخ العلامة السید نبیل احمد حیدر القادری، أسأل اللّٰہ تعالیٰ أن یغفر له، و یرحمه و یوسع مدخله، و ینقله من ضیق اللحود الی جنات الخلود إنه القادر علی ذلک، اللّٰهم ارحمه تحت الأرض، استره یوم العرض، و لا تخزه یوم یبعثون، یوم لا ینفع مال و لا بنون، اللّٰهم لا تحرمنا أجره، و لا تفتنا بعده، و ارزقنا الصبر و السلوان، إیانا فإیاکم أجمعین۔

أخوکم

محمد نعمان القادری ستراوستوی

متعلم جامعة الأزهر، القاهرة، مصر

☆☆☆

مولانا بلیغ الزماں شمیمی ازہری

الخبر الحزین

انا للہ و انا الیہ راجعون

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام۔

اطلعنا الآن علی ہٰذا الخبر الحزین فی منصتہ التواصل الاجتماعی علیٰ جدار سماحۃ الشیخ نعمان اختر فائق الجمالی، فیبالغ و الحزن الاسی نرنع تعازینا القلبیۃ الی صدیقنا العزیز السید عاکف الحیدری واسرتہ الکریمۃ فی وفاۃ جدہ الکریم السید نبیل احمد حیدر القادری سائلین اللّٰہ ان یتغمد الفقید برحمتہ ویدخلہ فسیح جناتہ وارزق اہلہ جمیل الصبر و السلوان، آمین۔

بلیغ الزماں شمیمی ازہری
متوطن: فیل خانہ، کولکاتا، متعلم: جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر

☆☆☆

مولانا محمد عبد المصطفی رضا مجیبي

موت العالِم موت العالَم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

بقلب مؤمن بالله عزّ و جلّ بمزید الرضا بقضاء الله و قدره بمزید الحزن و الاسی أتقدم بخالص العزاء و صادق المواساة الی سماحة الشیخ الدکتور السید ناهید أحمد حیدر القادري حفظه الله و مد ظله و أخي الکریم و صدیقي الحمیم الشیخ السید عاکف أحمد حیدر القادري سلمه السبحان السلام و أسرتهما الکریمة الفاقدة علی وفاة فضیلة الشیخ العلامة السید نبیل أحمد حیدر القادري -رحمه الله الحنان المنان- لقد کان الشیخ الراحل -رحمه الله- منارة في العلوم الشرعیة و القرآن الکریم و السنة و هو أحد کبار العلماء في إمارة بهار، و شیخا کبیرا لطریقة الصوفیة القادریة أرشد الناس إلی الصراط المستقیم و کان له -رحمه الله- دور کبیر في حفظ الدیني الإسلامي و الدعوة الی اللهِ تعالٰی في المجتمع الهندي. أسئل الله العظیم أن یتغمده بواسع رحمته و مغفرته، و یسکنه في الفردوس الأعلی مع النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین، وینزله منازل الأبرار، و ینعم علیه بعفوه و رضوانه، و یتقبل منه عمله الدؤوب في الدعوة الی الله و خدمة الإسلام و المسلمین، ویعوض الأمة و العلم عنه خیرا.

محبکم محمد عبد المصطفی رضا مجیبي
متوطن فلک نما، حیدر آباد. متعلم جامعة الأزهر الشریف، القاهرة، مصر.

مولانا محمد عارف حسین اشرفی (۱)

قوم مسلم کا ناقابل تلافی نقصان

بحضور نقیب الاولیا جانشین نبیل ملت   السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

آفتاب علم وحکمت، ماہتاب چرخ ولایت، مخدوم العلماء حضور نبیل ملت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدری علیہ الرحمہ کا وصال پر ملال صرف آپ کا یا اہل خانہ ہی کا یا صرف سلسلے کا ہی نہیں بلکہ تمام قوم مسلم کا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ عالم، فقیہ، مفتی، محدث پیر اور بزرگ تو ہر دور میں آتے رہیں گے مگر اب ایسی شخصیت کہاں جنہیں میں نبیل ملت کہہ سکوں کیونکہ حضرت نبیل ملت صرف عالم، فقیہ، مفتی، محدث، اور پیر ہی نہیں بلکہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی چلتی پھرتی عملی تفسیر تھے۔ یقیناً آپ کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا۔ لوگ تقریر وتحریر کے ذریعے دین کی خدمت کرتے ہیں مگر حضور نبیل ملت کا کسی مجلس میں تشریف لاکر مسکرادینا ہی مسلک اہل سنت کی تبلیغ واشاعت کے لیے کافی تھا۔

آج کے اسلامی معاشرے میں تعلیمی فقدان سے ہر کوئی واقف ہے اور ہر ایک اس کا رونا روتا ہے کہ کس طرح تعلیم کو عام سے عام تر کیا جائے مگر حضور نبیل ملت نے صرف کہا ہی نہیں بلکہ درجنوں دینی ادارے اور مذہبی تنظیمیں قائم فرما کر علم کی روشنی سے ایک جہاں روشن فرما دیا اور صبح قیامت تک یہ روشنی ان شاء اللہ باقی رہے گی!!

مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے کہ جب میں پہلی دفعہ حضور نبیل ملت سے اپنے ناظم اعلیٰ جناب محمود صاحب منگلاپور کے دولت کدے پر ملا تھا، میں نے حضرت سے دست بستہ عرض کیا حضور میری بحالی آپ کے قائم کردہ محبوب ادارہ مدرسہ حیدریہ ضیاء العلوم منگلاپور میں بحیثیت معلم ہوئی ہے، یہاں آکر مجھے معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں کی تخریبی ذہنیت کی وجہ سے حضرت کو دلی تکلیف پہنچی ہے جس کی وجہ سے ادارے کی فلاحیت اور تعلیم وتربیت پہ منفی اثر ہوا اور نظام تعلیم بکھر کے رہ گیا، بارگاہ عالیہ میں ناچیز اس کی تلافی کا طلبگار ہے نیز اس کی خواہش رکھتا ہے کہ اگر حضور اپنے قدوم میمنت سے ادارے کو نواز کر اس کی فلاح و بہبود کی خاطر دست دعا دراز کردیں تو نہایت ہی کرم ہوتا، حضرت نے تبسم ریزی کے ساتھ میری گذارش کو قبول فرما کر اپنے قائم کردہ محبوب ادارہ تشریف لے آئے اور ادارے کی فلاحیت اور تعلیم وتربیت کی نشونما کی خاطر دست دعا دراز فرمایا۔

بحمدہٖ تعالیٰ حضرت کے قدم اور دعا کی برکت سے ادارے کی فلاحیت میں چار چاند لگے، آج مدرسہ حیدریہ ضیاء العلوم منگلاپور میں اعدادیہ تا رابعہ کے طلبہ علوم دینیہ سے سیراب ہو رہے ہیں، آج بھی حضرت کی دعاؤں اور محبتوں کا اثر میرے دل و دماغ پر قائم ہے اور صرف میں ہی نہیں بلکہ تمام اہل سنت آپ کے غم میں شریک ہیں اللہ پاک حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے! آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) صدر المدرسین: مدرسہ حیدریہ ضیاء العلوم، منگلاپور، مشرقی چمپارن، بہار

مفتی محمد مختار عالم رضوی

ملت اسلامیہ کا ایک عظیم خسارہ

لک الحمد یا اللہ والصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

آفتاب شریعت ماہتاب طریقت آبروے سنیت حضرت علامہ الحاج سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمہ کا سانحۂ ارتحال ملت اسلامیہ کے لیے ایک عظیم خسارہ اور مریدین ومتوسلین کے لیے صدمۂ جاں کاہ ہے۔ موصوف علمی وروحانی اوصاف وکمالات کے ساتھ ساتھ گوناں گوں خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے، انہوں نے آخری دم تک ملک کے مختلف مقامات کا سفر فرما کر دین متین کی تبلیغ اور عشق رسالت کی تلقین فرمائی اور گم گشتگانِ راہ کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا، اپنے متعلقین، متوسلین کے قلوب کو عشق رسالت سے خوب خوب آراستہ فرمایا۔ حضرت کی ذات ملت کے لیے ایک عظیم سرمایہ تھی لیکن مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ حضرت کے متوسلین ومریدین کے لیے ان شاء اللہ الرحمن اب حضرت کے چشم وچراغ وجانشین پیر طریقت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید ناہید احمد صاحب حیدر القادری چشتی مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ سیوان ہی نشان منزل ثابت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے میں حضرت کے مرقد انور پر رحمت ونور کی بارش برسائے اور ان کے جانشین کو متعلقین اور متوسلین کے لیے بافیض بنادے اور جملہ مریدین ومتوسلین خصوصاً جناب ڈاکٹر عبدالرشید صاحب حیدری کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقط والسلام

گدائے تاج الشریعہ محمد مختار عالم رضوی
صدر: مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال
ناظم اعلیٰ: مدرسہ سلیمیہ فیض الاسلام
جامعہ سلیمیہ انوار تاج الشریعہ للبنات
کمرہٹی، کولکاتا-۵۸

☆☆☆

قاری مہتاب عالم امجدی (۱)

اہل سنت کا نا قابل تلافی نقصان

بخدمت اقدس

حضرت مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب قبلہ! السلام علیم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج ۲۵ ر نومبر ۲۰۱۹ء کو آپ کے والد ماجد حضور نبیل ملت مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کے وصال کی غم کن خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔ موت سے کسی کو چھٹکارا نہیں ہے لیکن کچھ شخصیات کی وفات سے صرف اہل خانہ ہی نہیں بلکہ دنیا غم زدہ ہوجاتی ہے۔ حدیث پاک میں اس کی طرف اشارہ ہے:

موت العالم موت العالم

حضرت کے رحلت فرمانے سے اہلسنّت کا نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر غریق رحمت کرے اور ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آپ کے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔

مہتاب عالم امجدی
امجد نگر، گھوسی، مئو (یوپی)

☆☆☆

مولانا جلال الدین ☆ مولانا شمیم اختر مصباحی ☆ مولانا محمد رضا مصباحی ☆ مولانا محمد اشتیاق احمد
مدرسین مدرسہ غوثیہ انوار العلوم

حضور نبیل ملت کا وصال پر ملال

یہ خبر نہایت ہی رنج وغم کرنے والی ہے کہ ملت کے بزرگ تاجدار اقلیم روحانیت حضور نبیل ملت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ حیدریہ، سیوان بہار کا وصال پر ملال ہو گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مدرسہ غوثیہ انوار العلوم کے تمام اساتذہ واراکین اس صبر آزما مرحلے پر صاحبزادگان، جملہ اہل خانہ، متعلقین ومحبین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

☆☆☆

---

(۱) امجد نگر، گھوسی، مئو (یوپی)

مولانا انیس الرحمن چشتی مصباحی (۱)

عالم اسلام کا ناقابل تلافی خسارہ

بخدمت پیر طریقت رہبر راہ شریعت الحاج الشاہ ڈاکٹر علامہ سیدنا **ہید احمد حیدر** القادری
سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان، بہار، الہند
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — خیریت طرفین احسن المطلوب

مر کے ٹوٹا ہے کہیں سلسلۂ قید حیات
مگر اتنا ہے کہ زنجیر بدل جاتی ہے

موت بندۂ مومن کے لیے عظیم تحفہ ہے، اللہ کے مقدس بندوں کی شان بے نیازی کا عالم یہ ہے کہ بعد مرگ بھی ان کا فیضان جاری وساری رہتا ہے اور کیوں نہ ہو، پیر کامل اپنے مرید کے لیے کائنات کے تمام ذرات سے حسین وجمیل ہوتا ہے جس سے جملہ اہل معرفت واقف ہیں۔ والدین اپنے بچوں کے لیے جبل رحمت سے کم نہیں ہوتے اور ان عظیم ذات کے انتقال پر تکلیف وملال اور دل کا مضمحل ہونا انسانی فطرت ہے۔ اللہ عزوجل اپنے محبوب کے صدقے جملہ اہل وعیال، مریدین ومتوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

پیر طریقت، رہبر شریعت، واقف معرفت، گل گلزار محبت پیکر خلوص وعقیدت حضرت العلام الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کا انتقال پر ملال عالم اسلام کا ناقابل تلافی خسارہ ہے۔ آپ صبر ورضا، خلوص ووفا، قناعت واستقامت کے کوہ پیما تھے، مذہب وملت کی گرانقدر خدمات آپ نے انجام دی اور ہزاروں گم گشتہ راہ صداقت وحقانیت کو راہ حق کا مسافر بنا دیا۔ ناچیز جب بھی حضرت سے ملا نہایت خلیق ومنکسر المزاج پایا اور آپ کے وعظ ونصیحت کا انداز نہایت مؤثر پایا۔

سرزمین چمپارن سے تعلق تو اس خانوادہ کا عرصۂ دراز پر محیط ہے اور ہر دور میں اہالیان چمپارن کے عقائد ونظریات کے تحفظ وبقا کی کوشش کی گئی اور اب بھی جاری ہے۔

اب حضرت کے باقی ماندہ کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا آپ کی ذمہ داری ہے اور تمام مریدین ومتوسلین ومعتقدین کے خوابوں کی تعبیر آپ ہی ہیں، ناچیز ہر موڑ پر آپ کے ساتھ ہے۔

فقط والسلام

انیس الرحمن (صحافی روزنامہ تاثیر، پٹنہ)

☆☆☆

---

(۱) صحافی: روزنامہ تاثیر

قاری اعجاز احمد سیوانی

علم وفضل کا ایک اور ستارہ ٹوٹا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شہزادۂ حضور نبیل ملت نقیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج الشاہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری خانقاہ حیدریہ حسن پورہ شریف سیوان کی بارگاہ میں حقیر فقیر سراپا تقصیر بہت ہمت جٹا کر غم والم میں ڈوبا ہوا نہایت عاجزانہ ملتجیانہ غلامانہ تعزیت پیش کرتا ہے۔

اتنا بڑا غم۔۔۔ اللہ اکبر۔۔۔

اللہ آپ کو اور تمام شہزادگان کو پورے خانوادۂ حیدریہ کو مخدومان کربلا کے صدقے صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضور قبلہ نقیب الاولیا صرف آپ اور شہزادوں کے سر سے شفقت پدری کا سایۂ محبت نہیں ہٹا بلکہ آج ایک عالم یتیم ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور قبلہ علیہ الرحمہ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور ہم غلاموں کو صبر کی توفیق بخشے اور حضور کا فیضان ہم سب پر جاری وساری رہے۔

شریک غم: فقیر قادری اعجاز احمد سیوانی

☆☆☆

وصیل احمد خاں

ملت کا عظیم خسارہ

بخدمت: پیر طریقت حضرت علامہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان بہار
السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر وعافیت ہوں گے

موت ایک ایسی تلخ حقیقت ہے جس سے انکار امر محال ہے۔ پیر طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کا انتقال پر ملال ملت کا عظیم خسارہ ہے۔

آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے سر سے والد گرامی کا سایہ اٹھ گیا ہے، بلکہ ہم مریدین ومتوسلین خود کو یتیم محسوس کر رہے ہیں اور ہم سب آپ کے رنج وغم میں برابر کے شریک ہیں۔

بہر کیف حضرت کے باقی کاموں کو آپ مکمل کرنے کی ہر ممکن سعی کریں اور ہم سب ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہیں آپ جب بھی ناچیز کو آواز دیں گے ان شاء اللہ ناچیز ضرور لبیک کہے گا۔ فقط والسلام

خاکپائے اولیا: وصیل احمد خاں

اہل نفرت کو بلا کر پیار سکھلاتا رہا
اس جہانِ پرفتن میں تھا محبت کا نبیل

باب چہارم- ربط و تعلق

مولانا عبدالمصطفی خان قادری[۱]

حضور نبیل ملت کے اساتذہ

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ نے جن آفتاب علم وفن واصحاب فکر ونظر سے علم کی تحصیل کی ہے ان میں سے جن کے نام معلوم ہو سکے ان کا مختصر تذکرے ذیل میں ملاحظہ کریں۔

(۱) فخر الاولیاء حضرت مولانا سید وکیل احمد حیدری علیہ الرحمہ

اس حوالے سے پہلا نام حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کے والد ماجد کا ہے۔ آپ کا نام سید وکیل احمد تخلص وکیل اور لقب فخر الاولیا ہے۔ آپ کی ولادت ۱۳۱۲؁ھ بمطابق ۱۸۹۵؁ء کو وطن مالوف، کاشانہ خلیل، حسن پورہ شریف، سیوان، بہار میں ہوئی، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد محبوب الاولیا حضرت مولانا سید خلیل احمد قادری علیہ الرحمہ سے حاصل کی اور اعلی تعلیم کے لیے آپ چھپرہ، پٹنہ، بنارس اور جونپور تشریف لے گئے آخر میں جونپور سے فراغت حاصل کی۔ آپ کا شعری شغف فطری وخاندانی تھا آپ کا کلام عربی فارسی اردو اور ہندی میں موجود ہے آپ اپنے والد ماجد کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے نیز آپ کے والد نے آپ کو خلافت واجازت سے نوازا اور خانقاہ عالیہ حیدریہ کا سجادہ نشین مقرر کر دیا آپ نے دعوت وتبلیغ اور رشد وہدایت کے میدان میں خدمات انجام دی آپ کی وفات ۲۴/ذی قعدہ ۱۳۹۳؁ھ بمطابق ۳۱/دسمبر ۱۹۷۲؁ء میں ہوئی آپ کا مزار شریف آستانہ عالیہ حیدریہ میں مرجع خلائق ہے۔

(۲) حضرت مولانا سید کفیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ

آپ حضور نبیل ملت کے چچا ہیں۔ آپ ۱۳۱۵؁ھ بمطابق ۱۸۹۸؁ء کو کاشانہ خلیل حسن پورہ شریف سیوان بہار میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی محبوب الاولیاء حضرت مولانا سید خلیل احمد حیدری قادری علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔ اس کے بعد مختلف مقامات پر جا کر بخاری شریف تک درس لیا آپ نے اپنے والد گرامی سے بیعت وخلافت حاصل کی۔ آپ ۱۹۲۶؁ء میں موضع پاکڑ ضلع صاحب گنج تشریف لے گئے وہاں چند ماہ قیام فرمایا پھر آپ جونکاوایا تین پہاڑ ضلع صاحب گنج جھارکھنڈ تشریف لے گئے جہاں پر جہالت وگمراہی چھائی ہوئی تھی آپ نے وہاں پر تقریبا ۴۵/سال تک دعوت وتبلیغ کا کام انجام دیا جس سے بہت سے بدمذہب اہل سنت وجماعت میں داخل ہوئے اور کثیر غیر مسلم افراد دامن اسلام سے وابستہ ہوئے ۱۹۷۱؁ء میں آپ خانقاہ عالیہ حیدریہ میں تشریف لائے اور ۱۴/محرم الحرام ۱۴۰۳؁ ہجری بمطابق ۱۹۸۲؁ء میں سفر آخرت فرمایا آپ کی تربت حسن پورہ قبرستان میں ہے۔

(۳) حضرت حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز مرادآبادی علیہ الرحمہ

حضور حافظ ملت مذہب اسلام کے سچے علمبردار اور قوم کے اصلاح کار تھے آپ کی تربیت ایک نیک سیرت والدین کے

---

[۱] کوٹیہ، مدنپور، دیوریا، یوپی

زیر سایہ ہوئی یہی وجہ ہے کہ آپ دیانتداری، اخلاق وکردار، زہد وتقوی اور صوم وصلوۃ کے پابند رہے آپ کی ابتدائی تعلیم ناظرہ قرآن سے شروع ہوئی آپ نے ناظرہ اور حفظ کی تعلیم اپنے والد ماجد اور فارسی وعربی کی ابتدائی تعلیم مولوی عبدالمجید صاحب مراد آبادی اور حافظ نور بخش صاحب سے حاصل کی۔ اس کے بعد گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ کی تعلیم کا سلسلہ موقوف ہوگیا اور آپ اپنے قصبہ بھوجپور کی بڑی مسجد کے خطیب اور مدرسہ حفظ القرآن کے صدر المدرسین مقرر ہو گئے وقت یوں ہی گزرتا رہا یہاں تک کی پانچ سال کا عرصہ گزر گیا۔ مراد آباد کے طبیب جناب مولوی حکیم محمد شریف کے اصرار پر آپ انہیں کے پاس پڑھنے لگے حکیم صاحب نے آپ کی ذہانت اور قابلیت کو دیکھتے ہوئے کہا میری مصروفیات زیادہ ہیں اور آپ کو پڑھانے کے لیے مجھے مزید مطالعہ کرنے کا وقت نہیں ملتا لہٰذا آپ تعلیم جاری رکھنے کے لیے جامعہ میں داخلہ لے لیجئے۔ حضور حافظ ملت نے ؁۱۳۳۹ھ کو تقریباً ۲۷ر سال کی عمر میں ”جامعہ نعیمیہ مراد آباد“ میں داخلہ لے لیا اور تین سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے لیکن حسب منشا تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے آپ نے کسی دوسرے مدرسے کی تلاش شروع کردی حسن اتفاق ؁۱۳۴۲ھ میں آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد میں منعقد ہوئی جس میں ہندوستان کے نامور علمائے اہلسنت تشریف لائے جن میں حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی علیہ الرحمہ بھی موجود تھے آپ نے حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے حصول علم کی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے فرمایا شوال ؁۱۳۴۲ھ سے اجمیر شریف آجاؤ۔

شوال المکرم ؁۱۳۴۲ھ میں حافظ ملت اپنے چند ہم اسباق دوستوں کے ساتھ اجمیر شریف پہنچے ان میں امام النحو حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی ومحدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب علیہما الرحمہ شامل تھے ان سبھی حضرات نے بارگاہ صدر شریعت سے اکتساب فیض کیا ؁۱۳۵۰ھ میں دورۂ حدیث کے بعد تعلیمی سلسلہ مکمل ہوا۔

آپ بحکم حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ۲۹ر شوال المکرم ؁۱۳۵۲ھ مطابق ۱۴ر جنوری ؁۱۹۳۴ء کو مبارک پور پہنچے اور مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم (واقع محلہ پرانی بستی) میں تدریسی خدمات میں مصروف ہوگئے۔ ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ آپ کے طرز تدریس اور علم وعمل کے چرچے عام ہوگئے اور تشنگان علم کا ایک سیلاب امڈ آیا جس کی وجہ سے مدرسہ میں جگہ کم پڑنے لگی اور ایک بڑی درسگاہ کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ آپ نے اپنی جدوجہد سے ؁۱۳۵۳ھ میں دنیائے اسلام کی ایک عظیم درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ کی بنیاد رکھی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا سب سے عظیم کارنامہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا قیام ہے جہاں سے فارغ التحصیل علما ہند کی سرزمین سے لے کر ایشیا، یورپ، امریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں دین اسلام کے سربلندی اور مسلک اعلی حضرت کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں۔

آپ نے اعلی حضرت مولانا سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کچھوچھوی سے شرف بیعت حاصل کی نیز انہوں نے آپ کو خلافت عطا کی۔ حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی آپ کو اپنی خلافت سے نوازا۔ یکم جمادی الاخریٰ ؁۱۳۹۶ھ مطابق ۳۱ر مئی ؁۱۹۷۶ء رات گیارہ بج کے پچپن منٹ پر آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی آخری آرام گاہ الجامعۃ الاشرفیہ

مبارک پور کے صحن میں قدیم دار الآ قامہ کے مغربی جانب اور عزیز المساجد کے شمال میں واقع ہے۔ اللہ تبارک وتعالی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا علمی عملی وروحانی فیضان عام فرمائے اور ان کی عظیم یادگار الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کو ہر لحہ فروغ واستحکام بخشے

(۴) حضرت علامہ محدث محمد ثناء اللہ امجدی علیہ الرحمہ

فخر المحدثین حضرت علامہ محمد ثناء اللہ امجدی محدث مئوی علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت ۲۴/ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۲/ جولائی ۱۹۱۰ء کو محلہ قاضی داموپورہ، مئوناتھ بھنجن قدیم ضلع اعظم گڑھ میں ہوئی محدث ثنا اللہ علیہ رحمہ نے تعلیمی سلسلہ مدرسہ عربیہ دار العلوم مئو سے شروع کیا اور امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے تین خلفا حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی گھوسوی حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خان بریلوی اور حضور محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد گورداسپوری علیہم الرحمہ سے درس حدیث کا علم پاکر ۱۹۳۵ء میں آپ نے فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد آپ نے مسند تدریس خصوصاً دار الحدیث کی مسند کو رونق بخشی۔

حضرت محدث ثناء اللہ مئوی علیہ الرحمہ جن مدارس اسلامیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے ان مدارس کے نام یہ ہیں (۱) الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی میں ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک (۲) مدرسہ بحر العلوم، مئو میں ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء تک (۳) دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف میں ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۱ء تک (۴) دار العلوم شاہ عالم، احمد آباد میں ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۳ء تک (۵) بحر العلوم لطیفیہ، کٹیہار میں ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۶ء تک (۶) مدرسہ علمیہ انوار العلوم، سرکاہی شریف میں ۱۹۶۷ء سے ۱۹۶۸ء تک (۷) مدرسہ بحر العلوم، مئو میں ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۲ء تک (۸) دار العلوم مظہر اسلام، بریلی شریف میں ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۵ء تک (۹) جامعہ فاروقیہ، بنارس میں ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۸ء تک (۱۰) دار العلوم منظر حق ٹانڈہ میں ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۳ء تک آپ تقریبا ۴۲/ سال تک شیخ الحدیث کے مسند پر فائز رہے۔

آپ کے مشہور ومعروف تلامذہ میں سے کچھ کے نام یہ ہیں (۱) مفتی شریف الحق امجدی نائب مفتی اعظم علیہ الرحمہ (۲) علامہ حافظ عبد الروف صاحب بلیاوی (۳) حضرت مولانا مفتی عبد المنان علیہ الرحمہ شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی (۴) حضرت مولانا مفتی مجیب اشرف اعظمی علیہ الرحمہ (۵) مولانا بدر عالم صاحب مدرسہ بحر العلوم مئو۔ (۶) حضرت نبیل ملت مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ

حضرت محدث ثنا اللہ علیہ الرحمہ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور آپ نے محدث ثنا اللہ علیہ الرحمہ کو اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔ ۲۴/ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۵/ اگست ۱۹۹۰ء کو بوقت ۹/ بجے آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اور آپ اپنی آبائی زمین میں جو مدرسہ بحر العلوم کے پچھّم جانب واقع ہے وہیں پر سپرد خاک ہوئے۔

☆☆☆

مولانا عبدالمنان خاں قادری (۱)

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کے خلفا

مشائخ میں خلافت واجازت دینے کا معمول بہت قدیم ہے۔ خلافت واجازت دینے کا مقصد دین واصولِ دین کا فروغ ہے۔ مشائخ خلافت کے باب میں بہت محتاط رہے ہیں۔ بعض خانقاہوں میں کٹھن مجاہدات کے بعد ہی سند خلافت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی نے غیر عالم کو کبھی خلافت سے نہیں نوازا۔ آپ کے خلفا علوم وفنون اور تقویٰ و پارسائی کی جس منزل پہ فائز نظر آتے ہیں اس کی مثال مشکل سے پیش کی جاسکتی ہے۔ حضور نبیل ملّت بھی کسی کو خلافت دینے میں بڑے محتاط تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں صرف اٹھارہ افراد ہی کو خلافت واجازت سے مشرف فرمایا۔ ذیل میں ان کا مختصر تعارف پیش ہے۔

(۱) ڈاکٹر مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب

نام ونسب: سید ناہید احمد حیدر القادری، حسینی سید۔

والد: مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری المعروف بہ نبیل ملت تاجدار اقلیم روحانیت علیہ الرحمہ۔

تاریخ ولادت: ۲۳/محرم ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۲/اپریل ۱۹۶۸ء

جاے ولادت: کاشانہ خلیل، حسن پورہ شریف، سیوان، بہار۔

آبائی وطن: حسن پورہ شریف

مادر علمی: دار العلوم مخدومیہ انوار العلوم، عشری حسن پورہ، غوث الوری عربی کالج سیوان، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، مدرسہ حنفیہ بحر العلوم مئو، مظفر پور یونیورسٹی۔

اسناد: عالمیت، فضیلت، تحتانیہ وسطانیہ، فوقانیہ، مولوی، عالم، فاضل عربی، فاضل اردو، فاضل فارسی، ایم اے، پی ایچ ڈی۔

بیعت وارادت: حضور نبیل ملت مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ۔

اجازت وخلافت: والد ماجد حضور نبیل ملت اور حضور ریحان ملت مولانا محمد ریحان رضا خان رحمانی میاں علیہما الرحمہ۔

منصب: سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ۔ بہت سے مدارس کے سرپرست۔

تصنیف: ۱: مے خانہ عشق (نعتیہ دیوان) ۲: فرضی نام و پیام (غزلیہ خط) ۳: گلشن مدینہ ۴: ماڈرن تبلیغ ۵: گلزار سخن ۶: دیوان ناہید ۷: عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت۔

اولاد: ۳/صاحبزادے اور ۱/صاحبزادی۔

---

(۱) استاذ: مدرسہ نبلیہ احیاء العلوم، موہن پور، سیتامڑھی

(۲) مولانا محمد ممنون الحق حیدری صاحب

نام ونسب: محمد ممنون الحق حیدری

والد: مولوی صوفی محمد انوار الحق حیدری علیہ الرحمہ

تاریخ ولادت: ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۴/ اگست ۱۹۷۶ء

جائے ولادت: گلشن عبدالکریم، نوتنوا

آبائی وطن: نوتنوا، مغربی چمپارن بہار

مادر علمی: مدرسہ حیدریہ اہلسنت نوتنوا، مدرسہ اسلامیہ حیدریہ ضیاء العلوم کلیانپور، جامعہ حبیبیہ رضویہ گوپی گنج، یوپی، جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی یوپی، جامعہ اسلامیہ روناہی فیض آباد یوپی، جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس یوپی۔

اسناد: عالمیت، فضیلت، وسطانیہ، فوقانیہ، عالم (فاضل بہار مدرسہ بورڈ)، معلم (جامعہ اردو علی گڑھ)

فراغت: جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہ بنارس ۱۹۹۵ء

بیعت وارادت: حضور نبیل ملت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان۔

اجازت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان۔

منصب: پرنسپل جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم بڑھنپورہ بکھرا، ضلع مظفر پور۔

نگراں: مخدوم سید احمد چرم پوش اکیڈمی

شادی خانہ آبادی: ۲۹/ فروری ۱۹۹۶ء

مشغلہ: درس وتدریس وروحانی علاج ومعالجہ

اولاد: ۵/ صاحبزادیاں اور ۳/ صاحبزادے

(۳) مولانا محمد عظیم اللہ حیدری قادری علیہ الرحمہ

نام: محمد عظیم اللہ حیدری قادری

والد: عبداللہ عرف بھولا انصاری

تاریخ ولادت: ۱/ نومبر ۱۹۶۳ء مطابق ۱۴/ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۳ھ

جائے ولادت: کلیانپور

آبائی وطن: کلیانپور، مشرقی چمپارن، بہار۔

مادر علمی: مدرسہ اسلامیہ حیدریہ ضیاء العلوم منگلاپور، مدرسہ اسلامیہ انجمن رضا رام پور، مدرسہ جنیر وا مشرقی چمپارن۔ مدرسہ

اسلامیہ مقاصد العلوم جونپور۔

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ۔

شادی خانہ آبادی: ۱۹۸۰ء

اولاد امجاد: ۱/صاحبزادہ اور ۳/صاحبزادیاں۔

تاریخ وصال: ۱۹/ستمبر ۲۰۱۳ء

(۴) مولانا سید نیاز وارث حیدری مصباحی صاحب

نام: نیاز وارث، المعروف بہ حضرت بابا صوفی دانا شاہ وارثی صاحب

والد ماجد: سید منیر احمد وارثی المعروف بہ حضرت سید آستانہ شاہ وارثی۔

تاریخ ولادت: ۶/ذیقعدہ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۷/اگست ۱۹۵۲ء بروز سوموار صبح صادق

جائے ولادت: موڑا شریف

آبائی وطن: موڑا شریف، مشرقی، چمپارن

مادر علمی: مدرسہ اسلامیہ بتیا، چمپارن، مدرسہ اسلامیہ قرآنیہ سمرا، مشرقی چمپارن، الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ (یو پی)

اسناد: حفظ، قرات، عالمیت، فضیلت

بیعت وارادت: محبوبِ الاولیاء حضور سرکار صوفی سید منصب خادم ومتولی آستانہ عالیہ موڑا شریف چمپارن

اولاد: ۴/صاحبزادے

خلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ۔

(۵) مولانا محمد فیروز احمد حیدری صاحب

نام: فیروز احمد حیدری قادری

والد ماجد: جناب احمد حسین حیدری

تاریخ ولادت: ۱۸/ربیع الاول شریف ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۰/نومبر ۱۹۸۷ء

جائے ولادت: نانہال مریدہ چک جیودھار، مشرقی چمپارن، بہار۔

آبائی وطن: دلاور پور درگاہ شریف، مشرقی چمپارن، بہار۔

مادر علمی: مدرسہ نظامیہ دلاور پور، مدرسہ اسلامیہ حیدریہ کلیان پور مشرقی چمپارن، مدرسہ حیدریہ بدر العلوم میدن سرسیاں، مشرقی چمپارن، جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم بڑھن پورہ، بکھرا، مظفر پور بہار، جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہ بنارس، مولانا آزاد نیشنل

اردو یونیورسٹی حیدرآباد۔

فراغت: جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہ بنارس ۲۰۰۷ء

اسناد: عالمیت، فضیلت، وسطانیہ، فوقانیہ، مولوی، عالم، فاضل ایم اے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد۔

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ۔

منصب: نائب صدر المدرسین جامعہ وکیلیہ تیغیہ بڑھنپورہ، بکھرا، مظفر پور۔

شادی خانہ آبادی: ۱۲/ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ

اولاد: ۳/صاحبزادے اور ۲/صاحبزادیاں

تصنیف وتالیف: 1: دیوان فیروز (غیر مطبوعہ) 2: عشق جاودانی مجموعہ نعت (غیر مطبوعہ) 3: محور عشق مجموعہ مناقب (غیر مطبوعہ) 4۔ حیات خوش رنگ مجموعہ غزل (غیر مطبوعہ) 5-سوغات نکاح مجموعہ سہرا (غیر مطبوعہ)

(۶) مولانا شکیل احمد حیدری علیہ الرحمہ

نام: محمد شکیل احمد

والد ماجد: محمد کتاب علی انصاری

یوم ولادت: ۲۲/جنوری ۱۹۴۴ء

جائے ولادت: رنڈیہا، مشرقی چمپارن، بہار

آبائی وطن: رنڈیہا، مشرقی چمپارن، بہار

مادر علمی: مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ بہار ۱۹۶۵ء

اسناد: وسطانیہ، فوقانیہ، عالم، فاضل (بہار مدرسہ بورڈ)

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ

مشغلہ: درس وتدریس اور امامت وخطابت

اولاد امجاد: ۱/صاحبزادہ اور ۱/صاحبزادی

تاریخ وفات: ۱۴/جنوری ۲۰۱۶ء

(۷) حافظ محمد شمس الحق حیدری صاحب

نام: محمد شمس الحق حیدری

والد ماجد: جناب مسئول انصاری

تاریخ ولادت: ۲۰؍جولائی ۱۹۴۵ء

جاے ولادت: رمڈیہاں، مشرقی، چمپارن، بہار

آبائی وطن: رمڈیہاں، مشرقی، چمپارن، بہار

مادر علمی: مدرسہ اسلامیہ مقاصد العلوم جنیر وا، مغربی چمپارن بہار

فراغت: مدرسہ مقاصد العلوم ۱۹۶۳ء

اسناد: حفظ وقراءت عالم (بہار مدرسہ بورڈ)

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ

ادائیگی حج: ۲۰۱۳ء

اولاد: ۴؍صاحبزادے اور ۴؍صاحبزادیاں

(۸) حافظ ڈاکٹر محمد جوہر علی حیدری صاحب

نام: محمد جوہر علی

والد ماجد: محمد وارث علی

تاریخ پیدائش: ۱۰؍شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ مطابق ۸؍فروری ۱۹۶۰ء

جائے ولادت: موہن پور، بریار پور، سیتامڑھی، بہار

آبائی وطن: موہن پور، بریار پور، سیتامڑھی، بہار

مادر علمی: مدرسہ رحمانیہ مہسول سیتامڑھی

فراغت: مدرسہ رحمانیہ مہسول سیتامڑھی ۱۹۷۱ء پی ایچ ڈی ۲۰۱۴ء بہار یونیورسٹی

اسناد علمی: حفظ وقراءت وسطانیہ، فوقانیہ، مولوی، عالم، فاضل (بہار مدرسہ بورڈ) ڈاکٹریٹ پی ایچ ڈی

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ

شادی خانہ آبادی: ۱۵؍مارچ ۱۹۸۶ء

اولاد امجاد: ۲؍صاحبزادے اور ۳؍صاحبزادیاں

(۹) مولانا عبد الغنی شاہ حیدری مصباحی علیہ الرحمہ

نام: عبد الغنی شاہ حیدری

والد: الحاج محمد جماعت علی شاہ حیدری

تاریخ ولادت: ۱؍جنوری ۱۹۴۵ء

جائے ولادت: ستوا پور

آبائی وطن: ستوا پور، ڈی کے شکار پور، مغربی چمپارن، بہار

مادر علمی: الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی

فراغت: الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ۱۹۶۸ء

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان

اولاد: ۴؍صاحبزادیاں اور ۲؍صاحبزادے

وصال: ۱۴؍مارچ ۲۰۱۸ء

(۱۰) مولانا محمد اسرافیل حیدری صاحب

نام ونسب: محمد اسرافیل حیدری

والد: مولوی وکیل احمد حیدری

جائے ولادت: نوتنوا

آبائی وطن: مقام نوتنوا پوسٹ منیاری ضلع مغربی چمپارن بہار

تاریخ ولادت: ۱۸؍نومبر ۱۹۷۱ء

مادر علمی: مدرسہ اسلامیہ ملدھیا پوکھرہا، الجامعۃ الاسلامیہ روناہی ضلع فیض آباد یوپی، جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہ بنارس یوپی

بیعت وارادت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ

اجازت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان

منصب: شیخ الحدیث جامعہ عربیہ دارالنور مدارالعلوم۔ کانپور یوپی

اسناد: عالمیت، فضیلت؛ منشی، مولوی، عالم، فاضل عربی، فاضل فارسی الہ آباد بورڈ، وسطانیہ تا فاضل بہار بورڈ۔ معلم (جامعہ اردو علی گڑھ)

اولاد: ۲؍صاحبزادے اور ۱؍صاحبزادی

(۱۱) مولانا محمود الظفر مصباحی حیدری

نام ونسب: محمود الظفر مصباحی

والد ماجد: محمد نجیب الرحمن

تاریخ ولادت: ۸؍شوال المکرم ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۸؍دسمبر ۱۹۶۹ء

جائے ولادت: بڑھنپورہ

آبائی وطن: بڑھنپورہ، بکھرا، مظفر پور بہار

مادر علمی: ضیاء الاسلام ٹکیہ پاڑہ، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

فراغت: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ۱۹۹۳ء

اسناد علمی: حفظ، قرآت، عالمیت، فضیلت، منشی، مولوی، عالم، کامل، فاضل (یوپی مدرسہ بورڈ) تحتانیہ۔ وسطانیہ، فوقانیہ، مولوی بہار مدرسہ بورڈ۔

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ

اولاد امجاد: ۳/صاحبزادیاں اور ۴/صاحبزادے

تصنیف وتالیف: حیدری نماز، بسم اللہ کا حسن کرشمہ

(۱۲) مولانا محمد رجب علی برکاتی

نام: محمد رجب علی انصاری

والد: محمد سلیمان مرحوم

تاریخ ولادت: ۱۵/مارچ ۱۹۵۴ء

جائے ولادت: جے پوروا

آبائی وطن: لوکھوا ضلع بلرامپور یوپی

مادر علمی: الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، جامعہ مدینۃ العربیہ سلطان پور، فراغت جامعہ مدینۃ العربیہ سلطان پور ۱۹۷۶ء

منصب: شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہ بنارس

بیعت وارادت: حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان، مارہرہ شریف

خلافت واجازت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ وشارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ

تصنیف: حقوق زوجین

اولاد: ۴/صاحبزادے اور ۲/صاحبزادیاں۔

(۱۳) مولانا عبدالمحیط صاحب

نام: عبدالمحیط

والد: قاری عبدالعظیم انصاری

تاریخ ولادت: ۱۱؍نومبر ۱۹۸۳ء

جاے ولادت: محلہ رضا نگر بجرڈیہہ بنارس

آبائی وطن: محلہ رضا نگر، بجرڈیہہ، بنارس

مادر علمی: جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

فراغت: جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس ۲۰۰۰ء

اسناد علمی: عالمیت وفضیلت

پیرومرشد: حضور حبیب ملت حضرت علامہ سید غلام محمد صاحب قبلہ سجادہ نشیں خانقاہ حبیبیہ دھام نگر شریف اڑیسہ

خلافت و اجازت: حضور نبیل ملت حضرت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ وشیر بنگال خلیفہ حضور شارح بخاری حضرت علامہ شمیم الزماں صاحب قبلہ

شادی خانہ آبادی: ۱۴؍شوال المکرم ۱۴۲۷ھ بمطابق ۷؍نومبر ۲۰۰۶ء

اولاد امجاد: ۲؍صاحبزادیاں اور ۱؍صاحبزادہ

(۱۴) حافظ محمد نور الہدیٰ صاحب

نام: محمد نور الہدی

تاریخ ولادت: ۲؍جنوری ۱۹۷۷ء

جاے ولادت: پسنولی ساگر

آبائی وطن: پسنولی ساگر مہاراج گنج سیوان بہار

مادر علمی: مدرسہ غوثیہ انوار العلوم ارنڈہ بہار

اسناد: حفظ، مولویت

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ

فراغت: مدرسہ غوثیہ انوار العلوم مولویت ۱۹۸۹ء

اولاد امجاد: ۳؍صاحبزادیاں ۱؍صاحبزادہ

(۱۵) مفتی سید محمد فاروق رضوی مصباحی

نام ونسب: سید محمد فاروق رضوی

والد ماجد: سید معز اللہ حبیبی

تاریخ پیدائش: ۱۷/ اکتوبر ۱۹۶۰ء

آبائی وطن: رسول پور قاضی، ڈاک خانہ کوہ خراج، ضلع قدیم الہ آباد موجودہ ضلع کوشامبی

مادر علمی: مکتب اصلاحیہ پور خاص کوشامبی، دار العلوم امجدیہ ناگپور، مدرسہ ندائے حق جلالپور فیض آباد، جامعہ حبیبہ الہ آباد، الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ، مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ۔

فراغت: الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ۱۹۸۳ء

اسناد: عالمیت، فضیلت

بیعت وارادت: مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت علامہ مصطفی رضا خان علیہ الرحمہ

خلافت واجازت: جامع السلاسل حضرت مولانا سید مرتضی علی قادری وحضور نبیل ملت علیہ الرحمہ۔

مشغلہ: درس وتدریس اور فتوی نویسی

منصب: صدر مفتی مدرسہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

شادی خانہ آبادی: ۱۹۸۶ء

اولاد امجاد: ۵/ صاحبزادے اور ۱/ صاحبزادی

(۱۶) مولانا یعقوب خان مصباحی

نام: محمد یعقوب خان مصباحی

والد: محمد مقبول احمد خان صاحب

تاریخ ولادت: ۱/ ستمبر ۱۹۶۵ء

جاے ولادت: پکڑی، تھانہ دودھارا، ضلع سنت کبیر نگر یوپی

آبائی وطن: مقام وپوسٹ پکڑی تھانہ دودھارا، ضلع سنت کبیر نگر یوپی

مادر علمی: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

فراغت: الجامعۃ الاشرفیہ ۱۹۸۵ء

بیعت وارادت: حضور تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان

خلافت واجازت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ

مشغلہ: درس وتدریس

منصب: پرنسپل مدرسہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہ بنارس

اولاد: ۱؍صاحبزادہ ۴؍صاحبزادیاں

(۱۷) مولانا نثار احمد حیدری منظری

نام: نثار احمد

والد ماجد: شیخ ریاست علی

تاریخ ولادت: ۷؍جولائی ۱۹۷۰ء

جائے ولادت: جونکا شریف

آبائی وطن: جونکا شریف، وایا تین پہاڑ، صاحب گنج جھارکھنڈ

مادر علمی: جامعہ قدیریہ نعیمیہ، دار العلوم نعیمیہ مرادآباد، دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

اسناد: عالمیت، فضیلت

فراغت: جامعہ قدیریہ نعیمیہ مرادآباد

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ

اولاد امجاد: ۴؍صاحبزادے

(۱۸) مولانا محمد شوکت علی حیدری منظری

نام: شوکت علی حیدری

والد: مولوی عین الحق حیدری

تاریخ ولادت: ۱۹۶۸ء

جاے ولادت: میدن سرسیاں

آبائی وطن: میدن سرسیاں مشرقی چمپارن بہار

مادر علمی: مدرسہ حیدریہ ضیاء العلوم منگلا پور مشرقی چمپارن، مدرسہ شمس العلوم گھوسی مئو، منظر اسلام بریلی شریف

فراغت: منظر اسلام بریلی شریف ۱۹۹۰ء

اسناد: عالمیت، فضیلت، تحتانیہ، وسطانیہ، فوقانیہ، مولوی، عالم فاضل بہار مدرسہ بورڈ، ایم اے

بیعت وخلافت: حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ

☆☆☆

مولانا محمد ممنون الحق حیدری (۱)

خانوادہ حیدریہ و خانوادہ رضویہ

مجدد دین و ملت امام عشق و محبت اعلی حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ و الرضوان کی ذات والا صفات محتاج تعارف نہیں۔ آپ کی خدمات دینیہ کا ہر کوئی معترف اور تبحر علمی کا قائل ہے۔ آپ کی عظیم دینی و ملی خدمات کی بنیاد پر عوام و خواص آپ اور آپ کے خانوادہ سے حد درجہ محبت کرتے ہیں۔ خانوادہ حیدریہ صوبہ بہار کا ایک علمی و دینی خانوادہ ہے جس کے مراسم و تعلق خانوادہ رضویہ بریلی شریف سے گہرے ہیں۔ اس سلسلے میں خانوادۂ حیدریہ کے چند حضرات کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی ہے جسے ہم قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

فخر الاولیاء حضرت علامہ سید وکیل احمد حیدری علیہ الرحمہ (و ۱۳۱۲؁ھ م ۱۳۹۳؁ھ) آپ کے فرزند حضرت نبیل ملت علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۵۹؁ھ کو ہوئی تو آپ نے شاہ احمد رضا ۱۳۵۹؁ھ اور شاہ حامد رضا ۱۳۵۹؁ھ تاریخی نام تجویز فرمایا۔ کوئی دوسرا نام بھی تاریخی نکال سکتے تھے مگر آپ نے شاہ احمد رضا اور شاہ حامد رضا ہی رکھا۔ اس سے اعلی حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے عقیدت و الفت معلوم ہوتی ہے۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد نور العارفین حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت مولانا سید محمد نذیر المعروف بہ ”سید نذیر الزماں“ الملقب بہ ”نوشتہ نوری“ سے بھی حضور فخر الاولیاء علیہ الرحمہ کو دلائل الخیرات شریف و حزب البحر شریف کی اجازت حاصل تھی۔ اس طرح آپ کا ایک واسطہ سے اعلی حضرت علیہ الرحمہ کے پیر خانہ سے سلسلہ اجازت پہنچ جاتا ہے۔

شہزادہ فخر الاولیاء حضرت نبیل ملت مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کو بچپن ہی سے اعلی حضرت علیہ الرحمہ سے قلبی محبت تھی۔ آپ نے زمانہ طالب علمی میں ایک مرتبہ بریلی شریف حاضری دی اور بعد فراغت دو مرتبہ درگاہ اعلی حضرت علیہ الرحمہ کی زیارت سے مستفیض ہوئے۔ آپ اپنی مجلسوں میں اکثر اعلی حضرت علیہ الرحمہ کا ذکر جمیل کیا کرتے تھے اور اپنی تقریروں میں اشعار رضا بھی گنگنایا کرتے تھے۔

صاحبزادہ نبیل ملت مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب جب مدرسہ مخدومیہ انوار العلوم عشری حسن پورہ میں زیر تعلیم تھے۔ اسی دوران ۱۹/ اپریل ۱۹۸۲؁ء کو نبیرۂ اعلی حضرت حضور ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں عرف رحمانی میاں علیہ الرحمہ مدرسہ ھذا میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس حضرت مولانا خلیل الرحمن صاحب دیناج پوری و دیگر حضرات

---

(۱) پرنسپل: جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم بڑھن پورہ، بکھرا، مظفر پور، بہار

بیٹھے تھے اور مولانا سید ناہید احمد صاحب بار بار حضور رحمانی میاں علیہ الرحمہ کے قریب جانے کی کوشش کرتے تھے مگر اساتذہ یہ کہہ کر واپس کر دیتے کہ ابھی بچوں کا کوئی کام نہیں ہے جب ضرورت ہوگی تو آپ کو بلا لیا جائے گا۔ یہ سب ماجرا حضور ریحان ملت علیہ الرحمہ ملاحظہ فرما رہے تھے۔ حضور رحمانی میاں نے آپ کو بلایا اور پوچھا کہ کس لیے بار بار آ رہے تھے تو آپ نے عرض کیا کہ بزرگوں کے پاس بیٹھنے اور ان کی بات سننے کی غرض سے آ رہا تھا تا کہ کچھ فیض و نصیحت حاصل ہو۔ پھر حضور رحمانی میاں علیہ الرحمہ نے تعارف وغیرہ پوچھا اور ایک کاغذ نکالا اور اس پر کچھ لکھا۔ جب حضور رحمانی میاں علیہ الرحمہ تشریف لے جانے لگے تو آپ کو ایک کاغذ دیا اور کہا اسے سنبھال کر رکھئے گا۔ جب اس کاغذ کو کھول کر دیکھا تو وہ خلافت نامہ تھا۔

بعدہ تقریباً ہر ماہ آپ کے نام حضور رحمانی میاں علیہ الرحمہ کے خطوط آتے رہتے۔ جس میں حال و خیریت اور تعلیم کے متعلق پوچھتے رہتے۔ نیز آپ کو مقالہ لکھنے پر زور دیتے۔ اسی وجہ سے آپ نے چند مضامین بھی لکھے۔ جو ''ماہنامہ اعلیٰ حضرت'' میں شائع ہوئے۔ یہ حضور رحمانی میاں علیہ الرحمہ کی شفقت و محبت آپ پر تھی۔ نیز یہ حضور رحمانی میاں علیہ الرحمہ کی سادات سے محبت و اصاغر نوازی پر دال ہے۔ افسوس کہ چند سال بعد حضور ریحان ملت علیہ الرحمہ ۱۸/رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء کو وصال فرما گئے۔ جس سے مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب اپنے مہربان مرشد مجازی کی شفقت و محبت سے محروم ہو گئے۔

شہزادۂ ریحان ملت حضرت مولانا سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کو جب معلوم ہوا کہ میرے پدر بزرگوار حضور ریحان ملت علیہ الرحمہ کے جو خلیفہ مولانا سید ناہید احمد صاحب ہیں ان کے والد ماجد مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری صاحب ہیں تو آپ نے ۲۵/شوال ۱۴۰۹ھ کو حضور نبیل ملت کو خلافت و اجازت دی۔

مقام کلیان پور، منگلا پور ضلع چمپارن میں غالباً ۱۹۹۴ء کو سرکار مدینہ کانفرنس کا انعقاد ہونا طے پایا۔ جس میں سرپرستی وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ کی اور صدارت تاجدار اقلیم روحانیت حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کی تھی۔ ایک صاحب حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی تاریخ لینے بریلی شریف گئے اور تاریخ اس نام پر لی گئی کہ حضور ہمارے یہاں ایک پیر آتے ہیں جن میں فلاں فلاں اوصاف قبیحہ ہیں اور وہ موصوف عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ٹالتے رہے کیوں کہ ان کی نگاہ ولایت دیکھ رہی تھی کہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ مگر بہت اصرار کرنے کے بعد دعوت قبول فرما لی اور آنے کا وعدہ کر لیا۔

متعینہ تاریخ کو حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ قدوم میمنت لزوم فرما کر اہل بستی کو مشرف کیا۔ سرکار مدینہ کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی تو تقریر کرنے کے لیے حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کو اسٹیج پر مدعو کیا گیا، آپ خطاب فرما کر اسٹیج پر ہی بیٹھ گئے پھر تھوڑی دیر بعد حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی آمد ہوئی تو حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کھڑے ہو کر استقبال کیا اور مصافحہ و معانقہ فرمایا حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ تقریر کے لیے کھڑے ہوئے تو کرسی پیش کی گئی تو آپ نے یہ کہ کر مسترد فرما دیا کہ سید صاحب نیچے بیٹھے ہیں اور ہم کیسے کرسی پر بیٹھیں۔ پھر جب بار بار اصرار کیا گیا تو آپ نے غصہ ہو کر ڈانٹا جس سے وہ لوگ خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا احترام سادات تھا کہ ایک آل رسول کے سامنے کرسی پر بیٹھنا گوارا نہ فرمایا۔ جب آپ نے خطاب کرلیا تو صلاۃ وسلام ہوا۔ بعد سلام دعا کے لیے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کو کہا مگر حضونبیل ملت حضور تاج الشریعہ کو دعا کرنے کے لیے اصرار فرمایا تو بہت اصرار کے بعد حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے دعا فرمائی۔

جلسہ کے بعد آپ دونوں بزرگ قیام گاہ تشریف لائے تو جس نے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو حضور نبیل ملت کے تعلق سے غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی ناکام و نامراد کوشش کی تھی اس سے حضور ازہری میاں علیہ الرحمہ نے کہا تم نے جھوٹ بولا ہے اور تم نے دھوکہ دیا ہے ہم تجھے کبھی بھی معاف نہیں کریں گے۔ سید صاحب کے متعلق پر پیگنڈا کرتے ہو۔ یہ سب سننے کے بعد وہ دم بخود ہوکر رہ گیا، پھر وہاں کے عوام وخواص دونوں پر دونوں بزرگوں کے درمیان آپسی محبت کا پتہ چلا نیز دونوں بزرگوں کی فراست سمجھ میں آئی۔

ان تمام باتوں کی نظر نوازی کے بعد یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ دونوں خانوادوں کے مابین مراسم و تعلق گہرے ہیں۔ اللہ تعالی دونوں خانوادوں کے آپسی الفت ومحبت کو قائم ودائم رکھے آمین۔

☆☆☆

جس کی صحبت سے حیا آئے یہاں کاذب کو بھی
حق کو حق کہتا رہتا ، وہ تھا صداقت کا نبیل

باب پنجم - زہد و تقویٰ

مولانا عبدالخالق اشرفی راج محلی (۱)

حضور نبیلِ ملّت: جامع شریعت وطریقت

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم امابعد!

غالباً ۱۹۷۵ء میں پہلی بار پیر طریقت رہبر شریعت، غواص بحر معرفت، واقف اسرارِ حقیقت علامہ مولانا سیّد شاہ نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان سے ملاقات اور چہرۂ انور کی زیارت سے مشرف ہوا۔ جونکا شریف میں سالانہ جلسہ تھا۔ ہم چند طلبۂ راج محل بصد شوق جونکا شریف پہنچے۔ خطابت ونعت خوانی کا دور چل رہا تھا۔ حاضرین جلسہ علما کی خطابت سننے میں محو تھے کہ یکا یک نعرۂ تکبیر ورسالت کی صدا بلند ہوئی اور مریدین ومعتقدین کے جھرمٹ سے ایک نہایت ہی حسین وجمیل نورانی شخصیت نمودار ہوئی اور پورا مجمع ان کے استقبال واکرام کے لیے کھڑا ہوگیا۔ پُروقار انداز میں رونق کرسئ خطابت ہوئے۔ پورے مجمع پر سکوت طاری تھا۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد مترنم آواز میں نعت شریف، پھر پُرزور خطابت سے سامعین کو خوب خوب محظوظ فرمایا۔ انتہائی بلند اور دلکش آواز جو خطابت وترنم دونوں کے لیے موزوں تھی۔

۱۹۹۳ء سے ۲۰۱۱ء تک گلشن کلیمی راج محل میں راقم الحروف کا مستقل قیام رہا۔ حضرت قبلہ گاہی ہر سال تین پہاڑ، جونکا، جسپورہ، انگلش پھدکی پور اور اطراف وجوانب میں تشریف لاتے رہے۔ اس عرصے میں حضرت قبلہ گاہی کی کتابِ حیات اور سیرت و کردار کا بہت قریب سے مطالعہ وملاحظہ کیا۔ بے شک آپ جامع شریعت وطریقت ولئ کامل تھے۔ حقوق اللہ وحقوق العباد کی رعایت وادائیگی کا بھرپور خیال رکھتے تھے۔ آدابِ شریعت وطریقت کے عالم اور ان پر عامل تھے۔ اور آباواجداد کے رشدو ہدایت کی برکت سے ان علاقوں میں آج شجرِ اسلام تروتازہ ہے اور سنّیت کی کھیتی لہلہاتی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں پر رحمتوں کے پھول برسائے آمین۔

حضرت قبلہ گاہی کے فرزند ارجمند حضرت علامہ ومولانا ڈاکٹر سید شاہ ناہید احمد مدظلہ علوم شرعیہ وعصریہ سے آراستہ ہیں اور میدان خطابت ورشد وہدایت میں ہو بہو اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ کے نقش قدم پر ہیں اللہ جل جلالہ ان کا سایہ اہل سنت پر دراز فرمائے اور خوب خوب دین وسنیت کی خدمت لے آمین۔

---

(۱) پرنسپل: جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ

مولانا محمد یعقوب مصباحی (۱)

حضور نبیلِ ملّت: ایک بے مثال پیر طریقت

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ایں دم تک اس خاکدانِ گیتی پر نہ جانے کتنے انسان پیدا ہوئے اور قیامِ قیامت تک نہ جانے کتنے انسان پیدا ہوں گے لیکن ان سارے انسانوں کے درجات و مراتب یکساں اور ایک برابر نہیں۔ انہیں انسانوں میں پروردگارِ عالم نے کچھ کو رسول اور نبی بنایا تو کچھ کو غوث، قطب، ابدال۔ انہیں میں سے کچھ کو علم سے نواز کر عالم بنایا تو کچھ بے علم اور جاہل رہ گئے غرض کہ سارے انسان ایک درجہ ایک مرتبہ اور ایک طرح کے نہیں بنائے گئے۔ ربِّ کائنات قرآنِ مجید و فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ اس آیت مبارک سے عیاں ہے کہ سارے انسان ایک طرح کے نہیں ہیں، ان میں سے کچھ صاحبِ علم ہیں تو کچھ بے علم۔ یونہی صاحبانِ علم میں بھی سب کے درجات و مراتب یکساں اور ایک طرح کے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ علما کو ایسے پیدا فرمایا جو صرف ایک خاندان، ایک گاؤں، ایک شہر کو اپنے علم سے فیضیاب فرما کر رخصت ہو گئے اور کچھ علما ایسے پیدا ہوئے جنھوں نے صرف ایک خاندان، ایک گاؤں، ایک شہر کو فیض یاب نہیں کیا بلکہ ان کے علمی فیضان سے ایک عالم فیض یاب ہوتا رہا۔ آج ہم جس ذاتِ گرامی کے حالات بیان کرنے کے لیے کتاب نکال رہے ہیں۔ وہ ذات کسی خاص خطہ کو سرفراز کرنے کے لیے نہیں بھیجی گئی تھی بلکہ وہ مقدس ذاتِ گرامی تھی جس سے بہت سے خطے اور علاقے فیض یاب ہوئے۔ میری مراد قدوۃ الواصلین، زبدۃ السالکین، قائد ملّت، پابند شریعت، پیر طریقت، صوفی ملّت، حضرت علامہ الحاج الشاہ سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان سے ہے۔

حضرت کے علمی و روحانی فیضان سے صرف سیوان کا علاقہ ہی فیض یاب نہیں ہوا بلکہ آپ کے فیضانِ کرم کی بارش ہر خطہ اور ہر حصہ پر برستی رہی، اسی لیے آپ کے چاہنے والوں کی تعداد جتنی آپ کے علاقہ میں ہے اس سے کہیں زیادہ دوسرے علاقوں میں موجود ہے۔ یوں تو اس دور میں پیروں کی کمی نہیں ایک ڈھونڈو تو ہزار ملتے ہیں لیکن ایک پیر ہونے کی حیثیت سے جب میں نے آپ کی ذاتِ والا صفات کا غائرانہ مطالعہ کیا تو آپ کے اندر وہ خوبیاں پائیں جو ایک سچے پیر میں ہونی چاہیے۔ جہاں آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور فرائض و واجبات کے سختی کے ساتھ عامل تھے وہیں پر آپ بہت سے پیروں کی طرح زر اندوزی اور جمع خوری جیسی عادات و اطوار سے پاک تھے۔ آپ جب بھی سوچتے اپنی قوم کے لیے سوچتے یہی وجہ ہے کہ آپ جس علاقے کا دورہ فرماتے وہاں کوشش ہوتی کہ اگر اب تک کوئی مکتب، مسجد تعمیر نہیں ہوئی ہے تو یہ تعمیر ہوں۔ آپ کا یہ نظریہ تھا کہ ایک مسلمان کے لیے یہ دونوں چیزیں بہت ضروری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے قائم کردہ بہت سے ادارے اور آپ کی بنائی ہوئی بہت سی مسجدیں ملیں گی اور ان کے بارے میں وہی سوچ سکتا ہے صحیح معنوں میں جن کے قلب و جگر کے اندر دین و ملّت کی گہری

---

(۱) پرنسپل: جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہ، بنارس

محبت ہوگی۔ حضرت نبیل ملّت جس جگہ جاتے اپنی مذہبی سوچ کے ساتھ جاتے اور جب واپس ہوتے تو آپ کا وجود تو واپس ہوتا لیکن آپ کی دینی سوچ وہاں کے لیے باقی رہ جاتی۔ آپ ڈھیر ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ ایک سچے عالم اور مذہبی پیر میں جتنی چیزیں ضروری ہوتی ہیں وہ ساری سوچ آپ کی ذاتِ بابرکات میں بیک وقت جمع تھیں۔ آپ ایک بلند پایہ پیر ہونے کے باوجود علما سے اس درجہ محبت فرماتے کہ ہر جانے والا عالم یہ محسوس کیے بغیر نہیں رہ پاتا کہ حضور ہمیں سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔ میری سب سے پہلی ملاقات حضورِ عالی کی خانقاہ، خانقاہِ عالیہ حیدریہ کے عرس کے موقع پر ہوئی ہے۔ خطیب الہند حضرت علامہ و مولانا رجب علی بلرام پوری کے ہمراہ حسن پورہ شریف عرس میں شرکت کی غرض سے حاضر ہوا تھا۔ پہنچنے کے بعد سب سے پہلا کام حضور سے ملاقات کا تھا۔ جب میں خطیب الاسلام کے ساتھ حضرت نبیل ملّت کے حجرہ میں حاضر ہوا تو کئی مریدوں کے ہونے کے باوجود آپ اپنے بیڈ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہم دونوں سے پُرتپاک انداز میں معانقہ ومصافحہ کرتے ہوئے بڑی عزت کے ساتھ اپنے بیڈ پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ لاکھ کہنے کے باوجود کہ ہم لوگ فرش پر بیٹھ جارہے ہیں، آپ بیڈ پر بیٹھنے کے لیے مجبور کرتے رہے اور جب ہم لوگ آپ کی پلنگ پر بیٹھ گئے تو آپ کو قرار آیا۔ پھر آپ اپنے مریدوں کی طرف متوجہ ہوکر اس قدر بڑائی بیان کرتے رہے کہ ہمیں سن کر شرمندگی ہونے لگی۔ وہیں مجھے احساس ہوا کہ آپ کے قلبِ اطہر میں علما کا کس درجہ وقار ہے۔ پھر تو آپ سے اتنے بڑھے کہ کئی بار جلسوں میں آپ نے ہم لوگوں کو مدعو فرمایا اور ہم چھوٹوں کو عزت عطا فرمائی۔ حضرت نبیل ملّت کو میرے ادارہ جامعہ حنفیہ غوثیہ بجر ڈیہہ سے والہانہ لگاؤ تھا، کیونکہ ادھر کے بہت سارے آپ کے مرید طلبہ کی ایک اچھی تعداد آپ کی ایما پر جامعہ میں زیر درس رہی۔

ہمارے جامعہ سے غایت درجہ محبت کی میرے پاس سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ نے اپنے ہر دل عزیز پوتے حضرت سیّد عاکف میاں سلمہ القوی کو حصولِ علم کے لیے ہمارے ہی جامعہ کا انتخاب فرمایا۔ موصوف آئے اور نہایت ہی شرافت و پاکیزگی کے ساتھ حصولِ علم میں لگے رہے۔ فراغت کے بعد ہی جامعہ کو خیرآباد کہا۔ مجھے یاد آتا ہے کہ حضرت سیّد عاکف میاں کی دستار کے موقع پر آپ اور آپ کے لختِ جگر شیخ ملّت پیر طریقت حضرت علامہ ڈاکٹر سیّد ناہید میاں مدظلہ النورانی نے کرم فرمایا اور میری طرف سے گزارش نامہ کو قبول فرما کر جلسہ کو اپنے وجودِ مسعود سے سرفراز فرمایا۔

آپ حضرات کی آمد آمد سے جلسہ میں ہر سو بہار نظر آنے لگی۔ اس حسین موقع پر دستار بندی سے پہلے حضورِ والا نے مجھ فقیر اور جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا رجب علی صاحب بلرامپوری اور جامعہ کے مفتی حضرت علامہ سیّد محمد فاروق رضوی صاحب کو خلافت واجازت سے نواز کر ذرہ سے زر بنا دیا۔ آج آپ ہمارے درمیان نہ رہے مگر آپ کے کارہائے نمایاں آپ کی خوبیاں اور آپ کی دینی، ملّی، مذہبی خدمات آپ کو زندہ کیے ہوئے ہیں۔ جب تک یہ دنیا آباد رہے گی آپ کی دینی خدمات آپ کو زندہ اور تابندہ رکھیں گے۔

ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے۔ آمین

☆☆☆

مولانا منور حسین احسن القادری (۱)

حضور نبیل ملت: زہد وتقوی کے پیکر

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ خانقاہ حیدریہ حسن پورہ شریف ضلع سیوان بہار کے سجادہ نشیں تھے۔ حضرت عالم دین ہونے کے ساتھ پیر طریقت کے منصب پر فائز تھے۔ حضرت کی ذات مقدس میں مرشد کامل کے سارے اوصاف موجود تھے۔ میں نے ان کی زندگی کا مطالعہ بہت قریب سے کیا ہے۔ بے باک عالم دین ہونے کے ساتھ شریعت کی پابندی بدرجہ اتم موجود تھی۔ کیسریا، چمپارن کی سرزمین پر کانفرنس میں ویڈیوگرافی ہونے لگی۔ جب حضرت کو قیام گاہ پر اطلاع ملی تو آپ نے اسٹیج پر جانے سے انکار کردیا۔ رامڈیہاں کی سرزمین پر نکاح کی محفل میں آپ کو قاضی شریعت کی حیثیت سے مدعو کیا گیا تو آپ نے فوٹوگرافر کو سختی کے ساتھ تصویرکشی پر پابندی لگادی۔ میں نے کبھی بھی نماز فجر قضا ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جبکہ آپ کثرت سے پروگرام کیا کرتے تھے، شریعت مطہرہ کی پابندی سب سے بڑی کرامت ہے۔

میں عالم دین ہونے کی حیثیت سے پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ حضرت علم وعمل، زہد وتقوی کے پیکر تھے، تاحیات امام عشق ومحبت سرکار اعلی حضرت کے مشن کو فروغ دیتے رہے۔ مصائب سے گھبرانا ان کی عادت اور طبیعت کے خلاف تھا۔ حق کے اظہار میں انہوں نے کبھی کسی کے روٹھنے کی کبھی فکر نہیں کی۔ وہ فرماتے کہ اعلیٰ حضرت کے نقشِ قدم پر چلتے رہو، مدینہ جانے کا راستہ آسان ہوجائے گا۔ اعلیٰ حضرت عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے عہد میں سب سے بڑے داعی ومبلغ تھے۔ ان کے عشق مصطفیٰ جانِ رحمت کی ایک جھلک دیکھیے۔

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں

اب اخیر میں یہ شعر کہہ کر ختم کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز وشرف

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

☆☆☆

---

(۱) سربراہ اعلی: مدرسہ اسلامیہ باغ رسالت، گوندرا، مشرقی چمپارن

مولانا اشرف الحیدری موہن پوری (۱)

حضور نبیلِ ملّت کا زہد و تقویٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

قرآنِ مجید میں ہے: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی (پرہیزگار) ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے تقویٰ کے بارے میں کچھ بتایئے، تو انھوں نے فرمایا آپ کبھی کانٹے دار راہ سے گزرے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں! حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس وقت آپ اس راہ سے کیسے گزرے؟ آپ نے فرمایا دامن سمیٹے ہوئے گزرا ہوں! حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہی حال تقویٰ کا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تقویٰ کیا ہے؟ اس کی تعریف بیان فرمایئے۔ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روشنی میں ثواب کی امید پر اللہ تعالیٰ سے شرم کرتے ہوئے احکامِ خداوندی کی اطاعت اور ان پر عمل کرنا تقویٰ ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے اللہ پاک کے دیئے ہوئے نور کے مطابق اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے گناہوں کو چھوڑ دینا تقویٰ ہے۔ نیز حضرت بکر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان اس وقت تک متقی نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا کھانا حرام اور مشتبہ سے پاک وصاف نہ ہو اور وہ غضب سے بچنے کی کوشش نہ کرے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرہ بھر پرہیزگاری ہزار روزے اور نفل نماز سے بہتر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حرام کا ایک پیسہ نہ لینا سو پیسے صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

مذکورہ آیت کریمہ، اقوالِ صحابہ کرام اور تابعین عظام پر نظر رکھتے ہوئے نبیرۂ سلطان ہمدان عارف باللہ مخدوم سیّد شاہ غلام حیدر احمدی قادری (بانی خانقاہِ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ شریف سیوان) نے بہت پہلے کی اردو میں رقم طراز ہیں:

سیّد ہو کے عبادت چھوڑا، نام بڑا اور درشن تھوڑا
نا کوئی ذات پات کا ہینا، بڑا وہی جو ہر کو چنھا

---

(۱) استاذ: مدرسہ نبیلیہ احیاء العلوم، موہن پور، سیتا مڑھی

اپنے مورثِ اعلیٰ نبیرۂ سلطان ہمدان عارف باللہ مخدومِ مِلّت علامہ سیّد شاہ غلام حیدر احمدی رضی اللہ عنہ کے مذکورہ شعر اور سلف صالحین کے اقوال کے عین مطابق حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمہ کی مبارک زندگی گزری ہے۔ شریعت مطہرہ پر ثابت قدم رہنے سے ہی طریقت کی حلاوت اور شیرینی میسّر ہوتی ہے۔

حضور نبیلِ ملّت تاج الاولیاء حضرت علامہ مولانا الحاج سیّد شاہ نبیل احمد صاحب قبلہ حیدر القادری چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیاتِ طیبہ پر گہری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی مبارک ذات میں عبادت و ریاضت، تقویٰ وطہارت، اتباعِ سنّت، کرامات وکمالات، اخلاق و اخلاص بدرجۂ اتم موجود تھے۔ حضورِ والا کی مبارک زندگی کے لیل ونہار دین وسنیت کی ترویج و اشاعت اور فرائض وسنن کی ادائیگی میں گزرے ہیں۔ کم خوردن، کم گفتن، کم خفتن جیسی بہترین صفاتِ جمیلہ سے آپ متّصف تھے۔ لمحہ بھر کے لیے بھی ذکر الٰہی اور اوراد و وظائف سے غافل نہ ہوتے بلکہ ہر وقت زبانِ مبارک ذکرِ خدا اور ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز رہتی تھی نیز دستِ مبارک میں ہر گھڑی تسبیح ہوتی تھی گو یا ربِّ قدیر جل شانہ کی تسبیح وتقدیس میں ہر نفس رطب اللّسان رہتے۔

حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ کے بقول ولی وہ ہے جسے دیکھ کر خدا یاد آجائے۔ یقیناً آپ کی زیارت سے اللہ رب العزت کی یاد تر و تازہ ہو جاتی اور برسوں کا پاپی بارگاہِ خداوند قدوس میں سجدہ ریز ہو جاتا۔ حضورِ والا عالمِ طفولیت سے عالمِ پیری تک سفر وحضر میں صوم وصلوٰۃ، اکلِ حلال اور صدقِ مقال کے نہایت ہی پابند رہے، حیاتِ ظاہری میں کسی سے آپ نے وعدہ خلافی نہیں کی اور نہ کسی نے کہا کہ میری دعوت لے کر آپ تشریف نہیں لائے، آپ نہایت ہی قناعت پسند اور صابر و شاکر تھے۔ عوام الناس کو بھی آپ حلال روزی کمانے اور کھانے، سچ بولنے، نماز و روزہ، پیرویِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی دعوت دیتے۔ آپ کی دعوت وتبلیغ سے بھٹکوں نے راہ پائی اور صراطِ مستقیم پر آگئے، تارکِ صلوٰۃ کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے اور فرماتے ایک وقت کی نماز قضا کرنے سے اسّی حقبہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ایک حقب آخرت کے اسّی برس کے برابر ہے۔ آخرت کا ایک سال دنیاوی سال کے پچاس ہزار سال کے برابر ہے تو اندازہ کیجیے! کتنے ہزار سال تارکِ نماز کو عذابِ دوزخ بھگتنا پڑے گا الامان الامان۔ تو کوشش رہے کہ کبھی نماز قضا نہ ہو۔ اسی میں دین ودنیا کی فلاح و بہبودی ہے۔ بقول فارسی شاعر

روزِ محشر کہ جاں گداز بود　　اوّلیں پُرشسِ نماز بود
پس مکن در نماز باتقصیر　　تا در آں روزِ با شدت توقیر

قیامت کا دن جان کو پگھلا دینے والا ہوگا اس دن سب سے قبل نماز کے متعلق سوال ہوگا۔
تو نمازوں کی ادائیگی میں سستی نہ کرو تا کہ قیامت کے دن تمہاری عزت ہو۔

اور محبوبِ اولیا حضرت علامہ الحاج سیّد خلیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان رقم طراز ہیں:

نزع میں مرقد میں قیامت میں خلیل
ہر جگہ معین و یاور ہے نماز

آپ کا معمول تھا کہ پنج وقتہ نماز کے بعد تسبیح فاطمہ یعنی ۳۳/ بار سبحان اللہ، ۳۳/ بار الحمدللہ، ۳۴/ بار اللہ اکبر اور دیگر اوراد و وظائف کثرت سے پڑھتے اور مریدین و متوسلین اور معتقدین کو بھی تعلیم پر زور دیتے تھے۔

آپ کی پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع و پیروی میں گزری۔ آپ کا ہر عمل، ہر کام سنّت کے مطابق تھا، چنانچہ کھانا، پینا، سونا، جاگنا، چلنا، پھرنا، لباس و پوشاک وغیرہ سنّت کے مطابق ہوتے۔ ایک قول ہے کہ سرکارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا ہی تقویٰ ہے۔ سبحان اللہ

ظہرانہ سے فارغ ہوکر روزانہ قیلولہ فرماتے، اگر وقت کی قلّت دامن گیر ہوتی تو کم از کم پانچ منٹ ہی سہی ضرور قیلولہ فرماتے تاکہ سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکمیل ہوجائے۔ واضح ہو کہ: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ اے محبوب فرمادو کہ لوگوں اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

مندرجہ بالا آیت شریفہ پر آپ کا مکمل عمل رہا، آپ کی اداؤں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت جھلکتی تھی، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ سفید رنگ کو دیگر رنگوں پر ترجیح دیتے، اکثر سفید رنگ کے پیرہن، تہبند، پاجامہ اور کلاہِ مبارک زیب تن فرماتے، آپ کی مبارک زندگی کے اکثر اوقات اطاعت خداوندی اور اطاعت مصطفیٰ میں گزرتے۔ حضورِ والا کا نورانی چہرہ سنتوں سے آراستہ ریشِ مبارک سفید ایک بامشت سے دراز اور مونچھ پست تھی۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ پر تاحین حیات عمل پیرا رہے اور تاعمر اتباعِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گامزن رہتے ہوئے اپنے ماننے والوں کو بھی اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکید و تلقین فرماتے رہے نیز مزامیر کے ساتھ قوالی سننے کو بھی سختی کے ساتھ منع فرماتے۔ بقول شیخ شرف الدین سعدی شیرازی سہروردی رضی اللہ عنہ۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت کے خلاف زندگی بسر کرے تو وہ ہرگز منزلِ مقصود تک نہیں پہنچے گا، نہ اسے اللہ و رسول کا قرب حاصل ہوسکتا اور نہ ولایت کا عظیم منصب حاصل ہوسکتا۔ بعض لوگ نماز و روزہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم تو طریقت والے ہیں نماز و روزہ اور سنت کی ضرورت نہیں۔

معاذ اللہ! انھیں خود اپنی اصلاح کی بے حد ضرورت ہے۔ بقول مخدومِ ملّت سیّد غلام حیدر احمدی رضی اللہ عنہ

شرع مطابق چلو رے بھائی نہ ہو حریرہ بنا مٹھائی
شرع سے کام نہ حق سے ناتا خوب بنے رنگیلے داتا

شریعت مطہرہ کی پابندی سے ہی طریقت کا ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے۔ بقول خلیفہ محبوبِ الٰہی مخدوم العالم خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ (متوفی ۷۵۷ھ) مزامیر بالا جماع جائز نہیں ہے، اگر کوئی طریقت سے گر جائے تو شریعت میں رہے گا اور شریعت سے بھی گر جائے تو پھر کہاں رہے گا؟۔

مولوی امان اللہ حیدری مرحوم (موہن پور) اکثر بیان کرتے تھے کہ کئی سال قبل حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان ‘‘ملنگواں، نیپال’’ اپنے معتقدین و متوسلین کی دعوت پر تشریف لے گئے، وہاں کے مدرسہ کے سکریٹری صاحب نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ تشریف لے گئے، سامنے دسترخوان بچھایا گیا، کھانے چُن دیے گئے۔ اس کے بعد آپ نے سکریٹری صاحب کو مخاطب کر کے پوچھا کہ یہ خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کے روپیے سے تو نہیں؟ سکریٹری صاحب نے تعظیم بجا لاتے ہوئے جواب دیا نہیں حضور یہ سارا انتظام میں نے اپنے جیبِ خاص سے کیا ہے۔ پھر آپ نے سوال کیا یہ چائے کا پیالہ کسی دکان کا تو نہیں؟ سکریٹری صاحب نے کہا نہیں حضور یہ چائے بھی میں نے اپنے گھر پہ بنوائی ہے، تب آپ نے کھانا اور چائے وغیرہ نوش فرمایا۔ اگر ذرہ برابر بھی مشتبہ کھانا وغیرہ پایا جاتا تو آپ کھانے سے دست مبارک کھینچ لیتے اور ہرگز نہ کھاتے۔ یوں تو اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو ایسے کھانوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۹۹۵ء سے قبل کا واقعہ ہے اور راقم الحروف کا مشاہدہ بھی ہے ‘‘موہن پور، سیتامڑھی’’ میں حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان کی آمد پر خوشی کا ماحول تھا۔ ان دنوں آپ جناب وارث علی صاحب مرحوم کے دولت خانہ پر قیام فرماتے تھے، جن لوگوں کو زیارت کی تمنا ہوتی وہیں جا کر زیارت سے شرف یاب ہوتے۔ اتفاق سے آپ کے معتقدین میں سے ایک شخص کی مادرِ مہربان کی وفات ہوئے پانچ دن ہوئے تھے، موقع غنیمت جان کر بارگاہِ مرشد میں حاضر خدمت ہوا اور باادب عریضہ پیش کیا، حضور! ماں کے پنجم کی محفل ہے اور میری تمنا ہے کہ حضور ہی میلاد و فاتحہ کریں۔ آپ نے فرمایا میں میلاد و فاتحہ تو پڑھوں گا لیکن کھانا ہرگز نہ کھاؤں گا کہ اس کھانا پر غربا و مساکین کا حق ہے نہ کہ اغنیا کا۔ میت کے کھانا سے احتراز فرماتے ہوئے یہ واضح کر دیا کہ یہ طعام و مشروبات غربا کے لیے ہے نہ کہ اغنیا کے لیے کہ دعوتِ عام خوشی میں ہے نہ کہ غمی میں۔

مولوی امان اللہ حیدری مرحوم (موہن پور) کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں بڑے مولانا فخر اولیا حضور سیّد شاہ وکیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان کے عرسِ مقدس میں حاضر ہوا۔ کچھ دیر کے لیے ‘‘حسن پورہ شریف’’ کے قصبہ میں چہل قدمی کی غرض سے نکلا، جی میں آیا کہ چائے پی جائے اور ایک چائے کی دکان پر جا کر بیٹھ گیا۔ چائے دکاندار غیر مسلم تھا، دیکھتے ہی بول پڑا، آپ مولانا صاحب (سیّد نبیل احمد) کی خانقاہ میں آئے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا وہ بہت پہنچے ہوئے صوفی سنت ہیں، ریکارڈ نہیں ہے کہ بچپن سے آج تک کسی چائے کی دکان میں بیٹھ کر چائے پی ہو۔ سبحان اللہ! اپنے تو اپنے بیگانے بھی آپ کے تقویٰ وطہارت اور ولایت کے قائل رہے ہیں، آپ اپنے خلفا کو بھی چائے خانہ میں نشست و برخاست سے منع فرماتے رہے۔

آپ کی یہ خصوصیت تھی کہ اگر کوئی مسلمان یا آپ کا مرید اہلِ سنّت وجماعت کے خلاف راہ اختیار کرتا تو آپ اسے اپنے پاس بلاتے اور بڑی جرأت وبے باکی اور حق گوئی کے ساتھ عقائد باطلہ سے توبہ کراتے اور بڑی سختی سے تنبیہ فرماتے کہ آج سے اہلِ سنّت وجماعت پر قائم رہیں اور سنّی حنفی بریلوی امام کی اقتدا میں نماز ادا کریں۔

حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق صادق تھے، آپ ہمہ وقت باوضو رہتے، جب بھی زبانِ مبارک سے نامِ محمد ﷺ لیتے تو نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ لیتے اور ﷺ ضرور پڑھتے، فرائض وسنن کی پابندی کے ساتھ آپ مستحبات کے بھی عامل تھے۔

سرکار مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم وتکریم میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے جب بھی مؤذن یا مقرر سے محمد عربی ﷺ کا نامِ مبارک سنتے تو محبت سے انگوٹھے چوم کر چشمِ مبارک سے لگا لیتے اور پڑھتے قُرَّتُ عَیْنِیْ بِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ اکثر درودِ غوثیہ کا وِرد فرماتے۔ محفلِ میلاد شریف کے آغاز میں بسا اوقات ربِّ سلّم علیٰ رسول اللہ مرحبا مرحبا رسول اللہ کا وِرد فرماتے اور اختتام پر محبتِ رسول میں مستغرق ہو کر صلوٰۃ وسلام کا ہدیہ بارگاہِ رسول ﷺ میں پیش کرتے۔

حضرت علامہ سیّد نبیل احمد علیہ الرحمۃ والرضوان اکثر فرماتے تھے کہ عالمِ اسلام کے جتنے اولیا، صوفیا اور محبوبانِ خدا ہیں سب اپنے ہیں، ان کا ادب واحترام کریں اور ان سے عقیدت ومحبت رکھیں اور ان کی شان میں گستاخی کرنے سے بچیں۔

حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان ایک جید عالمِ باعمل تھے، آپ کی علمی صلاحیت اپنی مثال آپ تھی، دقیق سے دقیق اور پیچیدہ مسائل کو بھی آپ منٹوں میں حل فرما دیتے تھے۔

۱۹۹۳ء کی بات ہے کہ راقم الحروف کا زمانۂ طالب علمی تھا سرکاری اردو اسکول موہن پور کے ایک استاد نے طلبہ کو درس دیتے ہوئے عقیدے کی بات چھیڑ دی اور امامِ اہلِ سنّت سیّدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا کہ معاذ اللہ! مولانا احمد رضا شرک وبدعت پھیلا کر چلے گئے۔ راقم الحروف کے دل ودماغ میں یہ بے ادبی کا بہتان تراشا ہوا جملہ گردش کر رہا تھا۔

حسنِ اتفاق اسی سال حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان مع سیّد محمود الحسن عزیزی حیدری (قاضی چک) کی آمد موہن پور میں ہوئی، راقم الحروف بارگاہِ حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان میں حاضر ہوا۔ سلام ودعا اور دست بوسی کے بعد باادب عرض گزار ہوا، حضور! ایک اسکول کے ماسٹر صاحب ہیں جن کا کہنا ہے کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی شرک وبدعت پھیلا کر چلے گئے۔ اتنا کہنا تھا کہ آپ نے توبہ توبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایسا کہنے والا جھوٹا اور گمراہ ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ شرک وبدعت کو مٹا کر اور ہم سب کے سینوں میں عشقِ رسول کی شمع جلا کر گئے۔ سبحان اللہ! مذکورہ جملہ سے قلب وذہن کی صفائی ہوئی اور اس دن سے کسی بدعقیدہ مولوی کی باتوں پر کان نہ دھرا اور مرشد برحق کی رہنمائی ہمیشہ ہوتی رہی۔

اگر کوئی شخص کسی سنی صحیح العقیدہ عالمِ دین کے بارے میں فحش کلامی کرتا اور آپ کو خبر ہوتی تو آپ توبہ توبہ پڑھتے ہوئے

حیرت سے فرماتے! اس نے ایک عالمِ دین کو گالی دیا ہے اور کسی نے کچھ نہ کہا؟ توبہ توبہ۔ ہمیشہ علمائے دین کا احترام کرنے کی نصیحت فرماتے تھے۔ حضور نبیل ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذاتِ بابرکات میں عاجزی وانکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

؁۲۰۱۳ء موہن پور، سیتامڑھی کا واقعہ ہے کہ آپ نے طعام کے بعد دسترخوان پر ہی دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا اور بارگاہِ الٰہی میں یہ کہتے ہوئے رو پڑے کہ یا اللہ میں خطا کار ہوں، میں نے کوئی نیکی نہیں کی، اے اللہ! میری بخشش فرما۔ حالانکہ آپ شب زندہ دار ولی تھے، آپ کا چہرۂ مبارک نورِ ایمان سے نورانی تھا، آپ کے وجود سے ولایت کی خوشبو آتی تھی تاہم آپ کی طبیعت میں خاکساری پائی جاتی تھی۔ بقول شیخ شرف الدین سعدی شیرازی رضی اللہ عنہ:

تواضع بود حرمت افزائے تو　　کند در بہشت بریں جائے تو
تواضع کلید در جنت ست　　سرفرازی وجاہ راز ینت ست

راقم الحروف کا ایمان وایقان پہلے سے ہی اس بات پر تھا کہ محبوبانِ خدا زندہ ہیں۔ بقول محبوبِ اولیاء سیّد شاہ خلیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان۔

زندہ ہیں انبیاء سبھی شہدا کا حال ہے یہی
ہے یہ کرامت ولی سڑتا نہیں کبھی بدن

مرشد معظم حضور نبیل ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال کے بعد بھی جسمِ مبارک گلاب کی پنکھڑی کی طرح نرم ونازک اور تروتازہ تھا، ایسا محسوس ہورہا تھا کہ چہرۂ مبارک سے نور ٹپک رہا ہے۔ راقم الحروف غسل کے وقت موجود تھا، جس طرح آپ کی ظاہری زندگی میں سرخی مائل تلوا مبارک دکھا کرتا تھا بعینہٖ بعد وصال غسل کے وقت بھی سرخی مائل تلوا مبارک نرم ونازک تھا، ذرہ برابر بھی جسمِ اقدس میں سختی نہیں تھی، آپ کو سنت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مطابق کفن میں تین کپڑے دیے گئے، اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا مثلاً عمامہ وغیرہ نہیں دیا گیا۔

آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے شہزادے حضور نقیب الاولیاء علامہ الحاج ڈاکٹر سیّد ناہید احمد حیدر القادری سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ شریف، سیوان نے پڑھائی اور اپنے والد ماجد شیخ المشائخ فخرِ اولیا حضور سیّد شاہ وکیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

آستانۂ حیدریہ آپ کا مزارِ اقدس اور آپ کے مورثِ اعلیٰ کے مزاراتِ مقدسہ مرجع خلائق وعوام وخواص ہے اور سب کو برابر یہاں سے فیض ملتا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ملتا رہے گا۔ بقول حضور نبیل ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان:

کبھی خالی نہیں جاتے یہاں سے مانگنے والے　　یہ اس مردِ سخی حاجت روا کا آستانہ ہے
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو　　یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں (ڈاکٹر اقبالؔ)

☆☆☆

مولانا تنویر رضا صدیقی غازیپوری(۱)

حضور نبیل ملت: جامع شریعت وطریقت

روے زمین پر جو آج اسلامی شان واقدار برقرار ہے یہ خاصان خدا کی سعی پیہم کا نتیجہ ہے ورنہ جنگ وجدال، بغض و عداوت، حرص وہوس، جور وجفا، گردن زنی وضرر رسانی کے شکنجے میں قید آج کا یہ انسان سب کچھ بھول کر مادہ پرستی کے قفس میں قید ہو چکا ہے۔ اسے عزت نفس کا ذرہ برابر بھی خیال نہیں ہے۔ یہ تو خاصان خدا کے جہد مسلسل کا نتیجہ ہے کہ انسانیت سوز حالات کے باوجود انسانیت تارتار ہونے سے بچی ہے۔ یہ کاوشیں ہیں ان نابغۂ روزگار ہستیوں کی جن کی حتی الوسع کوششوں سے آفاقی سطح پر آج انسانیت محفوظ ومامون ہے۔ انہیں نابغۂ روزگار ہستیوں میں ایک نام حضور نبیل ملت، مرشد حقانی، تاجدار اقلیم رحانیت، تاج الاولیاء، حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی ہے۔

حضور نبیل ملت کی ولادت حسن پورہ، سیوان میں ہوئی۔ سیوان پہلے چھپرہ ضلع میں تھا اور یہ جگہ بزرگوں کی آماجگاہ کہلاتی تھی۔ چھپرہ سے کٹ کر سیوان ضلع بنا۔ صوبہ بہار کی اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو دو ایسی جگہ خاص نظر آئے گی جہاں خاصان خدا بکثرت پائے گئے ان میں ایک بہار شریف ہے تو دوسرا سیوان۔

حضور نبیل ملت کے اجداد کا تعلق ضلع پٹنہ بہار کی مشہور خانقاہ، خانقاہ سہروردیہ پیر جگ جوت علیہ الرحمہ سے ہے اور یہ خانقاہ سلسلۂ سہروردیہ کے بزرگ حضرت سید شہاب الدین پیر جگ جوت رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے۔ آپ کے دو مشہور نواسے ہوئے (۱) مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری ثم بہاری رحمۃ اللہ علیہ جو زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم کی نسل میں سے تھے (۲) تیغ برہنہ حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش ہمدانی ثم بہاری رحمۃ اللہ علیہ جو ساداتِ حسینی میں سے تھے۔ اسی مبارک خاندان میں حضرت مخدوم الآفاق حضور مخدوم سید غلام حیدر احمدی علیہ الرحمہ کی ولادت ہوئی۔

آپ ہی سے منسوب خاندان حیدریہ ہے اور اسی خاندان کی ایک شاخ نمایاں شخصیت حضور نبیل ملت کی ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام فخر اولیا علامہ سید وکیل احمد حیدری قدس سرہٗ ہے۔ آپ کی بزرگی مسلم ہے۔ حضرت نبیل ملت کی تعلیم کی ابتدا چار سال، چار ماہ، چار دن کی عمر شریف میں والد ماجد کے سایۂ عاطفت میں ہوئی پھر آپ مظفر پور مدرسہ اسلامیہ عربی کالج تشریف لے گئے اور وہاں درس نظامیہ کی تکمیل فرمائی اور دستار فضیلت حاصل کی۔ پھر شمس الہدیٰ پٹنہ سے فاضل عربی وفارسی واردو کی اسناد حاصل کیں۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد راہ سلوک میں قدم رکھا اور والد ماجد کی صحبت بابرکت میں رہ کر سلوک کی

---

(۱) مہتمم: وارث العلوم قصبہ زمانیہ غازی پور، ومتولی: شاہی جامع مسجد، قصبہ زمانیہ، غازی پور

منزلیں طے فرمائی اوراسرار الٰہیہ سے واقف ہوئے۔

والد ماجد آپ کے تعلق سے ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ یہ ہمارے خاندان کا روشن چراغ ہے۔ جب آپ راہ سلوک میں اعلیٰ منزل طے کر لیے تو والد ماجد نے وہ تمام نعمتیں جو اپنے بزرگوں سے حاصل ہوئی تھیں آپ کے سپرد کر دی۔ تبرکات شریفہ عطا کر کے خانقاہ وعالیہ حیدریہ کا سجادہ نشیں منتخب فرمایا۔ آپ نے ان نعمتوں کے حصول کے بعد شکرانۂ خداوندی ادا کیا اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری کو قبول کی۔ آپ کی زندگی پر آپ کے اساتذہ کا رنگ غالب تھا۔ خصوصی طور سے آپ کے والد بزرگوار، عزیز الاولیا حضرت مولانا سید کفیل احمد صاحب، جلالت العلم حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی المعروف بہ حضور حافظ ملت مبارکپوری اور حضرت علامہ مفتی ثناءاللہ صاحب محدث مئوی علیہم الرحمہ کے۔

مسند سجادگی پر متمکن ہونے کے بعد تبلیغ دین کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے اور تھوڑے عرصہ میں بے پناہ لوگوں کی ہدایت کے ذریعہ بن گئے۔ آپ غیر مسلموں کے درمیان بھی بہت مقبول تھے۔ جس طرح سے افراد قوم وملت پر شفقت فرماتے تھے اسی طرح سے دیگر قوموں کے ساتھ بھی محبت کا برتاؤ رکھتے تھے چونکہ اللہ کے ولیوں کی یہ شان ہوا کرتی ہے کہ وہ سب کے ساتھ برابر کا سلوک کرتے ہیں اور یہ درس انہیں محبوب رب الانام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سب کے لیے یکساں تھی آپ کی بارگاہ سے ہر شخص فیض وانوار حاصل کیا کرتا تھا۔ یہ اولیاء اللہ بھی اسی بارگاہ مقدس کے مظہر ہیں اس لیے لوگ ان کی بارگاہوں سے لطف وعطا اور فیض وانوار کی بھیک مانگا کرتے ہیں۔

آپ کا کوئی بھی وقت مخلوق کی خدمت سے خالی نہیں ہوتا تھا۔ رات میں وعظ ونصیحت، ذکر واذکار کی مشغولیت اور دن میں حاجت مندوں کی حاجت روائی اور دعوت وتبلیغ کا سلسلہ اور یہ تمام چیزیں تاحیات آپ کے معمول میں رہی ہیں۔ آپ نے تبلیغی اسفار بہت فرمائے ہندوستان کے طول وعرض کا دورہ ہمیشہ فرماتے رہے۔ قریات ودیہات کا سفر آپ بہت کیا کرتے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ہدایت مل جائے جو کہ اصل تبلیغ دین ہے۔

بزرگوں نے لوگوں کی بھلائی اور ہدایت کے لیے ایک مخصوص جگہ بنائی ہے۔ جسے عرف عام میں خانقاہ کہتے ہیں یوں تو خانقاہ کی ایک طویل تاریخ ہے جس کی تھوڑی سی جھلک یہاں پیش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ یہ وہ گھر ہیں جن کے لیے اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہاں اس کا ذکر بلند کیا جائے وہاں صبح شام اللہ کی تسبیح بیان کی جائے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں خدا کے ذکر سے اور نماز ادا کرنے اور زکات دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید وفروخت۔ یہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل ودماغ اور آنکھیں الٹ پلٹ جائیں گی۔ (سورہ نور: ۳۷)

شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ عوارف المعارف میں تحریر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد۔ فی بیوت۔ میں مراد

مساجد ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مدینۃ الرسول کے مکانات ہیں۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکانات ہیں۔ حضرت حسن کا قول ہے۔ کہ زمین کے سارے حصے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سجدہ گاہ بنا دئے گئے ہیں اس جہت سے ذکر کرنے والوں کی تخصیص کی گئی ہے نہ کہ مقامات کی حد بندی یعنی آیت مذکورہ میں اہمیت ذاکرین کی ہے نہ کہ کسی مخصوص جگہ پس جس جگہ پر ذاکرین جمع ہوں گے وہی جگہ مراد ہوگی۔

(ترجمہ عوارف المعارف: ۲۴۵)

خانقاہ عرف عام کے اعتبار سے اس مقام کو کہتے ہیں جو صوفیوں اور درویشوں کا جھونپڑا یا قیام گاہ ہوا کرتا ہے۔ خانقاہ کے تصور سے ہمارے ذہن میں وہ پرسکون مقام گردش کرنے لگتا ہے۔ جہاں طالبان مولیٰ اپنی مراد حاصل کرنے پہنچتے ہیں اور اپنے دامن شوق کو گوہر مراد سے بھرنے کا قصد کرتے ہیں۔ جہاں سلوک وتزکیہ کا کام انجام دیا جاتا ہے، جہاں درد کے مارے گردش ایام کے ستائے ہوئے راحت کی چھاؤں پاتے ہیں اس حوالے سے حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کہ خواہد گو بیا و ہر چہ خواہد گو برو
گیر دار و حاجب و درباں بدیں درگاہ نیست

جو چاہے کہ وہ اندر آجائے اور جو جانا چاہے چلا جائے اس درگاہ کے لیے کوئی پہرہ دار نہیں ہے۔ بلاشبہ خانقاہیں مشائخ کے اصلاح ودعوتی سرگرمیوں کا مرکز رہی ہے۔ حضور نبیل ملت اسی خانقاہ عالی شان کے عظیم رہنما و مصلح کار تھے۔ آپ نے خانقاہ میں بیٹھ کر درس قرآن بھی دیا اور درس حدیث بھی۔ شریعت کے مسائل بھی بتائے اور طریقت کے رموز سے بھی واقف کرایا گویا کہ آپ کی ذات شریعت وطریقت کی جامع تھی جیسا کہ حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے
کہ دروے بود قیل و قال محمد

کیا ہی بہتر جگہ ہے مسجد ومدرسہ اور خانقاہ کیوں کہ اس میں ہمیشہ قیل وقال محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا کرتا ہے۔

آپ اپنی خانقاہ میں مریدین ومعتقدین کی بھیڑ میں ہمیشہ اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بزرگان دین کا ذکر خیر کیا کرتے تھے اور آپ کی صحبت پاک میں بیٹھنے والا بے پناہ خوبیوں کا مالک بن جایا کرتا تھا جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ۔

اوصاف ذمیمہ در تو بدل شد
ہر عقدہ کہ در تو بد حل شد

جب محبت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے تو تمام اخلاق رزیلہ وذمیمہ کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور تمام عقدے حل ہوجاتے ہیں۔ اس راہ کی اصل چیز عشق ہے۔ مرید اپنے پیر سے جس قدر عشق کرے گا اسی قدر اس کی روحانی ترقی کی راہ کھلتی چلی جائے

گی۔ حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق عشقہ سے لیا گیا ہے اور عشقہ ایک گھاس کا نام ہے جو باغوں میں اگتی ہے اور بیل کی صورت میں درخت پر پھیلتی ہے۔ پہلے وہ زمین پر اپنی جڑیں مضبوط کرتی ہے پھر اس کی شاخیں نکلتی ہیں اور درخت کو اس طرح لپیٹتی ہیں کہ تمام درخت کو اپنے شکنجے میں لے لیتی ہے کہ درخت کی رگوں میں نہیں رہتی ہے جو بھی آب وہوا اس بیل کی توسط سے درخت کو پہنچتی ہے اسے تاراج کر دیتی ہے اس لیے چشتیوں کا سلوک عاشقانہ بہت جلد تمام خس و خاشاک کو عرصۂ قلب سے صاف کر دیتا ہے اگر کوئی چاہے کہ جنگل کو درختوں سے صاف کر دے اور اپنے ہاتھ سے اس مشکل کام کو انجام دے تو ایک عرصہ اس کے لیے درکار ہوگا پس وہ شخص اس جنگل میں آگ لگا دے گا تا کہ جلد سے جلد میدان صاف ہو جائے۔ یہی مثال مشغولی باطن کی ہے حضور نبیل ملت اپنے مریدوں کی اصلاح اسی طور سے کیا کرتے تھے کہ مرید بہت جلد اپنی مراد کو پہنچ جائے۔

آپ تین بار حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضۂ رسول ﷺ سے مشرف ہوئے۔ دوسری بار جب آپ حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے تو ایک روز سایہ گنبد خضریٰ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے صاحبزادے نے آپ سے عرض کیا کہ ابا حضور آپ بہت تھک گئے ہیں اب حج سے واپسی کے بعد آپ مستقل طور سے خانقاہ میں رہیں یہ سن کر آپ اٹھے اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صلاۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا اور عرض گزار ہوئے کہ حضور جس خدمت پہ مجھے مامور کیا گیا تھا اب وہ میری طاقت سے باہر ہے اس لیے مجھے اس منصب سے سبکدوش کیا جائے۔ اس کے بعد آپ مسجد نبوی سے باہر کی جانب روانہ ہوئے راستہ میں ایک بزرگ ملے اور فرمایا کہ آیئے میں آپ کو مسجد نبوی کے اوپر کتب خانہ دکھاؤں۔ اس بزرگ کے ہمراہ آپ کتب خانہ کی طرف چلے آپ کے ساتھ آپ کے شہزادۂ محترم علامہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری بھی تھے جب کتب خانہ پہنچے تو شہزادۂ محترم ان کتابوں اور مخطوطہ کی شرف زیارت سے مشرف ہونے لگے جن کو خلفاے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے قلم سے تحریر کیا تھا اور آپ اس بزرگ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک پرانی کتاب اس بزرگ نے نکال کر بیچ سے کھولا۔ آپ کے ہاتھوں میں تھما دیا جس میں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی حدیث پاک تھی جب اس حدیث پہ آپ کی نظر گئی تو آپ نے فوراً شہزادۂ محترم کو آواز لگائی بابو ناہید! ادھر آؤ اور پھر وہ حدیث پاک دکھائی جس میں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی تھی کہ میرے مولیٰ میرے بابا جان کی امت کے علما کا رزق زمین پر اس طرح سے بکھیر دے تا کہ وہ اپنا رزق حاصل کرنے کے لیے جہاں جہاں جائیں دین کی تبلیغ کرتے رہیں۔ اس حدیث پاک کو دکھا کر آپ مسکرائے اور فرمایا بابو ناہید آج کے بعد تا حین حیات پھر کبھی آرام کے لیے مت کہنا۔ اس دن کے بعد آپ دم اخیر تک دین وسنیت کی اشاعت کرتے رہے۔

حضور نبیل ملت سے ہماری مرحومہ ساس کی بڑی قربت تھی۔ آپ ان کے حقیقی خالو تھے۔ ویسے بھی میرا بہار سے بڑا

خاص تعلق ہے۔ میرے جو پدر وجد مادر بھی بہار کی زمین پر آرام فرماں ہیں۔ میرے جد مادر قاضی شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ حضور مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری ثم بہاری قدس سرہٗ کے مرید وخلیفہ ہیں جن کے بارے میں حضور مخدوم جہاں نے فرمایا تھا کہ برادرم قاضی شمس الدین اگر نہیں ہوتے تو میرا علم فقیری ظاہر نہیں ہوتا انہیں کی وجہ سے میرا علم درویشی ظاہر ہوا۔ حضرت قاضی شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کی انیسویں پیڑھی میں ہماری والدہ مخدومہ ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہمارے سر پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

☆☆☆

مولانا حسیب الرحمن حیدری مصباحی (۱)

حضور نبیل ملت کا زہد وتقویٰ

میرے مرشد معظم حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان، ان اولیاء اللہ میں سے تھے جن کے روشن چہرے کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا۔ آپ جن پر نگاہ ڈالتے اس کے دل کی دنیا بدل جاتی۔ آپ اسلاف کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کی ذات میں شریعت، طریقت، تصوف، علم وعمل، زہد وتقویٰ، صبر واستقامت اور حلم وبردباری جیسی بے شمار خوبیاں جمع فرما دی تھی۔ آپ بیک وقت ایک محدث، مفسر، فقیہ اور مصلح ومربی تھے۔

میرے مرشد معظم حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا گھرانہ علمی، ادبی اور روحانی تھا۔ آپ کے والد بھی اپنے وقت کے معروف عالم دین اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ خود اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میرے والد رات کے آخری حصہ میں سحری کے وقت نفی واثبات کا ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ومرشد سے حاصل کی، پھر مظفر پور، مدرسہ اسلامیہ عربی کالج میں تشریف لے گئے اور درس میں شامل ہوکر عربی فارسی کی عالم تک تعلیم حاصل کی۔ اور وہیں سے دستار فضیلت حاصل کی پھر شمس الہدیٰ پٹنہ سے فاضل عربی، فاضل فارسی اور فاضل اردو کیا۔ اس کے بعد والد بزرگوار نے آپ کو مرید کرلیا۔ بیعت کے بعد آپ ایسے فنا فی الشیخ ہوئے کہ والد بزرگوار نے آپ کو خلعت خلافت سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ میرا قلب بار بار اس کا تقاضہ کرتا ہے کہ میں آپ کو بیعت وتلقین کی اجازت دوں۔ خلافت ملنے کے بعد آپ اصلاح امت میں مصروف ہوگئے۔

خدمت خلق نے آپ کو مرجع خلائق بنا دیا۔ اصلاحِ امّت کے جو ابواب ہوتے ہیں ہر باب پہ آپ کی گہری نظر تھی۔ علم ہی سے کوئی قوم بلند ہوتی ہے، آپ نے فروغِ علم کی راہیں تلاش کیں اور انھیں کشادہ کیا۔ مساجد، مدارس اور مکاتب کی بنیادیں رکھیں، اور مسلم معاشرہ کا رشتہ ان دینی درس گاہوں سے مربوط کر دیا۔ جو علاقے، شہر اور قصبات آپ کی دعوت وتبلیغ کے روشن شواہد دیکھے جاسکتے ہیں۔ آپ میں دولت کی ہوس کبھی دیکھی نہیں گئی، ہر وقت آپ کی یہی خواہش رہی کہ مسلم معاشرے کی پیشانی عبادت کے نور سے منور ہوجائے۔ اس کا سینہ علم کا مدینہ بن جائے اور اس کا دل چراغِ عشق رسالت مآب ﷺ سے رشکِ شمس وقمر ہوجائے۔ جب ہم اس حوالے سے آپ کی حیات کا جائزہ لیتے ہیں تو آپ قدم قدم پر کامیاب نظر آتے ہیں۔

پیری، مریدی آپ کا پیشہ نہیں تھا۔ یہ خدمت خلق کا ایک ذریعہ تھا۔ جو لوگ آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہوجاتے ان کا

---

(۱) استاذ: جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم بڑھنپورہ، بکھرا، مظفر پور

دینی اصولوں سے رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتا۔ آپ کے دربارِ دُربار میں امیر و غریب کا کوئی امتیاز نہ تھا، ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز کا منظر دیکھنے کو ملتا۔ عموماً پیرانِ کرام امیروں کے محلات تلاش کرتے ہیں لیکن آپ غریبوں کی جھونپڑی تلاش کرتے۔ آپ کے اس حسنِ عمل سے امیر کفِ افسوس ملتے رہ جاتے اور غریب اپنے مقدر پہ ناز کرنے لگتا۔

حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ جیسے افراد و اشخاص مشکل سے پیدا ہوتے ہیں۔ آپ کی ذات ڈاکٹر اقبال کے اس شعر کی مصداق ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بےنوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضور نبیل ملّت ہم سے جدا ہو گئے۔ وہ ایسی جگہ تشریف لے گئے جہاں سے واپسی کی کوئی امید نہیں ہے، لیکن انہوں نے اپنی زندگی میں جو نقش و نگار بنائے ہیں وہ بہر حال ابھی زندہ اور روشن ہیں۔ انہوں نے ہمیں تنہا نہیں چھوڑا ہے۔ حضرت مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد صاحب کی شکل میں اپنا نائب دیا ہے۔ یہ اشارہ ہے کہ ہمارا روحانی فیضان اب ناہید بابو کی صورت میں تمہیں ملے گا۔ وہ ہماری عملی تصویر ہیں اس لیے انھیں کسی قیمت پہ مت چھوڑنا ورنہ صحرا میں بھٹکتے رہ جاؤ گے۔

ربِّ قدیر حضور نبیل ملّت کے روحانی فیضان سے ہماری نسلوں کو شاد کام فرمائے آمین۔

☆☆☆

مولانا مشتاق احمد برہانی (۱)

حضور نبیل ملّت کا زہد وتقویٰ

حضور پیر طریقت، رہبر راہِ شریعت حضرت علامہ الحاج سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت گونا گوں خوبیوں کی حامل تھی۔ آپ بیک وقت ایک مرشدِ کامل، باصلاحیت وجید عالمِ دین، پُراثر اور بے مثال خطیب، محبت رسول کو سامعین کے دلوں میں موجزن کردینے والے ثنا خوان حبیب وخوش مزاج وملنسار مصلح قوم وملّت ودیگر بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ لیکن میری نظر میں ان کی سب سے بڑی خوبی ان کا تقویٰ اور تصلب فی الدین تھی۔ آپ پوری زندگی نہ صرف لوگوں کو شریعت مصطفیٰ پر چلنے کی تلقین کرتے رہے، بلکہ اپنے افعال وکردار کے ذریعہ ملّت کے سامنے عملی نمونہ بھی پیش کرتے رہے۔

حضرت نے اپنی پوری زندگی مکمل طور پر تبلیغ دین وبیعت وارشاد کے لیے وقف فرمادیا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ نے اپنی حیات کا بیشتر عرصہ سفر میں گذارا لیکن چاہے سفر ہو یا حضر، شریعت مصطفیٰ وسنّت رسول کبریا پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہے۔ خصوصاً اہم العبادات نماز کو وقت پر ادا فرماتے رہے۔ ضلع مشرقی چمپارن کا مردم خیز گاؤں ''رامڈیہاں'' جس کے مکمل افراد تقریباً سلسلۂ حیدریہ سے منسلک ہیں اور اسی گاؤں میں خاکسار کا نانیہال ہے۔ جب حضرت کی وہاں تشریف آوری ہوتی تھی اور اتفاق سے جب کبھی اسی عرصہ میں میرا بھی وہاں جانا ہوتا تھا، تو میں نے خود مشاہدہ کیا کہ جیسے اذان ہوتی تھی حضرت پیدل ہی باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی جانب روانہ ہوجاتے تھے۔ ساتھ ہی مریدوں کا ایک اہم قافلہ رواں دواں ہوجاتا تھا۔ پھر جب حضرت کے گھٹنوں میں درد رہنے لگا اور چلنے پھرنے میں زیادہ تکلیف ہونے لگی تو قیام گاہ پر ہی اذان ہوتے ہی ساری مصروفیات کو ترک کرکے پہلے نماز ادا فرماتے پھر دیگر مصروفیات کو انجام دیتے۔

استاذِ مکرم حضرت مولانا رضاء الرحمٰن صاحب حیدری نے بیان فرمایا ہے کہ غالباً ۱۹۹۵ء میں ''بڑھنپورہ، مظفر پور'' میں تقریباً ایک ہفتہ حضرت کی خدمت میں رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت کا قیام جناب محمد نذر شاہ صاحب کے گھر پر تھا۔ ایک کمرے میں حضرت کے لیے چارپائی لگادی گئی تھی جبکہ مولانا رضاء الرحمٰن صاحب حیدری وصاحبِ خانہ محمد نذر صاحب اسی کمرے میں نیچے سوئے تھے۔ مولانا موصوف یہاں فرماتے ہیں کہ حضور پیر طریقت نماز ودیگر ضروریات سے فراغت کے بعد نیم دراز ہوکر تسبیح لے کر وظیفہ میں مصروف ہوجاتے تھے، اور رات کے جس حصہ میں بھی اگر میری آنکھ کھلتی تو میں آپ کو بالکل اسی حالت میں وظیفہ میں مشغول پاتا۔ ایک ہفتہ مجھے حضرت کی معیت نصیب ہوئی۔ لیکن کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ میری آنکھ کھلتی تو میں نے یہ پایا ہو کہ حضور سو رہے ہیں۔ حضرت تہجد کے لیے بستر سے تشریف لاتے اور نمازِ تہجد کی ادائیگی کے بعد ہم لوگوں کو نمازِ فجر کے لیے بیدار فرماتے۔

---

(۱) پرنسپل: دار العلوم رضویہ، چکیا، مشرقی چمپارن، بہار

۱۹۷۰ء کی دہائی میں جب وہابیوں کی جانب سے ریڈیو پر رمضان المبارک وعیدین کے چاند کا اعلان کر کے پورے برصغیر میں رمضان المبارک کا روزہ رکھنے اور عیدین کی نماز ادا کرنے کی وبا پھیلانے کی کوشش شروع کی گئی۔ اور اس پُرفتن دور میں عوام اہل سنّت بھی اس سیلاب میں بہنے لگی اور ناسمجھی کی بنیاد پر بھولی بھالی سنّی عوام ریڈیو کے ذریعہ اعلان ہوتے ہی روزہ رکھنے اور نمازِ عیدین کی ادائیگی کے لیے بے چین و بے قرار نظر آنے لگی۔ اس وقت پورے برصغیر کے علمائے اہلِ سنّت نے اس کی پُرزور مخالفت کی اور عوام اہلِ سنّت کو یہ سمجھایا کہ شہادتِ شرعی کے ثبوت کے لیے ریڈیو کا اعلان ہرگز کافی نہیں ہے۔ لہٰذا ریڈیو، ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعہ دی گئی خبر کی بنیاد پر نہ تو رمضان کا روزہ رکھنا جائز ہے اور نہ ہی عیدین کی نماز ادا کرنا درست ہے۔ اس زمانے میں مشرقی چمپارن اور اس سے متصل اضلاع میں حضرت نے ہی اہلِ سنّت و جماعت کے اس مشن کی کمان سنبھالی اور آپ نے مسلمانوں کو ریڈیو اور ٹیلی فون کے ذریعہ دی گئی خبر پر روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ حضرت اس زمانے میں نمازِ عیدین کی امامت ”رامڈیہاں“ ہی میں فرماتے تھے۔

جب ۲۹ ر رمضان المبارک کو چاند کی رویت میں اختلاف ہو جاتا تو معتقدین دور دراز کے گاؤں اور قصبوں سے چل کر حضرت کی بارگاہ میں رامڈیہاں رہنمائی حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوتے تھے اور حضرت ان سے ارشاد فرماتے کہ شہادتِ شرعی کے لیے ریڈیو کا اعلان ہرگز کافی نہیں ہے، جب تک کہ رویت شرعی کی شہادت نہ گذر جائے۔ یہاں تک کہ وہابیوں، دنیاوی تعلیم یافتہ آزاد خیال طبقہ اور ناسمجھ لوگوں کے درمیان یہ مشہور ہو گیا۔ کہہ دو چاہے پوری دنیا نماز پڑھ لے مگر مولانا نبیل احمد صاحب کے مریدین ومعتقدین جب تک اپنی آنکھوں سے چاند نہیں دیکھ لیں گے نماز ہرگز نہیں پڑھیں گے۔ اللہ کا بے پناہ فضل وکرم ہے کہ حضرت کے اس تصلب فی الدین کی وجہ سے عوام اہلِ سنّت وہابیوں کے اس مکروفریب اور بے دینی سے محفوظ رہی اور انھیں یہ بات سمجھ میں آنے لگی کہ مسلمانوں کے درمیان ایک ایسی جماعت بھی ہے جن کی نماز و روزے ہماری نماز روزے کی طرح نہیں مگر ان کے بعض عقائد ہرگز ہمارے عقیدوں کی طرح نہیں ہیں، بلکہ ان کے بعض عقائد کی بنیاد پر وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ہمیں ان کے پھندے سے بچنا چاہیے اور اپنے عقیدے کو بچانا چاہیے۔

۱۹۷۵ء میں ملّت ہائی اسکول چکیا کے میدان میں ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جو غالباً چکیا وقرب وجوار میں اس نوعیت کا پہلا جلسہ تھا۔ چونکہ عوام کو عقیدے کا کوئی خاص علم نہیں تھا، جس کی وجہ سے اس جلسہ میں علمائے اہلِ سنّت کے علاوہ دیگر عقائد باطلہ رکھنے والے مولوی یہاں تک کہ شیعہ عالم کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ حضور پیر طریقت نے بھی اس جلسہ میں اپنی تشریف آوری کی منظوری عنایت فرما دی تھی۔ حضرت کو جب معلوم ہوا کہ عقائد باطلہ رکھنے والے خطبا کو بھی اس جلسہ میں مدعو کیا گیا ہے تو آپ نے اعتراض کیا۔ پھر آپ نے مصلحتاً یہ سوچ کر اس جلسہ میں شرکت کا فیصلہ کیا کہ عوام اہلِ سنّت کے درمیان عقائد اہلِ سنّت وعقائد باطلہ کا فرق واضح کر دیا جائے۔ آپ نے اس اجلاس میں تقریباً چار گھنٹہ تک یادگار خطاب فرمایا۔ آپ کے اس تفصیلی بیان سے عوام کی آنکھ کھل گئی۔ اللہ کا فضل ہے اس کے بعد جتنے بھی جلسے اور کانفرنس ہوئیں وہ مکمل طور پر خلط ملط سے محفوظ رہیں۔

۲۰۰۰ء میں کیسریا کی سرزمین پر حضرت کی سرپرستی میں خواجہ غریب نواز کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ بعض ناسمجھ لوگ کانفرنس کی ویڈیوگرافی کرنے لگے۔ حضرت اس وقت حجرے میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ سخت ناراض ہوئے اور اسٹیج پر جانے سے منع کر دیا۔ منتظمین جلسہ نے لاکھ منت وسماجت کی مگر آپ نے پورے دینی جلال کے ساتھ یہ ارشاد فرمایا کہ جلسے اور کانفرنس شریعت کو بچانے کے لیے منعقد کی جاتی ہے۔ اور جب انھیں مجلسوں میں دین مصطفیٰ کے اصول و قوانین کی دھجیاں اڑائی جانے لگے تو پھر ایسے جلسوں میں ایک دین کے رہبر و رہنما کی شرکت کا کیا فائدہ ہے۔ لہٰذا میں ہرگز اسٹیج پر نہیں جاسکتا۔ آپ نے قطعی اس کی پرواہ نہیں کی کہ ممکن ہے کچھ متمول مریدین ناراض ہوجائیں گے اور ہوسکتا ہے کہ کہیں دوبارہ جلسے میں مجھے مدعو نہیں کریں گے۔ گویا کہ آپ نے یہ فیصلہ کرلیا کہ دنیا کا بڑے سے بڑا نقصان گوارہ ہے مگر شریعت مصطفیٰ کو ذرہ برابر نقصان پہنچ جائے یہ گوارا نہیں ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی تبلیغ دین متین اور اشاعت مسلک اہلِ سنّت و جماعت میں صرف فرما دیا، جس کا نتیجہ ہے کہ الحمدللہ آج مشرقی چمپارن و مضافات میں سنیت پورے آب وتاب کے ساتھ اپنے جلوے بکھیر رہی ہے۔

جناب واحد الرحمٰن خان شیر پور (جو چکیا سے چار کلومیٹر جنوب کی جانب واقع ہے) ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا جس میں حضور نبیل ملّت کی شان وعظمت کی ہلکی سی جھلک نظر آتی ہے۔ خاں صاحب موصوف بیان فرماتے ہیں کہ ۱۹۸۸ء میں ''بھوون چھپرہ''، جو چکیا سے قریب ہی ایک گاؤں ہے، وہاں ایک جلسہ میں حضرت تشریف لائے۔ جناب واحد الرحمٰن خان صاحب کے والد گرامی جناب الحاج نبی آس خان صاحب حیدری نے حضرت سے اجازت لے کر طعام وقیام کا انتظام اپنے گھر پر کیا۔ حضرت جب شیر پور کے لیے رکشا سے روانہ ہوئے تو تقریباً پچاس ساٹھ عقیدت مند آپ کے پیچھے ہو لیے۔ جب اتنے لوگ حاجی صاحب موصوف کے دروازے پر پہنچے تو اتنی تعداد دیکھ کر گھر کے تمام افراد پریشان ہو گئے کہ آدھی رات میں اتنے لوگوں کے کھانے کا انتظام کس طرح کیا جائے۔ حضرت نے ان لوگوں کی پریشانی کو محسوس فرمالیا اور حاجی صاحب موصوف کو بلا کر فرمایا کہ نہ تو پریشان ہونے کی ضرورت ہے اور نہ ہی الگ سے کھانے کا انتظام کرنا ہے بلکہ گھر میں جو بھی کھانا تیار ہے وہ میرے پاس لے آیئے۔ حاجی صاحب نے گھر کے اندر سے گوشت کی ہانڈی اور روٹی کا برتن لا کر رکھ دیا۔ اب حضرت نے اپنے دست مبارک سے سب کو دو دو تین تین روٹیاں اور گوشت عنایت فرمانے لگے۔ واحد الرحمٰن خان کا بیان ہے کہ حضرت نے اسی مختصر سی روٹی اور سالن سارے لوگوں میں تقسیم کر دیا اور سب نے شکم سیر ہو کر کھانا کھالیا۔ اخیر میں حضرت نے بھی تناول فرمایا۔

الغرض حضرت کی زندگی کے جس پہلو کو بھی دیکھا جائے وہ روشن ومنور نظر آتا ہے۔ حضرت آج بظاہر ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کا روحانی فیضان آج بھی جاری وساری ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ تا قیامت جاری رہے گا۔

فنا کے بعد بھی باقی ہے شانِ رہبری تری   خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر
نشانِ منزلِ مقصود ہے تری تربت   نشاں یہ چھوڑتا ہوں اہلِ کارواں کے لیے

مولانا محمد ظفیر عالم مصباحی (۱)

حضور سید نبیل ملت شرائط شیخ کی روشنی میں

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون۔

خبردار بیشک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم

حدیث شریف میں ہے: کل حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے آج محبت زیادہ ہوگی۔

مذکورہ دونوں کلاموں کو ملانے سے نتیجہ نکلا جس کو یہاں اولیاء اللہ سے محبت ہوگی، اس کا حشر بھی انہیں اولیاے عظام کے ساتھ ہوگا اور جب اولیاء اللہ ہر جگہ بے خوف و بے خطر ہیں تو مومنین ان کے ساتھ ہیں، ان کے دامن کرم سے وابستہ ہیں تو وہ بھی ان کے صدقے ہر خطرے سے محفوظ و مامون رہیں گے۔

بہر حال اولیاے کرام سے سچی عقیدت اور خالص محبت مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کیونکہ یہ اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کے وسائل و ذرائع ہیں۔ بیعت میں یہی راز ہے، بیعت کا سلسلہ اسی لئے قائم کیا گیا ہے کہ اولیاء اللہ سے تعلق قوی ہو، ان کے فیوض و برکات سے عوام مستفیض ہو اور معاذ اللہ ان سے سوءظن رکھ کر اپنی دنیا و آخرت برباد نہ کریں۔ بیعت زمانہ اقدس سے ثابت ہے مشائخ کا اس پر عمل ہے اس کا منکر گمراہ ہے، اس کا ثبوت خود قرآن مجید میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ“۔

اے محبوب جن لوگوں نے آپ سے بیعت کی، درحقیقت انھوں نے اللہ سے بیعت کی۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

”لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذیبایعونک تحت الشجرۃ“۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہوگیا، جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا اتنا اہتمام فرماتے تھے کہ ایک شخص سے ایک ہی وقت میں کئی بار بیعت لیتے۔ فی الجملہ بیعت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور خاص رحمت ہے۔ پیر کے اندر چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک بھی کم ہو تو

---

(۱) موہن پور، سیتا مڑھی

بیعت صحیح نہیں ہوگی اور اگر کوئی دھوکے یا انجانے میں کسی ایسے پیر سے بیعت ہوجائے جو ان شرائط کا جامع نہ ہوتو اس کی بیعت صحیح نہیں، دوبارہ کسی جامع شرائط پیر سے بیعت کرے۔

پہلی شرط

شیخ کا سلسلۂ بیعت وخلافت باتصال صحیح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو، درمیان میں کوئی منقطع نہ ہو۔

دوسری شرط

پیر سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہو۔ اب اگر ہم بات کریں حضور الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری کی تو ان کی ذات اقدس کے بارے میں بلا شک وشبہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سنی صحیح العقیدہ پیر تھے جس کی شہادت ہندوستان کے ہزاروں لاکھوں مسلمان دیں گے۔ حضور نبیل ملت نے اپنی پوری عمر ایسا کوئی قول وفعل نہیں کیا جو مذہب اسلام اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہو، حتی کہ وہ کپڑے پہننے سے لے کر جوتے اتارنے تک ہر کام میں سنت پر عمل پیرا رہے۔

تیسری شرط

پیر فاسق معلن نہ ہو یعنی فسق وفجور میں مبتلا نہ ہو جیسے نماز کا ترک کرنا، بلا عذر شرعی روزے کو چھوڑنا، حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ نے نہ کبھی نماز ترک کی، نہ ہی روزے چھوڑے، مریدین کا بیان ہے کہ انھوں نے سخت علالت اور کمزوری کی حالت میں بھی نماز اور روزے سے غفلت نہیں برتی، نہ انہوں نے اپنے بال داڑھی، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا کوئی بھی ایسا عمل کیا جس پر فسق کا حکم لگایا جاسکے۔ حضور نبیل ملت کی ذات وہ ذات ہے جو کبھی بھی غیر محرم کو دیکھنا، ان سے جسمانی خدمت لینا گوارہ نہیں کیا۔ انہوں نے ممنوعات شرعیہ کا کبھی ارتکاب نہیں کیا۔

چوتھی شرط

پیر کے لیے ضروری ہے کہ وہ عالم دین ہو یعنی بقدر ضرورت فقہ وعقائد کا علم رکھتا ہو، تاکہ ضرورت پڑنے پر ضروری مسائل کتب فقہ سے نکال سکے۔ عقائد ومعمولات اہل سنت سے واقف ہو، کفر واسلام اور ہدایت وضلالت کا عارف ہو، اگر ہم حضرت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمیں یہ علم ہوگا کہ آپ اس دور کے جید عالم دین اور صوفی بزرگ تھے۔

خلاصہ یہ کہ حضور الحاج علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کی ذات اقدس وہ ذات اقدس ہے جس میں پیر بننے کی ساری شرائط موجود ہیں۔ آپ اوائل عمر ہی سے اشاعت مذہب وتبلیغ دین میں مصروف تھے اور ضعیف العمری میں بھی دین متین کی نہایت ممتاز اور شاندار خدمت انجام دیتے رہے۔ پوری پوری رات تبلیغ دین واشاعت مذہب میں گزار دی۔ آپ کی دینی خدمات کی تفصیل طلب ہے۔ آپ کی دینی خدمات امتیازی شان رکھتی ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں دین وملت کے جو

کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں، تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی، کتنے بندگان خدا کو راہ ہدایت پر گامزن کیا، کتنے غیر مسلموں کو مسلمان بنایا۔ پورے پورے سال سفر میں رہ کر وعظ وتقریر سے مخلوق خدا کو مستفیض فرماتے رہے۔ سال میں اتفاقاً کوئی رات ایسی ہوتی جو حضور اقدس کے بیان سے خالی ہوتی، آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی اس لیے ہے کہ دین مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کروں اور بھولے بھٹکے مسافروں کو راہ حق سے آشنا کراؤں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ان کے فیوض وبرکات ان کے آل واولاد کی ذریعہ تا قیامت مسلمانوں پر جاری وساری رہے (آمین)

پتھر بھی ہے تو شیشہ ہے میری نگاہ میں
ٹکرائے تو کوئی میرے عزم جواں کے ساتھ

☆☆☆

مولانا محمد نہال الدین رضوی (۱)

حضور نبیل ملت: چمنستان ولایت کے مہکتے پھول

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کچھ خوف ہے، نہ کچھ غم، وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں۔

لفظ ولی وِلا سے بنا ہے جس کا معنی قرب اور نصرت ہے۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نور جلال کی معرفت میں مستغفرق ہو، جب دیکھے قدرت الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب حرکت کرے، اطاعت الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قرب الٰہی کا ذریعہ ہو۔ اللہ عزوجل کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے، یہ صفت اولیا کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔

ولی اللہ کی علامت

علما نے ولی اللہ کی کثیر علامتیں بیان فرمائی ہیں جیسے متکلمین یعنی علم کلام کے ماہر علما کہتے ہیں ولی وہ ہے جو صحیح اور دلیل پر مبنی اعتقاد رکھتا ہو اور شریعت کے مطابق نیک اعمال بجالاتا ہو۔

بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ذکر کے ساتھ مشغول رہنے کا نام ہے، جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شی کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد آجائے، یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے: ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس سے اگلی آیت مذکور ہے **الذین آمنوا وکانوا یتقون** یعنی ایمان وتقویٰ دونوں کا جامع ہو۔

بعض علما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جو خالص اللہ کے لیے محبت کرے، اولیاء کی یہ صفت بکثرت احادیث میں ذکر ہوئی ہے۔ بعض بزرگان دین نے فرمایا: ولی وہ ہے جو طاعت یعنی فرمانبرداری سے قرب الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا دلیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کفیل ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی مخلوق پر رحم کرنے کے لیے وقف ہو (تفسیر خازن، یونس، تحت الآیۃ: ۶۲، ۲/۳۲۲۔ ۳۳۳ چشتی)

---

(۱) استاذ و مفتی: دار العلوم مقبول احمدی، ہانگل شریف کرناٹکا

یہ معانی اور عبارت اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہرایک عبارت میں ولی کی ایک صفت بیان کردی گئی ہے جسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتی ہیں، ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک اپنے درجے کے بقدر فضل وشرف رکھتا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، یونس، تحت الآیۃ: ۲، ص: ۲۰۵)

لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

مفسرین نے اس کے بہت سے معنی بیان کئے ہیں، ان میں سے ۳ معنی درج ذیل ہیں:

(۱) مستقبل میں انہیں عذاب کا خوف نہ ہوگا اور نہ موت کے وقت وہ غمگین ہوں گے۔

(۲) مستقبل میں کسی ناپسندیدہ چیز میں مبتلا ہونے کا خوف ہوگا نہ ماضی اور حال میں کسی پسندیدہ چیز کے چھوٹنے پر غمگین ہوں گے۔ (تفسیر ابحرالمحیط، البقرہ، تحت الآیہ: ۳۸، ۱/۳۲۳ چشتی)

(۳) قیامت کے دن ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ اس دن یہ غمگین ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو دنیا میں ان چیزوں سے محفوظ فرمادیا ہے جو آخرت میں خوف اور غم کا باعث بنتی ہے۔ (تفسیر جلالین مع صاوی یونس، تحت الآیۃ: ۲، ۳/۸۸۰)

ان تین کے علاوہ مزید اقوال بھی تفاسیر میں مذکور ہیں۔

اولیاے کرام کی اقسام

اولیا کی کثیر اقسام ہیں جیسا کہ ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام زمین کے اوتاد تھے۔ جب نبوت کا سلسلہ ختم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے ایک قوم کو ان کا نائب بنایا جنہیں ابدال کہتے ہیں وحضرات (فقط) روزہ ونماز اور تسبیح وتقدیس میں کثرت کی وجہ سے لوگوں سے افضل نہیں ہوتے بلکہ اپنے حسن اخلاق، ورع وتقویٰ کی سچائی، نیت کی اچھائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سلامتی، اللہ عزوجل کی رضا کے لیے حلم، صبر اور دانشمندی بغیر کمزوری کے عاجزی اور تمام مسلمانوں کی خیرخواہی کی وجہ سے افضل ہوتے ہیں۔ پس وہ انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے نائب ہیں۔ وہ ایسی قوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رضا کے لیے خاص کرلیا ہے، وہ ۴۰ر صدیق ہیں جن میں سے ۳۰ رحمٰن عزوجل کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے یقین کی مثل ہیں۔ ان کے ذریعے سے اہل زمین سے بلائیں اور لوگوں سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعہ ہی سے بارش ہوتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے، ان میں سے کوئی اسی وقت فوت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کی جانشینی کے لیے کسی کو پروانہ دے چکا ہوتا ہے، وہ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے، اپنے ماتحتوں کو

اذیت نہیں دیتے، ان پر دست درازی نہیں کرتے، انہیں حقیر نہیں جانتے، خود پر فوقیت رکھنے والوں سے حسد نہیں کرتے، دنیا کی حرص نہیں کرتے، وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچھے اور نفس کے اعتبار سے زیادہ پرہیزگار ہیں، سخاوت ان کی فطرت میں شامل ہے۔

اسلاف نے جن (نامناسب) چیزوں کو چھوڑا ان سے محفوظ رہنا ان کی صفت ہے۔ ان کی یہ صفت جدا نہیں ہوتی کہ آج خشیت کی حالت میں ہوں اور کل غفلت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے رب عز وجل کے درمیان ایک خاص تعلق رکھتے ہیں، جہاں تک دوسرے کسی کی رسائی نہیں، ان کے دل اللہ عز وجل کی رضا اور شوق میں آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۂ المجادلہ)

یہ اللہ کی جماعت ہے، سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے (نوادر الاصول الاصل الحادی والخمسون، ۱/۲۰۹، الحدیث: ۳۰۱، چشتی)

اولیائے کرام کی اقسام کے بارے میں اکابر علما و محدثین نے بڑا تفصیلی کلام فرمایا ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے قطب، ابدال وغیرہما کے وجود پر ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس موضوع پر مشہور کتاب جامع کرامات اولیا ضخیم کتاب ہے، علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی روشنی میں یہاں چند مشہور اقسام بیان کی جاتی ہے:

(۱) اقطاب

(۲) ائمہ

(۳) اوتاد

(۴) ابدال

(۵) رجال الغیب

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ولی کی دو صفات بیان فرمائی ہے:

(۱) ولی وہ ہے جو ایمان کے ساتھ متصف ہو، ایمان کا معنی ہے، وہ صحیح اعتقاد جو قطعی دلائل پر مبنی ہو۔

(۲) ولی کی دوسری صفت ہے کہ وہ متقی ہو تقویٰ کا معنی یہ ہے کہ جن کاموں کو کرنے کا اللہ نے حکم دیا، انہیں کرنا اور جن کاموں سے منع کیا اس سے اجتناب کرنا۔ (صاوی، یونس، تحت الآیۃ، ۶۳، ۳/۸۸) اور اس کے ساتھ ساتھ ہر اس کام کے لیے کوشش کرنا جس میں اللہ عز وجل کی رضا ہو اور ہر اس کام سے بچنا جو اللہ عز وجل سے دور کرنے والا ہو۔

ایک مہکتا ہوا پھول

حیدری چمنستان ولایت کے مہکتے ہوئے پھولوں میں سے ایک پھول، تاجدار اقلیم روحانیت، مرشد برحق، ولی ابن ولی، حضور نبیل ملت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی سہروردی علیہ الرحمہ کی ذات مقدس ہے جن کی پیشانی پر ابتدا سے ہی ولایت کے آثار نمایاں تھے۔ ولایت کے وہ تمام مراحل آپ نے بحسن وخوبی طے کیے جن کی ضرورت مرتبۂ ولایت پر فائز ہونے کو پیش آتی ہے یعنی تقویٰ پابندی شریعت، استقامت علی الحق، تصلب فی الدین، اعلاء کلمۃ الحق، والی غیر ذلک۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب میں مدار عظمت وفضیلت تقویٰ ہی ہے، تقوی وطہارت یہ ولایت کا اعلیٰ معیار ہے۔ جب صفت تقوی بندۂ مومن کے اندر پیدا ہوجاتی ہے تو وہ قرب خداوندی کے اس خاص مقام کو پالیتا ہے جسے اہل اسلام ولایت سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی تقویٰ کے ذریعہ بندۂ خدا قربِ الٰہی کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوجاتا ہے۔ اگر اس تناظر میں رہبر راہ شریعت وطریقت، مرشد برحق، ولی ابن ولی، حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کی ذات شریف کو دیکھا جائے تو یقینا آپ اس کے عین مصداق ہیں اور آپ کی ذات ستودہ صفات میں صفت تقویٰ بطریق اتم پائی جاتی ہے۔

ولی کی ایک اور علامت ہے۔ بارگاہ رب العزت میں مقبولیت ومحبوبیت۔ قرآن مقدس میں ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَہُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے، عنقریب ان کے لیے رحمن محبت کردے گا (کنز الایمان)

یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور بندوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے گا جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا احب اللہ عبداً دعا جبرئیل فقال: انی قد احب فلاناً فاحبہ قال: فیحبہ جبرئیل: ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ قد احب فلاناً فاحبوہ فیحبہ اہل السماء قال: ثم یوضع لہ القبول فی الارض فاذا ابغض فمثل ذلک۔

(مسلم شریف حدیث نمبر ٦٧٠٥)

یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبرئیل امین کو بلاکر فرماتا ہے فلاں بندہ میرا محبوب ہے تو تو بھی اس کو محبوب رکھ۔ فرمایا تو جبرئیل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں۔ فرمایا تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین پر اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے۔

اور آیت مذکورہ کے تحت علامہ طبری لکھتے ہیں:

عن قتادۃ قال ما اقبل عبد الی اللہ الا اقبل اللہ بقلوب العباد الیہ وزادہ من عندہ۔

مذکورہ آیت کریمہ اور حدیث شریف کی روشنی میں اگر حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات کو دیکھا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ محبوبان خدا میں ایک محبوب بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں آپ کی ایسی محبت ڈالی ہے کہ آپ ہر ایک کے نور نظر ہیں بے شمار دلوں کی دھڑکن ہیں، آپ کی زیارت بے قراروں کا قرار ہے، عالم اسلام میں آپ محبوب ومقبول ہیں۔

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کے وصال پر ملال پر ہر طرف حزن وغم کی لہر دوڑ گئی، پورا عالم اسلام سوگوار ہوا اور ہر آنکھ اشکبار ہوئیں یعنی ۲۷؍ربیع الاول ۱۴۴۱؁ھ مطابق ۲۵؍نومبر ۲۰۱۹؁ء بروز پیر ۹؍بج کر ۵۰؍منٹ پر شب میں ہاسپٹل سے کاشانۂ خلیل حسن پورہ شریف سیوان (بہار) واپسی میں حضور نبیل ملت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ شریف، سیوان کا وصال پر ملال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اگلے ہی دن آپ کے جانشیں شہزادۂ گرامی وقار الشاہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری مدظلہ العالی والنورانی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آستانہ حیدریہ میں تدفین ہوئی۔

آپ کی ولادت باسعادت ۱۹؍ذیقعدہ ۱۳۵۹؁ھ مطابق ۱۹؍دسمبر ۱۹۴۰؁ء بروز جمعرات ایک بجے شب ہوئی اور ۸۲ سال کی عمر میں اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے

دربار حق تعالیٰ میں مقبول ہیں نبیل
باغ ولا کے مہکے ہوئے پھول ہیں نبیل

☆☆☆

مولانا محمد ثناء اللہ خان ثناء القادری مرپاوی (۱)

حضور نبیل ملت کی ولایت

اللہ تبارک وتعالیٰ اس عالم اسباب میں ہمیشہ اپنے برگزیدہ بندوں کو قوم وملت کی اصلاح کے لیے بھیجتا ہے، ایک آتا ہے اور ایک جاتا ہے، یہی حیات وموت کا فلسفہ ہے،

سرزمین ہندوستان میں صوبہ بہار کا دامن بھی ایسے علما، فقہا، فضلا، اعاظم، اکابر اور اسلاف کرام کی دولت اور ان کی یادوں سے معمور ہے جو اپنے ظاہری و باطنی قوت سے قوم وملت کے درمیان میں زندگی گزارتے ہیں، آج انہیں برگزیدہ بندوں میں سے ایک بندہ کے تعلق سے میں اپنا نظریہ پیش خدمت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے آمین

حضور نبیل ملت صوبہ بہار کے لئے محتاج تعارف نہیں، آپ اپنی گوناگوں خوبیوں، صلاحیتوں کی وجہ سے مرجع خلائق تھے۔

(آپ کا نام مبارک) سید نبیل احمد ہے (نام کی تاثیر) حدیث شریف میں ہے کہ نام کا نزول آسمان سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے نصیب میں ولایت، بزرگی لکھی تھی، اس وجہ سے آپ کا نام نبیل احمد رکھوایا یعنی ان کے گھر والوں کے دلوں میں یہ نام رکھنے کا القا فرمایا اور آپ کے والد محترم نے یہ نام رکھا نبیل بمعنی خوبصورت، بزرگ، دانا، عقلمند ہے (فیروز اللغات ص ۷۶۹)

اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ بزرگی عطا کی تھی لہٰذا حضور نبیل ملت اسم با مسمیٰ تھے آپ کا چہرہ خوبصورت، پررونق، چمکدار، نورانی تھا، آپ نیک سیرت وصورت تھے، آپ دانا وعقلمند تھے، اسی لیے آپ نے راہ سلوک پر چلنا پسند کیا، یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا بزرگی عطا فرمائی۔

علم وعمل: حدیث شریف میں ہے کہ جاہل اللہ کا ولی نہیں ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور کامل عالم بن کر رشد و ہدایت کی طرف زندگی کو مشغول کردیا، آپ علوم ظاہری و باطنی میں ید طولی رکھتے تھے، فقہ وحدیث اور اصول وفروع میں آپ کو کافی دسترس تھی، آپ صاحب تصانیف عالم تھے آپ کے سوانح نگار نے لکھا کہ آپ کی تصنیف بنام شرح صحیح بخاری، شرح صحیح مسلم۔ شرح ابوداؤد شریف، شرح سنن نسائی شریف، وغیرہ آپ کی تصانیفات ہیں، آپ کی صحبت میں بیٹھنے والا خوش نصیب ہوتا ہے۔

آپ کی مجلس میں انداز بیانات: حدیث شریف میں ہے کہ عالم دین بنو، یا طالب علم بنو، یا عالم دین کی بات

---

(۱) بانی: دار العلوم امجدیہ ثناء المصطفیٰ، مرپا شریف

سننے والا بنو یا اس سے محبت کرنے والا بنو اور پانچواں نہ بنو کہ ہلاک ہوجاو گے، اسی حدیث پاک کے مکمل عملی تفسیر تھے، ہر وقت، ہر محفل، ہر مجلس، ہر نشست میں اپنے مریدین ومتوسلین اور دیگر ملنے والے حضرات کو علوم شریعت وطریقت کی تعلیم دیا کرتے تھے، حدیث شریف میں ہے کہ شریعت وحکمت کی ایک بات سننا سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے، جس طرح اسماے الٰہی کا ورد ذکر الٰہی کہلاتا ہے اسی طرح شریعت وطریقت کی باتیں بتلانا، سکھانا، سننا، سیکھنا اور عمل کرنا بھی ذکر الٰہی کہلاتا ہے، آپ اس پر بدرجہ اتم عامل تھے۔

حضور نبیل ملت کے خاندان کے اکثر افراد صاحب ولایت ہوئے ہیں، حضور نبیل ملت قدس سرہ جس گھرانہ میں پیدا ہوئے وہ گھرانہ اپنے علمی، دینی، شریعت مطہرہ پر ثابت قدمی اور سنت نبوی ﷺ کی پابندی میں پہلے سے ہی مشہور ومعروف تھا، آپ پر بھی اس علمی ماحول کا بے حد اثر پڑا، اسی لیے کشف وکرامت کا ظہور آپ سے اکثر ہوا ہے اور آپ کو راہ سلوک کی تعلیمات واوراد ووظائف خاندانی وراثت میں ملی، یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے وقت کے عظیم المرتبت شیخ طریقت ہوئے ہیں۔ حضور نبیل ملت قدس سرہ اپنے خاندانی مشائخ کے فیوض وبرکات کے صدقہ میں جامع الصفات والکمالات تھے اور اخلاق نبوی کے جامع بزرگ تھے

اولیاے کرام منصب ومقام کے اعتبار سے شیخ ابو عبد اللہ ساطی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ اولیاء اللہ کی شناخت کیسے ہوسکتی ہے، ارشاد فرمایا، میٹھی زبان، خوش خلقی، خندہ پیشانی، مسکراتا ہوا چہرہ، خواہ مخواہ کسی سے نہ الجھنا، عفو ودرگزر کا شیوہ، لوگوں سے ہمدردی، یہ اعلی اوصاف جن میں پائے جائیں وہ اولیاء اللہ ہیں، ان سے محبت گویا خدا سے محبت ہے، میں یقین کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ جس نے بھی محبت کی نگاہ سے حضور نبیل ملت کو حیات ظاہری میں دیکھا ہوگا وہ کہہ سکتا ہے کہ حضور نبیل ملت ان اعلی اوصاف کے حامل ومصداق تھے، اور میں نے کئی بار خود بحمدہ تعالیٰ آپ کی زیارت کا شرف حاصل کیا، ایک مرتبہ میں اپنے سسرال بشنپورہ، صاحب گنج، مظفر پور گیا وہاں حضرت کی زیارت ہوئی، چونکہ ہمارے سسر آپ کو بہت مانتے تھے اس لیے حضرت مجھ پر بھی کافی شفقت کی نگاہ رکھتے تھے۔ وہیں آپ نے مجھے ایک وظیفہ پڑھنے کی تلقین فرمائی، ماشاء اللہ آپ کو میں نے پیکر حسن واخلاق پایا، حضور نبیل ملت قدس سرہ علوم وفنون کی جامعیت، صاحب کشف وکرامت، اور گوناگوں علمی، فقہی واخلاقی محاسن وکمالات کے جامع تھے۔

علما میں مقبولیت کا حال یہ تھا کہ حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قبول فی الخلق اللہ عزوجل کا ایک عظیم عطیہ ہے، جو اپنے محبوبان بارگاہ کو عطا فرماتا یے، ارشاد ہے، **ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا** یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے رحمٰن ان کے لیے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا فرمادے گا۔ اس کے علاوہ ارشاد ہے۔ **لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا و فی الاآخرۃ** یعنی ان کے

لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں بشریٰ ہے۔

حضرت امام رازی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بشریٰ سے مراد قبول فی الخلق ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ قبول فی الخلق اولیاے کرام ہی کے ساتھ خاص نہیں بہت سے عوام بلکہ فساق حتیٰ کہ کفار و مشرکین کو حاصل ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ محبوبان بارگاہ کو جو قبول عام عطا ہوتا ہے اس میں اور فساق و فجار کے قبول عام میں کوئی مابہ الامتیاز خط حاصل ہو

اہل معرفت نے فرمایا کہ قبول فی الخلق کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ عوام سے شروع ہو اور عوام ہی تک محدود رہے، کہ عوام کے بعد کچھ خواص میں بھی پیدا ہو جائے، یہ مقبولیت عند اللہ مقبول ہونے کی قطعی دلیل نہیں، جو **العوام کالانعام** فساق و فجار اور کفار کو بھی حاصل ہوتی ہے۔

دوسری وہ خواص سے شروع ہو اور پھر ان کے ذریعہ عوام تک پہنچے، یہ یقیناً و حتماً اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہونے کی دلیل ہے، اس اصول پر حضور نبیل ملت کی حیات و خدمات اور بیعت و ارادت پر غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ آپ یقینا مقبول بارگاہ ہیں، اسی مقبولیت کا یہ اثر ہے کہ کوئی آپ کو، تاجدار اقلیم روحانیت کے لقب سے یاد کرتا ہے، کوئی آپ کو مرشد حقانی، کوئی تاج الاولیاء کے لقب سے، کوئی نبیل ملت کے لقب سے یاد کرتا ہے، یہ مقبولیت نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ حضور نبیل ملت کی مقبولیت عوام و خواص، مریدین و غیر مریدین عوام اور علما میں یکساں ہے۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت و کشش بہت تھی اور ہے، اکثر پیر کے مریدین صرف عوام ہوتے ہیں، لیکن حضور نبیل ملت کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے مریدین میں عوام کے علاوہ حفاظ، قرا اور علما بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔

تبلیغ دین بزرگوں کی یہ بھی کرامت مشہور ہے کہ فلاں بزرگ کے دست پاک پر ایمان لایا، بحمدہ تعالیٰ حضور نبیل ملت کے بھی دست پاک پر تقریبا دو درجن سے زائد غیر مسلم ایمان لائے۔ ایمان کی شرف سے مشرف ہوئے اور ہند و نیپال میں تبلیغی سفر کر کے مذہب و مسلک کو فروغ دیا

تقوی و پرہیز گاری قرآن پاک میں ولایت کی بنیاد ایمان و تقوی کو قرار دیا گیا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ حضور نبیل ملت کی زندگی کے ہر پہلو پر ایک نگاہ عمیق ڈالیں تو ان کی پوری زندگی تقوی و طہارت، شریعت مصطفی اور سنت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے عبارت تھی۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے آپ کا تقوی ملاحظہ کیا ہے، ماشاء اللہ کیا کہنے! نگاہیں زمین پر، کم سخن، خلوت و جلوت میں یاد الہی میں مشغول رہتے۔

ایک مرتبہ کی بات ہے کہ میں اپنے سسرال تھا، اتفاق سے وہیں حضور نبیل ملت کی زیارت ہوگئی، ماشاء اللہ نورانی چہرہ، رعب و دبدبہ سے بھرپور پر کشش چہرہ، دیکھ کر بے ساختہ منھ سے سبحان اللہ، ماشاء اللہ نکلا۔ یہ بھی ولی ہونے کی ایک پہچان ہے۔ دعوت دین، اصلاح مریدین و متوسلین و معتقدین میں ہمیشہ مشغول رہنا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ یقیناً یہ کامل مومن ہونے کی

پہچان ہے۔ لوگوں کو برائی سے روکنا اور نیکیوں کی دعوت دینا، دلوں میں عشق رسول کا دیپ جلانا، رد وہابیت، رد بدعت، آپ کی تقاریر کا نچوڑ ہوتا تھا۔ میں نے بذات خود حضور نبیل ملت کی تقریر کو اپنے سسرال ''بشنپورہ'' میں اور ''موہن پور گاؤں'' جہاں حضرت کے کافی مریدین ہیں وہاں صوفی عطاء اللہ مرحوم کے گھر پر سنا۔

تعویذ نویسی: خدمت خلق بہت ہی اہم عبادت ہے، حدیث شریف میں: خیر الناس من ینفع الناس (کنز العمال، حدیث نمبر 43065) یعنی سب سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے، تعویذ بھی ایک طرح سے خدمت خلق ہے اس کے ذریعہ لوگوں کی پریشانیاں، بیماریاں، دور ہوتی ہیں اور لوگوں کی دعائیں بھی ملتی ہیں، اسی لیے آپ حاجت مندوں کو تعویذ و دعا سے فیضیاب کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ''بشنپورہ'' میں حضرت نے مجھے ایک آیت مبارکہ پڑھنے کے لیے کہا، دوسری مرتبہ حضور نبیل ملت قدس سرہ کو میں نے اپنے گھر کے سامنے آزاد چوک پر دیکھا میں نے حضرت سے غریب خانے پر چلنے کے لیے عرض کیا چونکہ آپ مجھ پر کافی شفقت فرمایا کرتے تھے فوراً قبول فرمایا اور گھر پر تشریف لائے۔ بعد ناشتہ و چائے کافی دعاے خیر فرمائی اور ساتھ اس دفعہ بھی ایک دعا پڑھنے کی تعلیم دی، تیسری ملاقات ''موہن پور گاؤں'' جہاں حضرت کے کافی مریدین ہیں وہاں ہوئی، بہت دیر تک میں آپ کی زیارت سے پرلطف اندوز ہوتا رہا چلنے لگا تو میں نے عرض کیا کہ حضور میرا امتحان ہے اس میں کامیابی کے لیے اور یاد داشت کی مضبوطی کے لیے دعا فرمادیں یہاں بھی حضرت نے مجھے ایک اور تیسری دعا اپنے مقدس ہاتھ سے لکھ کر عطا فرمائی۔

زبان خلق نقارۂ خدا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انتم شھداء اللہ فی الارض یعنی تم لوگ زمین میں خدا کے گواہ ہو۔ اور اس پر دیکھا جائے تو آپ کے چاہنے والے آپ کی ولایت و کشف و کرامت کی شہادت دے رہے ہیں۔

خلاصہ حضور نبیل ملت کے چہرہ انور، تقوی و طہارت اور روحانیت کو دیکھ کر علما و عوام کے منھ سے بے ساختہ نکلتا ہے کہ آپ اللہ کے ولی ہیں۔ یہی آپ کی ولایت کے لیے کافی ہے کہ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔ حضور نبیل ملت قدس سرہ کی ذات بابرکات ایسی تھی کہ سادات ہونے کے باوجود بھی یہ خاص بات تھی کہ آپ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت، رحمت، الطاف و اکرام فرمایا کرتے تھے۔ علما تو علما عوام کی بے حد عزت و قدر کیا کرتے تھے، دعا و تعویذ، پیری و مریدی کے ذریعہ خدمت خلق، خطابت کے ذریعہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور وسیع بابرکت دسترخوان کے ذریعہ مہمان نوازی جو سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ادائیگی اور کشف و کرامت کے ذریعہ لوگوں کے ایمان و یقین کی سلامتی آپ کا ایک خاص امتیازی وصف تھا، انھیں نیک کارناموں کی وجہ سے آپ لوگوں میں محبوب و مقبول تھے اور ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ کی نماز جنازہ میں لاکھوں کی تعداد میں مخلوق خدا حاضر تھی۔

کچھ شیخ طریقت عزیزم ناہید بابو سلمہ کے متعلق: بزرگوں نے فرمایا کہ الولد سر لابیہ یعنی اولاد باپ کا راز دار ہوتا

ہے، باپ کے عملی زندگی کو دیکھ کر اپنے آپ کو بھی عملی زندگی میں ڈھالتا ہے، ایک مرتبہ مجھ کو آپ سے گھریلو باتیں کرنی تھی، اسی سلسلہ میں، میں اور، قاری رضاء اللہ موہن پور والے اور ماموں عبدالحنان خان صاحب کے ساتھ اپنی گاڑی سے ملنے گیا۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آپ ''مظفر پور'' علاقہ کے ایک گاؤں میں ٹھہرے ہیں، راستہ میں سوچ رہا تھا کہ ناہید بابو اپنے مریدین کے ساتھ ہوں گے مجھ سے بات چیت کرتے ہیں یا نہیں، خیر جب میں وہاں پہنچا اور گاڑی سے اتر کر جیسے حضرت کے کمرہ میں داخل ہوا، حضرت کی نگاہ مجھ پر پڑی۔ آپ تمام مریدین کو چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگا کر معانقہ کیا، پھر اپنے ساتھ بٹھا کر بات چیت کرنے میں مشغول رہے پھر ناشتہ آیا اور چائے وغیرہ لے کر مکمل بات کر لیا پھر میں واپس ہونے کی اجازت لی، اللہ اکبر ایک سیدزادہ، خود شیخ طریقت، دوسری طرف صاحبزادۂ حضور نبیل ملت کھڑے ہو جاتے ہیں اور مجھے رخصت کرتے ہیں، آج کل بہت کم ایسے پیر ہیں جو اپنے ملنے والے کے ہجوم و مریدین میں کھڑے ہو کر ملاقات کریں۔ لیکن قربان جایئے ناہید بابو کے اس اخلاق پر، تاریخ شاہد کہ آج ہمارے بہار میں بہت ایسے بزرگ لیٹے ہیں جو گمنام ہو گئے، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان کی حیات پر کوئی کتاب نہ ان کے لڑکے نے لکھا اور نہ کوئی مرید یا خلیفہ نے لکھا، صد بار مبارک باد کے لائق ہیں ناہید بابو کہ اپنے ابا حضور کی حیات و خدمات پر کتاب کی اشاعت کر رہے ہیں۔

☆☆☆

باب ششم۔ دعوت و تبلیغ

مفتی محمد صدیق عالم رضوی(۱)

حضور نبیل ملت: رہبر قوم

اللہ عزوجل کے محبوب دانائے خفایا وغیوب سرورِ کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مقدسہ کے بعد نبوت کا دروازہ تو بند ہو گیا مگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدق آپ کی امت پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ اس نے اس امت کو ہر دور میں اپنے محبوبین ومقربین سے نوازا۔ یہ مقربین بارگاہ قربِ قیامت تک اپنے روحانی وعرفانی برکات سے اہلِ عالم کو فیض یاب فرماتے رہیں گے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضانِ نبوت سے دلوں کی تاریک زمینوں کو منور ومجلیٰ کرتے رہیں گے۔ انہیں کی شان بیان فرماتے ہوئے خداوند قدوس جل جلالہٗ نے اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرمایا: یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ ۔ اللہ تمہارے ایمان والوں کو اور ان کو جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے۔

یہ وہ نفوسِ قدسیہ ہیں جو علم وعمل کا سنگم ہوتے ہیں، جو امت کے لیے چراغ کی حیثیت رکھتے ہیں، جن کی حیاتِ مقدسہ شریعت کا آئینہ دار اور امت کے لیے مشعلِ راہ ہوتی ہے۔ انہیں نفوسِ قدسیہ میں ساداتِ حسن پورہ شریف سیوان کے چشم وچراغ گلِ گلزار حیدریت، عالمِ اسرار شریعت، غواص بحر معرفت، سراپا خیر وبرکت، عارف باللہ، واصل الی اللہ، حضرت مخدوم سیّد غلام حیدر احمدی علیہ الرحمہ کے سچے جانشین حضرت علامہ سیّد شاہ نبیل احمد حیدر القادری قدس سرہٗ القوی کی ذاتِ بابرکات ہے۔ جن کی نگاہ معرفت نے ہزاروں گم گشتگانِ راہ کو راہِ حق پر گامزن کر دیا۔ لاکھوں فرزندانِ اسلام کے دلوں میں معرفت الٰہی وعشق رسول کی شمع روشن فرمائی۔ آپ نے دعوتِ دین کی راہ میں بے پناہ محنت ومشقت اٹھاتے ہوئے بہت ہی قلیل عرصے میں وہ عظیم نمایاں کارنامے انجام دیے جن سے امت مسلمہ رہتی دنیا تک فیضیاب ہوتی رہے گی۔ یوں بھی حضرت نبیل ملّت کا تعلق اس عظیم خانوادے سے ہے جو تقریباً تین صدی سے پورے ہندوستان میں اسلام کی مقدس کرنیں بکھیر رہا ہے اور معرفت الٰہی کے گوہر لٹا رہا ہے۔ جس کے احسانات کے بار سے مسلمانانِ ہند کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے، جس کے روحِ رواں مخدوم المشائخ نبیرۂ سلطان ہمدان مخدوم سیّد غلام حیدر احمدی علیہ الرحمہ ہیں۔ جن کا آستانۂ مبارک آج بھی مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

حضرت نبیل ملّت جو ایک طرف باصلاحیت جید عالم تھے تو دوسری طرف پیر طریقت بھی تھے۔ مگر آپ نے پیری مریدی کو اپنا پیشہ یا ذریعۂ معاش نہیں بنایا بلکہ دعوتِ دین اور احیائے سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کا ذریعہ بنایا۔ اپنے وقت کے ایک بہترین رہنما اور قوم کے رہبر تھے۔ جن کے اندر خدمت دین کا جذبۂ بیکراں موجزن تھا، جس کا واضح اور بین ثبوت آپ کے وہ عظیم کارنامے ہیں جو آج کے داعیانِ اسلام کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

---

(۱) شیخ الحدیث وصدر شعبۂ افتا: جامعہ منعمیہ، پٹنہ، بہار

آپ کا اپنی حیاتِ طیبہ میں تشنگانِ علومِ نبویہ کے لیے کثیر تعداد میں مدارسِ اسلامیہ کا قیام فرمانا، مسلسل تبلیغی دورے فرما کر قوم وملّت کی اصلاح کی بھرپور کوشش کرنا، یہ آپ کے حقیق وارثِ انبیا اور ایک مخلص داعیٔ اسلام ہونے کی سب سے مضبوط دلیل ہے۔ ایک مخلص مبلغ اسلام کے اندر جو خصوصیات پائی جاتی ہیں وہ آپ کی ذات میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ آپ انتہائی نرم دل، سخی، منکسر المزاج اور متواضع تھے۔ مگر دین اور شریعت کے معاملے میں سخت بے باک اور حق گو تھے۔ ڈاکٹر اقبال کے اس شعر کے مصداق تھے۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ایک بہترین مبلغ دین کی پہچان یہ بھی ہے کہ وہ بلاخوف حق گوئی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ایک پیر کی حیثیت درحقیقت ایک رہنماے دین کی ہوتی ہے، مگر الا ماشاء اللہ، اکثر پیر اہلِ ثروت وارباب اقتدار کو دعوتِ دین پیش نہیں کر پاتے اور ان کی اصلاح کی کوشش نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے پورا معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے لیکن حضرت نبیل ملّت نے اپنے اجداد کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے اہلِ ثروت واربابِ اقتدار کی بھی اصلاح فرمائی۔

حضرت نبیل ملّت کی شخصیت ایک مخلص مربی کی حیثیت سے باکمال نظر آتی ہے۔ جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ دورِ حاضر کے علماے کرام کا جم غفیر آپ کے حلقۂ ارادت وخلفا میں داخل ہے۔ جبکہ کوئی عالمِ دین بیعت وارادت کے لیے اگر کسی کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اس کے ایمان وعقیدہ اور شریعت کے معاملے میں پرکھ اور کچھ کمالات دیکھ کر ہی رجوع کرتا ہے۔ جنھوں نے آپ کو قریب سے دیکھا وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ آپ نیک نیتی، خلوص وسچائی، علم دوستی جیسے اعلیٰ اخلاق وکردار اور پاکیزہ خیال کے مالک تھے، جن کا دل محبت الٰہی کے چشمہ سے سیراب تھا، جو دین کی راہ میں سراپا ایثار تھے۔ آپ نے اپنی جان ومال، راحت وآرام الغرض ہر چیز کا اللہ عزوجل سے سودا کر لیا تھا۔ آپ کے حیات آفریں پیغام نے سیکڑوں علماے کرام کے اندر خدمت دین اور مخلصانہ دعوتِ اسلام کا جذبہ پیدا کر دیا۔ آج اسلام کی نشرواشاعت اور تبلیغ دین کے لیے ایسے ہی داعیٔ اسلام اور رہبر ورہنما کی ضرورت ہے۔ جس کی مساعیٔ جمیلہ سے گلشن اسلام بارونق ہو سکے۔

فنا کے بعد بھی باقی ہے شانِ رہبری تیری
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

☆☆☆

مفتی محمد راحت احسان برکاتی (۱)

حضور نبیل ملّت: مینارۂ ہدایت شخصیت

آج سے تقریباً دس گیارہ سال قبل کی بات ہے جب یہ ناچیز حیدری کانفرنس میں بظاہر خطیب حقیقۃً طالب فیض کی حیثیت سے شرکت کے لیے ’’موہن پور ضلع سیتامڑھی‘‘ حاضر ہوا تھا۔ عشا کی اذان ہو چکی تھی، مسجد میں نماز کے لیے حاضر ہوا تو ایسا محسوس ہوا کہ نمازِ جمعہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ نمازیوں سے مسجد بھری ہوئی تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سب حضور سیّدی نبیل ملّت صاحب قبلہ کے قدموں کی برکت ہے۔ پھر بعد میں کئی مرتبہ ’’موہن پور‘‘ جانا ہوا، نمازیوں کی تعداد بکثرت دیکھی۔ آج مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ ایک ایسی عظیم شخصیت کے ذکر جمیل کے لیے قلم چلا رہا ہوں جن کی نگاہِ کیمیا اثر سے ہزاروں افراد کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا چراغ روشن ہوا، جن کی روحانی تربیت سے بہت سے گمراہ ہادی بن گئے، جن کی بافیض صحبت اعتقادی و عملی اصلاح کا محور تھی، جن کا حسنِ اخلاق وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کی یاد دلاتا تھا، جن کا نسبی تعلق اس باعظمت خاندان سے تھا جن کے بارے میں حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

حضور سیّدی نبیل ملّت رحمۃ اللہ علیہ ان نفوسِ قدسیہ میں سے تھے جن کا وجودِ مسعود جماعت اہلِ سنّت کے لیے قابلِ فخر سرمایہ تھا، جو تقویٰ، پرہیزگاری، خلوص وللّٰہیت، رشد و ہدایت کے روشن مینار تھے۔ فقیر کو جب پہلی بار قدم بوسی کا موقع ملا، حضرت کی زیارت نصیب ہوئی تو حضرت نے جس شفقت و محبت اور اپنائیت سے کرم نوازی فرمائی۔ بہت کم ایسا دیکھنے کو ملتا ہے یقیناً یہ اعلیٰ ظرفی اور اصاغر نوازی کی نشانی ہے۔ کافی دعاؤں سے حضرت نے نوازا، آج تک ان کا پُرنور چہرہ نگاہوں میں جگمگا رہا ہے۔ حضرت کا رخصت ہو جانا جماعت اہلِ سنّت کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ ربِّ قدیر حضرت کے مرقدِ انور پر بے شمار رحمت و انوار کی بارش نازل فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ حضور سرکار نبیل ملّت سیّد شاہ نبیل احمد حیدر القادری رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر مسلکِ اہلِ سنّت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں لگے رہے۔ فروغِ دین کے لیے متعدد مقامات پر مدارس قائم کیے۔ سیوان، مظفرپور اور سیتامڑھی وغیرہ میں کئی مدرسے آج دین کا مضبوط قلعہ بن کر حضور نبیل ملّت کے فیضان کا چشمہ بن کر حیدری برکات تقسیم کر رہے ہیں۔ مرکز اہلِ سنّت بریلی شریف سے خانقاہِ حیدریہ خاص کر حضور نبیل

---

(۱) استاذ و مفتی: جامعہ ضیائیہ فیض الرضا، ددری، سیتامڑھی، بہار

ملّت کا بڑا گہرا تعلق تھا اور ہے۔ اس تعلق کا نتیجہ ہے کہ جو بھی حضور نبیل ملّت کے دامن سے وابستہ ہے وہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کی محبت و عقیدت میں پیش پیش دکھائی دیتا ہے۔ حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ کو خاندانی عظمت و خلافت تو حاصل تھی ہی مزید سلسلۂ رضویہ کی خلافت بھی نبیرۂ اعلیٰ حضرت، حضور سبحانی میاں قبلہ سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف سے تفویض کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ حیدری دیوانہ اعلیٰ حضرت اور خاندانِ اعلیٰ حضرت کی محبت میں سرشار رہتا ہے۔

موت برحق ہے، ہر ایک کو اس کا مزہ چکھنا ہے۔ حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا مگر وہ آج بھی اپنی خدمات اور زریں کارناموں کی بنا پر زندہ ہیں اور ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔ مریدوں کی تربیت کا جو حضرت کا حسین انداز تھا اس پُرفتن اور مطلبی دور میں بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت کے اکثر مریدین باشرع دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت کے شہزادے و جانشین حضرت علامہ ڈاکٹر سیّد ناہید احمد حیدر القادری دام ظلہ العالی ''**الولد سر لابیہ**'' کا نمونہ بن کر ہمارے درمیان جلوہ بار ہیں جو مکمل حضرت کی یادگار ہیں اور حضور ریحانِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ، بریلی شریف کے خلیفہ بھی ہیں۔ تشنہ گانِ معرفت کے لیے سنہرا موقع ہے کہ وہ ایسے پیر کامل سے وابستہ ہو کر اپنی آخرت سنوارے۔ اللہ پاک حضور ناہید احمد حیدر القادری قبلہ کا سایۂ عاطفت ہم طالبوں پر تادیر قائم رکھے آمین۔ وہ تمامی حضرات قابلِ مبارک باد ہیں جو حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ کے گوشۂ حیات کو زینت قرطاس بنا کر علماے کرام و عوام الناس کو فیض حاصل کرنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو حیدری و نبیلی برکات سے مالا مال فرمائے آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

☆☆☆

مولانا انیس عالم سیوانی (۱)

حضور نبیل ملت: رشد وہدایت کے مینار

خانقاہ حیدریہ ضلع سیوان کے سجادہ نشیں، مرشد روحانی، حضرت نبیل ملت کے وصال پر ملال پر غم کا بادل چھا گیا۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت سیدنا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی (م ۱۹۲۱ء/ ۱۳۴۰ھ) فرماتے ہیں:

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا
واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے
یوں نہ فرمائیں تیرے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

مورخہ ۲۸/ ربیع النور شریف ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۶/ نومبر ۲۰۱۹ء بروز سہ شنبہ بعد فجر یہ افسوس ناک خبر کانوں سے ٹکرائی کہ گذشتہ شب ۹ بج کر ۵۰ منٹ پر سلسلۂ حیدریہ حسن پورہ کے صاحب سجادہ، خانقاہی نظام دعوت وارشاد کے عظیم مربی، معلم، مرشد اور ہادی نبیل ملت حضرت علامہ مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ یہ سن کر ایک جھٹکا لگا۔ دل مغموم اور غم والم سے رنجور وناچار عقل ودماغ نے جیسے کام کرنا بند کر دیا۔ بہر حال بندہ کیا کر سکتا ہے۔ اللہ کی مرضی کے آگے کس کا بس چلتا ہے۔ کلمۂ ترجیع زبان پر جاری ہوا، بار بار مغفرت اور ترقی درجات کی دعا لب پہ جاری ہوئی۔ موت کا وقت مقرر ہے، موت سے راہ فرار نہیں۔ اللہ نے موت اور حیات کو پیدا فرمایا اور موت کا وقت مقرر فرما دیا۔ اس سے ایک لمحہ پہلے یا بعد کو موت نہیں آتی۔ نیک وبد سب کو موت آتی ہے۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ صالحین اور فاجرین دونوں کی موت میں فرق ہے۔ گنہگار، فاجر و کافر مرتے ہیں تو انہیں عذابِ الٰہی میں گرفتار کیا جاتا ہے۔ موت ان کے لیے حسرت وافسوس اور سزا لے کر آتی ہے اور جب کوئی مومن صالح مرتا ہے تو واصل بحق ہوتا ہے یعنی اپنے رب کی نعمتوں اور رحمتوں سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ فرشتے اس کا احترام بجالاتے ہیں۔ قبر میں مومن صالح کو سب سے بڑی دولت یہ ملتی ہے کہ جان ایمان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔

---

(۱) سکریٹری: امام احمد رضا فاؤنڈیشن، لکھنؤ

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

ہمیں یقین ہے کہ ضرور ضرور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیضان کرم کی بدولت نبیل ملت علیہ الرحمہ ان تمام مراحل سے گذر کر گنبد خضریٰ کی حسین چھاؤں میں محو استراحت ہوں گے۔

اہل سنت وجماعت کے لیے ۲۶ر نومبر کی تاریخ بڑی غم ناک اور کرب ناک رہی کہ ایک ہی دن میں بہار کی سرزمین سے حضرت نبیل ملت اور نیپال کی سرزمین سے شیر نیپال علامہ مفتی جیش محمد برکاتی دونوں بزرگوں کے سانحۂ ارتحال کی خبریں موصول ہوئیں۔ رب تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور ان کے روحانی، علمی فیضان سے ہم سب کو بہرہ ور فرمائے، آمین۔

حضرت نبیل ملت سیوان میں رہتے تھے لیکن ان کا دعوتی علمی سلسلہ ملک کے مختلف حصوں میں پھیلا ہوا تھا۔ ان کے چاہنے والے محبت کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں بلکہ کہیں تعداد و بیان سے باہر ملتے ہیں، زندگی بھر انھوں نے خانقاہی نظام اور صوفیانہ طرز تبلیغ کے ذریعہ دین وسنیت کی خدمت انجام دی۔ وہ عالم باعمل، پابند شرع، شیخ طریقت مقبول عام خطیب اور باثر مربی تھے۔ اس حقیر نے حضرت علیہ الرحمہ کا نام نامی اسم گرامی بچپنے میں سن رکھا تھا، ملاقات کا شرف عمر مبارک کے آخری دور میں ہوا، حد درجہ حسین وجمیل، خوبصورت، رخ پرنور، ہونٹوں پہ ہمیشہ تبسم، چہرہ بھرا ہوا، چوڑی پیشانی، باتوں میں حلاوت، گفتگو میں ٹھہراؤ، الفاظ و انداز تکلم پرتاثیر، پوری زندگی سلسلے کے فروغ اور بیعت وارشاد میں گذری، گویا کہ اپنے آپ کو بزرگوں کے بتائے طریقے اور کاموں کے فروغ لیے وقف کر دیا تھا، آپ جس خانوادے سے تعلق رکھتے تھے، خانوادۂ حیدریہ کے نام سے مشہور ومعروف ہے، اس سلسلے کے وابستگان اپنے نام کے آگے حیدری کی نسبت لگاتے ہیں، اس سلسلے کے شہرۂ آفاق بزرگ اور بافیض ہستی مخدوم الآفاق حضرت سید غلام حیدر علیہ الرحمہ گذرے ہیں، جن کا مرقد مبارک حسن پورہ، ضلع سیوان میں مرجع خلائق ہے۔

حاصل شدہ تعارفی مواد سے پتہ چلتا ہے کہ خاندان حیدریہ حضرت مخدوم شیخ شہاب الدین پیر جگ جوت کے نواسے سلطان سید احمد چرم پوش ہمدانی ثم بہاری سے منسوب ہے۔ واضح رہے کہ حضرت مخدوم شہاب الدین پیر جگجوت سے رشتہ میں حضرت مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری کے نانا تھے۔ حضرت نبیل ملت حضرت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کے والد ماجد حضرت علامہ سید وکیل احمد حیدری کا اور علامہ مخدوم سید غلام حیدر علیہ الرحمہ کے درمیان کا زمانہ تقریباً تین سو سالوں پر محیط ہے۔

اس خاندان میں بہت سے بافیض، صاحب کرامت، بزرگ گذرے ہیں۔ جانکاروں کا ماننا ہے کہ ہندو پاک کے امیر وکبیر اور سیاسی دنیا کی مانی ہوئی ہستیاں مذکورہ خانوادے کے بزرگوں کے ربط میں رہتی تھیں۔ مختلف بلاد وامصار سے حاجت مند

رجوع کرتے تھے اور دعاؤں کے طالب ہوتے تھے۔ اسی نامور خانوادے کے فرزند جلیل اور بطل عظیم کا نام علامہ نبیل احمد حیدر تھا۔ آپ کی پیدائش ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ بروز جمعرات رات ایک بجے مطابق ۱۹/ دسمبر ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی سید نبیل احمد اور تاریخی نام شاہ احمد رضا وشاہ حامد رضا تجویز ہوا۔

والد گرامی حضرت علامہ سید وکیل احمد حیدری نے ناز ونعم کے ساتھ آپ کی تعلیم وتربیت کا اہتمام فرمایا۔ ابتدائی تعلیم گھر کے دینی مذہبی ماحول میں ہوئی، درس نظامی کی تعلیم کے لیے صوبۂ بہار کے معروف شہر پٹنہ کا سفر کیا، وہاں درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ مدرسہ شمس الہدیٰ، پٹنہ کی تعلیمی اسناد حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں حضور حافظ ملت جلالۃ العلم علامہ حافظ عبد العزیز مراد آبادی ثم مبارکپوری، مشہور محدث علامہ ثناء اللہ محدث مئوی، حضرت علامہ وکیل احمد حیدری، علامہ کفیل احمد حیدری کے نام معروف ہیں۔

آپ کی زندگی کے بیشتر ایام رشد وہدایت، تبلیغ وارشاد اور سلسلۂ حیدریہ کی توسیع وترویج اور فروغ میں گذرے، آپ کا حلقہ بہت وسیع تھا، بالخصوص شمالی بہار، اڑیسہ، آسام اور چمپارن بہار میں بکثرت آپ کے مریدین پائے جاتے ہیں، آپ کے سلسلے اور آپ کے نام سے منسوب کئی مذہبی ادارے چلتے ہیں۔ آپ کی خانقاہ حسن پورہ میں صبح سے شام تک حاجت مندوں کا ازدحام رہتا ہے۔ ایک طرح سے روحانی شفاخانہ ہے، جہاں روزانہ سیکڑوں کی تعداد میں مریض دعا کرانے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ آپ بڑے خوش مزاج، رقیق القلب، نرم خو وسادہ لوح تھے۔ ہمیشہ چہرے پہ مسکراہٹ اور سادگی کے آثار نمایاں رہتے اور یہ خوبی وراثۃً آپ کے صاحبزدگان بالخصوص موجودہ سجادہ نشیں حضرت علامہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری میں بھی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔

آپ کے تبلیغی اسفار میں اکثر وبیشتر آپ کے جانشیں علامہ سید ناہید احمد صاحب شریک سفر رہتے۔ موجودہ سجادہ بذات خود باصلاحیت، بااخلاق، پڑھے لکھے شخص ہیں۔ ایک ولی عہد اور سجادہ کے اندر جن خوبیوں اور اوصاف کی ضرورت ہوتی ہے، الحمد للہ وہ سب آپ میں پائی جاتی ہیں۔ مذہبی اور دینی خدمات کے ساتھ ساتھ صاحب سجادہ اعزہ واقارب اور دوست واحباب کے بھی منظور نظر ہیں۔ عام طور پر لوگ عزت واحترام کے ساتھ نام لیتے ہیں۔ پاس پڑوس کے لوگوں کے دکھ درد میں شامل ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا سید ناہید صاحب کے تین صاحبزادے ہیں۔ عزیز مکرم عاطف احمد (انجینئر)، عاکف احمد (عالم دین) اور عاقب احمد (زیر تعلیم) اور ایک دختر ماشاء اللہ سب کے سب تعلیم وتعلم سے وابستہ اور حسن صورت وسیرت سے مرصع ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو مذہب حق اہل سنت کے ساتھ ترقی عطا فرمائے۔

حضرت علامہ نبیل احمد صاحب علیہ الرحمہ کے صاحبزدگان:

(۱) مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری صاحبِ سجادہ

(۲) سید شاہد احمد حیدری ایم اے (علیگ)

(۳) سید خالد احمد حیدری

(۴) سید راشد احمد حیدری

حضرت نبیل ملت علیہ الرحمہ کے خلفا میں اساتذہ جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس ودیگر

(۱) علامہ مفتی محمد رجب علی بلرامپوری

(۲) علامہ الحاج محمد یعقوب مصباحی

(۳) مفتی سید فاروق احمد رضوی

(۴) مولانا عبدالمحیط حبیبی

(۵) مولانا عبدالغنی حیدری، چمپارن

(۶) مولانا محمد شکیل احمد حیدری، چمپارن

(۷) مفتی محمد اسرافیل حیدری، مغربی چمپارن، کے نام قابل ذکر ہیں۔

آپ علیہ الرحمہ کے حلقۂ متوسلین میں کئی بڑی کانفرنسیں سالانہ منعقد ہوئی ہیں۔ حیدری کانفرنس کے نام سے جن میں ملک کے مایۂ ناز خطبا اور علما کی شرکت ہوتی ہے۔

غرضیکہ حضرت نبیل ملت کی پوری حیات مبارکہ خدمت دین متین اور فروغ مذہب اہل سنت میں گذری، آپ کے سبب سے بہت سے علاقوں میں وہابیت، دیوبندیت، شیعیت اور صلح کلیت جیسے فتنوں سے عوام محفوظ رہی۔ انتقال کی خبر ملنے کے بعد خادم کی رہائش گاہ کھدرا، سیتا پور روڈ، لکھنؤ، دار العلوم قادریہ رضویہ رام نگر لکھنؤ اور درگاہ کھمن پیر، چار باغ، لکھنؤ میں دعاے مغفرت وایصال ثواب کیا گیا۔ رب تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے جانشینان کو مذہب اہل سنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا مبلغ وعلمبردار بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

☆☆☆

مولانا محمد ہاشم اشرفی کانپوری(۱)

حضور نبیل ملت: ہادیِ برحق

اس فرش گیتی پر یوں تو روزانہ انگنت افراد جنم لیتے ہیں اور اپنی زندگی کا مقررہ حصہ گزار کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دار فانی کو الوداع کہہ جاتے ہیں، چاہے وہ کسی مذہب وملت کے ماننے والے ہوں، روے زمین کے کسی بھی خطہ سے نسبت رکھتے ہوں، اس عالم رنگ وبو میں کسی بھی شعبہ میں اگر انہوں نے کوئی نمایاں کام انجام دیا تو تاریخ ان کو ایک مدت تک یاد رکھتی ہے اور اگر مقصد حیات کو بغیر سمجھے دنیا سے چلا گیا تو دنیا والے دوست، رشتہ دار چند دن تک اور گھر والے چند سال تک ہی اس کو یاد رکھتے ہیں۔ مرور ایام کے ساتھ ہی اس کے وجود خارجی وذہنی دونوں ہی صفحۂ ہستی سے محو ہو جاتے ہیں۔ اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں جہاں ایک طرف ان لوگوں کا ذکر ملتا ہے جو دنیاوی نظام کو بہتر کرنے میں کوشاں رہے اور نمایاں کام انجام دیے، وہیں ان لوگوں کا ذکر جمیل بھی ملتا ہے جو لوگوں کی حیات اخروی سنوارنے میں کوشاں رہے۔ دنیوی نظام میں کوشاں رہنے والے کو سال میں ایک بار یا چند بار ہی یاد یاد کیا جاتا ہے لیکن حیات اخروی کے لیے کوشاں رہنے والے کا ذکر عالم رنگ وبو میں بار بار ہوتا ہے، اس لیے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ۔ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ اس آیت کے مصداق وہ صلحا ہیں جو ملت اسلامیہ کی آبیاری میں اپنی ساری زندگی صرف کر دیتے ہیں اور داعی اجل کے بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے اس دار فانی کو الوداع کہہ جاتے ہیں جس سے سارا عالم متاثر ہوتا ہے، ان کا جانا سارے عالم کے لیے سانحہ ہوتا ہے، انہیں مقدس ہستیوں میں سے ایک بزرگ ہستی بقیۃ السلف، عمدۃ الخلف، فقیہ النفس، پیر طریقت، رہبر شریعت، مرشد برحق، حضور نبیل ملت حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان، بہار کی ہے۔

حضور نبیل ملت گوناگوں صفات کے جامع واخلاق کریمہ واوصاف حمیدہ کے پیکر تھے، اسلاف کے سچے جانشیں تھے۔ آپ کے مریدوں کی تعداد لاکھوں لاکھ ہے، آپ کے ارد گرد دور دراز سے آئے ہوئے مریدوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم اور عاشقوں کا میلہ لگا رہتا ہے۔ آنے والا اپنی مراد لے کر بارگاہ میں حاضر ہوا، دعا تعویذ کے لیے تو کوئی بیعت وارادت کے لیے، کوئی جلسہ اور کانفرنس کی صدارت وسرپرستی کی منظوری کے لیے، کوئی دینی مسائل کی گتھی سلجھانے کے لیے، کوئی مسجد ومدرسہ اور اپنی دکان ومکان کی بنیاد ڈالنے کے لیے، کوئی لوگوں میں اتفاق واتحاد کرانے کے لیے، کوئی اپنی کتاب پر تقریظ ودعائیہ کلمات

---

(۱) قومی صدر: آل انڈیا غریب نواز کونسل، سربراہ اعلیٰ: الجامعۃ الاسلامیہ اشرف المدارس واشرف البنات (نسواں) گدیانہ، کانپور

لکھوانے کے لیے، کوئی ملازمت اور امامت کی جگہ کے لیے اور الحمدللہ! سبھی اپنے مقاصد میں کامیاب لوٹتے، ایسا کیوں نہ ہو جبکہ آپ بیک وقت عالم، مفتی، خطیب، مناظر، فنافی اللہ والرسول، متقی اور مدبر بھی تھے۔ کوئی بھی اگر ایک مرتبہ آپ سے ملاقات کر لیتا تو گرویدہ ہو کر رہ جاتا اور بار بار بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے بے قرار ہوتا، اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کے اخلاق کریمانہ کے معترف ہیں اور مومن کامل کی شان بھی یہی ہے کہ وہ اخلاق کا پیکر ہو جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ **اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا**، مسلمانوں میں کامل الایمان وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں یقینا نبیل ملت کی ذات اس حدیث کی آئینہ دار تھی۔ نبیل ملت زہد و تقویٰ کے پیکر اور شریعت و سنت کے پیرو کار تھے۔ آپ درجنوں مدارس و مساجد کے بانی تھے۔ آپ نے کئی مناظرے کیے اور ہزاروں گم گشتگان راہ کو راہ ہدایت دی، اصاغر نوازی آپ کا عظیم خاصہ تھا، آپ نے پوری زندگی اللہ و رسول کی اطاعت میں شریعت و سنت کے مطابق گزاری اور امت کو اتحاد و اتفاق کا پیغام دیتے رہے اور اپنی زندگی میں تمام تر مصائب و آلام کو برداشت کر کے، بیل گاڑی پر سفر کر کے، پیدل چل کر، بستی بستی اور قریہ قریہ جا کر دین و سنیت اور مسلک اہل سنت و جماعت کے پیغام کو عام کیا۔ نبیل ملت نے اپنے فرزندار جمند نقیب الاولیا حضرت علامہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدری زید مجدہ کے زہد و تقویٰ، اتباع شریعت و سنت، پرہیزگاری و تصوف، عبادت و ریاضت اور ان کی دور اندیشی کی وجہ سے ان کو اپنا ولی عہد بنایا۔

رب قدیر حضرت نبیل ملت علیہ الرحمہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرنے کے ساتھ ان کو اچھا وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے
فنا کے بعد بھی باقی ہے شانِ رہبری تیری
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیرِ کارواں تجھ پر

☆☆☆

مفتی محمد حسن قادری رضوی (۱)

حضور نبیل ملت: ناشر رضویت

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے، اُس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے انسان کو پیدا فرمایا اور ایک محدود مُدّت تک کے لیے ہر ذی روح کو زندگی عطا فرمائی اُس کے بعد " كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ" کے اٹل وعدے کے مطابق ہر جان دار کو اس دنیا سے رخصت ہونا ہی پڑتا ہے۔

روزانہ کتنے ہی انسان اس عالمِ رنگ و بُو سے کوچ کر جاتے ہیں کسی کے جانے سے ایک گھر کا نقصان ہوتا ہے، کسی کی رحلت سے ایک خاندان کا، کسی کے انتقال کر جانے سے شہر بھر کا یا ملک گیر نقصان اور بس! لیکن دین کے عالم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث کا دنیا سے اُٹھ جانا ایک جہان کی موت ہوتی ہے جیسا کہ مشہور ہے: "موت العالِم موت العالَم" خیر التابعین حضرت سید حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: عالم کی موت اسلام کی عمارت میں ایک ایسا شگاف ہے جو کبھی بند نہیں ہو سکتا ایسا ہی نا قابلِ تلافی نقصان، حضرت نبیلِ ملت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ رحمۃ القوی کے وصالِ پُر ملال فرمانے سے ہوا حضرت قبلہ نبیلِ ملت رحمہ اللہ علیہ مادہ پرستی کے اس دَور میں، راہِ سلوک و عرفان کے مقتدا و پیشوا تھے، آپ نے اپنی ساری زندگی خوفِ خدا، عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محبّتِ اولیا میں گزاری۔

تبلیغِ دین کے لیے سفر میں رہنا آپ رحمہ اللہ کا پسندیدہ عمل تھا، علاوہ رمضان شریف کے گیارہ مہینے تبلیغِ دین کے لیے سفر میں رہتے، اس سے دین مبین کے اِبلاغ سے آپ رحمہ اللہ کا لگاؤ واضح ہے، حتیٰ کہ ضعیف العمری میں بھی تبلیغِ دین کے لیے اسفارِ مبارکہ کا سلسلہ جاری رہا اور اس طرح ہند و پاک، بنگال و نیپال اور دیگر کئی ممالک میں آپ رحمہ اللہ کی تبلیغ کے فوائد و ثمرات ظاہر ہوئے اور کثیر خلقِ خدا آپ کے فیض سے مستفیض ہوئی۔

حضرت نبیلِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار اعلیٰ حضرت الشاہ سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت عقیدت تھی اور آپ زبردست ناشرِ رضویت تھے۔ شریعتِ مطہّرہ کے سختی کے ساتھ پابند تھے، مسلسل تبلیغی اسفار کے باوجود آپ نے قلمی خدمات بھی سرانجام دی ہیں، صحاح ستہ اور شرح معانی الآثار از امام ابوجعفر طحاوی کی مختصر شروحات آپ کے قلم سے ظہور میں آئی ہیں۔

عظیم مبلّغِ اسلام و سُنیت، صاحبِ رشد و ہدایت نبیلِ ملت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس مبارک ۲۷ ربیع النور ماہِ سُرور کو خانقاہِ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف میں ہوتا ہے اللہ کریم حضرت کے مزارِ فائض الانوار پر رحمتوں کی رم جھم برستی بارش کا صدقہ ہمیں بھی عطا فرمائے آمین بجاہِ طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(۱) بانی: ادارہ فکر رضا و نافع قرآن اکیڈمی گجرات، پاکستان

مولانا محمد ممنون الحق حیدری (۱)

حضور نبیل ملت اور دیہی علاقے

ہندوستان میں ۷۰ رفیصد سے زائد آبادی دیہات میں رہتی ہے مگر اس کے باوجود وہاں سہولیات زندگی کا بڑا فقدان ہے۔ وہاں جانے کے لیے کچی سڑکیں اور ناہموار راستے ہیں۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی کچھ جگہوں پر بجلی و صاف پانی تک میسر نہیں۔ عموماً جہاں ان دیہاتوں میں روزمرہ کی ضروریات سے محرومی ہے وہیں دینی تعلیم سے دوری بھی ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں غلط رسم و رواج، بدعملی، جہالت اور شرعی مسائل سے ناواقفیت بھی ہے۔ اسی لیے وہاں دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ وہاں کے حالات کے پیش نظر بعض مشائخ شہروں سے زیادہ دیہاتوں کا دورہ فرماتے رہتے ہیں۔ انھیں میں خانوادہ حیدریہ کے چشم و چراغ حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ کی ذات والا صفات بھی تھی۔

دیہات میں آج بھی شہروں جیسی سہولت میسر نہیں۔ آج سے تقریبا پچاس سال پہلے کیا حال رہا ہوگا؟۔ دیہی علاقوں میں لوگوں کا بستر دھان کے پوال وکھر وغیرہ کے اوپر صرف ایک چادر ہوتی ہے۔ حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ جب بھی دیہی علاقوں میں تشریف لے جاتے تو میزبان جو بھی ٹوٹا پھوٹا انتظام کر دیتا اس کو بلا تردد و تکلف قبول کر لیتے۔ کبھی کبھار کسی وقت کھانا نہ ملتا تو بھی کسی سے ظاہر نہ کرتے۔ اس طرح ایک مرتبہ ”کٹیہار“ کے ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔ قیام و طعام کی دعوت صاحب ثروت نے بھی دی اور ایک غریب نے بھی تو حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ نے اس مفلس کے گھر قیام فرمایا۔ آپ کے ساتھ آپ کے پسر محترم نقیب الاولیاء مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب بھی تھے۔ آپ کے طالب علمی کا زمانہ تھا۔ آپ دونوں حضرات کھانا تناول فرما کر جب بستر پر گئے تو حضور نبیل علیہ الرحمۃ اوراد و وظائف میں لگ گئے اور صاحبزادۂ گرامی جیسے ہی لیٹے تو کہنے لگے کہ ابا! کچھ چبھ رہا ہے حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ نے دیکھا کہ چادر کے نیچے صرف دھان کا پوال ہے۔ فرمایا بیٹا! آہستہ بولو ورنہ گھر والے جاگ جائیں گے۔ انہیں دیکھو وہ کیسے آرام سے سوئے ہوئے ہیں۔ پھر حضور نبیل علیہ الرحمۃ نے اپنی اٹیچی سے جبہ و کپڑا وغیرہ نکال کر چادر کے اوپر بچھایا تب جا کر پوال کا چبھنا دور ہوا اور شہزادۂ معظم کی آنکھ لگی۔ ادھر حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ پوری شب بیٹھ کر تسبیح و تہلیل میں گزار دی۔

صبح صاحب خانہ نے پوچھا کہ حضور! رات میں تکلیف تو نہیں ہوئی؟ آپ نے مسکرا کر فرمایا کیا تکلیف ہوگی؟ سب کچھ ٹھیک تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد موقع ملتے ہی شاہزادۂ محترم نے کہا کہ ابا! رات کی دشواری اور اپنی شب بیداری کا کیوں ذکر نہیں

---

(۱) پرنسپل: جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم، بڑھنپورہ، بکھرا، مظفرپور، بہار

کیا؟ تو حضور نبیل علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بابو! یہ لوگ بہت غریب ہیں۔ یہ بیچارے کیا انتظام کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی وسعت بھر کیا۔ یہ بہت ہے۔ ہم لوگ ان کے گھر آکر قیام کرتے ہیں تو یہ لوگ کتنا خوش ہوتے ہیں۔ اگر ہم لوگ اپنی شب کی آپ بیتی سناتے تو وہ لوگ کبیدہ خاطر ہو جاتے اور ان کا دل ٹوٹ جاتا۔

جواب سماعت کرنے کے بعد صاحبزادۂ عالی جاہ کو سمجھ میں آیا کہ امیروں کی دعوت کو ٹھکرا کر غریبوں کے یہاں قیام کرنا ان کی دل جوئی کے لیے ہے اور ہمیں دشواری تو وقتی طور پر ہوئی مگر ان کی قلبی مسرت ہمیشہ رہے گی۔

ضلع مشرقی چمپارن کے کئی دیہات کے راستے بہت ہی پرخطر و ناہموار ہیں۔ نیز وہاں تک پہنچنے کے لیے سوائے پیدل کے کوئی چارۂ کار نہیں مگر اس کے باوجود ان علاقوں میں حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ نے دعوت و تبلیغ کے فرائض انجام دیے۔ آج سے تقریبا پچیس تیس سال پہلے ’’بھوپتپور‘‘ کا حال یہ تھا کہ وہاں کے لوگ نماز روزے سے کوسوں دور تھے۔ علاوہ ازیں کچھ کا تو حال یہ تھا نام مسلمانوں کا اور کام ہندوؤں کا۔ حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ کے تشریف لے جانے کی برکت سے وہاں کے لوگ احکام اسلام سے واقف اور صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوئے۔ آج جب ہم ان کو اور ان کی اولادوں کو دیکھتے ہیں تو بڑی مسرت ہوتی ہے کہ وہ پہلے کیسے تھے اب کتنے اچھے ہیں۔ یہ سب حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ کی جاں فشانی کا نتیجہ ہے۔

مغربی چمپارن کا وہ علاقہ جو نیپال کی سرحد سے متصل ہے جہاں جانے کے لیے بیل گاڑی ہی تھی۔ وہاں کے باشندے ہندوؤں کے ’’چھٹ پوجا‘‘ بھی کرتے تھے۔ جب حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ تشریف لے گئے اور سمجھایا تو رفتہ رفتہ ہندووانہ رسم و رواج اور کفر و شرک کا خاتمہ ہوا، جہالت دور ہوئی اور وہ پورا خطہ علم کے نور سے منور ہوا۔

نوتنوا، ضلع مغربی چمپارن جو خالص دیہات ہے۔ وہاں حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ کا قیام تھا۔ نہر کے پار سے ایک شخص آیا اور اپنے گھر چائے وغیرہ کی دعوت دی۔ حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کل ان شاء اللہ عزوجل بعد نماز فجر آپ کے گھر آئیں گے۔ دوسرے روز حضور نبیل علیہ الرحمہ مجھے لے کر اس کے گھر پہنچے۔ وہ بہت غریب تھا۔ اس نے چائے پیش کی جو بہت میٹھی ہو گئی تھی اور حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ کی عادت کے خلاف تھی۔ سب کے کھانے پینے کا الگ الگ انداز ہوتا ہے۔ بہر حال جب حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ چائے خوش دلی سے نوش فرما رہے تھے تو اس وقت وہ لوگ بہت خوش ہو رہے تھے۔ چائے پینے کے بعد ان لوگوں کو خوب دعائیں دیں۔ واپسی کے بعد ہم نے ان سے پوچھا کہ حضور! آپ کو بہت شیریں چائے بالکل پسند نہیں ہے مگر وہاں آپ بہت دل چسپی کے ساتھ پی رہے تھے۔ تو حضور نبیل ملت نے فرمایا کہ وہ لوگ بہت ہی غریب و مفلس ہیں اگر ہمارے پینے کے انداز سے ان کو یہ معلوم ہوتا کہ چائے میرے مزاج کے خلاف ہے تو وہ لوگ رنجیدہ و شکستہ دل ہو جاتے اور جو خوشی تھی وہ غمی میں بدل جاتی۔

بشنپور آدھار، نیپال کے قرب و جوار کا دورہ کر کے حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ کو ’’برہم پورہ، ضلع مظفر پور‘‘ ایک پروگرام

میں جانا تھا۔ حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ ، ہم اور جناب راحت بشنپوری بس میں سوار ہوئے۔ مظفرپور سے تقریبا تیس کلومیٹر ''کٹوجھا'' پڑتا ہے جو سیلاب سے متاثر رہتا تھا۔ روڈ پر بھی ٹخنہ سے اوپر پانی تھا اسی وجہ سے بس وہیں روک دی گئی اور مسافروں کو بس سے اتار دیا گیا۔ جب ہم لوگ بس سے اترے تو چاروں طرف صرف پانی ہی پانی دکھائی دے رہا تھا۔ ہم نے حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ حضور! چار پانچ کلومیٹر پیدل پانی ہی میں چلنا پڑے گا پھر ٹریکٹر پر سوار ہو کر منزل تک پہنچیں گے۔ حضور! واپس چلا جائے اور ہم ان سے فون پر بات کر کے سمجھا دیں گے اور وہ مان بھی جائیں گے تو انہوں نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ ایک غریب کے گھر میلاد شریف ہے۔ ہم ضرور جائیں گے۔ پھر وہ ہم سے اور راحت بشنپوری سے بھی تیز پانی میں چلنا شروع کر دیا۔ تقریباً چار کلومیٹر پیدل چلنے کے بعد پانی بہت زیادہ ملا اسی دوران ہمیں کشتی دکھائی دی تو ہم لوگوں نے اس پر سوار ہو کر تین کلومیٹر پانی کا سفر طے کیا۔ آگے جا کر ٹریکٹر ملا جس سے ہم لوگ چار کلومیٹر چلے پھر وہاں سے مظفرپور کے لیے دوسری بس پر سوار ہوئے اور اس کے بعد ہم لوگ اس غریب کے گھر پہنچے۔ اتنا پرمشقت سفر کرنے کے بعد ہم لوگوں کا بدن درد سے بے حال تھا اور حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ کے چہرہ سے اس کا اثر نمایاں ہو رہا تھا۔ اس کے باوجود سفر کی دشواری کا ذکر کیے بغیر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس سے سامعین میں سے کچھ افراد نے داڑھی اور نماز کی پابندی کا وعدہ کیا، اس سے حضرت کو بڑی مسرت ہوئی۔

حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ اپنے وصال سے پانچ سال پہلے تک عام سواری اور ریزرویشن ٹکٹ سے ہی پورا دورہ کرتے رہے۔ المختصر یہ کہ حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ نے دیہی علاقوں میں تبلیغ دین متین کی خدمات جو انجام دی ہیں وہ آب زر سے لکھنے کی قابل ہیں۔ ہم نے ''مشتے نمونہ از خروارے'' کے مثل چند واقعات و خدمات پیش قارئین کی ہیں ورنہ ایک مستقل کتاب تیار ہو جائے۔ آج بھی ہمارے اردگرد بہت سے دیہات وقصبات جہالت و بدعملی کے شکار ہیں۔ وہاں دعوت وتبلیغ کا کام بہت ضروری ہے۔ ہر صاحبِ علم کو اپنے قریبی دیہاتوں کی طرف توجہ دینے اور وہاں کے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

مولانا سلطان رضا قادری، ممبئی

مسلک رضا کے پاسباں تھے ‘‘نبیل ملت’’

میرا قلم آج ایسی شخصیت پر اٹھا ہے، جس شخصیت کو قریب سے دیکھنے کا کئی بار موقع ملا، اس شخصیت کا تعلق صوبۂ بہار کے ضلع سیوان کی ایک عظیم خانقاہ حیدریہ سے تھا۔ اس خانقاہ کی تاریخ ہے تقریباً ۳۰۰/سال قبل تاج الفقہا حضور سیدنا امام محمد تاج فقیہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے پر پوتا سلطان المحققین مخدوم جہاں حضور سیدنا شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کے نانا مخدوم شیخ شہاب الدین سرکار پیر جگجوت رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے حضور مخدوم سلطان سید احمد چرم پوش ہمدانی ثم بہاری کی ذات پاک کی نسل سے مخدوم الآفاق حضور سید مخدوم غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی آتا ہے۔ سادات حسینی کے اس قبیلے کو سادات حیدریہ کے نام سے خلق خدا جانتی اور مانتی ہے۔

گلستان حیدریہ میں کئی پھول کھلے، کسی میں معرفت کی خوشبو تو کسی میں طریقت کا رنگ تو کسی میں حقیقت کی چمک، کسی میں شریعت کا جمال، مگر ایک پھول ۱۴/ویں صدی کے نصف میں ایسا کھلا کہ ساری بہاریں اس ایک پھول میں سمٹ کر آ گئیں جو گلستان حیدریہ کے تمام پھولوں کا گلدستہ اور خوشبوؤں کا مظہر اتم بن کر ۱۹/ذی قعدہ ۱۳۵۹؁ھ مطابق ۱۹/دسمبر ۱۹۴۰؁ء بوقت ۱/ بجے شب کلی کی شکل میں نمودار ہوا۔ غنچہ بنا پھر پھول ہوا جس کی خوشبو سے ایک عالم مہک اٹھا، اسی پھول کو اہل علم و معرفت، اقلیم روحانیت کا تاجدار، طریقت کا ماہتاب، اہلسنت کی آبرو، علم و ادب کا شاہکار، شریعت و معرفت کا سمندر، حضور نبیل ملت حضرت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کہتے ہیں۔

آج بھی میرے تصور میں وہی دلکش و نورانی چہرہ، پیشانی پہ سجدے کی چمک، انداز فقیرانہ، الفاظ فقیہانہ، فکر عالمانہ، کیفیت قلندرانہ، بندگان خدا کے ساتھ سلوک مخلصانہ، خرد نوازی، مہمان نوازی، سادگی ایسی کہ شہنشاہی قربان، ایک بار میرا جانا حضور نبیل ملت کے مریدوں کے حلقہ میں ہوا۔ گاؤں کا نام ‘‘جونکا’’ تھا جو ‘‘تین پہاڑ’’ علاقے میں ہے۔ اچانک میری طبیعت ناساز ہوئی، سردی کا ایسا اثر ہوا کہ کئی دن اسی گاؤں میں قیام کرنا پڑ گیا۔ حضور نبیل ملت کے جانشیں بدر طریقت حضرت علامہ ڈاکٹر ناہید میاں صاحب قبلہ سجادنشیں خانقاہ حیدریہ حسن پورہ شریف نے وہ خلوص پیش فرمایا جس کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ حضرت نے فرمایا سلطان بھائی جب تک آپ مکمل صحت یاب نہ ہو جائیں اسی جگہ آپ کا قیام رہے گا، میں آپ کے ساتھ ہوں، کسی قسم کی فکر نہ کریں۔ حضرت علامہ مفتی نثار صاحب قبلہ حیدری نے بھی نہایت خلوص کے ساتھ میزبانی کا حق ادا کیا۔

حضور نبیل ملت کا قیام بھی اسی گاؤں میں تھا۔ نماز عصر کے بعد حضرت کی زیارت کے لیے میں قیام گاہ پر حاضر ہوا۔ کچھ

طلبا حضرت کی بارگاہ میں بغرض دعا حاضر تھے۔ میں نے سلام ودست بوسی کی۔ حضرت نے بیٹھنے کا حکم دیا۔ طبیعت سے متعلق پوچھا اور دوا لینے کی تلقین کی۔ پھر حضرت نے فرمایا مولانا صاحب کل ہم لوگوں کو اس بستی میں جانا ہوا جہاں پورا گاؤں غیر مقلد تھا، آج الحمدللہ پورا گاؤں اہلسنت وجماعت میں شامل ہوگیا۔ واقعہ یہ ہے کہ میرا ایک مرید اس گاؤں میں رہتا تھا۔ اس کے گھر میری دعوت تھی۔ شرکت کے لیے ''خاص پورہ'' گاؤں میں ظہر کے وقت پہنچا۔ نماز ادا کرنے کے لیے مسجد گیا۔ امام صاحب سے عقائد کے متعلق بحث چھڑ گئی۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ صرف پیر صاحب ہیں، علم آج کے پیروں میں کہاں ہوتا ہے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ آج اس کا سابقہ اس پیر کامل سے تھا جو بیک وقت ایک مدرس، مفکر، مفسر قرآن، مفتی اور علم وحکمت کا بحر ناپیدا کنار سمندر بھی ہے۔ حضور نبیل ملت نے قرآن واحادیث واقوال ائمہ کی روشنی میں ایسا جواب دیا کہ امام صاحب حیرت زدہ رہ گئے اور فوراً عرض کیا حضور میں توبہ کرکے آپ کا مرید ہونا چاہتا ہوں۔ پھر حضرت نے اسے مرید کیا۔ بعدہٗ پورا ''خاص پورہ'' حضور نبیل ملت کا غلام بن گیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

خدا محفوظ رکھے نگاہ مرد مومن سے
نگاہ بدلی کہ عالم میں انقلاب ہوگیا

حضور نبیل ملت کی پوری زندگی ملک وملت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے لیے وقف تھی۔ ہندوستان میں بہت سے مدارس دینیہ کی بنیاد و سرپرستی فرماتے تھے۔ اپنے علم وعمل اور کردار سے گمرہی وجہالت کو دور فرمایا۔ علم کی روشنی سے ایک جہاں جگمگا اٹھا۔

اعلیٰ حضرت کے نام پر عیش کرنے والوں کا نام نبیل ملت نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت کے مشن کو کیش کرنے والے کا نام نبیل ملت نہیں ہے۔ بلکہ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں متاع حیات قربان کردینے والے کا نام نبیل ملت ہے۔ آپ نے ہزاروں گم گشتگان راہ کو مسلک حقہ یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کا شیدا و دیوانہ بنایا۔

کئی سالوں سے یہ فقیر قادری عرس حیدری میں شریک ہو رہا ہے۔ میری نگاہ نے مسلک اعلیٰ حضرت کی پابندی جو وہاں دیکھی کہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کے خلیفہ ناشر مشن حیدریہ، شیر قادریت، حضرت علامہ ممنون الحق صاحب قبلہ نے بتایا کہ مشرقی چمپارن کے ''کلیان پور'' میں ایک عظیم الشان کانفرنس ہوئی، جس میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی آمد ہوئی۔ حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ بھی مدعو تھے۔ اراکین نے اسٹیج پر ایک کرسی کا انتظام کیا تھا۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سید صاحب نیچے بیٹھیں اور اختر رضا کرسی پر ایسا ہو نہیں سکتا۔

بہار میں سیتامڑھی کے مختلف علاقوں میں مسجد ومدرسہ قائم فرمایا اور دین وملت کا وہ کام کیا کہ آج ہوائی جہاز اور اے سی کا ٹکٹ لے کر جلسوں میں شرکت کرنے والے جو کبھی کبھی وعدہ کے مطابق پہنچ نہیں پاتے، آپ بیل گاڑی اور کبھی پیدل چل کر پہنچتے اور ترقی دین وملت کے لیے قربانی پیش فرماتے۔

ہندوستان و نیپال میں حضور نبیل ملت کے مریدوں کی تعداد بے شمار ہے، جن میں علما، خطبا، مدرسین کی بھی کثیر تعداد ہے۔

مسلک رضا پر عمل دیکھنا ہو تو ایک بار عرس حیدری میں ضرور شرکت فرمائیں۔ نہ تو کوئی چندہ ہوتا ہے نہ کسی سے کوئی سوال، ایک بھی عورت عرس حیدری میں آپ کو نظر نہ آئے گی، نہ کوئی میلا نہ تماشا، خالص نعت و منقبت اور خطابات علما سے آپ محظوظ ہوتے رہیں گے۔ غیر شرعی امور آپ کو بالکل نظر نہیں آئے گا، یہ عرس حیدری کا خاصہ ہے۔

الغرض حضور نبیل ملت ایک فرد نہیں بلکہ ایک انجمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی شخصیت اور کارنامہ آب زر سے قلم بند کرنے کے لائق ہیں جن کو اہلسنّت کا ہر فرد و طبقہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

☆☆☆

مولانا توکیل احمد شمسی (۱)

حضور نبیل ملّت: خانقاہِ حیدریہ کے دُرِّ نایاب

علم دیتے ہیں نور دیتے ہیں اور دل کو سرور دیتے ہیں
اولیاء اپنے ماننے والوں کو فکر و فن کا شعور دیتے ہیں

خانقاہِ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان بہار ملک ہندوستان کی اُن قدیم خانقاہوں میں سے ایک عظیم مایۂ ناز خانقاہ ہے جس خانقاہ کا روزِ اوّل سے بس واحد مشن رہا کہ اولیاے کاملین کے رُشد و ہدایت کے تبلیغی مشن کی تکمیل ہو خصوصاً عوام اہلِ سنّت اور خواص میں علماے اہلسنّت ضلع سارن کمشنری، سیوان، چھپرہ، گوپال گنج نیز اطراف و اکناف کے اضلاع میں تمام طبقہ کے لوگوں کے سینوں کو عشقِ رسول کا مدینہ بنا دیا جائے تاکہ مسلمان صحیح معنوں میں سنّتِ رسول اور عشقِ رسول کی روشنی میں اس فانی زندگی میں جاودانی زندگی کے مقاصد میں کامیاب ہوسکیں۔ ’’خانقاہِ حیدریہ‘‘ صوبۂ بہار میں شہر سیوان کی بہت ہی معروف و مشہور خانقاہ ہے، جس کی شہرت کی وجہ خانوادۂ حیدریہ کے ایک سے بڑھ کر ایک اولیاے کاملین کی علمی و تبلیغی کدّ و کاوشیں ہیں، جو ہر دور میں روزِ روشن کی طرح عیاں رہیں۔ خصوصی طور پر اس کی شہرت کا سہرا اِس خانوادے کے اُس فردِ فرید کے سر جاتا ہے جنھیں لوگ فاتحِ چمپارن و موتیہاری نور چشم وکیل احمد و خلیل احمد، نبیل ملّت حضرت علامہ الحاج پیر طریقت سیّد شاہ نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔

میں توکیل احمد شمسیؔ ساکن چھوٹی دیوریا، پچھّم ٹولہ نزد پٹپڑھی بازار، تھانہ مہاراج گنج ضلع سیوان بہار فی الحال مقیم ممبرا ممبئ مہاراشٹرا نے حضور نبیل ملّت کو اُس وقت پہلی مرتبہ دیکھا جب میری عمر ۸/۱۰ سال کی ہوگی اور میرے والد بزرگوار حضرت مولانا فدا احمد عرف مولانا محمد بابوجان انصاری صاحب مجھے اپنے ساتھ اپنے بڑے ہی دیرینہ دوست مولانا لیاقت حسین صاحب قبلہ ساکن بلّوا ٹولہ، چھوٹی دیوریا کے دروازے پر شام کو پروگرام میں لے گئے اور تمام سامعین کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر حضور پیرِ طریقت علیہ الرحمہ کے نورانی چہرے کی زیارت کرتے ہوئے سُریلی اور میٹھی آواز میں نعت رسول جس کا مطلع ہے۔

کسے احوالِ دل اپنا سُناؤں یارسول اللہ
گذرتی ہے جو مجھ پر کیا بتاؤں یارسول اللہ

---

(۱) شیخ الحدیث: دار العلوم اشرفیہ غریب نواز، ممبرا، تھانے، مہاراشٹرا

اور گرج دار آواز میں تقریر سن کر دل باغ باغ ہوگیا۔ پھر تو ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ اسکول کی پڑھائی کا دور تھا مگر والد بزرگوار مجھے اپنے ساتھ پیرِ طریقت کا علاقے میں جہاں بھی پروگرام ہوتا وہاں لے جاتے اور میں حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ کی آواز اور بیان سے بہت متاثر ہوتا۔ اصل میں حضور مرشدِ گرامی کا ملک اور بیرونِ ملک ایک بڑا اور باذوق حلقہ تھا جہاں حضرت کا سال بھر دورہ سال کے مختلف مہینوں اور تاریخوں میں ہوتا رہتا تھا اور اس طرح حضور سال کے بہت کم اوقات ہوتے تھے جس میں وطن مالوف حسن پورہ شریف میں موجود رہتے، ورنہ اکثر ایام اولیاے کرام کے مشن کی تبلیغ اور رُشد و ہدایت میں ہی گذر جاتے تھے۔

۱۹۹۱ء میں میری والدہ ماجدہ مرحومہ عائشہ خاتون کے سالانہ فاتحہ کے موقع سے والد گرامی نے حضور پیرِ طریقت کو گھر پر مدعو کیا تھا۔ اُسی موقع سے میں، میرے بڑے بھائی فیض احمد صاحب، اُن سے چھوٹے نبیل احمد اور سب سے چھوٹے مولانا شکیل احمد مصباحی (مقیم حال کلیان، ممبئی، مہاراشٹرا) اور سب بہنوں اور خاندان کے دیگر افراد سب کو حضور پیرِ طریقت سے شرفِ بیعت حاصل ہوا۔

مہاراج گنج اور اُس کے قرب و جوار میں پچاسوں گاؤں ایسے ہیں جہاں سال کے مختلف اوقات میں حضور کا دورہ بسلسلۂ تقریری پروگرام اور مریدین و معتقدین سے ملنے جُلنے کا ہر سال بلا ناغہ ہوا کرتا تھا اور والد گرامی ہر جگہ مجھے پروگرام میں لے جاتے اور مرشدِ گرامی سے دُعا کراتے۔ حضور دُعا فرمادیں میرے دونوں چھوٹے بچے عالمِ دین بن جائیں اور حضور میری موجودگی میں دُعا فرماتے تھے اور ہم سب حاضرین آمین کہتے۔ اللہ کا بڑا فضل ہوا کہ حضور کی دُعاؤں کی برکت سے میں اور چھوٹے بھائی دونوں کو علمِ دین کی برکتیں حاصل ہوئیں اور علما کی فہرست میں شرفِ قبولیت حاصل ہوا اور دونوں بڑے بھائی بھی دین سے جُڑے ہوئے ہیں۔

۱۹۹۰ء میں میری فراغت دار العلوم شمس العلوم عربی کالج گھوسی ضلع مئو، یوپی سے ہوئی اُس وقت کے ماہر دیگر اساتذہ کے ساتھ خصوصی طور پر میری مکمل تعلیم اُستاذِ گرامی قدر بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان مبارک پوری علیہ الرحمۃ والرضوان شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی کے پاس ہوئی۔

اُنھیں کے زیرِ سایہ شفقت و تربیت اُن دنوں حضرت بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ حضور نبیل ملّت کا تذکرہ اِن الفاظ میں کرتے تھے کہ مولانا! چونکہ استاذ گرامی پیار سے مجھے مولانا ہی پکارا کرتے تھے۔ ”مولانا آپ کے سیوان ضلع کے اطراف میں ایک سیّد صاحب ہیں جو غالباً خانقاہِ حیدریہ کے سجادہ نشین ہیں، بڑے خوبصورت چہرے اور وضع قطع والے ہیں، کیا آپ اُنھیں جانتے ہیں۔“ تو میں بتاتا کہ ہاں حضور! وہ ہمارے خاندانی مرشد ہیں، میرے والد وغیرہ اُنھیں سے بیعت ہیں۔ اُن کا نام حضرت علامہ سیّد شاہ نبیل احمد حیدر القادری ہے، تو فرماتے ہاں ہاں وہی ہیں۔ بہر حال مرشدِ برحق کی سند حضرت بحر العلوم علیہ الرحمہ کے حوالے سے ملنے کے بعد پھر تو مجھے اس خانقاہ کے تعلق سے ایسا اطمینان ہوا کہ سیکڑوں طوفانِ ناگہانی نے

لوگوں میں غلط فہمیوں کو ہوا دینے کی کوشش کی مگر اولیاے کاملین خانقاہِ حیدریہ کا فیضان ابرِ باراں بن کر مریدین و معتقدین پر مسلسل برس رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ صاحبزدگان نبیل ملّت کی قیادت میں ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔

مہاراج گنج اور دَرَونده تھانہ کے تحت جن مشہور گاؤں میں آپ کی خصوصی آمد ہوتی تھی، اُن میں رمشاپور مہاراج گنج، بیلداری ٹولہ، ٹپگھٹرا، چھوٹی دیوریا، بَلواٹولہ، تکی پور، رام گڈھا، بھیکا باندھ، سکٹیہاں، ست جوڑا، رام چندراپور، پکولیا، پیغمبر پور، عاقل ٹولہ اِن علاقوں میں ایک ساتھ مسلسل ایک ہفتہ پروگرام ہوتا اور ہر پروگرام میں اکثر حضور پیر طریقت کی موجودگی میں میری تقریر ہوتی اور مرشدِ گرامی بڑے پیار سے فرماتے ماشاء اللہ بابو جان بھائی کا لڑکا تو بڑی اچھی تقریر کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔

اُن مذکورہ علاقوں سے اس خانقاہِ حیدریہ کے خاص معتقدین میں حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ کے خاص الخاص مریدین میں رمشاپور سے مولانا مبارک حسین صاحب، چھوٹی دیوریا سے مولانا فدا احمد عرف محمد بابو جان انصاری، بلواٹولہ چھوٹی دیوریا سے مولانا لیاقت حسین صاحب، چھوٹی دیوریا ہی کے مولوی خوش محمد صاحب، چھوٹی دیوریا ہی سے مولوی محمد قاسم صاحب، ریتوتیتھ گاؤں ضلع گوپال گنج سے مولوی رمضان انصاری، سیکنیا سے مولوی محمد سبحان صاحب، شیرستہ پور سے مولانا مستقیم صاحب جو بہترین عالم اور مشہور خطیب ہیں۔ مذکورہ حضرات خانقاہِ حیدریہ اور نبیل ملّت علیہ الرحمہ سے منسلک اپنے اپنے علاقے کے وہ ہیرے تھے اور ہیں جنھوں نے اپنے اپنے اثر و رسوخ سے مذکورہ تمام علاقوں میں خانقاہ کے لیے بھرپور جد و جہد کی اور آخری عمر تک بڑی ہی خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت دیتے رہے۔

میرے والد گرامی اور اُن کے ساتھ مذکورہ مخصوص افراد کے ساتھ ساتھ میرے مکتب اور ابتدائی تعلیم کے مخصوص احباب میں مولوی معتبر حسین صاحب (بیلداری ٹولہ)، مولوی صاحب حسین صاحب (بھیکھا باندھ)، مولوی زاہد حسین و مولوی ذوالفقار (ڈھنچھوہا) مولانا مظفر حسین صاحب، مولانا محب الاسلام صاحب، مولانا جمال الدین (چھوٹی دیوریا) یوں ہی مُنیر بھائی، نصیب بھائی (پٹپڑھا)، حافظ و قاری نور الہدیٰ صاحب (رام گڈھا)، شمشیر بھائی (ست چوڑا) مذکورہ ہمارے ساتھی والد صاحب کے ساتھ مذکورہ ساتھیوں کے پاس مکتب کی ابتدائی تعلیم حاصل کر کے اور والد صاحب اور اُن کے ساتھ دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں مولانا ولایت حسین صاحب سے ابتدائی فارسی بھی پڑھتے اور پورے علاقے میں خانقاہِ حیدریہ کی ترویج و اشاعت میں ہر طرح سے لگے رہے۔

خانقاہِ حیدریہ کا اہم مشن:۔ ویسے تو خانقاہِ حیدریہ نے عمومی طور پر ہر مذہب کے لوگوں میں مذہبِ اسلام کے پیغامِ امن و آشتی اور اولیاے کرام کے مشن سے روشناس کر کے ہر طبقہ کے لوگوں کو اسلام اور خانقاہ سے قریب کرنے کی بھرپور کوشش کی اور اِس مقصد میں خانقاہ کامیاب بھی رہی جیسا کہ حلقۂ احباب اور قرب و جوار کے ماحول سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

لیکن خصوصی طور پر غیر شرعی حرکات وسکنات اور خرافات سے لوگوں کو باز رکھنے اور غیر شرعی وغیر مستند چیزوں کو علاقوں میں فروغ دینے کی جو مذموم کوششیں کی گئیں اُن کا قلعہ قمع کرنے میں جو اہم رول خانقاہِ حیدریہ نے انجام دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

میں اپنے بچپن کے دو اہم واقعات کو یہاں قلمبند کرنے کی جرأت کر رہا ہوں جس سے خانقاہِ حیدریہ کی قومی خدمات نمایاں طور پر واضح ہو جائیں گی۔

پہلا واقعہ ''بیلداری ٹولہ'' کا ہے جہاں پر نہر کے پُل کے قریب مخدوم صاحب کے نام سے فرضی مزار کی تشہیر کر کے بڑے پیمانے پر عرس لگانے کی کوشش کی گئی۔ اُس وقت والد گرامی مولانا فدا احمد عرف محمد بابو جان انصاری علیہ الرحمۃ نے اُس گاؤں کی معتبر شخصیت مولوی معتبر حسین صاحب، مولوی کلام الدین صاحب اور میرے رشتے کے ماموں گاؤں کے مشہور و معروف شخص محمد سلطان انصاری مرحوم اور دیگر معتبر افراد قرب وجوار سے رابطہ قائم کر کے تحقیقات شروع کی تو پتہ چلا کہ یہاں کوئی اس طرح کا مزار وغیرہ نہیں تھا بلکہ یہ فرضی مزار بنا کر خرافات کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ لیکن لوگوں کو مزید مطمئن کرنے کے لیے اور عوام الناس کو حقیقتِ حال سے آگاہ کرنے کے لیے والد گرامی نے حضور پیر طریقت نبیل ملّت علیہ الرحمہ کو حقیقتِ حال سے آگاہ فرما کر آپ کا ایک تقریری پروگرام اُس فرضی مزار کے سامنے رکھا۔ جہاں ایک کثیر مجمع سے حضور پیر طریقت نے ڈیڑھ دو گھنٹے کا پُر مغز اور مستند خطاب کے ذریعہ اُس کے فرضی مزار ہونے اور وہاں کسی طرح کا عرس وغیرہ کرنے کو ناجائز وحرام بتایا، تب جا کر وہاں پر جاری خرافات ختم ہو گئی۔

دوسرا واقعہ میرے گاؤں ''چھوٹی دیوریا'' کی جامع مسجد کے پاس کا ہے جہاں پر راتوں رات ایک فرضی مزار بنا دیا گیا اور تحقیقات کرنے پر بتایا گیا کہ ہاں فلاں صاحب یہاں پچھلے زمانے میں مؤذن تھے۔ اُنھوں نے خواب میں بتایا کہ میرا یہاں مزار بنا دو اور نیاز فاتحہ اور عرس شروع کر دو۔ پھر کیا تھا صبح ہوتے ہی مزار کی تیاری ہو گئی، ایک دو دن میں مزار بنا کر نیاز و فاتحہ خوانی شروع کر دی گئی اور عرس لگانے کی تیاری ہونے لگی۔ اس خرافات کو بھی ختم کرنے کے لیے والد مرحوم نے حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ کو آگاہ کیا، حضور نبیل ملّت نے اُس وقت کی معتبر دیندار شخصیات کے ساتھ اس جگہ کا دورہ کر کے بتایا کہ یہ بھی فرضی مزار ہے اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ اس طرح سے اُس مزار کو بھی توڑا گیا اور یہ خرافات ختم ہوئی۔ مذکورہ واقعات کا میں خود چشم دید گواہ ہوں۔ اس طرح شہر سیوان اور مضافات کے اضلاع میں خرافات سے پاک دینی، شرعی ماحول سازی میں خانقاہِ حیدریہ اور حضور نبیل ملّت کا بڑا اہم کردار رہا اور آج بھی اُنھیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپ کے جانشین ناہید ملّت حضرت ڈاکٹر علامہ سیّد شاہ محمد ناہید احمد حیدر القادری و ناہید ملّت کے شہزادے مولانا سیّد شاہ محمد عاکف میاں حیدری انتہائی جاں فشانی کے ساتھ اُسی پاکیزہ ماحول کی سازگاری کے لیے شب وروز کوشاں ہیں۔

عطائے خلافت کے معاملے میں محتاط انداز:۔ عطائے خلافت کے معاملے میں اس خانقاہ کی پاکیزہ روش اور محتاط رویہ یہ رہا

کہ حضور نبیل ملّت نے کوشش یہ کی کہ خلافت علماے باعمل اور سنجیدہ لوگوں کو دی جائے۔ چنانچہ خانقاہ کے حلقۂ علما میں ملک و بیرونِ ملک نیز سارن کمشنری کے اضلاع میں متدین اور متحرک افراد کو خلافت دی گئی ہے۔ ۱۹۹۶ء کے بعد اس سلسلے کی شروعات میں میرے دیرینہ دوست مولوی معتبر حسین صاحب ساکن بیلداری ٹولہ جو حضور نبیل ملّت کے گھر کے ایک معتبر فرد کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں اُن کی معرفت حضور صاحبِ سجادہ نے مجھے بھی اس شرف سے نوازنے کی دعوت دی اور بارہا اصرار کیا کہ آپ اس بارِ گراں کو اُٹھانے کے لیے تیار ہوں مگر تعلیم و تعلم اور تدریسی خدمات میں دلچسپی اور ۱۹۹۱ء سے دار العلوم اشرفیہ غریب نواز میں مدرس کی حیثیت سے حضور شہید راہِ مدینہ حضرت علامہ الحاج سیّد شاہ انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں علیہ الرحمۃ والرضوان سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھہ مقدسہ و بانی و سربراہِ اعلیٰ دار العلوم اشرفیہ غریب نواز، ممبرا تھانے نے بحر العلوم حضور مفتی عبد المنان علیہ الرحمہ کی معرفت مجھے ممبرا ممبئی بُلوا لیا۔ یہاں آنے کے بعد دار العلوم اور حضور مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ کے ساتھ خانقاہی دیگر دینی خدمات کی مصروفیات نے مجھے خانقاہ حیدریہ کے حلقۂ احباب کو وقت دینے اور علاقے میں خانقاہی ذمہ داریوں کو سنبھالنے سے معذور رکھا جس کی بنا پر بارہا اصرار اور حضور نبیل ملّت کی دلی خواہشات کے باوجود بھی میں نے معذرت کر لی۔

لیکن اُس کے بعد ہمیشہ مجھے یہ قلق رہا کہ شاید میں نے اس معاملے میں عدم توجہی کا شکار ہو کر غلطی کی ہے مگر میری ساری غلط فہمیاں اُس وقت خوش فہمیوں میں تبدیل ہو گئیں جب ۲۰۰۱ء میں حضرت علامہ مفتی وکیل احمد صاحب قبلہ گھوسوی اعظمی شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ غریب نواز کی معیت میں عرس مخدوم سمنانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے موقع سے خانقاہِ عالیہ اشرفیہ حسینیہ (خانقاہِ حضور مثنیٰ میاں) میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ہم لوگ مقیم تھے اور حضور مثنیٰ میاں کی بارگاہ میں اکثر اوقات فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے رہے کہ اچانک ایک موقع سے حضور مفتی صاحب قبلہ جو حضور مثنیٰ میاں کے مرید و خلیفہ بھی تھے حضور مثنیٰ میاں سے عرض کیا کہ حضور مولانا توکیل صاحب کو مرید کر لیجیے یا طالب کر کے خلافت اِنھیں بھی دے دیجیے تو حضور مثنیٰ میاں نے برجستہ کہا کہ مفتی صاحب! مولانا کا ذوق علمی مشن ہے آپ اُنھیں خلافت میں مت اُلجھایئے اور اُنھیں اپنے میدان میں ذوق و شوق سے کام کرنے دیجیے، مولانا اپنے فیلڈ میں بہت دور اندیشی سے کام کر رہے ہیں اور اُنھیں آگے بہت کام کرنا ہے جس سے علمی مشن کے ساتھ ساتھ خانقاہی مشن عام ہوگا اور جو میرا منشا ہے وہ پورا ہوگا۔ اُس وقت مجھے احساس ہوا کہ میں اپنے فیصلے میں حق بجانب تھا اور پھر اُس کے بعد سے میرا مشغلہ تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ ممبئی کی سرزمین پر خانقاہِ اشرفیہ اور مشن مثنیٰ میاں کو فروغ دینے اور سیوان و مضافات میں جب بھی وطن جانا ہوتا ہے اکثر پروگرام ہوا کرتے ہیں وہاں خانقاہِ حیدریہ کے مشن کو عام کرنا بہترین مشغلہ ہے۔ اور مذکورہ خدمات میں ہی آئندہ زندگی کے شب و روز گذر جانے کی باری تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ میں توفیق رفیق کے لیے دُعا گو ہوں۔

☆☆☆

مولانا سلطان رضا سیوانی

حضور نبیل ملت: امر بالمعروف و نہی عن المنکر

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

حضور نبیل ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد صاحب کی ولادت صوبہ بہار کی ایک عظیم خانقاہ، عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف سیوان میں چودہویں صدی کے نصف حصے میں ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹؍ دسمبر ۱۹۴۰ء بوقت شب ایک بجے ہوئی۔

خانقاہ عالیہ حیدریہ وہ عظیم الشان خانقاہ ہے جس خانقاہ کے بزرگوں نے ہندوستان میں مذہب اسلام کی تبلیغ اور نشر واشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نہ جانے کتنے بے ایمانوں کے دلوں میں ایمان کا چراغ جلایا، کتنے بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم کی راہ دکھلائی اور لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چراغ کو روشن کیا اور پوری زندگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی راہ میں گذار دی۔

بلاشبہ حضور نبیل ملت نے بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عملی تفسیر بن کر زمانے کے لوگوں کو سیدھی راہ پر چلانے کا کام کیا ہے، جب ہم ان کی زندگی دیکھتے ہیں تو قرآن کی یہ آیت یاد آتی ہے جس میں اللہ فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

(پارہ: ۴، سورہ آل عمران: ۱۱۰)

> تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی۔ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (کنز الایمان)

مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں جب ہم حضور نبیل ملت کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو وہ ایک چلتی پھرتی تفسیر نظر آتے ہیں۔ بہار، بنگال، جھارکھنڈ، ممبئی، دہلی اور بیرون ممالک بھی آپ کا دینی دورہ ہوا اور آپ جہاں بھی گئے، صرف ایک مقصد رہا، لوگوں کو راہِ حق کا مسافر بنایا، نہ جانے کتنے بے نمازی کو نمازی اور بے دین کو حضور والا نے دیندار بنایا، شرابی ملا تو توبہ کرا کر خدا کی بارگاہ میں سر جھکانے والا بنایا۔ کوئی کتنا ہی بڑا شخص ہوا گر اس کے اندر کوئی غلطی آپ دیکھتے تو بلا تأمل اس کی اصلاح فرماتے۔ چاہے وہ

انجینئر ہو، ڈاکٹر ہو، پروفیسر ہو یا عالم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ممبئی جیسے عظیم الشان شہر میں حضور کے ہزاروں مرید ومعتقدین ملتے ہیں۔ آپ کی اصلاحی تقریر سے مسلم اور غیر مسلم سبھی فیضیاب ہوتے اور نہ جانے کتنے لوگ صاحبِ ایمان ہوئے۔

حضور نبیل ملت کے اندر تبلیغ دینِ مبین کا ایک ایسا جذبہ موجود تھا جو پوری زندگی رواں دواں رہا جو ایک بہترین انسان کی صفت ہے۔

حدیث: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اور بدترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے''۔ (کنزالعمال)

حدیث: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے، اسے چاہئے کہ قوتِ بازو سے مٹادے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اسے دل سے بُرا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے یعنی یہ ایمان والوں کا کمزور ترین فعل ہے۔''

مذکورہ بالا حدیثوں کو جب ہم پڑھتے ہیں اور حضور نبیل ملت کی زندگی دیکھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ پوری زندگی حضور والا نے ان ہی حدیثوں پر عمل کیا ہے اور زندگی کا ایک ایک لمحہ سرکارِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر خود بھی عمل کیا اور دوسروں کو بھی عمل کا درس دیا ہے، جب جیسی ضرورت پڑی، آپ نے ویسا کام کیا، کہیں طاقت کے ذریعہ بھی برائی کا خاتمہ کیا تو کبھی تقریر کے ذریعہ بھی اور حضور والا نے کبھی دینِ حق کی تبلیغ میں کسی سے کسی بھی طرح کا کوئی سمجھوتہ نہیں کیا، چاہے وقت کا کتنا ہی بڑا طاقتور فرد اُن کے سامنے آجائے اسے سچائی کی تبلیغ کی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج دینِ حق کی تبلیغ ونشر واشاعت کے لیے حضور نبیل ملت نے جگہ جگہ مدارس قائم کئے۔ آج ہند و نیپال میں وہ عظیم الشان مدارس مذہب اسلام کی تبلیغ میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں اور ایک جہاں ان کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہو رہا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (پ۶ سورہ مائدہ ۲)

اس آیت میں تعاونوا سے مراد لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا، نیکی کی راہوں کو آسان کرنا اور برائی وشر وفساد کو اپنی طاقت کے اعتبار سے بند کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

حضور نبیل ملت کی زندگی کا ہر گوشہ اس آیت کی عملی تفسیر ہے۔ آج پورے ہند و نیپال میں نہ جانے کتنی بستیاں ہیں جہاں حضور نے اپنے دینی تبلیغ کے ذریعہ شر وفساد کا خاتمہ کیا اور بگڑے ہوئے لوگوں کے دلوں کو نورِ حق اور عشقِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرسبز وشاداب کیا ہے۔

دین و دنیا میں تمدن کا تقاضا ہے یہی　　کر بھلا دنیا میں تیرا بھی بھلا ہوجائے گا
(یونس)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ’’جس نے کسی خلاف سنت بات پیدا کرنے والے کو جھڑک دیا، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایمان واطمینان سے بھر دے گا اور جو ایسے شخص کی توہین کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے خوف کردے گا اور جس نے نیکی کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا، وہ زمین پر اللہ تعالیٰ اس کی کتاب اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے۔‘‘ (حلیۃ الاولیاء)

جب ہم اس حدیث کو پڑھتے ہیں اور حضور نبیل ملت کی زندگی دیکھتے ہیں تو یہ لکھنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ بلاشبہ آپ نے پوری زندگی اللہ رب العزت، اس کی کتاب اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیغام کا ایک سچا داعی بن کر زندگی گزاری اور یہی وجہ ہے کہ آج لاکھوں لوگوں کی زندگیاں آپ کے کردار کی اور تبلیغ کی روشنی سے چمک رہی ہیں۔

امر بالمعروف کے لیے پانچ چیزوں کی ضرورت ہے: (۱) علم، کیونکہ جسے علم نہ ہو، وہ اس کام کو اچھی طرح انجام نہیں دے سکتا (۲) اس سے مقصود رضاے الٰہی اور دینِ اسلام کی سربلندی ہو (۳) جس کو حکم دیتا ہے اس کے ساتھ شفقت ومہربانی کرے اور نرمی کے ساتھ کہے (۴) حکم کرنے والا صابر اور بردبار ہو (۵) حکم کرنے والا خود اس بات پر عامل ہو۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا پانچوں خوبیاں حضور نبیل ملت کے اندر موجود تھیں۔ آپ اچھے عالم، مبلغ، داعی، صابر، سخی، مہربان، نرم مزاج، عامل اور خلق خدا سے بے پناہ محبت کرنے والے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا کے لوگ آپ کی تبلیغ کی برکت سے فیضیاب ہوئے۔

آہ! اب وہ دین کا عظیم مبلغ ہمارے درمیان نہیں رہا اور لوگوں نے دیکھا کہ بتاریخ ۲۹/ربیع الاول شریف ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۷ نومبر ۲۰۱۹ء کو لاکھوں لوگوں نے نم آنکھوں سے انھیں عظیم خانقاہ عالیہ حیدریہ میں سپرد مزار کیا۔ ان شاء اللہ اب بھی ان کا روحانی فیض جاری ہے اور لوگ ان کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہوتے رہیں گے۔

☆☆☆

قاری محمد رضی اللہ حیدری (۱)

حضور نبیل ملت اسلام کے داعی و مبلغ

خدائے وحدہ لاشریک کی مدح وثنا جتنی بھی کی جائے کم ہے، یقینا اس پاک پروردگار نے ہماری ہدایت وفلاح کے لیے ایک سے ایک ہادی اور رہنما فرش گیتی پر جلوہ افروز فرمائے، جنھوں نے رب تعالیٰ کی دی ہوئی قوت وتصرف وفطری صلاحیت کے ذریعہ قلوب انسانی کو ضلالت وگمراہی سے نکال کر راہ راست پر لایا اور ایک معبود حقیقی کی یاد میں لگا دیا۔

اللہ رب العزت نے ہم انسانوں کو قسم قسم کے انعامات سے سرفراز فرمایا اور ہدایت وبزرگی سے سرفراز کرنے کے لیے انبیا اور مرسلین کے مقدس گروہ کو اتارا۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر باب نبوت ختم ہونے کے بعد تبلیغ دین کے لیے اولیائے کرام اور علمائے عظام کو جلوہ گر فرما کر ان کے فیوض وبرکات سے دلوں کی دنیا کو آباد فرمایا۔ اس خاکدان گیتی پر ایک سے ایک برگزیدہ ہستی آتی رہی اور رشد وہدایت کے چراغ روشن کر گئی، انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے اور کامیابی کی ڈگر پر لا کر ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ہر دور میں بدمذہبوں نے سر اٹھایا اور اہل حق کو جادۂ شریعت سے ڈگمگا دینا چاہا اور جہالت وگمرہی کے تیز وتند آندھیوں نے شریعت مصطفی کے روشن چراغ کو بجھا دینا چاہا مگر ہزاروں رحمتیں اور لاکھوں سلام ہوں بزرگان دین پر کہ ان برگزیدہ ہستیوں نے اپنی استقامت علی الحق اور گوناگوں کرامتوں کے ذریعہ ضلالت وبدمذہبیت کے باد سموم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور امت مرحومہ کے دلوں میں عشق رسالت کا صور پھونک دیا۔ انہیں پاک طینتوں میں ایک عظیم عبقری شخصیت مخزن علم ومعروفت، تاجدار اقلیم روحانیت، پیر طریقت رہبر راہ شریعت، تاج الاولیا، حضور نبیل ملت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات بابرکات تھی۔

حضور نبیل ملت اس زمین پر نعمت الٰہی کا نمونہ تھے۔ یوں تو اس دنیا کو مسافر خانہ کہتے ہیں کہ کتنے آئے اور گئے اور ابن آدم کی آمد ورفت کا یہ سلسلہ صبح قیامت تک جاری وساری رہے گا مگر بعض شخصیتیں اتنی قدر آور، باکمال اور ہمہ جہت ہوتی ہیں کہ جس رخ سے دیکھا جائے مکمل نظر آتی ہیں اور ان کے اندر مذہبیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، ایسے افراد مدتوں بعد جنم لیتے ہیں اور اپنے انمٹ نقوش چھوڑ کر مالک حقیقی کے جلوؤں میں گم ہو جاتے ہیں پھر دیوانگان شوق ان کے نقوش ہستی کو چومتے اور بکھرے ذروں کو سمیٹ کر حریم عقیدت سجاتے ہیں۔

---

(۱) ڈائریکٹر: شائننگ اسٹار پبلک اسکول، سیتامڑھی، بہار

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردوں سے انسان نکلتے ہے

حضرت نبیل ملت کی شخصیت ایسی ہی تھی کہ ان کے گوشہائے حیات کا مطالعہ کرنے سے یہ منکشف ہوجاتا ہے کہ بحمد اللہ جہاں آپ علوم ومعارف کے بحر ذخار تھے، وہیں اتباع شریعت میں عزیمت واستقامت کے اس بلندی پر جلوہ بار تھے جہاں پر ہر ادا کرامت ہی کرامت نظر آتی ہے اور جہاں انسان کے وجود سے کاملیت کی مہک محسوس ہوتی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ حضور نبیل ملت کی ولادت اور نشو ونما ایک ایسے گھرانے میں ہوئی جو نیکی اور علم وعمل پر استوار تھا۔ آبا واجداد کی نیکیاں اولاد کے لیے سود مند ہوتی ہیں اور نفع بخش بھی۔ حضور نبیل ملت طفولیت سے شباب تک اپنے والد ماجد کے آغوش تربیت میں رہے۔ اس تربیت نے آپ کو صلاح وعلم، تقویٰ وطہارت اور عزیمت واستقامت کی مکمل تصویر بنادیا۔ بلاشبہ فضل وکمال کا یہ انمول سرمایہ انہیں مقدس والد فخر اولیا حضور علامہ سید وکیل احمد حیدری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان اور جد امجد سیاح حجاز وعراق خلیفہ آستانہ غوث پاک حضور علامہ سید خلیل احمد حیدری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان سے ورثہ میں ملا تھا۔

خانقاہ عالیہ حیدریہ

خانقاہ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ شریف، سیوان اس اعتبار سے بھی بہت مسعود ومتبرک اور فیض رساں خانقاہ ہے کہ اس کے سینہ سے ایک سے ایک اللہ کے ولی کامل، مصنف، مبلغ، ادیب اور تاریخ ساز شخصیتیں جلوہ گر ہوئی ہیں جنھوں نے ایک طرف دنیا کو علم وادب اور فکر وفن کا خزینہ دیا ہے تو دوسری طرف اپنی بزرگی، تقویٰ وطہارت، علم وآگہی، خداداد کرامتوں اور حیرت میں ڈال دینے والی صلاحیتوں سے قلوب انسانی میں نور ایمان کی جوت جگائی اور گم گشتگان راہ کو ہدایت کے راستے پر لا کھڑا کردیا۔ اس خانقاہ سے نکلنے والے بزرگان دین بستی بستی قریہ قریہ جاکر سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرکے اور بیل گاڑیوں سے سفر کرکے ہزاروں بندگان خدا کے دلوں کو عشق رسول کا مدینہ بنادیا۔

خانوادۂ حیدریہ اور سیتامڑھی

صوبۂ بہار کے ضلع سیتامڑھی سے ۲ کلومیٹر اتر کی جانب سے ایک بستی ”موہن پور“ کے نام سے آباد ہے۔ آبادی کے اعتبار سے تقریباً چار سو گھروں پر مشتمل ہے اور تمام گھر مسلمانوں کے ہیں۔

آج سے تقریباً سو سال قبل بظاہر مسلمان تو تھے لیکن شریعت وسنت اور قرآن واحادیث کے پیغام سے ناآشنا تھے، اسلامی تعلیمات سے دوری کی بنیاد پر مذموم خرافات ورسومات میں مبتلا تھے، بدمذہبوں کے رسم ورواج کو اپنائے ہوئے تھے، نہ کوئی مسجد تھی جہاں بندۂ خدا خدائے وحدہٗ لاشریک کی بندگی کرسکے اور نہ کوئی مدرسہ تھا جہاں قوم کے نونہالوں کے مستقبل کو سنوارا جاسکے اور نہ کوئی شریعت کا عالم تھا جو ان بھٹکے ہوؤں کی رہبری کرسکے۔ ایسے پرفتن اور پرآشوب دور میں جناب ”حلیمن میاں“

(موہن پور) کے پیر صاحب حضرت سید عزیز الحسنین علیہ الرحمہ (قاضی چک) کے توسل سے داعی کبیر سیاح الحجاز والعراق خلیفۂ آستانہ غوث پاک، حضور علامہ سید خلیل احمد حیدری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان ''موہن پور'' کی سرزمین پر تقریباً ۱۹۳۰ء یا ۱۹۳۵ء میں تشریف لائے اور مسلسل کئی دنوں تک قیام فرمایا سب سے پہلے آپ نے وہاں مسجد قائم کرنے کا حکم دیا، آپ کے حکم پر راقم الحروف کے پردادا جناب دین محمد مرحوم نے اپنی زمین فی سبیل اللہ وقف کی۔ پھر آپ نے اسی زمین پر ۱۹۳۵ء میں ایک مسجد قائم فرمائی، جو آج بھی ''حیدری جامع مسجد'' کے نام سے آباد ہے اور آپ نے اپنی انتھک کوششوں کے بعد اپنی تبلیغ اور گوناگوں کرامتوں کے ذریعہ ضلالت وگمراہی کا خاتمہ کیا اور اپنے وعظ ونصیحت کے ذریعہ امت مسلمہ کے دلوں میں ایمان وعقیدے کی شمع کو روشن کیا اور ان کے سینہ کو عشق رسول کا مدینہ بنادیا اور ایک کثیر تعداد میں لوگوں کو سلسلۂ عالیہ حیدریہ میں داخل فرما کر حیدری ہونے کا اعجاز بخشا۔ آپ اپنی زندگی میں دوبار ''موہن پور'' تشریف لائے، ۱۹۳۵ء کے بعد جب دوسری بار ''موہن پور'' تشریف لائے تو آپ نے مسلسل ۱۶؍دنوں تک قیام فرمایا، ان ۱۶؍دنوں میں آپ دن میں فرداً فرداً لوگوں کی اصلاح فرماتے اور رات میں محفل میں وعظ وخطابت کے ذریعہ قرآن وحدیث کا پیغام دیتے۔ آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کا یہ تبلیغی مشن جاری تھا آپ کے صاحبزادے فخر اولیا ولی ابن ولی حضور علامہ الشاہ سید وکیل احمد حیدری چشتی علیہ الرحمۃ الرضوان مریدین کی دعوت پر ''موہن پور'' تشریف لاتے اور جب تک آپ کا قیام ہوتا آپ لوگوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا پیغام دیتے اور اپنی خداداد صلاحیتوں کے ذریعہ ان کے قلوب واذہان کو مزکی ومصفی کرتے۔

حضور نبیل ملت اور سیتامڑھی

۱۹۶۸ء میں پہلی بار حضور نبیل ملت اپنے والد گرامی حضور فخر اولیا کے ہمراہ ''موہن پور'' تشریف لائے، اس وقت آپ کی عمر شریف ۲۸؍برس تھی، مسلسل ایک ہفتہ آپ ''موہن پور'' میں قیام پذیر ہوئے، اس ایک ہفتہ میں کئی محفلیں سجائی گئیں اور ہر محفل میں آپ مسلسل دو دو، تین تین گھنٹہ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل ومفصل خطاب فرماتے، انداز بیان اتنا حسین ہوتا کہ سننے والے پر عجیب کیفیت طاری ہوجاتی۔

۱۹۶۸ء کے بعد آپ کا دوسرا سفر ۱۹۷۸ء میں ہوا اور پھر یہ سلسلہ تادم آخر جاری رہا، آپ جب بھی ''موہن پور'' تشریف لاتے کم از کم ایک ہفتہ قیام فرماتے اور اسی درمیان قرب وجوار کے علاقہ جیسے، رمنگرا، بشن پور، بریار پور، ہنومان نگر، سمودھی ہبواں ٹولہ وغیرہ کا دورہ فرماتے، باقی ایام آپ ''موہن پور'' میں قیام پذیر ہوتے جب تک آپ قیام فرماتے ہر رات محفلیں سجائی جاتیں، آپ وعظ ونصیحت فرماتے اور دن میں مریدوں کا ہجوم ہوتا لوگ اپنی اپنی پریشانیاں سناتے اور آپ تعویذات کے ذریعہ ان کی پریشانیوں کا حل فرماتے، لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ ہوتی، سب کے سروں پر ٹوپیاں ہوتیں۔ آپ جب جب ''موہن پور'' تشریف لاتے کثیر تعداد میں لوگ اپنے گناہوں سے آپ کے دست اقدس پر توبہ کرتے اور نماز

وروزہ کا پابند ہو کر چہرے پر داڑھی سجا لیتے۔ گاؤں کا ہر فرد چاہتا کہ حضور کا قدم مبارک میرے گھر میں پڑ جائے اور ایسا ہوتا بھی تھا کہ آپ گاؤں کے ہر ایک گھر میں تشریف لے جاتے، فاتحہ خوانی فرماتے، نصیحت فرماتے، دعاؤں سے نوازتے اور اتحاد واتفاق کا پیغام دیتے اور تعویذات کے ذریعہ ان کی مشکلات کا حل فرماتے۔

السفر کا السقر (سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے) مشہور ہے۔ لیکن حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ نے ہزاروں مشکلات کا سامنا کیا، سیکڑوں مصیبتیں برداشت کر کے دین کی تبلیغ اور اس کی ترویج واشاعت کے لیے ملک کے مختلف علاقوں کا سفر فرماتے، اسی سلسلے میں ''موہن پور'' سیتا مڑھی بھی عمر کے آخری حصہ تک تشریف لاتے رہے۔ ۱۹۹۵ء تک آپ خود ''سیوان'' سے بذریعۂ ٹرین ''مظفر پور'' اور ''مظفر پور'' سے بذریعۂ بس ''سیتا مڑھی'' تشریف لاتے پھر ۱۹۹۵ء کے بعد سراج الحق صاحب حیدری نے عقیدت ومحبت میں آپ کو لینے کے لیے ''مظفر پور'' تک جانے لگے۔ ''سیتا مڑھی'' اور ''مظفر پور'' کے درمیان ''کٹھوجہ'' ایک جگہ ہے جہاں کا راستہ آج سے دس سال قبل بہت خراب ہوتا تھا، سیلاب یا بارش کے موسم میں کمر یا گھٹنہ بھر پانی ہوتا تھا۔ سراج الحق حیدری صاحب کا بیان ہے کہ جب بھی حضور کو ''مظفر پور'' سے ''سیتا مڑھی'' لے کر آتا تھا تو جیپ یا کمانڈر کے ذریعہ لے کر آتا تھا۔ کئی بار ایسا ہوا کہ ''کٹھوجہ'' میں باڑھ کے پانی کی وجہ سے گاڑی سے اتر کر ناؤ پر سوار ہو کر یا ٹریکٹر پر سوار ہو کر پانی کو پار کرنا پڑتا تھا اور کبھی کبھی تو پیدل ہی پانی ہیل کر چلنا پڑتا تھا لیکن حضور نبیل ملت کے چہرہ پر ذرہ برابر بھی ملال نہیں آتا تھا۔

تبلیغ دین کے لیے سفر کے ہچکولے برداشت کرنا، ناؤ میں سفر کرنا، ٹریکٹر میں سفر کرنا، کمر بھر پانی کو پیدل پار کرنا یہ سب کرنے کے باوجود بھی آپ نے نہ کبھی ناراضگی کا اظہار فرمایا اور نہ کوئی شکوہ، یہ سب آپ کے بلند اخلاق اور کمال انکساری کا ایک بہترین نمونہ ہے، اللہ عزوجل نے آپ کو بلند منصب سے نوازا تھا، اس کا ایک سبب آپ کی تواضع وانکساری ہے۔

مدرسہ نبیلیہ احیاء العلوم کا قیام

معاشرتی فساد جیسے جراثیم جو مسلمانوں میں جنم لے رہے ہیں یہ سب علم دین سے ناواقفیت اور اس سے بے توجہی کا نتیجہ ہے اور جو تھوڑی بہت اسلامی قدر ورنگ اور ایمان واعتقاد صحیحہ کی جلوہ سامانی ہے وہ دینی مدارس اور مذہبی دانش گاہوں کی برکت ہے۔ اسی لیے مخلصین امت نے ہر دور میں مدارس وجامعات کے قیام کی ضرورت محسوس کی اور حسب ضرورت انھوں نے علم کے کارخانے قائم کیے اور علم دین کے اجالے پھیلائے۔

حضور نبیل ملت نے عصر حاضر کے اندر اس باب میں قائدانہ کردار ادا کیا ہے، اپنے شباب کے عالم سے ہی اس خاردار وادی میں قدم رکھ دیا اور تقریباً دو درجن سے زائد مدارس ومساجد کا قیام فرمایا اور ہر ایک کو اہلسنت کا عظیم قلعہ بنانے کی سعی جمیل کی۔ انھیں اداروں میں ایک ادارہ ''مدرسہ نبیلیہ احیاء العلوم، موہن پور'' قابل ذکر ہے۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ ۲۰۰۰ء سے قبل ''موہن پور'' میں کوئی دینی ادارہ نہیں تھا، جہاں قوم کے نونہالان اپنی علمی پیاس بجھا سکیں اور جس کے ذریعہ مسلمانوں کے دینی

وملی مسائل کا حل ہو سکے۔ اس کمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک بدعقیدہ مولوی گاؤں میں آ کر یہ اعلان کیا کہ ہم یہاں کے بچوں کو فری میں تعلیم دیں گے، مفت تعلیم دینے کے پیچھے مقصد یہ تھا کہ اہل بستی کو بدعقیدگی کی طرف مائل کرنا اور اپنا ایک ادارہ قائم کرنا تھا چنانچہ وہ ایک باغیچہ میں درس وتدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا اور گاؤں کے اکثر وبیشتر بچے اس کے پاس پڑھنے جانے لگے اور کچھ دنوں تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ اس وقت گاؤں کے باشعور لوگوں میں مولوی امان اللہ صاحب مرحوم باحیات تھے، انھوں نے ان کے غلط منصوبے کو بھانپ لیا اور فوراً سراج الحق حیدری صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ اگر اس مولوی کا سلسلۂ تدریس ایسے ہی چلتا رہا تو یہ اہل بستی کے حق میں مفید نہیں ہوگا۔ سراج الحق صاحب ان ساری باتوں کو لے کر ”حسن پورہ شریف، سیوان“ بارگاہ حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ میں حاضر ہوئے اور پورا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا جتنا جلد ہو سکے وہاں مدرسہ قائم کرنے کا بندوبست کیا جائے، حضور نبیل ملت کے اس پیغام کو لے کر سراج الحق صاحب ”موہن پور“ آئے اور اہل بستی کے ساتھ ایک ہنگامی میٹنگ رکھی گئی اور پیغام حضور نبیل ملت کا ذکر کیا گیا، سارے لوگوں نے اس پیغام پہ ہامی بھر لی اور دل کھول کر تعاون کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اب مسئلہ آیا زمین کی فراہمی کا تو فوراً سراج الحق حیدری اور ان کے بڑے بھائی سمیع اللہ حیدری اور بقاء اللہ حیدری صاحبان نے اپنے اپنے حصہ کی اکٹھی زمین فی سبیل اللہ مدرسہ کے لیے وقف کرنے کا اعلان کیا۔ بعدہٗ حضور نبیل ملت کی تشریف آوری ہوئی، آپ کے دست مبارک سے ”مدرسہ نبیلیہ احیاء العلوم“ کی بنیاد رکھی گئی، اہل بستی نے بڑے خلوص کے ساتھ مالی تعاون کیا، چار چھ مہینے کی قلیل مدت میں مدرسہ کی ایک خوب صورت بلڈنگ تیار ہوگئی۔

الحمدللہ آج بھی یہ ادارہ قائد اہل سنت شہزادۂ حضور نبیل ملت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری مدظلہ العالی کی پرعزم اور مستحکم سرپرستی میں شب وروز ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور اہل بستی وقرب وجوار کی رہنمائی کر رہا ہے۔

☆☆☆

مولانا محمد نعمان حیدری (۱)

حضور نبیل ملت اسلام کے داعی و مبلغ

جانشین حضور مخدوم المشائخ مخدوم سید غلام حیدر احمدی یادگار سلف، عالم شریعت، غواص بحر معرفت، ہادی راہ طریقت، راز دار حقیقت و معرفت، منبع علم و حکمت، حضور نبیل ملت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی علیہ الرحمۃ والرضوان سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان اس دنیاے فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

گردش لیل ونہار لاتعداد اموات کو اپنے دامن میں لیے ہوتی ہے۔ ان میں نہ جانے کتنی اموات ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جن کا بہت سے لوگوں کو علم نہیں ہوتا اور اگر علم ہو بھی گیا تو کوئی ضروری نہیں کہ وہ ان اموات سے متاثر ہوں یا انفعالی صورت حال سے دوچار ہوں، کیونکہ ساری موتیں درد وغم اور رنج والم کے اعتبار سے برابر نہیں ہوتیں بلکہ ان کی نوعیت اور حیثیت مختلف اور جداگانہ ہوا کرتی ہے۔ بعض موت سے کوئی فرد متاثر ہوا کرتا ہے اور بعض سے پورا کنبہ، بعض سے پورا قبیلہ اور بعض سے پورا ملک اور بعض سے پوری قوم مسلم اور ملت اسلامیہ متاثر ہوتی ہے اور ایسی متاثر ہوتی ہے کہ مدتوں اس کا اثر درد وکرب اور غم واندوہ کی صورت میں ذہن وفکر اور احساس وشعور پر طاری رہتا ہے اور بھلائے نہیں بھلتا گویا دنیا سے جانے اور ہم سے رخصت ہونے والا ہمارا عزیز وشفیق یہ کہتا ہوا رخصت ہوتا ہے۔

مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

بض موت سے گھر بار، ارادت مند، معاشرہ، ملک، قوم، خانوادے، خانقاہیں، غرض کہ ہر مجارٹی، ہر مجلس، ہر بزم، ہر طبقہ، ہر جماعت کے افراد واشخاص متاثر ہوتے ہیں۔ خاص طور سے عصر حاضر میں کہ یہ دور دورِ قحط الرجال ہے۔ صالحین، کاملین اور متقین کا قحط اور فقدان ہے۔ حضور نبیل ملت اسی رجال صالحین کے ایک فرد کامل اور اعلیٰ سیرت وکردار کے حامل، سچے پکے اور نیک انسان تھے اور آپ کی موت کچھ ایسی ہی غم بھری موت ہے۔

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئیں ہیں مرنے کے لیے

اس دور انحطاط میں خال خال کہیں رجال الفکر یعنی اولیا وصالحین اگر ہیں بھی تو کسی کو کیا معلوم کہ فلاں بندہ ولی یا مقرب بارگاہ الٰہی ہے۔ یعنی اس دنیاے رنگ وبو میں زندگی بسر کرنے والے انسانوں کی زبردست بھیڑ میں ولی کامل کی شناخت بہت

---

(۱) الولہ، کلیان پور، مشرقی چمپارن

مشکل ہے۔ لیکن اس مشکل کا حل قرآن وحدیث نے پیش کر دیا ہے اور بہت پہلے بتا دیا ہے کہ کچھ اوصاف ایسے ہیں کہ جس انسان کے اندر پائی جائے سمجھ لینا وہ خدا کا ولی ہے۔

قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنْ اَوْلِیَآءُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ اولیاء اللہ تو متقی ہی لوگ ہیں۔

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولیاء اللہ کون لوگ ہیں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: **الذین اذا رؤوا ذکر اللہ** اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو (ان کے اوصاف کریمانہ اور خصال فقیرانہ کو دیکھ کر) اللہ یاد آجائے۔

آیت قرآنیہ اور حدیث طیبہ سے یہ بات بالکل ثابت و متحقق ہے کہ ایمان کامل اور تقویٰ کے حاملین بندوں کی عظمت و جلالت شان کے اظہار کے لیے اللہ عزوجل ان کی محبت ومقبولیت کو نہ صرف زمین والوں کے لیے بلکہ آسمان والوں کے لیے بھی بالکل عیاں اور واضح فرما دیتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ اے جبرئیل میرا فلاں بندہ مجھے محبوب ہے تو بھی اس سے محبت کر اور پھر آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ لہٰذا سارے آسمان والے بھی اس سے محبت کریں۔ یہ اعلان سن کر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ بعدۂ زمین میں بھی یہی اشتہار ہوتا ہے۔ نتیجہ زمین والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پوری زمین پہ اس بندے کی مقبولیت ومحبوبیت کے نشان قائم کر دئے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ بندۂ خدا ساری مخلوق کی نگاہوں میں معظم ومکرم وعزیز ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کی تشریح بالکل واضح نگاہوں سے دیکھئے کہ جن نفوس قدسیہ اور صالحین ومتقین اور علمائے ربانیین کی بارگاہ میں بلاتفریق عوام وخواص اور خلق خدا پروانہ وار ٹوٹ پڑی ہو اور اپنی پلکوں پہ اشک عقیدت کو سجا کر اللہ والوں کے قدم ناز سے مس کر کے اسے اپنے لیے قابل فخر اور باعث سعادت سمجھنا، ان کے کف پا کے غبار وذرات کو اپنے حق میں اکسیر سمجھنا، ان قلندرانہ شان بے مثالی اور دلبرانہ ادائے جمالی کو دیکھ کر قلب وزبان پہ بے ساختہ فلسفیٔ اسلام شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کا یہ شعر آجاتا ہو کہ:

جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

قلب وشعور کا جب یہ عالم ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ یہ بندۂ مومن طہارت وتقویٰ، صدق وصفا، جود وسخا اور عفت وحیا کا پیکر، اللہ کا محبوب ہے ولی کامل ہے۔ پورے وثوق اور اطمینان سے میں کہتا ہوں کہ انہیں محبوبین، صالحین، کاملین اور متقین کی جماعت میں

نبیرۂ سلطان ہمدان مخدوم المشائخ حضرت علامہ مخدوم سید غلام حیدر احمدان کے فرزند حضور خواجہ سید غلام محمد مجذوب، محبوب الاولیاء شیخ المشائخ علامہ الحاج شاہ سید خلیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی، فخر اولیاء حضرت علامہ شاہ سید وکیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی اور حضور نبیل ملت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادر چشتی احمدی علیہ الرحمۃ والرضوان بھی ہیں۔

حضور نبیل ملت اپنی ذات، اپنے مشن اور اپنی تحریک میں فرد واحد تھے، آپ حضور تارک السلطنت مخدوم سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ علیہ الرحمہ کی اولاد سے ہیں اور آپ حسینی کاظمی سید ہیں۔ اس فضیلت نسبی کے باوجود آپ نے کبھی اس پر کبر وناز نہیں کیا۔ کبھی بھی نفس کے فریب میں نہیں آئے بلکہ ہمیشہ عمل اور کام پر اعتماد کیا گویا زبان حال سے اعلان تھا۔

لسنا وان کرمت اوائلنا
یوماً علی الاحساب نتکل

حضور نبیل ملت دنیا کی نگاہوں میں تنہا و اکیلے تھے لیکن آپ ہزاروں افراد پہ بھاری تھے۔ ان کا اعلیٰ تصوف، بلند تقویٰ اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثالی تھا۔ آپ اپنے کارناموں کی وجہ سے ایک انجمن تھے۔ حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کے رہنما اصولوں میں جہد مسلسل، عزم مصمم، یقین محکم، محبت فاتح عالم کو اصل الاصول کی حیثیت حاصل تھی۔

مخالفتوں کے بادصرصر چلے، شورشوں کی آندھیاں اٹھیں، دشنام تراشیاں کی گئیں، نازیبا ہفوات بکے گئے، تخریبی ذہنیت کا بھرپور استعمال کیا گیا، مگر حضور نبیل ملت ایک چٹان کی طرح اپنی جگہ قائم رہے۔ اور اپنے استقلال، خود اعتمادی، یقین و ثبات، عزم مصمم کے ساتھ مخالفتوں کی پرواہ کئے بغیر اپنے تعمیری کاموں میں لگے رہے۔ اپنے مقصد کی حصولیابی کے لیے بھوک کو بھوک اور پیاس کو پیاس نہیں سمجھا۔ بلکہ اپنی صحت وتندرستی کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اپنی جان کو جوکھم میں صرف اس لیے ڈال دی کہ ملت کا وقار سلامت رہے۔ وہ یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ افراد کی حیات ملت کی حیات سے مربوط ہے۔

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مرجائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

حضور نبیل ملت کے اوصاف کریمانہ، صفات محمودہ اور خصائل حمیدہ کو دیکھ کر دنیا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ اللہ آپ کے درجات کو بلند فرمائے، ہماری کوتاہ نظر میں حضور نبیل ملت کا سب سے اہم اور بڑا کارنامہ بلکہ زندہ وجاوید کارنامہ یہ ہے کہ جہاں جہاں آپ کے مریدین ومتوسلین ہیں وہاں وہاں آپ نے مدارس ومساجد کا قیام فرمایا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ **الدال علی الخیر کفاعلہ**۔ نیکی کا پتہ بتانے والا گویا خود نیکی کرنے والا ہے۔

دوسری حدیث طیبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له۔

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے سارے اعمال ختم ہو جاتے ہیں مگر تین چیزیں باقی رہ جاتی ہیں۔ (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم نافع (۳) نیک اولاد جو ان کے لیے دعاے مغفرت کرے۔

ایک تیسری حدیث پاک میں یوں ارشاد ہوا ہے۔

من سن الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها۔

اسلام کے اندر جس نے کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اس پر عمل کرنے والے کے برابر ایجاد کرنے والے کو ثواب ملے گا۔

مذکورہ احادیث طیبہ کی روشنی میں یہ بات بالکل عیاں اور واضح ہے کہ حضور نبیل ملت نیکیوں کے خوگر اور نیک راہ بتانے والے تھے۔ آپ نے امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نیکیوں پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔ ایک نہیں بلکہ جہاں جہاں آپ کے مریدین و متوسلین ہیں۔ خصوصاً بہار کے اضلاع، مغربی چمپارن، مشرق چمپارن، مظفر پور، ویشالی، سیتا مڑھی، کٹیہار، پورنیہ اور جھارکھنڈ کے اکثر علاقے خصوصاً تین پہاڑ، راج محل، جونکا شریف، بھاگلپور، خاص پورہ، ان تمام جگہوں پر مدارس و مساجد کا قیام فرمایا اور ایسے اسلامی ادارے قائم کئے جہاں سے ہر سال شعبۂ عربی، شعبۂ حفظ اور شعبۂ قرأت سے بہت سے علما، حفاظ اور قرا نکل رہے ہیں اور ہندوستان کے کونے کونے میں پھیل کر دعوت تبلیغ و ارشاد اور امامت کا مقدس فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ کیا یہ سنت حسنہ نہیں ہے؟ یقینا ہے۔ پس کہنا عین موافق حدیث ہوگا کہ ان تمام نیکیوں کے ثواب میں حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کا ایک مخصوص حصہ ہے۔

جہاں تک صدقۂ جاریہ اور علم نافع کی بات ہے تو اس کی تشریح میں ان تمام تر مدارس و مساجد کو بطور مثال نظروں کے سامنے رکھیں۔ ولد صالح کی تفسیر دیکھنی ہو تو حضور ماہتاب طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادر مدظلۂ العالی والنورانی کو دیکھ لیں۔

حضور نبیل ملت کی زندگی **خیر الناس من ینفع الناس** کی عملی تفسیر تھی۔

آپ جب اپنے دعوتی و تبلیغی مشن پر ہوتے تو لوگ آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوتے۔ بدمذہب اور گمراہ لوگ اپنے غلط اور باطل عقیدے سے توبہ کر کے سنی صحیح العقیدہ مسلمان بنتے، بدعقیدگی کے جال میں پھنسے سادہ لوح نوجوان کی آنکھوں سے آپ نے اپنے خطاب اور تقریر سے باطل کی عینک کو اتار دیتے، پورے ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مریدین و معتقدین موجود ہیں۔ آپ کے تلامذہ و خلفا میں ایک سے ایک جید عالم دین اور وقت کے مبلغین شامل ہیں۔

حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان شریعت کے اصول و احکام پر عمل کرنے والے ایک قابل قدر جید عالم دین اور بے لوث مخلص داعیٔ اسلام تھے۔ آپ کی وصال مبارک سے ملت کا بہت بڑا خسارہ اور نقصان ہوا ہے۔ جس کے پر ہونے میں کافی وقت لگے گا۔

وما كان قيس هلكه هلك واحد
ولكنه بنيان قوم تهدما

زمانے کا ایک عام دستور ہے اور دنیا کی روش ہے کہ کوئی انسان کتنا ہی بڑا مرد صالح، مجاہد اعظم، غازی زمن، پیر مغاں ہوجائے لیکن جب تک قفس عنصری میں وہ مقید رہتا ہے دنیا اس کا لوہا آسانی سے ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتی، لیکن وہی انسان جب اس دنیاے رنگ و بو سے رخصت ہوتا ہے تو اس کے صرف احباب واعزہ اور قریبی لوگ ہی نہیں بلکہ ناقدین وحاسدین بھی اس کی قابلیت واستعداد اور اس کے جوہر ذاتی کے قائل ہوجاتے ہیں۔ اس کے محاسن، مناقب، محامد، فضائل وخصائل حمیدہ کے معترف ہوجاتے ہیں ہر سمت سے اس کے کمالات، امتیازات خصوصیات کا اعتراف ہونے لگتا ہے۔

مر کے جوہر آپ کے جوہر کھلے

آج حضور نبیل ملّت ہمارے درمیان نہ رہے، لیکن ان کی روحانیت سے ہم اسی طرح اکتسابِ فیض کر سکتے ہیں جیسا کہ ان کی حیاتِ ظاہری میں کرتے تھے۔ اب ہماری نگاہوں میں ان کا رخِ زیبا نہ رہا مگر ان کے نقوشِ حیات روشن ہیں، ہم انھیں اپنے لیے مشعلِ راہ بنا سکتے ہیں۔ آپ جوارِ رحمت الٰہی میں بڑے سکون کے ساتھ استراحت فرما رہے ہیں۔ آپ کی تربت پہ رحمت ونور کی بارش ہو۔

ابرِ رحمت تری مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ فیضان نبیلی سے غلامان حیدری کو مالا مال فرمائے اور حضور نبیل ملت کی تحریک ومشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اللہ رب العزت حضور نقیب الاولیاء علامہ الحاج الشاہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری مدظلہ العالیٰ والنورانی کے بازو کو استحکام بخشے، عزائم ومقاصد میں پختگی اور اخلاص عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علی خیر خلقه محمد وعلی آله وصحبه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

☆☆☆

مولانا فیروز احمد حیدری قادری (۱)

حضور نبیل ملت اور دعوت و تبلیغ

شیخ طریقت، حضور نبیل ملت کی دینی خدمات کی تفصیل احاطۂ تحریر میں لانا ذرا مشکل ہے، آپ کی خدمات امتیازی شان رکھتی ہیں۔ یوں تو ہندوستان کے طول وعرض بالخصوص بہار کے مظفر پور، سیتا مڑھی، چمپارن، سمستی پور، ویشالی، چھپرہ، سیوان، جھارکھنڈ، تین پہار، ضلع صاحب گنج، کٹیہار، آسام، دارجلنگ، حیدرآباد، پنجاب، کولکاتا، آسنسول وغیرہ میں درجنوں مدارس آپ کی رہنمائی وسرپرستی میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مگر خصوصیت کے ساتھ جامعہ وکیلیہ تیغیہ بڑھن پورا، بکھرا، مظفر پور، بہار۔ آپ کی خاص یادگار ہے۔ آپ کی سرپرستی میں یہ ادارہ روز بروز ترقی حاصل کی ہے۔ حضور نبیل ملت کا جامعہ سے گہرا تعلق ہے، اکثر جامعہ کی دستار بندی میں آپ تشریف لاتے تھے، جامعہ سے آپ کی محبت کا یہ حال تھا کہ اکثر فرماتے کہ اگر میں خانقاہی نہ ہوتا تو وصیت کرجاتا کہ میری قبر جامعہ کے صحن میں بنائی جائے۔ آپ کا دنیا سے یوں گزر جانا جامعہ کے یتیم ہونے کے مترادف ہے۔

میرے مرشد نے اپنی پوری زندگی دین متین کی خدمت کی اور جو کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں انہیں تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی، کتنے بندگان خدا کو راہ ہدایت پر گامزن فرمایا، کتنے غیر مسلموں کو مسلمان، کتنے غیر مقلدوں، وہابیوں اور دیوبندیوں کو سنی صحیح العقیدہ بنایا۔ اسرار طریقت کے پیاسوں کو علم معرفت سے سیراب کیا اور مختلف مقامات پر رشد وہدایت اور علم وآگہی کے متعدد منار قائم کئے۔ آج بفضلہ تعالیٰ اس سے روشنی پھوٹ رہی ہے اور سینے منور ہو رہے ہیں۔ حضور نبیل ملت قدس سرہٗ کی پوری زندگی تبلیغ اسلام، اشاعت دین، حمایت مذہب اہلسنت، تحفظ ناموس رسالت ورد بدمذہباں میں گزری ہے، سنی مسلمانوں پر آپ کے عظیم احسانات ہیں۔ حضور نبیل ملت کی ذات گرامی منارۂ نور اور مرجع عام وخاص تھی۔ آپ کی حیات مقدسہ کا ایک ایک لمحہ دین متین کی حفاظت وصیانت میں گزرا، پورے سال سفر میں رہ کر وعظ وتقریر سے مخلوق خدا کو مستفید اور نور ایمانی سے مستفیض فرماتے تھے۔ آپ کے ہاتھوں پر توبہ کرنے والوں کی کثرت ہے، فی زماننا اس باب میں آپ ممتاز تھے۔ راقم الحروف آپ کے ہمراہ بہار وجھارکھنڈ کے اکثر جلسوں میں شریک سفر رہا۔ دوران تقریر آپ فرمایا کرتے کہ میری زندگی اسی لیے ہے

---

(۱) استاذ: جامعہ وکیلیہ تیغیہ بڑھن پورہ، بکھرا، مظفر پور، بہار

کہ دین پاک مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کروں اور بھولے بھٹکے مسافروں کو راہ حق سے آشنا کراؤں۔ ۲۰۱۴ء میں سیتامڑھی اور نیپال کے تبلیغی دورے پہ تھے، اسٹیج سے اترے قیام گاہ تشریف لائے کافی تھک گئے تھے، پر مجھ سے کہنے لگے دیکھ رہے ہو فیروز میاں کہ پیر کے اعضا کی ماندگی بڑھ رہی ہے، سفر کی مشکلات دونی ہیں، لیکن دین حق کی خدمت کا جذبہ جو مجھے وراثت میں ملا ہے، جوان کر رکھا ہے۔ پھر ان دو مصرعوں کو تحت لفظ میں پڑھا کہ:

پتھر بھی ہے تو شیشہ ہے میری نگاہ میں
ٹکرائے تو کوئی میرے عزم جواں کے ساتھ

حضور نبیل ملت خود کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے کہ گیارہ ماہ میں سفر کی قصر نماز ادا کرتا ہوں اور ایک ماہ حضری ادا کرتا ہوں۔ آپ تبلیغ دین وسنیت کے لیے ہند و بیرون ہند کے طول وعرض کا دورہ فرماتے، آپ سفر کی مشکلات سے کبھی نہیں گھبراتے، جنگلوں و بیابانوں اور دشوار گزار راہوں میں بیل گاڑی، ٹریکٹر، ٹیمپو، رکشا پر ہچکولے کھا کھا کر تھک جایا کرتے تھے، مگر اللہ اکبر! آپ کے چہرہ انور پر تکان کا کوئی معمولی اثر بھی نہیں معلوم ہوتا تھا یہ حضرت کی کرامت ہی تھی۔

حضور مرشد معظم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ طرز فکر وعمل کچھ اس طرح ان کی حیات طیبہ سے ہم آہنگ ہو گیا تھا کہ آخر دم تک اپنے تبلیغی فرائض اور اصلاحی منصوبہ بندی سے دامن کش نہ ہوئے، اپنی عمر شریف کے آخری ایام میں ضلع مظفر پور اور مشرقی چمپارن کے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور جلسے میں شرکت کی۔ مثلاً جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم بڑھن پورہ، بکھرا، مظفر پور، کھوکھرا، کلیانپور، بیجدھری مشرقی چمپارن پھر عرس حضرت سید عزیز الحسنین علیہ الرحمہ قاضی چک، مظفر پور میں شریک ہوئے۔ ۱۹؍ جنوری ۲۰۱۹ء کو خانقاہ تشریف لے آئے۔ یہ آپ کا آخری تبلیغی دورہ تھا۔ جب آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو علاج کی غرض سے پٹنہ (پارس) اسپتال تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۲؍ ستمبر ۲۰۱۹ء جامعہ وکیلیہ مظفر پور تشریف لائے، ۳؍ ستمبر ۲۰۱۹ء کو بعد فجر گرامی قدر شہزادۂ حضور مرشد معظم حضرت سید خالد احمد حیدری نبیلی کا مظفر پور، جورن چھپرہ میں ہرنیا کا آپریشن ہونے والا تھا۔ حضور نے فرمایا تھا کہ خالد کا آپریشن اسی وقت ہوگا جب میں جامعہ وکیلیہ تیغیہ میں رہوں گا تاکہ ''بڑھن پورہ، بکھرا'' سے شہر مظفر پور آنے جانے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ ۳؍ ستمبر کو جناب سید خالد احمد حیدری صاحب کو لے کر حضور نقیب الاولیا علامہ الحاج ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری اور حضرت مولانا محمد ممنون الحق اور یہ ناچیز نماز فجر اول وقت میں پڑھ کر ''شہر مظفر پور'' کو روانہ ہو گئے اور ''جامعہ وکیلیہ تیغیہ'' میں حضور کی خدمت میں عزیزم بابو سید عاطف احمد حیدری اور جملہ اساتذہ وطلبا رہ گئے، ہم لوگوں کے جانے کے بعد از صبح تا عشاء ۹؍ بجے شب علاقہ ومضافات کے مریدین ومتوسلین کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہا، جب رات کو ناچیز، نقیب الاولیا اور حضرت مولانا محمد ممنون الحق صاحب جامعہ میں آئے اور جناب سید خالد احمد حیدری کے پاس الحاج

عبدالشکور صاحب کے لڑکے اور مدرسہ کے ایک طالب علم شمشیر سلمہٗ رہ گئے تو دیگر اساتذہ وطلبا اور خاص لوگوں نے بتایا کہ آج لوگوں کی آمد ورفت اور بھیڑ اتنی ہوئی کہ سنبھالنا مشکل ہوگیا، جگہیں اور کرسیاں کم پڑ گئیں تھیں۔ حضور تو صبح سے ناشتہ وکھانا بھی نہیں کر سکے، دن بھر بیٹھے ٹیک لگائے رہ گئے۔ لوگ آتے گئے، اپنی فریاد سناتے گئے، مراد پاتے گئے اور حضور بخوشی مسکرا مسکرا کر سب کا جواب دیتے گئے۔ دعائیں دیتے اور سمجھاتے گئے اس قدر بھیڑ جامعہ میں اس سے پہلے کبھی دیکھی نہ گئی۔ مرشد معظم بہت خوش تھے۔ عاطف بابو کہہ رہے تھے فیروز چچا آج دادا ابا دن میں سوئے بھی نہیں، ماشاء اللہ الحمدللہ میں تو بہت خوش ہوں۔ رات کے کھانے کی دعوت جناب کلام صاحب حیدری (بکھرا) کے یہاں تھی بے چارے وہ کھانا لے کر جامعہ آئے، ہم سبھوں نے مل کر پہلے ابا حضور یعنی مرشد معظم کو کھانا کھلایا بعدہٗ دوا وغیرہ دی گئی۔ پھر بستر استراحت پر آرام فرما ہوئے۔ رات بڑی جلد گزر گئی، صبح ہوئی تو پھر اہل عقیدت کا آنا جانا شروع ہوگیا، چائے ناشتے کے بعد بہت ساری باتیں ہوئیں، سارے اساتذۂ جامعہ پروانے کی طرح ارد گرد جمع تھے۔ پھر ساڑھے نو بجے ناشتہ ہوا۔ اس کے بعد حضور نقیب الاولیاء اور عاطف بابو کے ساتھ مرشد معظم گھر کے لیے روانہ ہوگئے اور جامعہ میں ہر سمت سناٹا چھا گیا۔

راقم الحروف ۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۹ء کو ۲؍رنیتوں کے ساتھ خانقاہ گیا۔ ایک مرشد معظم کی عیادت وزیارت اور دوسری ۱۶؍اکتوبر ۲۰۱۹ء کو عرس خلیلی کی تقریب تھی۔ جس میں شمولیت یعنی ۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۹ء سے ۱۸؍اکتوبر ۲۰۱۹ء کی صبح فجر تک ''حسن پورہ شریف'' رہا۔ عیادت بھی کی اور زیارت بھی۔ ۱۸؍اکتوبر ۲۰۱۹ء کو جامعہ آ گیا۔

اس کے بعد آخری مرتبہ ۱۰؍نومبر ۲۰۱۹ء کو عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پروگرام سرزمین ''گینجاس نیا ٹولہ، مظفر پور'' میں تھا۔ جس میں شہزادۂ حضور نبیل ملت حضور نقیب الاولیاء کے ساتھ ناچیز بھی مدعو تھا۔ بعد اختتام جلسہ حضور نقیب الاولیاء کے ہمراہ خانقاہ چلا گیا کیونکہ ۱۱؍نومبر ۲۰۱۹ء کو حضور مرشد معظم کو بغرض علاج ومعالجہ پٹنہ لے جانا تھا اور ایسا ہی ہوا۔ ۱۱؍نومبر ۲۰۱۹ء کو بعد ظہر فوراً ناچیز، حضور نقیب الاولیاء اور شہزادہ محترم سید شاہد احمد حیدری علیگ اور عزیزم بابو مولانا محمد نعمان اختر حیدری مرشد معظم کو لے کر پٹنہ کے لیے روانہ ہوگئے۔ درمیان راہ ''مکیر چھپرہ'' میں جامعہ وکیلیہ تیغیہ کے اساتذۂ کرام، بڑھن پورہ، بکھرا کے کچھ اہل عقیدت حضرات نے گاڑی رکوا کر شرف ملاقات کی اور وہیں پہ عزیزم مولانا نعمان اختر حیدری اتر گئے۔ شاید انہیں اپنے گھر جانا تھا۔ اور وہاں سے مرشد معظم کے ساتھ حضور نقیب الاولیاء اور جناب سید شاہد احمد حیدری اور یہ ناچیز پٹنہ چلے گئے اور مسلسل ۱۱؍نومبر ۲۰۱۹ء سے ۲۵؍نومبر ۲۰۱۹ء ساڑھے آٹھ بجے شام تک پٹنہ میں رہے، ساڑھے آٹھ بجے رات کو پارس اسپتال سے ڈسچارج کرا کر مکان لایا جا رہا تھا کہ درمیان راہ میں ہی ۹؍بج کر ۵۰ منٹ پر یہ عاشق صادق اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور دنیائے سنیت وحیدریت کا چمکتا دمکتا ستارہ ابر آلود فضاؤں میں ڈوب گیا۔

جو لوگ ساتھ میں تھے خود کو سنبھال کر ساڑھے بارہ بجے شب خانقاہ پہنچے۔ اس رات ''حسن پورہ'' کی سرزمین پر ہی

نہیں بلکہ پورے ملک میں عجیب غم کا ماحول تھا۔ آسمان وزمین ہر شئی پہ سوگ طاری تھا۔ چاروں طرف ہو کا عالم اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔ رات کیا تھی پہاڑ کی سی بھاری لگ رہی تھی۔ جیسے تیسے رات گزری، دن بھی رونے دھونے اور تسلی دینے میں گزر گیا۔ پھر رات کی کالی گھٹائیں چھانے لگیں، دور دراز کے مہمانوں کا انتظار ہو رہا تھا۔ ہند اور بیرون ہند کے مریدین ومحبین اور مخلصین ومتوسلین پے درپے حاضر ہونے لگے۔ صبح کی سفیدی نمودار ہوئی، ''گلشن نجمہ'' میں مکمل طور پر باپردہ غسل شریف کا انتظام ہونے لگا۔ ۸/ بجے صبح میں غسل سے فارغ ہو کر کفن شریف زیب تن کرایا گیا۔ بعدہٗ جسد خاکی کو گھر کے برآمدے میں لایا گیا تاکہ اہل خانوادہ کی مستورات کو باپردہ آخری زیارت کروائی جاسکے، جب برآمدہ سے جسد مبارک کو نماز جنازہ کے لیے اٹھایا گیا۔ جنازہ کیا اٹھا قیامت بپا ہوگئی۔ انسان تو انسان مکان کے درودیوار بھی آنسوؤں میں ڈوب گئے۔

بچشم تر نماز جنازہ سوا گیارہ بجے حضور نقیب الاولیاء علامہ الحاج ڈاکٹر سیدنا ہید احمد حیدر القادری نے پڑھائی۔ جنازے میں آنے والے لوگوں کی شمار بہت مشکل تھا۔ ظہر کے قریب تدفین عمل میں آئی۔ قبر انور مزار فخر اولیا علیہ الرحمہ کے پہلو میں ہے۔ اللہ عزوجل بطفیل نبی کریم رحمۃ اللعالمین سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور مرشد معظم علیہ الرحمۃ والرضوان کی لحد اقدس کو تاحد نگاہ کشادہ، حسین وعریض فرمائے اور تربت انور پر اپنی خاص رحمت وانوار کی موسلا دھار بارشیں برسائے، جوار پنجتن میں خاص جگہ عنایت فرمائے، درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور فیضان نبیل ملت کو ہم مریدین ومتوسلین اور محبین و مقربین کے سروں پہ تاحیات جاری وساری فرمائے، جملہ خانوادہ، جملہ مریدین ومتوسلین، عاشقین اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆☆☆

بابِ ہفتم ۔ کشف و کرامت

حافظ ڈاکٹر جوہر علی حیدری (۱)

حضور نبیل ملت کرامت کے آئینہ میں

اللہ عزوجل کے نیک بندوں سے خلاف عادت امور کا ظاہر ہونا ہی کشف وکرامت ہے جو کمال ولایت کی نشانی ضرور ہے مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ خلاف عادت امور کا ظہور ہو تبھی بندہ ولی ہے بلکہ ولی کے اندر استقامت فی الدین، تقویٰ اور احکام شرعیہ کی پابندی ہوتی ہے جو ایک عظیم کرامت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: **ان اولیاؤہ الا المتقون۔**

کرامت جو حق سبحانہ کی بارگاہ سے آتی ہے تو اسے صرف نیکوکار ہی پاتے ہیں۔

کرامت کی دو قسمیں ہیں: اول محسوس ظاہری، دوم معقول معنوی۔

عوام صرف اول قسم یعنی کرامت محسوسہ کو ہی کرامت سمجھتی ہے، جیسے کسی کے دل کی بات بتا دینا، گزشتہ، موجودہ یا آئندہ کی خبر دینا، پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، صدہا منزل زمین ایک قدم میں طے کرنا، آنکھوں سے چھپ جانا کہ سامنے موجود ہو اور کسی کو نظر نہ آئے وغیرہ وغیرہ۔

لیکن کرامت کی دوسری قسم جسے کرامت معنویہ کہتے ہیں، یہ ایسی کرامت ہے جسے صرف خواص پہچانتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اپنے نفس پر آداب شرعیہ کی پابندی رکھے، عمدہ خصلتیں حاصل کرنے اور بری باتوں سے بچنے کی توفیق دی جائے، تمام واجبات ٹھیک وقت پر ادا کرنے کا التزام رکھے، ان کرامتوں میں مکر واستدراج کو دخل نہیں اور وہ کرامتیں جنھیں عوام کرامت سمجھتی ہے، ان سب میں مکر وفریب کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ظاہری کرامتیں استقامت کا نتیجہ ہوں یا خود استقامت پیدا کریں ورنہ کرامت نہ ہوگی۔

کرامت معنویہ میں مکر واستدراج (نظر بندی، دھوکہ) کا شائبہ نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ علم ان کے ساتھ ہے، علم کا شرف خود ہی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ان میں مکر کا دخل نہیں، اس لیے کہ شریعت کی حدیں کسی کے لیے مکر کا پھندا قائم نہیں کرتیں۔ اس وجہ سے کہ شریعت سعادت پانے کا عین صاف وروشن راستہ ہے تو علما یہی مکر واشتباہ سے امان میں ہیں۔ (ماخوذ وملخص از فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۱ ص ۵۴۷)

مذکورہ عبارت کی روشنی میں حضور نبیل ملت کی ذات اور ان کے کشف وکرامات کو سمجھنا آسان ہے۔ وہ عالم ربانی تھے

---

(۱) موہن پور، سیتامڑھی، بہار

جن کو اللہ عزوجل نے دونوں طرح کی کرامات سے مزین فرمایا تھا۔ ان کے تقویٰ وطہارت اور استقامت فی الدین کا ایک عالم معترف ہے، ان پر اللہ عزوجل نے علوم ظاہری و باطنی کے دروازوں کو کھول دیا تھا، ان کو ساقی نے اپنی معرفت کے ایسے جام سے سیراب کیا تھا جسے نوش فرمانے کے بعد وہ دنیا میں رہ کر بھی تارک دنیا رہے۔

ایک تم دنیا میں رہ کر تارک دنیا رہے
رہ کے دنیا میں دکھائے کوئی دنیا چھوڑ کر

میرے ایک ختم قرآن پاک پڑھنے کا علم ہونا اور ایصال ثواب بھی کر دینا

۱۹۷۲ء میں ۱۶ ؍صفر کو عرس خلیلی کے موقع پر پہلی بار ’’خانقاہ حیدریہ حسن پور شریف‘‘ میں راقم الحروف کی حاضری ہوئی اور اسی تاریخ میں حضور فخر اولیا علامہ سید وکیل احمد حیدری چشتی علیہ الرحمہ کا عرس چہلم بھی تھا، اسی سفر میں اپنے گھر (موہن پور) سے ہی قرآن مقدس کی تلاوت کرنا شروع کر دیا اور حسن پورہ شریف پہنچتے پہنچتے مکمل قرآن پاک ختم کر لیا پھر خانقاہ حیدریہ میں حاضر ہو کر خانوادۂ حیدریہ کے بزرگوں کو ایصال ثواب کیا۔ اسی سال سے میرا یہ معمول بن گیا کہ جب بھی حسن پورہ شریف عرس میں شرکت کی غرض سے گھر سے نکلتا تو قرآن مقدس کی تلاوت کرتے ہوئے نکلتا اور ’’حسن پورہ شریف‘‘ پہنچنے تک مکمل قرآن پاک ختم کر لیتا اور صبح ۵ ؍بجے قل شریف کے وقت بارگاہ حضور نبیل ملت میں عرض کرتا کہ حضور میں نے ایک قرآن پاک ختم کیا ہے ایصال ثواب فرما دیں۔

ایک سال عرس وکیلی میں شرکت کے لیے میں اپنے والد گرامی کے ہمراہ ’’حسن پورہ شریف‘‘ روانہ ہوا۔ معمول کے مطابق گھر سے نکلتے ہی قرآن مقدس کی تلاوت کرنی شروع کر دی اور سیوان ’’دربار مسجد‘‘ میں پہنچ کر قرآن پاک مکمل ختم کیا، بعدۂ ظہر کی نماز ادا کی اور حسن پورہ شریف کے لیے روانہ ہو گیا۔ معمول کے مطابق ۵ ؍بجے صبح قل شریف کے وقت حضور نبیل ملت کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں نے ایک ختم قرآن پڑھا ہے، ایصال ثواب فرما دیں۔ حضرت نے فوراً فرمایا کہ آپ کی طرف سے کل بعد نماز ظہر ہی قل شریف کے وقت ایک ختم قرآن پاک ایصال ثواب کر دیا گیا ہے۔ یہ ۲۰۰۲ء کا واقعہ ہے۔

پہلے سے معلوم ہونا کہ میں ناشتہ کر کے نہیں آیا ہوں

ستمبر ۲۰۱۹ء میں فوقانیہ کی کاپی چیک کرنے کے لیے میں ’’سیوان‘‘ میں مقیم تھا کہ اچانک مجھے خبر ملی کہ مرشد معظم کی طبیعت کافی علیل ہے، یہ سنتے ہی میرے ہوش اڑ گئے، میں بہت پریشان ہوا، کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا، کسی طرح رات گزری، صبح فجر کی نماز پڑھی اور ’’حسن پورہ شریف‘‘ کے لیے روانہ ہو گیا ’’حسن پورہ‘‘ پہنچ کر بارگاہ مرشد میں حاضر ہوا اور قدم مبارک کے قریب بیٹھ کر پاؤں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے مزاج پرسی کی، اتنے میں حضرت کے صاحب زادے سید راشد بابو ناشتہ کی تھالی لے کر کمرے میں حاضر ہوئے اور مجھے ناشتہ کرنے کو کہا لیکن حضرت کی ناساز طبیعت کو دیکھ کر مجھے کچھ کھانے کو دل نہیں کر رہا تھا۔ سو

میں نے ناشتہ کرنے سے انکار کر دیا لیکن حضرت نے فوراً فرمایا کہ نہیں آپ ناشتہ کر کے نہیں آئے ہیں، ناشتہ کر لیجئے۔ میں بھی حیران ہو گیا کہ ناشتہ کر کے تو واقعی میں نہیں آیا ہوں لیکن یہ بات حضرت کو کیسے پتہ کہ میں ناشتہ کر کے نہیں آیا ہوں۔

آسمان کی طرف دیکھ کر بارش ہونے کی خبر دینا

حضور نبیل ملت کی یہ شان تھی کہ جو کہہ دیتے وہ ہو جاتا۔ جسے دیکھ کر مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر ذہن میں گردش کرنے لگتا۔

گفتہ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

غالباً ۱۹۷۴ء میں راقم الحروف ''بکھرا'' کے قریب ''بسنت پور'' ایک محفل میں حضور نبیل ملت کے ساتھ تھا، محفل ختم ہونے کے بعد حضرت نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بدلی آ رہی ہے، بارش ہونے والی ہے، جبکہ آسمان میں کوئی بدلی نہیں، پھر ہم لوگوں نے کھانا تناول فرمایا اور جیسے ہی آرام گاہ کی طرف بڑھے کہ آسمان ابر آلود ہو گیا، بدلی سے بھر گیا اور آرام گاہ تک پہنچتے پہنچتے جھما جھم بارش ہونے لگی اور صبح تک بارش ہوتی رہی۔

دور سے ملاحظہ فرمانا

سنہ ۲۰۰۴ء میں سیتامڑھی ضلع میں ایک بہت بڑا اسیلاب آیا تھا جس کی وجہ سے ٹرین بس وغیرہ تمام سواریوں کی آمد و رفت بند ہو گئی تھی۔ میں ان دنوں ''موتی پور'' میں تھا۔ وہاں جا بجا لوگ بات کر رہے تھے کہ ''سیتامڑھی'' پورا علاقہ ڈوب گیا۔ ٹیلفون کا لائن بھی کاٹ دیا گیا تھا۔ کہیں سے اپنے گاؤں کی کوئی خبر نہیں مل پا رہی تھی تو میں نے پیر و مرشد کے موبائل نمبر پر فون کیا اور اپنے علاقے کے سیلاب کی صورت حال بیان کر کے اپنے گاؤں کے متعلق گھبرائے ہوئے انداز میں عرض کیا کہ پتہ نہیں کہ میرے گاؤں کا کیا حال ہے؟ اس پر حضرت نے فرمایا کہ آپ کا گاؤں اونچائی پر ہے۔ آپ کے گاؤں میں پانی داخل نہیں ہوا ہوگا۔ اس پر پھر گھبرا کر میں نے دوبارہ یہی سوال کیا تو اس پر حضرت نے زوردار طریقے سے فرمایا کہ میں ابھی ''چھپرہ جنکشن'' پر ٹرین میں بیٹھا ہوا ہوں اور میں یہیں سے دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا گاؤں بچا ہوا ہے۔ آپ کے گاؤں میں پانی نہیں گھسا ہے۔ اس پر مجھے مکمل اطمینان ہو گیا۔ حالات سازگار ہونے کے بعد سواریوں کی آمد و رفت شروع ہوئی اور میں گھر پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ واقعی میرے گاؤں میں پانی نہیں گھسا تھا۔

☆☆☆

مولانا حسیب الرحمن حیدری مصباحی (۱)

حضور نبیل ملت کی مقبولیت کا راز

یہ بات مبنی بر حقیقت ہے کہ حضور نبیل ملت حضرت علامہ و مولانا الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی احمدی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ کی شخصیت بڑی تھی یوں تو آپ مختلف علوم وفنون میں ماہر تھے۔ مگر علم فقہ اور علم حدیث میں آپ کو خصوصی مہارت حاصل تھی، آپ نعت گوئی کا بھی شوق رکھتے تھے۔ آپ کا کلام بلاغت کو سن کر دل و دماغ پر عجیب وغریب کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ علوم وفنون میں مہارت تو کوئی بھی محنت اور جدو جہد کر کے حاصل کر سکتا ہے، لیکن علم کے ساتھ عمل بھی کرنا، ہر گھڑی شریعت کا پاس ولحاظ رکھنے کی پوری کوشش کرنا، تقویٰ و پرہیز گاری اور تصلب فی الدین کو اپنا طرۂ امتیاز بنانا وغیرہ یہ ہر ایک کے حصہ میں نہیں آتا، یہ اس کے حصہ میں آتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بناتا ہے اور حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب بنایا ہے، کیونکہ آپ کی زندگی میں عوام وخواص کا آپ سے بے پناہ محبت کرنا اور دار فانی سے رخصت ہونے کے بعد لاکھوں کی تعداد میں علما اور عوام کا جنازے میں شرکت کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور فرشتوں کی جھرمٹ میں آپ کے محبوب ہونے کی واضح اور بین دلیل ہے، اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

ان الذین آمنو و عملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودا۔ (سورۂ مریم، پارہ نمبر:۱۶، آیت نمبر:۹۶)

ترجمہ: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لیے رحمن محبت کردے گا۔ (کنزالایمان)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا احب اللہ العبد نادی جبرئیل ان اللہ یحب فلانا فأجبه فیحبه جبرئیل فینادی جبرئیل فی اھل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبه اھل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۳۲۰۹)

ترجمہ: جب اللہ رب العزت اپنے کسی بندہ کو محبوب بناتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو ندا دے کر فرماتا ہے۔ بے شک اللہ رب العزت فلاں بندہ کو پسند کرتا ہے۔ اے جبرئیل تم بھی اسے محبوب رکھو تو جبرئیل علیہ السلام اسے محبوب رکھتے ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں کے درمیان یہ اعلان فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندہ کو محبوب رکھتا ہے تم بھی اسے محبوب رکھو تو

---

(۱) استاذ: جامعہ وکیلیہ تیغیۃ ضیاء العلوم بڑھنپورہ، بکھرہ، ضلع مظفرپور، بہار

آسمان والے بھی اسے محبوب رکھتے ہیں۔ پھر اس شخص کی اہل زمین کے درمیان مقبولیت عطا کر دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیاے اہل سنت آپ کو جانتی اور مانتی ہے اور آپ کی حکیمانہ تبلیغ سے ہزاروں لوگ ہدایت یافتہ ہوئے اور لاکھوں کی تعداد میں عوام وخواص آپ کی بیعت وارادت میں شامل ہو کر خوشی وسعادت محسوس کر رہے ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ایک حاکم جب ملک فتح کرتا ہے تو اس کے لیے قوت اور طرح طرح کے حربے استعمال کرتا ہے تب جا کر کہیں اسے ملک اور قوم کے اعصاب پر راج کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مگر قربان جائیے حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات پر جنہوں نے طاقت وقوت کے ذریعے نہیں بلکہ اپنے کردار، اخلاق اور حکیمانہ زندگی سے ملک اور لوگوں کے جسم پر نہیں بلکہ ان کے دلوں پر راج کیا اور یوں ہی ان کے دلوں کی فتح ونصرت آپ کے حصہ میں آئی، کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ
جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ

آپ اپنی مختلف خصوصیات میں بھی یگانۂ روزگار تھے۔ آپ کے خطاب نایاب سے لوگ خوب محظوظ ومستفیض ہوتے۔ آپ کے علم، تقویٰ، پرہیزگاری اور تصلب فی الدین کو علما نے بھی نگاہ تحسین سے دیکھنے کے ساتھ آپ کے اس وصف کو سراہا۔ آپ اہل سنت وجماعت کے بے مثال رہنما تھے۔ آپ اہلسنّت کی جان تھے۔ آپ اہلسنّت کی آن بان شان تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی مسلک اہل سنت وجماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کے لیے وقف کر دی تھی۔ انہیں تمام اوصاف حمیدہ اور بے لوث قربانیوں کی وجہ سے آپ کے دار فانی سے کوچ کرنے کی جب خبر ملی تو پورا ملک سوگوار ہو گیا، اہلسنّت تو اہل سنت غیروں کی بھی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ دل مضطرب ہو گیا، لوگوں پر ایک لمحہ کے لیے سکتہ طاری ہو گیا اور جب ہوش میں آئے تو ملک سے علمائے کرام اور پیران عظام تعزیتی پیغامات بھیجنے لگے اور مختلف مقامات سے عوام وخواص آپ کی ایک جھلک دیکھنے اور آپ کے جنازے میں شرکت کے لیے اپنے مرکز عقیدت ’’حسن پورہ شریف‘‘ کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ’’حسن پورہ شریف‘‘ میں سیلاب کی طرح لاکھوں کی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ جدھر نظر جاتی صرف انسانوں کے ہی سر نظر آتے۔ صبح ۱۱ر بجے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اپنی پرنم آنکھوں سے اس مرد مجاہد اور مرد قلندر کو ’’حسن پورہ شریف‘‘ کی سرزمین پر آستانہ عالیہ حیدریہ میں سپرد خاک کیا۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے

اللہ تعالیٰ حضور نبیل ملت کے درجات بلند سے بلند فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص عطا فرمائے۔ اہل سنت وجماعت کو آپ کا نعم البدل عطا کرے۔ آپ کے صاحبزادے حضور نقیب الاولیاء حضرت علامہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی ودیگر صاحب زادگان، اہل خانہ اور اعزہ واقربا کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چل کر دین وسنیت اور مسلک اہل سنت کی بیش بہا خدمت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

☆☆☆

ماہِ محمدی کے اٹھائیس کی رات کو
اُف نو پچاس پر وہ مسیحا چلا گیا

باب ہشتم - یادوں کے نقوش

مولانا محمد رمضان حیدر قادری(۱)

حضور نبیل ملت کچھ یادیں کچھ باتیں

اسلام کی ترویج وتشہیر میں علما اور صوفیا کا اہم رول رہا ہے۔ صوفیا اسلامی اخلاق وآداب کے آئینہ ہوتے ہیں، ان کے اخلاق وآداب اور ان کے زندگی گذارنے کے طریق کو دیکھ کر بندگانِ خدا ان کے قریب ہوتے ہیں اور ان کے قرب کی لذت سے متاثر ہو کر اسلام کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں۔

علما اور صوفیا کے قدموں کی برکتوں سے جہاں دنیا کے دوسرے بلاد وامصار برکت نشان بنے وہیں بہار کی زمین بھی ان کے فیضانِ کرام سے خوب خوب سیراب ہوئی۔ بہار میں اسلامی قدروں کے فروغ میں جن شخصیات ورجال نے گہرے اثرات چھوڑے ہیں ان میں حضرت امام تاج الفقیہہ منیری، حضرت مخدوم کمال الدین یحییٰ منیری، مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری فردوسی اور حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ بہت نمایاں ہیں۔

مذکورہ شخصیات کے ذکر کے بغیر بہار میں اسلام کی کوئی تاریخ مکمل نہ ہوگی۔ ان شخصیات کا ہر فرد اپنی ذات میں ادارہ تھا۔ دین اور اقدارِ دین کے فروغ میں ان کے خلفا، تلامذہ اور مستفدین کی بھی روشن تاریخ ہے۔ اس حوالے سے دوسرے سلاسل کے بزرگوں کی بھی خدمات ہیں، ان کی خدمات کو کسی بھی اعتبار سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

بہار کے فقیروں نے غلاموں کے اسیروں کو سلطان اور جہاں بانی کے گر سکھا دیا۔ گم گشتہ راہوں کو رہبر وہادی ہی بنا دیا، کفر والحاد کی خشک ترین زمین پر ایمان واسلام کی فصلیں اگا دی۔ ضلالت وگمرہی کے ندی نالوں کو ہدایت حق کا دریا وسمندر بنا ڈالا، خود ساختہ خداؤں کے درباروں سے اٹھا کر خدائے واحد کے حضور لا کر کھڑا کر دیا، شرک وکفر اور نفاق کی غلاظتوں کو ضرب اللہ سے یوں دور فرمایا کہ دیکھنے والے اور ان کے عقیدۂ توحید کی تقدیس پر سر دھنا کئے اور پھر توحید پرستوں کے لیے رشک کا باعث بن کر اہل ایمان کے دلوں پر چمکا کئے بلکہ نوری، ایمانی جھلک دمک اجالے بانٹا کئے۔

سرزمین بہار کو اسلامی بہاروں سے لالہ زار، چمن زار اور سرسبز وشاداب بنانے والے، اسیروں، فقیروں، سپہ سالاروں، جانبازوں، درویشوں! ہمارا سلام لے لو، ہماری جھکی جبینوں کا سلام، بھیگی پلکوں کا سلام، ہماری عقیدتوں کا سلام، ہماری محبتوں کا سلام، ہماری الفتوں کا سلام، بار بار سلام، ہزار بار سلام، بے شمار سلام، تمہارے قدموں کی چاپ

---

(۱) خانقاہ فردوسیہ، جونکا شریف

یادوں کی آہٹ، نشان قدم، خاک قدم، ذرات قدم کو سلام۔

اے صاحبان زبان وقلم!
اے والیان اسباب ووسائل

جن جن خدا رسیدوں نے اسلام اور اسلامیات کو دور دور تک پہنچایا آج وہی ہماری زبانوں میں، بیانوں میں، کتابوں کے صفحات میں، محفلوں میں، مجلسوں میں دور دور تک نظر نہیں آتے۔

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

جب کبھی کبھی اور کہیں کہیں ان اعلیٰ صفات شخصیات کا ذکر چھڑتا ہے تو پھر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اچھا ہوا ان چاہتوں کا جو اس حوالے سے کہیں کہیں پنپ رہی ہیں، پروان چڑھ رہی ہیں، ساتھ ہی ساتھ اسلاف کے ساتھ ان کے اسلاف کی حیات وخدمات کو محفوظ کرنے کی سعی جمیل ہو رہی ہے اور نتیجے میں ہمارے ہاتھوں میں حالیہ دنوں ہم سے بچھڑنے والی ملک وملت کی عظیم شخصیتوں کا سوانحی خاکہ حیات احوال وآثار کی صورت میں موجود ہے۔ ہمیں دعوت مطالعہ دے رہا ہے اور کسی حد تک آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچ رہی ہے۔ اپنے اسلاف واکابر اور بڑے بزرگوں کی حیات وخدمات کارنامے اور کرامات کو تاریخ کے صفحات میں ثبت ہوتے دیکھ کر جہاں ہمیں خوشی ہے وہیں یکے بعد دیگرے اپنے بزرگوں کے انتقال، وصال اور جدائی سے سخت صدمہ بھی ہو رہا ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے علم وفن، زہد وتقویٰ، سیرت وکردار، تقریر وتحریر، تحقیق وتدقیق، تصنیف وتالیف، دعوت وارشاد، وعظ ونصیحت، زبان وبیان کے کیسے کیسے آفتاب وماہتاب ہیرے وجواہر روپوش ہوتے جا رہے۔ ان کی جدائی کا خیال ان کے وصال پر ملال کی یاد ہمیں رہ رہ کر اپنی یتیمی جیسی بے کسی، بے چارگی کی یاد دلاتی ہے۔ خون کے آنسو رلاتی ہے دنیا اور مافیہا سے بیگانہ کرتی ہے۔ بریلی سے تاج الشریعہ، کچھوچھہ سے شیخ اعظم، مبارک پور سے بحر العلوم، پورنیہ سے خواجۂ علم وفن، سنبھل سے مفتی اعظم راجستھان، قنوج سے مفتی آفاق مجددی، نیپال سے شیر نیپال، فتوحہ سے قطب العصر شاہ علیم الدین بلخی، منیر شریف سے پیارے میاں اور حسن پورہ، سیوان سے نبیل ملت اس سلسلۂ انتقالیہ مغمومیہ وصالیہ کی ناقابل فراموش ہستیاں ہیں جن کی یادوں کا جہاں ہمیشہ آباد رہے گا، شاد رہے گا۔

اس قحط الرجال کے دور میں بھی باضابطہ ہزاروں علما، حفاظ، قرا اور فقہا سالانہ قوم وملت کو فراہم کرنے والے ادارے اور مدارس موجود ہیں جن کے دم قدم کی برکتوں سے اسلام کی سرمدی ابدی اور انمول بہاریں دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ ورنہ دشمنوں نے قصداً اور غافلوں نے سہواً، دین اسلام، شعائر اسلام، احکام اسلام اور بہار اسلام کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ہے۔

علم کی اہمیت وضرورت دن کے اجالے سے زیادہ روشن وواضح ہے مگر اخلاق کی کمی اور پستی کی وجہ سے علم کے ان ثمر بار

نتیجوں سے ہمیں محروم رکھا جن کے جلوؤں کی کبھی چہار دانگ عالم میں حکمرانی تھی۔ مگر جن جن اہل علم نے اخلاق وعمل کے آہنی لبادے میں اپنے علمی وجود کو موجود کے سامنے پیش کیا ایک نئی تاریخ مرتب ہوئی ہے، ایک نیا انقلاب آیا ہے، آنکھیں حیران ہوئیں، دشمن جانی نے پھر جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ایک جھلک دیکھئے کہ جب علم عمل کے لبادے میں ہوتا ہے تو معین الدین اجمیری غریب نواز بن کر محبتوں کا ساگر بہاتے ہیں۔ نظام الدین دہلوی محبوب الٰہی بن کر خلق خدا کی غمگساری کرتے رہے۔ شرف الدین یحییٰ منیری مخدوم جہاں بن کر اہل جہاں کی خدمت کرتے رہے۔ سید احمد بہاری خود چرم پوشی فرماتے ہیں مگر سلاطین جہاں کو پناہ دیتے ہیں۔ دولت شاہ منیری مخدوم جہاں بن کر مخدوم عالم پناہ بنتے ہیں۔ احمد رضا اعلیٰ حضرت کہلاتے ہیں اور بادشاہ علم وفن کی مشکل کشائی کرتے ہیں۔ اختر رضا تاج شریعت لقب پاتے ہیں اور قوم کی سوئی مقدر جگاتے ہیں۔ حبیب اللہ نعیمی سلطان المحققین بنتے ہیں اور اہل تحقیق کے بے تاج بادشاہ ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ''حسن پورہ'' کی زمین سے تیار ہونے والی ذات جب اپنے علم واخلاق کے ساتھ پیش کرتے حکمتوں کے تقاضوں کو نظر رکھتے اخوت ومساوات کی ڈگریاں اپناتے ہیں تو گم گشتہ راہوں کے رہبر بن جاتے ہیں یہ علوم دینیہ اور اخلاق عالیہ کمالیہ جمالیہ اور حسنہ کے وہ مناظر، ظواہر، مظاہر اور تصویریں ہیں جن سے نگاہ عالم خیرہ اور چکا چوند ہیں۔

ہماری بستی ''جونکا شریف'' جو صوبہ جھارکھنڈ کے ضلع صاحب گنج کی ایک مشہور بستی ہے اس وقت تین مسجدیں ہیں۔ دو مدرسے ہیں، ایک اسکول ہے، ایک کالج ہے، ہندو مسلم دونوں ہیں، مسلمانوں میں صرف اور صرف سنی حنفی صحیح العقیدہ ہیں اور اسلام وسنیت کے حوالے سب سے زیادہ خدمات نبیل ملت کے چچا حضور حضرت کفیل ملت علیہ الرحمہ کی ہے۔ انہوں نے یہاں قیام فرمایا اور ایک عرصہ تک فرمایا، یہیں امامت کرتے، تعلیم دیتے، خدمت خلق میں مصروف رہتے۔ بلاتفریق مذہب وملت سب کی سنتے، سب کی مدد کرتے، درس، تعلیم، ہدایت، دعا تعویذ ان کا کام تھا۔ الغرض انہوں نے بڑا کام کیا، روشن نام کیا۔ آخری وقت میں حسن پورہ جا کر آرام کیا۔ انہیں کے دور آغاز شباب ہی میں نبیل ملت کا ''جونکا'' آنا ہوا تو تادم آخر ۲۰۱۹ء وفات آتے رہے۔

تبلیغ کرتے رہے، وعظ ونصیحت فرماتے رہے، ساری جوانی اور پورے بڑھاپے تک ہر سال آتے رہے، پوری زندگی میں شاید ایک دو بار آنا نہیں ہوا ہو تو کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ورنہ بلاناغہ سالانہ آنا ہوتا۔ ہفتہ عشرہ ان کا قیام رہتا، لوگوں کا سلسلۂ دعا وسلام رہتا۔ لوگ ملا کرتے، سالانہ جلسہ ہوتا، دعائیں لیتے، تعویذ لکھواتے، گاؤں کی رونق بڑھ جاتی، چہل پہل رہتا، نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی، مسجد آباد ہو جاتی، خوشیوں کا سماں سا رہتا، لوگ جا جا کر سلام کرتے اور بہت خوب اہتمام کرتے، اچھا لگتا، سرور ملتا۔

وہ ایک عالم تھے، زاہد تھے، زاہد شب زندہ دار تھے، تقویٰ شعار تھے، حد درجہ پرہیزگار تھے، اچھے واعظ تھے، ترنم سے کلام پڑھتے، وجد وکیف کا سماں رہتا، اصلاحی مواد زیادہ ہوتا۔ لوگ غور سے سنتے سمجھتے اور جان چھڑکتے۔

نماز باجماعت پڑھتے وقت کی پابندی کرتے، نہایت متانت وسنجیدگی کا مظاہرہ فرماتے، زیادہ تر مسکراتے رہتے، ٹھہر ٹھہر کر

صاف صاف گفتگو کرتے، اپنی خاندانی زبان میں بات کرتے تو اور اچھا لگتا، ہاں وہ سنتوں کے عامل تھے اسلاف کی تصویر کامل تھے۔

گہری بصیرت رکھتے تھے، فقہ واصول پر کافی درک رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے میں نثار ملت، مولانا عبداللہ قدیری، مولوی غلام حیدر جونکانوی کی موجودگی میں فقیر فردوسی کو تبادلۂ خیال اور قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ کی تفسیر کے سلسلے میں علمی گفتگو کا شرف حاصل ہوا وہ دور میرا طالب علمی کا تھا۔ اندازہ ہوا کہ حضرت ضعیف ضرور ہو گئے ہیں مگر علم اب بھی جوان ہی ہے۔ بولتے تو منھ سے پھول جھڑتے، اٹھتے بیٹھتے تو سنتوں کے پیکر معلوم ہوتے، چلتے پھرتے تو شاہ وقت کا گمان ہوتا، تقریریں کرتے تو دلیلیں ہوتیں، نصیحت کرتے تو حکمتیں ہوتی، وعدہ کرتے تو ضرور پورا کرتے۔ علم نواز تھے، بندہ پرور تھے، عجز پسند تھے، خاکساری محبوب تھی، لباس سادہ زیب تن فرماتے، کھانا ہلکا پھلکا ہوتا، رنگ گورا تھا۔ جسم لحیم وشحیم، ٹوپی گول، کرتا کلی دار، کبھی کبھی صدری زیب تن فرماتے۔ چھوٹوں پر شفقت فرماتے، بڑوں کا اکرام کرتے۔ اخلاق کے کیا کہنے۔ سبحان اللہ، ماشاء اللہ! اخلاق واطوار خوب بہت خوب! اخلاق حسنہ کے پیکر جمیل تھے، کردار کے بادشاہ تھے، دکھ کی گھڑی ہو یا سکھ کے لمحات کبھی اوچھی اور غیر مہذب حرکتوں کا ظہور وصدور نہیں ہوتا۔ صبر وتوکل استقامت اور متانت تو کوئی آپ سے سیکھے۔

کچھ لوگوں نے اس فقیر فردوسی اور حضرت قاری بدر جمال نعیمی عزیزی صاحب کی شکایت نبیل ملت سے کی اور انہیں باور کرانے کی سعی حاصل کی۔ وہ دونوں آپ کے مخالف ہیں۔ آپ کے خلاف بولتے ہیں دوسرے بیٹھے لوگوں سے تصدیق کے بعد انہیں کو ڈانٹا اور فرمایا جب آتا ہوں تو تم یہی سب کرنے لگتے ہو۔ اپنا کام کرو اور کسی عالم کے پیچھے مت پڑو۔ ایک وقت ایسا آیا کہ ایک مسئلہ کی وجہ سے حضرت نثار ملت کی وسیلہ سے ناہید ملت سے بار بار تبادلۂ خیال ہوا اور اسی درمیان نبیل ملت سے ”مظفر پور“ کے کسی گاؤں میں نثار ملت کے ساتھ ملاقات ہوئی اور میری حضرت سے یہی آخری ملاقات ٹھہری۔

آپ با اخلاق تھے۔ آپ کے بیٹے اور پوتے بھی با اخلاق ہیں۔ گویا انہوں نے اخلاق اور تربیت کے معاملوں میں اپنی اولاد کو بھی ان نعمتوں سے خوب خوب نوازا اور مالا مال کیا اور لازوال کیا۔ چند سال قبل ”حسن پورہ“ کی ایک عظیم الشان دستار بندی کے جلسے میں بحیثیت خطیب میری شرکت ہوئی۔ برسر منبر ناہید ملت سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے دعاؤں سے نوازا۔ محبتیں دیں اور اپنی خانقاہ میں آنے کی دعوت بھی دی مگر قلت وقت کی وجہ سے حاضری نہ ہو سکی۔ شاہ زادہ اور نبیرہ بھی نبیل ملت کے مظہر اتم ہیں۔ دو چار بار ہی فقیر کو نبیل ملت کے ساتھ رہنے سہنے اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملا۔ ایک بار دور طالب علمی میں ”تین پہاڑ“ سے ”پٹنہ“ فرکا ایکسپریس سے ان کے ساتھ سفر ہوا۔ ان کو ٹرین میں بھی نماز ادا کرتے دیکھا۔ ایک بار اپنے ہی گاؤں میں ایک اہم بیٹھک میں ان کے ساتھ شرکت رہی کم گو، زود فہم اور محتاط ترین شخصیت تھی۔

آپ ہر چھوٹے بڑے امیر، غریب، عالم، جاہل سے نہایت عاجزی سے ملتے۔ دعائیں دیتے نصیحت کرتے اور اخلاق عالیہ سے پیش آتے۔ آپ کے خلیفہ نثار ملت سے بار بار آپ کے تبحر علمی، مہارت فقہی، طلاقت لسانی، معیار ادبی، حد درجہ حب

نبوی، دور اندیشی، بالغ نظری، غربا پروری، مساجد و مدارس سے عشق، قوم وملت کا درد، خلوت کی رقتیں، جلوت کے جلوے، حضرت کے واقع طرز معاشرت، طبیعت کی سادگی، ادراک کی بالیدگی، عمل کی پختگی اور علم کی تابندگی کے حوالوں سے بہت کچھ سنا ہے مگر پھر بھی

قدم قدم پر ہیں کندہ نقوش عہد کہن

نبیل ملت کے نعم البدل تو مشکل مگر آپ کا صاحبزادہ جو واقعی شاہ زادہ ہے اور آدمی بالکل سادہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ تو تنوع صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ کا نبیرہ عاکف ملت بھی جواں سال عالم، فاضل ہے۔ قائدانہ لیاقتیں موجود ہیں۔ شہزادہ حضور نبیل ملت حضرت ناہید ملت ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری، خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ سیوان بہار، بزرگانہ صفتوں، عالمانہ خصلتوں اور فاضلانہ عظمتوں سے لیس ہیں۔ ملت کے درد، علم کی قدر، چھوٹوں پر شفقت کی نظر رکھتے ہیں۔ زبان میں تاثیر بھی حد درجہ ہے۔ یاد آیا میں شرح جامی وغیرہ پڑھ رہا تھا۔ چھٹیوں کے دن تھے، نبیل ملت کے ساتھ ساتھ ناہید ملت بھی میرے گاؤں دورے میں آئے ہوئے تھے کہ میری تقریر ان کی موجودگی میں ہوئی۔ حضرت نے سنا اور دعائیہ اشعار لکھ کر مجھے ایک کاغذ میں دیا وہ دن ہے اور آج کا دن ہے۔ پڑھتا گیا پڑھتا گیا۔ یہاں تک پہنچا عالموں اور بزرگوں کی دعائیں بہت کام آتی ہیں۔ آج میں اس لائق تو نہیں کہ حضرت کے لیے کچھ خاص کر سکوں مگر نبیل ملت کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر بے ساختہ چند اشعار زبان پر آ گئے قارئین بھی ملاحظہ کریں۔

باعث رنج و غم ہے وصال نبیل
چشم تر اب بھی مانگے جمال نبیل
دل کا رونا ہی اب تو مقدر ہوا
روز آتا رہے گا خیال نبیل
ایک سے ایک ہستی یہاں ہے مگر
کیسے کہہ دوں کسی کو مثال نبیل
عشق میں جھومتے تھے دیوانے سبھی
جب کبھی سنتے تھے قیل و قال نبیل
حیدرؔ بے نوا کی دعا ہے یہی
خوب پھولے پھلے مولیٰ آل نبیل

اب نبیل ملت کے صاحبزادے اور نبیرہ کی صلاحیتیں، قیادتیں، حکمتیں اور دور اندیشیاں اور ملت سے ہمدردیاں انہیں مسندوں، قیام گاہوں، جلسہ گاہوں سے تجلیاں بکھیرے گی جہاں سے کبھی والد گرامی وقار اور دادا جان ان نعمتوں کی خیرات تقسیم کیا کرتے تھے تو ان شاء اللہ العزیز والقدیر مریدین و معتقدین اور محبین کی بے قراریوں، بے چینیوں اور دکھ دردوں کو راحتیں

نصیب ہوں گی، قرار میسر ہوگا۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

نبیل ملت کی ذات مجموع الصفات ہے، ملتقی البحرین ہے، نمونۂ اسلاف ہے، نازش اخلاف ہے، جامع العلوم والافکار ہے، وقت کی کمی مگر محبتوں کے تقاضے پر جو سمجھ میں آیا لکھا۔ اب کوئی ان کا وارث اٹھے اور نبیل ملت کے عقائد و معمولات، افکار ونظریات، رجحانات وخیالات، حیات وخدمات اور جملہ ارشادات، فرمودات، ملفوظات، مکتوبات، خطبات، دعوات تعویذات پر تحقیقی کام کرے۔ یہ کام وقت طلب ہے اور ذرا دقت طلب مگر ناممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ آسانیاں فراہم کرنے والا ہے۔ ورنہ اپنوں کو بہت سعادتوں اور معلومات سے محروم ہونا پڑے گا تو وہیں غیروں کو منھ بھر کے بولنے کا موقع۔

آدھوں کی طرف کبھی پونوں کی طرف سے
آواز کسے جاتے ہیں بونوں کی طرف سے

☆☆☆

مولانا رضاء الرحمٰن حیدری (۱)

مرشد کے ساتھ ایک رات

مرشد گرامی حضور نبیل ملّت کی جس پہ نظر ہو جاتی اس کی کشتیٔ حیات بھنور سے نکل جاتی۔ ان کی ذات خصوصیات سے مزین تھی۔ ان کی کوئی سانس عبادت سے خالی نہیں ہوتی تھی۔ ہر کام میں آپ سنّت وشریعت کا خیال رکھتے تھے۔ سوتے بھی تھے تو ادائے مدینہ لےکر سوتے تھے۔ ایک بار ”مظفر پور“ میں ان کے ساتھ ایک رات گذارنے کا موقع ملا۔ ہوا یوں کہ محلہ میں میلاد شریف کی محفل تھی۔ دیر رات حضرت اپنی قیام گاہ پہ تشریف فرما ہوئے۔ کمرہ میں ایک چار پائی تھی حضرت اس پہ لیٹ گئے اور میں فرش پر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے نیند آ گئی۔ جب میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حضرت محو عبادت ہیں۔ رات میں وقفے وقفے سے میری آنکھ کھلتی رہی اور جب جب آنکھ کھلی حضرت کو عبادت میں مصروف دیکھا۔ سچ ہے جب ساری دنیا نیند کی آغوش میں ہوتی ہے اللہ والے ذکر خدا میں ہوتے ہیں۔ یقیناً میرے مرشد کی راتیں عبادتِ الٰہی کے نور سے منور تھیں۔

نگاہ مرشد: ایک بار یہ حقیر خاکپائے مرشد ”ایم اے“ کا امتحان دینے ”مظفر پور“ جا رہا تھا۔ صبح نو بجے امتحان شروع ہونا تھا۔ صبح ”منیا پور“ سے بذریعۂ موٹر سائکل روانہ ہوا درمیان راہ۔ آمد یاد مرشد، سوچا کاش بایں موقعحضور کی زیارت نصیب ہو جاتی۔ جب میں ”محمد پور بستی“ کے سامنے روڈ پر آیا نہایت تیز آواز میں گاڑی کا ہارن بجا میں نے نگاہ اوپر کیا تو دیکھا کہ حضور گاڑی میں تشریف فرما ہیں اور اپنے پیچھے آنے کا اشارہ فرما رہے ہیں۔ میں تعمیل حکم میں پیچھے ہولیا کچھ دور پر گاڑی رکی حضور نیچے تشریف لائے، سلام ودست بوسی سے مشرف ہوا اور بیٹھ گیا جلد ہی ناشتہ آیا مالک خانہ نے پراٹھے اور گوشت وغیرہ کا اچھا انتظام کیا تھا میں بھی شریک ناشتہ ہوا۔ بعدہٗ میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ حضور فرمانے لگے کہ نکلئے دیر ہو جائے گی۔ آپ کو امتحان میں شریک ہونا ہے۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ اولیا کرام کی شان کہ مریدوں کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں۔ اور ان کی دستگیری کرتے ہیں۔ امتحان اگزامینیشن ہال بہار یونیورسٹی میں ہوا نہایت سختی کے باوجود الحمد للہ حقیر کامیاب وکامران رہا۔

انگلی کا اشارہ: ایک مرتبہ حضور میرے غریب خانے پر تشریف لائے۔ اس وقت گھر کے لیے زمین کی بڑی تنگی تھی۔ بغل والے لوگ بہت سختی سے پیش آتے تھے۔ حضور کسی ضرورت سے میرے گھر کے پیچھے تشریف لے گئے میں بھی ساتھ میں ہولیا۔ آپ نے پوچھا یہ زمین کن لوگوں کی ہے۔ میں نے کہا یہ راجپوتوں کی زمین ہے حضور نے انگلی کا اشارہ فرماتے ہوئے کہا کہ یہ زمین ہو جاتی تو بڑا اچھا ہوتا۔ زیادہ عرصہ بھی نہیں گزرا اور ہزاروں دقتوں کے باوجود ایک انار سو بیمار کی کیفیت کے ساتھ میرے حق میں اشارہ کام کر گیا۔ اور ایک اشارہ میں حضور نے میری مشکلیں آسان کر دیں۔ مجھے مکان کے لئے اچھی خاصی زمین مل گئی۔

سچ کہا ہے کسی نے ؎

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی   بدلتے ہاروں کی تقدیر دیکھی

---

(۱) راڈیہاں، مشرقی چمپارن

حافظ محمد شمس الحق حیدری (۱)

نبیل ملت کی کچھ یادیں کچھ باتیں

حضور مرشد معظم حضرت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کے حالات زندگی کے چند گوشے پیش خدمت ہیں۔ آپ شریعت مطہرہ کے پابند تھے۔ آپ کی ایک ایک ادا سنت مصطفی کے مطابق گزرتی تھی۔ آپ کا چلنا، آپ کا کھانا، آپ کا اٹھنا، آپ کا بیٹھنا، آپ کا قول، آپ کا فعل، رضائے مولیٰ کے لیے تھا۔ آپ کا مقام اللہ اللہ! آپ جو کہتے وہی ہوتا تھا۔ آپ اللہ کے ہو گئے، اللہ آپ کا ہو گیا۔ جو بات آپ کی زبان مبارک سے نکل جاتی وہ ہو کر رہتی۔

ایک مرتبہ میں نے حضور مرشد معظم کو دعوت دے کر گھر بلایا۔ ہماری حالت بالکل اچھی نہیں تھی۔ یہاں تک کہ میرے آنگن میں پردے کا انتظام نہیں تھا۔ چادر سے آنگن کا پردہ کیا تھا۔ حضور مرشد معظم نے کھانا کھانے کے بعد ارشاد فرمایا۔ آپ اس کو گھیرواتے کیوں نہیں۔ میری آنکھوں میں آنسو تھے، میں نے دبی زبان میں کہا حضور دعا کی درخواست ہے۔ اللہ گواہ ہے چند ہی مہینوں میں معقول انتظام ہو گیا۔ آپ کی دعاؤں کی برکت سے مکان بھی میرا بن گیا ہے۔ یہ سب مرشد برحق کے فیضان کا ثمرہ ہے۔

ایک مرتبہ جمعہ کی نماز حیدری جامع مسجد میں ادا فرمائی۔ بعدۂ سنت ونوافل کے باہر تشریف لے آئے۔ آپ مسجد کے دروازے پر رک کر فرمایا۔ حافظ صاحب! یہ زمین کس کی ہے۔ حقیر نے کہا۔ حضور! یہ بارہ کٹھا کا پلاٹ غیر مسلم کا ہے۔ مسجد کا آدھا صحن اور مسجد کا کنواں غیر مسلم کی زمین میں ہے۔ آپ نے انگشت مبارک کو اٹھایا اور ارشاد فرمایا۔ حافظ صاحب یہ زمین مدرسے کو ہو جاتی تو بہت اچھا تھا۔ آپس میں اختلاف تھا۔ اس کے باوجود سات کٹھا زمین مسجد اور مدرسے کے سامنے تھی۔ وہ مدرسے اور مسجد کو حاصل ہو گئی۔ آپ جو فرماتے تھے وہ ہو کر رہتا تھا۔

ایک مرتبہ آپ حاجی حنیف صاحب کے دروازے پر تھے۔ آپ کا دست مبارک ٹوٹ گیا، لیکن جب اٹھے تو پہلے نماز پڑھی ہاتھ ٹوٹ جانے کی پرواہ تک نہیں کی سارے معمولات وقت پر ادا کرتے رہے۔ بعد میں ڈاکٹر سے مل کر چیک کرایا گیا۔ آپ تصوف کے جہاں بادشاہ تھے وہی شریعت مطہرہ کے پابند تھے۔ حق شناس تھے۔ اپنا ہو بیگانہ حق بات کہہ دیتے تھے۔ اب ہم آپ کے سایہ سے محروم ہو گئے، لیکن ان شاء اللہ تمام مریدین ومتوسلین پر آپ کا فیضان قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ آپ کے اندر جتنی صفات تھیں۔ ان کے مظہر آپ کے لاڈلے، صاحب سجادہ نشین حضور سیدی وسندی آقائی ومولائی حضرت

---

(۱) راڈیہاں، مشرقی چمپارن

علامہ سید ڈاکٹر ناہید احمد حیدر القادری سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ میں موجود ہیں۔ آپ کی شان۔

سرکار کا فیضان ہیں ناہید حیدری
سرمایۂ عرفان ہیں ناہید حیدری
جو عشق ہمیں شاہِ مدینہ سے ملا ہے
اس عشق کی پہچان ہیں ناہید حیدری

☆☆☆

باب نہم- اخلاق و محاسن

شہزادۂ نبیل ملت ڈاکٹر مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری(۱)

حضور نبیل ملت اور اولاد کی تعلیم و تربیت

کل فتاة بابیها معجبة

(ہر اولاد اپنے باپ سے خوش ہے اور اسے پسند کرتی ہے)

فطری جذبہ ہے کہ لوگ اپنے والد اور دادا سے محبت کرنے میں اور ہم لوگوں کو ناز اپنے نسب شریف پر ہے ہی مگر وہ علوم و معارف، زہد و تقویٰ اور للّٰہیت ہے جو ہمارے آبا و اجداد کے اندر موجود تھیں اور جس کے عکس کو ہم نے اپنی آنکھوں سے والدی مرشدی حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ میں دیکھی اور پرکھی۔ آپ نے پوری زندگی تعلیم و تعلم کی ترویج و اشاعت میں گذار دی۔ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا تو ہماری نگاہوں نے دیکھا کہ آپ اکثر و بیشتر سفر میں رہا کرتے، سوائے خانقاہ کے اعراس مقدسہ اور رمضان المبارک کے ایام، جب عید کا چاند نظر آتا تو آپ نماز عید الفطر پڑھانے کے لیے ’’راڈ یہاں، مشرقی چمپارن‘‘ تشریف لے جاتے۔ جب آپ ’’راڈ یہاں‘‘ کے لیے روانہ ہوتے تو آپ کے ساتھ ہم لوگوں کی تمام خوشیاں چلی جاتیں، ہم لوگوں کی خواہش ہوتی کہ کاش آپ کی انگلی پکڑ کر عید گاہ کے لیے روانہ ہوتے لیکن افسوس کہ ہم اس سے محروم رہے۔ بعدہٗ جب آپ تشریف لاتے تو ہم لوگ آپ سے اپنے دل کا حال بیان کرتے تو آپ فرماتے، میرے بچو! اگر میں نہ جاؤں تو لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے وہاں ملت کا شیرازہ بکھر کر رہ جائے گا۔ ابا حضور قبلہ علیہ الرحمہ کے یہ بالترتیب لڑکے ہیں:

☆ سید ناہید احمد حیدری (راقم الحروف) ☆ سید شاہد احمد حیدری ☆ سید خالد احمد حیدری ☆ سید راشد احمد حیدری

یوں تو سب بھائیوں سے محبت کیا کرتے تھے لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے میں بچپن سے ہی سفر میں آپ کے ساتھ رہا کرتا تھا اور آپ ہمیشہ ہمیں نماز کی تاکید کرتے۔ جب گھر پہ ہوتے تمام بھائیوں کو بلا کر نماز کی تاکید کرتے اور نماز فجر کے لیے تہجد سے فارغ ہو کر ہم تمام بھائیوں کو بیدار کرتے اور ساتھ مسجد لے کر جاتے اور اکثر و بیشتر ہم تمام بھائیوں کو بٹھا کر بہت ساری نصیحتیں کرتے اور ساتھ ہی ساتھ مسلک اہل سنت و جماعت پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے۔ صبح سویرے بیدار ہوتے نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا کرتے اور نماز فجر کے بعد دلائل الخیرات شریف، حزب البحر شریف، سیف قاطع اور قصیدۂ بردہ شریف پابندی سے پڑھتے، بعدہٗ تلاوت کلام مقدس کرتے پھر اشراق، چاشت پابندی سے سفر و حضر میں پڑھا کرتے۔ سفر و حضر میں آپ کی زندگی یکساں تھی۔ عبادت و ریاضت آپ کی روحانی غذا تھی۔ درود شریف، استغفار و کلمۂ طیبہ اور دیگر وظائف میں بے

---

(۱) سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان

حد پابندی رکھتے، خصوصاً نماز مغرب اور نماز فجر کے بعد کے وظائف کو دوام حاصل تھا۔ نماز باجماعت ترک نہیں ہوتی، غربا ومساکین سے خاص الفت فرماتے اور مہمان نوازی آپ کا خاص شغل تھا، آپ اپنے اصول کے نہایت پابند تھے، خصوصاً آپ کی ذات گرامی اہل باطل کے لیے تلوار بے نیام تھی، حق گوئی آپ کا شیوۂ زندگی تھا، یتیموں، غریبوں اور مسکینوں کا خاص خیال رکھتے۔

اتنا شفیق اور مہربان والد میری نگاہوں نے نہیں دیکھا۔ بچپنے میں الحمدللہ مجھے یاد نہیں کہ میں کب سے نماز پڑھتا ہوں۔ اتنا ضرور یاد ہے کہ ابا حضور علیہ الرحمہ اپنے ساتھ اپنے آغوش میں تو کبھی انگلیاں پکڑا کر مسجد لے جاتے، نماز کی آپ خود امامت فرماتے اور مجھے ایک کنارے کھڑا کر دیتے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہتے کہ جانماز ہٹاؤ جب مصلی پلٹتا تو مصلے کے نیچے کبھی بیس پیسہ تو کبھی چار آنے ملتے، یہ انداز تھا ابا حضور کا۔ عشا کی نماز کے بعد مجھے بٹھا کر آیات قرآنیہ کو یاد کراتے تو کبھی اسلاف کے واقعات سناتے، ویسے گھر تو بہت کم ہی رہا کرتے تھے، زیادہ وقت سفر ہی میں گذرتا تھا، گھر آتے بھی تو صبح سے شام تک علاقہ کے لوگ دعا تعویذ اور اپنے اپنے مسائل کو لے کر آجایا کرتے پھر ان لوگوں کے درمیان گھرے رہتے، اس کے بعد وقت ملتا تو مخدومہ دادی امّا کی خدمت میں لگ جاتے۔ چھوٹے دادا حضرت مولانا سید کفیل احمد علیہ الرحمہ جو آپ کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے، ان کی خدمت کرتے، جب میں پڑھائی سے فارغ ہوتا تو ابا حضور اپنے گود میں لے کر مجھے آستانۂ عالیہ حیدریہ پر لے جاتے میرے چھوٹے بھائی عزیزم بابو سید شاہد سلمہٗ بعدہٗ سید خالد سلمہٗ اور سب سے چھوٹے عزیزم بابو راشد سلمہٗ سب کے ساتھ وہی شفقت، وہی محبت، وہی پیار کوئی کمی نہیں آئی، یوں تو سب بھائیوں سے بے پناہ محبت کرتے تھے، جہاں تک میرا تعلق تھا تو میں بہت منہ لگا اور بے تکلف تھا۔ ابا حضور کو جب دیکھتا کہ ہم لوگوں کے خرچ میں کمی ہو رہی ہے اور اپنے اعزہ واقربا اور رشتہ داروں پر بے تحاشہ خرچ کر رہے ہیں تو اکثر کہتا کہ ابا حضور یہ لا دیجئے، ان لوگوں کے ساتھ ہم لوگوں کو بھی دیجئے تو ہمیشہ مسکرا دیتے اور پیار سے پیشانی کو چوم لیتے اور فرماتے کہ تم لوگوں کا تو بعد میں ہو ہی جائے گا۔ اگر ان لوگوں کو وقت پر نہیں ملا تو انہیں پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑے گا، غرض کہ ہمیشہ سب کا خیال رکھا، ہم بھائیوں کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھا، مجھے ”سیوان“ سے جامعہ اشرفیہ پھر مدرسہ حنفیہ بحرالعلوم تک فراغت کے بعد عصری تعلیم میں پی ایچ ڈی بھی مظفرپور سے کرایا۔

میرے بچپنے ہی میں کچھ لوگوں کے مکانات تیار ہو رہے تھے۔ جب ان کے مکان کے لیے اینٹ خریدی گئی تو میں والد صاحب سے لپٹ کر رونے لگا کہ ایک ہی کمرے میں ہم سب لوگ رہتے ہیں، بہت تکلیف ہوتی ہے، آپ بھی اینٹ گرائیں اور مکان تعمیر کریں تو انھوں نے وعدہ کیا کہ ان شاء اللہ جلد ہی تمہاری اس خواہش کی تکمیل کروں گا، پر میں بڑا ضدی تھا، روتا رہا، جب میرے رونے کی آواز دادی اَمّا کو ملی وہ مجھ سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔ انہوں نے ابا کو بلایا اور ان کو پانچ سو روپے دیا کہ تم کل ہی اینٹ کے لیے پیسہ جمع کر دو پھر والد صاحب نے بھی چار سو روپے کئی باکس کو کھول کر جگہ جگہ سے اکٹھا کیا، کل نو سو روپے ہوئے، وہ میرے حوالے کیا اور میرے عزیز پڑوسی محمد اسلم صدیقی ہیں، اسی وقت انہیں بلایا اور کہا کہ ناہید سلمہٗ

شام سے روئے جا رہے ہیں، میری برداشت سے باہر کی بات ہوگئی ہے۔ میں اپنے بچے کو روتا بلکتا نہیں دیکھ سکتا، پر میری وسعت بھی نہیں کہ کوئی مکان تعمیر کرسکوں، میرے ذمہ بہت سے کام ہیں، کئی بچوں کے تعلیم کا سلسلہ بھی جاری ہے، ان سب میں پریشانیاں آجائیں گی، اگر میں مکان میں ہاتھ لگا دیتا ہوں اور ادھر بابو میاں ناہید سلمہٗ نے آج میری والدہ سے بھی وعدہ کرالیا ہے، اب اللہ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے والدہ ماجدہ کے سایۂ کرم میں مکان کی تعمیر کا ارادہ کرتا ہوں۔ اسی وقت وہ پیسہ اسلم بھیا کے حوالے کیا، الحمدللہ ابا حضور کی قدر و منزلت تو ہر ایک سینے میں تھی۔ اینٹ، بالو، سیمنٹ، سریا اور دیکھتے دیکھتے چند سال میں کاشانۂ نبیل تیار ہوگیا۔ جس کو دیکھ کر میرے استاذ باوقار علامہ مسعود عالم مسعودؔ حسن پوروی بے ساختہ کہہ اٹھے

کاشانۂ نبیل مکانوں کا تاج ہے
پر صاحب مکان فقیری مزاج ہے
نازاں زمیں مکاں کی ہے اس ذات پاک پر
سوتا ہے جو چٹائی بچھا کر ہی خاک پر
مسعودؔ یہ مکاں نہیں ایک خانقاہ ہے
حاصل سکون دل ہو وہ جائے پناہ ہے

اس درمیان چھوٹے بھائی بابو شاہد سلمہٗ کو میٹرک کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ کرایا، الحمدللہ انٹر سے ''ایم اے'' انہوں نے علی گڑھ سے کیا۔ ان سے چھوٹے بھائی بابو سید خالد احمد سلمہٗ اور سب سے چھوٹے بھائی راشد احمد سلمہٗ کا سلسلۂ تعلیم بھی جاری رہا۔ عزیزم بابو شاہد سلمہٗ کو ہرنیہ کی شکایت ہوگئی تو ابا حضور ہم سب بھائیوں کو والدہ کے ساتھ لے کر ڈاکٹر نواب صاحب کے یہاں دربھنگہ گئے، میرے چھوٹے ماموں الحاج قاضی گلزار احمد صاحب نے فرمایا کہ نبیل بابو سب کو لے کر جانے کی ضرورت کیا ہے، خرچ زیادہ آئے گا، ابا نے یہی فرمایا کہ مجھے کبھی بچوں کے ساتھ رہنے کا موقع نہیں ملتا اور ابھی بچوں کی چھٹی ہے، خرچ ہی تو آئے گا، پر میرے بچے میرے ساتھ تو رہیں گے۔ رمضان کے بعد یہ پہلا موقع ہوگا جو دس دن تک میرے بچے میری نگاہوں کے سامنے رہیں گے۔ اس طریقے سے کبھی بھی کسی کو بھی علاج و معالجہ کے لیے جانا ہوتا تو ابا کو کسی پر اعتبار نہیں ہوتا بلکہ خود ساتھ لے جاتے، الحمدللہ دیکھتے دیکھتے وہ مبارک و مسعود موقع بھی آیا کہ ابا حضور پہلی بار ۱۹۸۲ء میں حج بیت اللہ کے لیے روانہ ہوئے اور تین ماہ کے بعد آپ کی واپسی ہوئی، اسی اثنا میں میرے چھوٹے دادا حضرت مولانا سید کفیل احمد علیہ الرحمہ کا وصال بھی ہوگیا۔ آپ ان کی تجہیز و تکفین کے لیے خرچ بھی دے کر گئے تھے۔

دن ہفتوں کا لبادہ اوڑھنے لگے۔ ہفتے مہینوں میں تبدیل ہوگئے، مہینے برسوں میں بدل گئے، میری عمر بائیس سال ہوگئی۔ ابا حضور بار بار میری شادی کے لیے پریشان ہوتے، رشتہ بہت آتے، کئی خانقاہوں سے بھی رشتے آئے، پر میں نے انکار

کر دیا کہ جب تک میری فراغت نہیں ہوجاتی، شادی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ میں والد صاحب سے بڑا منہ لگو تھا۔ اس لیے میں کھل کر کہہ دیتا تھا تو ابا حضور بھی آخر میرے ابا ہی تو تھے فوراً دوسرا حربہ اختیار کیا اور انہوں نے اپنی والدہ یعنی میری دادی امّا کو اکسایا۔ جب وہ مجھے دیکھتیں اپنے زانو پر میرا سر رکھتیں اور اپنی انگلیوں سے میرے بالوں میں کنگھا کرتیں اور کہتیں بڑے پیارے انداز میں لحن سے پڑھتیں

چراغ سحر ہوں بجھا چاہتی ہوں

بابو تمہارے نکاح کا معاملہ ہے اور رشتہ کرشنا نگر نیپال سے آ گیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ تم میرے سامنے صرف نکاح کرلو، شادی وغیرہ بعد میں اطمینان سے ہو۔ بھلا میری ہمت کہ دادی اما کو جواب دے سکوں، کہہ دیا جیسی آپ کی مرضی پھر کیا تھا کہ والد صاحب قبلہ نے یہ سن کر فوراً نکاح اور شادی کے لوازمات کی تیاری کا کام بڑے زور شور سے شروع کر دیا، والد صاحب قبلہ نے میرے چھوٹے ماموکو خبر کیا جو مئو سے آئے، چند دنوں میں بات ہوئی ''مئو'' سے خاص باورچی بلائے گئے۔ ہفتوں قبل سے مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہفتوں بعد تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

یہ خصوصیت ابا حضور کی انتہائی محبت اور شفقت پر دلالت کرتی ہے اور بھائیوں کی شادی میں بھی بہت اہتمام کیا گیا۔ برادرم سید شاہد احمد سلمہٗ، سید خالد احمد سلمہٗ، سید راشد احمد سلمہٗ کی شادی کے موقع پر بھی خاص اہتمام تھا لیکن اب کھانے کا حساب و کتاب ''حسن پورہ'' کے ہی باورچیوں کے سپرد تھا۔

والد صاحب قبلہ ہم چار بھائیوں کے حساب سے مکان کی تعمیر بھی کی۔ الحمد للہ ابا حضور اپنے دوسرے حج پر ۲۰۰۵ء میں والدہ ماجدہ کو اور مجھے ساتھ لے کر گئے۔ اس سفر کا کیا کہنا اس وقت ابا بالکل تندرست تھے۔ عمر شریف ۶۵ کے قریب تھی، کوئی پریشانی نہیں تھی، تمام ارکان پیدل ہی چل کر ادا کیا۔ منیٰ میں ایک ہمارے ہم جد (مخدوم سید احمد چرم پوش کی اولاد) پروفیسر سید مسعود جامی اور ان کی اہلیہ سے ملاقات ہوئی، پہلے کوئی تعارف نہیں تھا۔ پروفیسر صاحب کی اہلیہ بیمار اور پیر سے معذور تھیں، والد صاحب نے جب ان لوگوں کو دیکھا تو ان کی خیریت پوچھی، معلوم کیا کہ ان کے ساتھ اور کوئی ہے؟ پتہ چلا کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں ہے جبکہ پہلی ملاقات تھی، کوئی تعارف نہیں تھا، والد صاحب نے حکم دیا کہ مجھے اور تمہاری والدہ کو تمہاری ابھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ دونوں زیادہ حقدار ہیں، تم ان کا خیال رکھنا، انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے اور الحمد للہ ایسا ہی ہوا، مکمل حج کی ادائیگی میں میں نے ان کا وکیل بن کر خود ہی کیا، اس طریقے سے تیسرے حج کے موقع پر جبکہ عمر ۷۴ رسال کی ہو چکی تھی، والدہ ماجدہ اور مجھے لے کر حج بیت اللہ کے لیے ۲۰۱۱ء میں روانہ ہوئے۔

اس وقت میرا اور والدہ کا دوسرا حج تھا۔ الحمد للہ اس سال ۲۰۰۵-۰۶ء کی بہ نسبت حاجیوں کی کثیر تعداد تھی۔ نقاہت اور کمزوری کی بنا پر چلنے میں پریشانیاں ہوتی تھیں۔ اپنی پریشانیوں کا کوئی خیال نہیں کرتے، ہمہ دم میری ہی فکر میں رہا کرتے۔

دعاؤں کے خاص اوقات میں یوں تو زاہد شب زندہ دار تھے ہی، ہمہ دم اپنے بچے و مریدین و متوسلین و محبین کے اکثر نام کے ساتھ ان کی فلاح و بہبود کے لیے دعا فرماتے۔

شفقت و محبت کی حالت یہ تھی کہ اگر میں رات کو عمرہ کر کے واپس آتا تو حرم شریف میں انہیں منتظر پاتا پھر وہ ساتھ کمرے میں لاتے، مجھے کہتے بابو تم تھوڑی دیر آرام کرلو جب تہجد کی اذان ہوگی تو میں تمہیں جگادوں گا۔ میں کہتا آپ آرام فرمائیں، مجھے نیند نہیں آرہی ہے، نماز صبح اور اشراق کے بعد سوجاؤں گا تو وہ مسکرا دیتے اور فرماتے، تمہیں عادت نہیں ہے، پوری رات جگنے کی۔ کسی نہ کسی بہانے مجھے سونے پر مجبور کر دیتے جیسے تہجد کی اذان ہوتی جگا دیتے۔

ویسے ہی کھانے میں جو کھانا ہم لوگوں کو پسند ہوتا (ویسے تو میری پسند بھی ابا حضور کے ہی پسند کے مطابق ہے، سوائے مچھلی کے، جو انھیں پسند تھا وہی میں زیادہ پسند کرتا ہوں) اور وہ کم ہو تو پہلے ہی فرماتے کہ آج مجھے یہ چیز کھانے کی خواہش نہیں ہے۔ اور کسی نہ کسی بہانے ہم سب کو کھلا دیتے۔

ان کی شفقت و محبت کی یہ حالت تھی کہ ہم چار بھائی ہیں۔ اگر کسی سے پوچھا جائے کہ ابا کس کو زیادہ مانتے ہیں تو سب کا یہی دعویٰ ہوتا کہ ابا سب سے زیادہ ہم کو مانتے ہیں۔ شاہد سے پوچھا جائے تو وہ کہیں گے کہ ابا ہم سے زیادہ کسی کو نہیں مانتے ہیں، اگر بابو خالد سے پوچھا جائے تو وہ الگ فخر کرتے ہیں کہ ابا سب سے زیادہ ہمیں چاہتے ہیں۔ یہی بات اگر بابو راشد سلمہ سے معلوم کریں تو وہ کہتے ہیں کہ مجھے اپنی قسمت پہ ناز ہے کہ میرے ابا ہمیں بہت زیادہ پیار کرتے ہیں۔ یہی فخر راقم الحروف کو بھی ہے کہ زیادہ ان کے ساتھ رہنے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی، اس لیے ابا ہمیں زیادہ مانتے ہیں۔

پوتا پوتیاں ہوں، عزیزم بابو عاطف سلمہٗ یا بابو عاکف سلمہٗ یا کہ سیدہ ماریہ ارم ہوں، یا بابو عاقب سلمہٗ ہوں یا عیان سلمہ یا سیدہ رمشہ سلمہا ہوں، بابو حذیفہ سلمہٗ ہوں یا بابو رامش سلمہ یا کہ سیدہ ربقہ ارم ہوں سب اپنے مقدر پر اتراتے ہیں کہ مجھے دادا ابا زیادہ مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج مہینہ ہوگیا شفقت و محبت کے روشن چراغ کو گل ہوئے، بڑوں کے ساتھ ساتھ ان بچوں کے چہرے سے بھی مسکراہٹ رخصت ہوگئی۔

تھے پاس جب تو قیامت کا لطف آتا تھا
ہوئے جو دور تو یادوں کا حشر برپا ہے

☆☆☆

مفتی محمد عثمان رضوی قادری علیہ الرحمہ (۱)

حضور نبیل ملت کی اصاغر نوازی

دنیا میں آنے والوں کی کمی نہیں ہے، آتے ہیں اور اپنی اپنی بولیاں بول کر کوچ کر جاتے ہیں، کیا ہی اچھا کسی شاعر نے کہا ہے ؎

یہ چمن یوں ہی رہے گا اور ہزاروں بلبلیں
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گی

خوش نصیب ہے وہ جو اپنے تابندہ نقوش اور عمدہ یادیں چھوڑ جاتے ہیں کہ محبین ومخلصین، مریدین ومتوسلین عطر بیز نقوش سے اپنے مشام جاں کو معطر کرتے رہتے ہیں اور اپنی عاقبت سنوارتے رہتے ہیں۔ انھیں شریعت وطریقت کی دبیز چادر تلے مزکی ومصفیٰ زندگی گزارنے والوں میں سنیوں کے دلوں کی دھڑکن، متبعین ومخلصین کے پیشوا، مریدین ومحبین کے لیے شیخ طریقت، گم گشتگان راہ کے لیے رہنمائے شریعت، شیخ المشائخ والمسلمین، آسمان خطابت کے نیر تاباں، درسگاہ معرفت کے ماہ خوباں، مشائخ طریقت وشریعت جن پہ نازاں، سرخیل سادات، شیخ المشائخ، ولی ابن ولی، حضرت العلام الحاج مولانا سید نبیل احمد صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ، سجادہ نشیں خانقاہ حیدریہ حسن پورہ، سیوان جن کی حیثیت عرفی اپنے اور غیروں میں مقبول۔

فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

میں ۵؍ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ کی دوپہر کو درس وتدریس میں تھا۔ سراج بھائی (موہن پور) کا کال آیا کہ میرے پیرومرشد حضرت سید نبیل احمد صاحب قبلہ کا وصال پرملال ہو چکا ہے۔ میرے یہاں ان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے مجلس ہے جس میں آپ کی شرکت ضروری ہے۔ میں نے دعوت قبول کر لی اور کلمہ ترجیع کے ساتھ ان کے لیے ایصال ثواب کیا لیکن میری حرماں نصیبی، کسی مجبوری کی وجہ سے میں حاضر نہ ہو سکا جس کا مجھے کافی افسوس ہے۔

البتہ ایک ایک کر کے گزری ہوئی باتیں یاد آنے لگیں۔ جب میں مرکزی ”مدرسہ تیغیہ انوار العلوم ماری پور، مظفر پور“ میں درس وتدریس کا کام انجام دے رہا تھا، تمامی اساتذہ کرام اپنے اپنے تدریسی کام میں مشغول تھے، بالخصوص حضور صاحب سجادہ خانقاہ آبادانیہ تیغیہ سرکاہی شریف استاذ الاساتذہ حضرت العلام الحاج الشاہ شیخ طریقت ناظم اعلیٰ احمد جید القادری مدظلہ العالی اور حضرت مفتی محمد قاسم صاحب قبلہ قاضی شریعت ترہٹ کمشنری ومفتی تیغی دار الافتا مدرسہ تیغیہ انوار العلوم ماری پور بنفس نفیس خدمت

---

(۱) سابق مفتی وقاضی: مرکزی دار الافتا والقضا ادارہ شرعیہ جنکپور، نیپال
وسابق شیخ الحدیث وصدر المدرسین: دار العلوم قادریہ مصباح المسلمین علی پٹی شریف، ضلع مہوتری (نیپال)

تدریس انجام دینے میں مشغول تھے کہ دار العلوم تیغیہ میں ایک وجیہ وشکیل نوجوان بزرگ عالمانہ شان وشوکت کے ساتھ اپنے مریدین ومخلصین کی جھرمٹ میں تشریف لائے، سارے اساتذہ بالخصوص حضور علامہ جید القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی اپنی مسند تدریس چھوڑ کر استقبال کے لیے اپنے کلاس روم سے باہر تشریف لائے، حضرت کو دیکھ کر سارے اساتذہ اور طلبہ اپنے اپنے درس وتدریس چھوڑ کر باہر نکل پڑے اور نعرۂ تکبیر ورسالت سے حضرت علامہ سید نبیل احمد صاحب قبلہ حیدر القادری مدظلہ العالی کا شاندار استقبال کیا گیا اور سید صاحب قبلہ کی تشریف آوری پر فوراً استقبالیہ پروگرام رکھا گیا۔ حضور علامہ جید القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے بذات خود حضور سید نبیل احمد حیدر القادری صاحب قبلہ کا طلبا کے مابین فصاحت وبلاغت سے بھرپور کلمات کے ساتھ تعارف فرمایا، طلبا واساتذہ حیران تھے کہ آخر یہ کون سی شخصیت ہیں کہ خود حضور اپنی زبان فیض ترجمان سے ایسا تعارف فرمارہے ہیں۔ بہرحال نعرہائے تکبیر ورسالت کی بلند صدا کی گونج میں حضرت نبیل ملت کھڑے ہوئے اور نہایت ہی نفیس انداز میں حضرت علامہ جید القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی شان کو بتایا پھر اپنے خطیبانہ انداز میں طلبا کو کچھ نصیحت فرمائی اور صلوٰۃ وسلام پر مجلس استقبالیہ ختم ہوگئی۔ اس وقت سمجھ میں آیا کہ ”ولی را ولی می شناسد“ پھر تو بارہا مظفر پور، ماری پور، برہمپورہ، حجام ٹولی میں اور بکھرا کے پروگرام میں خصوصیت کے ساتھ حضرت کی زیارت وخطابت سے مشرف ہوتا رہا۔ **الحمد للہ علی ذٰلک۔**

اور جب میری بحالی بہار بورڈ سے ملحق مدرسہ ”مدرسہ انوار العلوم گمّا، سیتامڑھی“ میں ہوئی، اس سے قبل تقریباً ۱۷؍ برس تک ”قادری دار الافتاء دار العلوم قادریہ غوثیہ، مرغیا چک، سیتامڑھی“ میں مفتی ومدرس کے منصب پر کام کرتا رہا، دوران قیام مرغیا چک بارہا موہن پور، سیتامڑھی، بھائی محمد سراج الحق صاحب حیدری ومولانا شمشاد صاحب کے توسل سے جلسہ آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شرکت کا موقع ملتا رہا۔ الحمد للہ اس موقع پر بھی شیخ طریقت رہبر شریعت خطیب الاسلام حضرت علامہ سید نبیل احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی فی الدارین رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل رہا، اصاغر نوازی ایسی کہ پیار ومحبت جھوم جھوم کر نچھاور ہوتا، علامہ ناہید بابو سے وہیں ملاقات ہوئی، صاحبزادے بھی پیکر اخلاص، علم وتدبر سے معمور، کیوں نہ ہوں، عربی کا مقولہ ہے: **”الاشجار تعرف باثمارها“** درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ بہت سارے پیروں کے مرید اور سلسلہ کے متوسلین کو میں نے دیکھا لیکن ان میں سے چند پیروں کے مرید ومتوسلین کو میں نے ایسا وارفتہ اور شیدا پایا کہ اپنے پیر ومرشد کے لیے سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار، انھیں میں حضور سید نبیل احمد صاحب قبلہ کے مرید کو بھی دیکھا۔ تقویٰ وطہارت کا پابند مسلک اعلیٰ حضرت کے مطابق عقائد حقہ صحیحہ رکھنے والا، دیوبندیوں، وہابیوں سے دور رہنے والا، شریعت کے مطابق زندگی گزارنے والا، مولائے کریم اپنے رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل اس سلسلہ حیدریہ نبیلیہ کو نظر بد سے بچائے اور صاحب سجادہ علامہ سید ناہید بابو سلمہ کو حضرت کا سچا جانشیں بنائے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

☆☆☆

مفتی سیّد محمد فاروق رضوی(۱)

حضور نبیلِ ملّت پر ایک نظر

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بے شمار انسان بھیجے اور وہ دنیا میں آکر دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ قسم اوّل دیندار، قسم دوم دنیادار۔

دیندار قسم کے لوگوں کا موقف خداے عزوجل کی رضا حاصل کرنا اور ان تمام لوگوں کی رضا حاصل کرنا جن کو راضی رکھنے کا حکم فرمایا گیا۔ اس قسم سے وابستہ انسان دنیا کو صرف مزرعِ آخرت کے طور پر استعمال کرتے ہیں یعنی دنیا آخرت کی کھیتی و کاشت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر دنیا کی زیبائش بھی اس لیے کرتے ہیں کہ اس سے شکرِ الٰہی بجالا کر آخرت کا ثواب حاصل ہو۔ ایسے حضرات کو طالب الدنیا ہرگز نہیں کہا جاسکتا اگرچہ کروڑوں کے مالک ہوں۔ طالب الدنیا اس کو کہا جائے گا جو طلبِ دنیا میں مصروف ہو کر خدا کو اور خداے تعالیٰ کی بندگی کو فراموش کر جائے۔ قدرِ گذارہ سے زائد دولت دنیا حاصل کرنے کا مقصد دین اور دین داروں کی سربلندی مقصود ہو تو اسے بھی دنیادار نہیں کہا جاسکتا۔

دوسری قسم ہے دنیادار۔ دنیادار قسم کے لوگ اپنی دنیا کو عقبیٰ پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں میں کچھ تو ایسے ہوتے ہیں جو بالکلیہ خدا اور خدا کے احکام سے لاتعلق ہو کر وادی کفر وضلالت میں پھنس جاتے ہیں۔ اور کچھ تو وہ ہوتے ہیں جو ایک دم خداے تعالیٰ اور اس کے احکام کو فراموش نہیں کرتے لیکن اپنی دنیا طلبی میں کفر وشرک سے نیچے کے گناہ میں آلودہ ہو جاتے ہیں۔

قسم اوّل کے لوگوں میں یعنی دینداروں پر فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ دنیادار لوگوں کو رُشد وہدایت کا راستہ دکھائیں اور انھیں دین کی راہ پر چلنے کی ترغیب دلائیں۔ حدیث شریف میں ہے: "الدال علی الخیر کفاعله۔" یعنی خیر کی رہنمائی کرنے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔

خانقاہِ حیدریہ کے افراد اور اس سے منسلک حضرات دین دار ہیں اور دین داروں سے بہت الفت رکھتے ہیں، علما کا ادب و احترام اور مشائخ کی قدر ومنزلت بھی کرتے ہیں۔ آج کے دور میں رُشد وہدایت کے لیے فیض بخش چشمہ خانقاہوں کے قابلِ قدر عالمِ باعمل مرشدین کا ہے۔ حضرت علامہ سیّد نبیل احمد علیہ الرحمہ جو نصف صدی تک دینی خدمات انجام دینے کے بعد، بعد والوں کے ذمہ دین کی ذمہ داریاں ڈال کر سوے جنت روانہ ہو چکے ہیں۔ آپ نے اہلِ دنیا کو دین کی طرف لانے کی بے پناہ کوشش کی جو آپ کے بیانات سے ظاہر ہوتے ہیں اور آپ نے علما پیدا کیے، خطبا پیدا کیے اور خلفا کی قابلِ قدر جماعت چھوڑیں۔ جس سے آپ کا مشرب یہی تھا کہ میرے نانا جان سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سرسبز وشاداب رہے۔

---

(۱) استاذ ومفتی: جامعہ حنفیہ غوثیہ، بجرڈیہ، بنارس

نبیلِ ملّت ایک باوقار سنجیدہ عالمِ دین، محبِّ اسلام، عاشقِ اعلیٰ حضرت تھے۔ جنھوں نے فروغِ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے لیے بے مثال جدوجہد کی اور شب و روز اسلام و مسلمین کی فلاح و بہبودی کے لیے کوشاں رہے۔

نبیلِ ملّت: ۔ آپ نے اپنے متوسلین و مسترشدین میں ایسی علمی تڑپ پیدا کی کہ وہ اپنے شہزادوں کو علمِ دین کے زیور سے آراستہ کرنے کرانے کے لیے تیار ہوگئے۔ اوران کی اولاد عالم و فاضل ہوئی۔

نبیلِ ملّت: ۔ آپ نے خود اپنے کو ہی صلاح و فلاح سے آراستہ نہیں کیا بلکہ اپنی اولاد کو صلاح و فلاح اور علم و عمل سے آراستہ فرما کر ہدایت و ارشاد کا اہل بنا دیا۔

نبیلِ ملّت: ۔ آپ کی کوششوں سے کثیر تعداد میں مریدین علم و عمل کے ساتھ عالم و فاضل ہوئے۔

نبیلِ ملّت: ۔ روحانیت اور عشقِ رسالت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کی پاسداری کا چھلکتا ہوا جام تھا جس سے حلقۂ ارادت میں بیٹھنے والے محظوظ ہوتے رہے۔

نبیلِ ملّت: ۔ گہری فکر و نظر کے حامل تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ آلِ رسول سے عقیدت رکھنے والے بہت سے انسان ہوتے ہیں۔ اپنے پیر کے لیے سیّد تلاش کرتے ہیں اور سیّد اپنی خودداری کی وجہ سے اجازت و خلافت کے لیے دستِ سوال دراز نہیں کرتے۔ اس لیے آپ نے سیّد کو اس کا اہل سمجھا، بنا طلب عنایت فرمایا۔ مجھ ناچیز کو بھی آپ نے خلافت و اجازت عنایت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مقام و مرتبہ بلند و بالا فرمائے۔

نبیلِ ملّت: ۔ آپ ہماری ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہیں، انھوں نے حضرت مولانا سیّد ناہید احمد صاحب کو اپنا سچا جانشین چھوڑا۔ انہی سے وابستہ رہ کر فیضان نبیل ملّت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ناچیز نے چند کلمات تحریر کر دیئے ہیں، کچھ تو حسنِ ظن پر مبنی ہیں، اگر غلو سے کام لیا گیا ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

☆☆☆

مفتی محمد رجب علی برکاتی بلرامپوری (۱)

حضور نبیل ملت: افتخار خانوادۂ حیدریہ

قصبہ حسن پورہ ضلع سیوان بہار میں سادات کرام کا ایک خانوادہ برسوں سے آباد ہے، جس کا سلسلۂ نسب قطب الاولیاء حضور مخدوم ملت علامہ سید غلام حیدر احمدی علیہ الرحمۃ والرضوان کے واسطے سے مخدوم الاولیاء حضور سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ ہمدانی ثم بہاری علیہ الرحمۃ والرضوان سے جاملتا ہے۔ حضرت نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان اسی گلشن سیادت کے ایک مہکتے پھول اور چرخ ولایت کے آفتاب وماہتاب تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ضلع سیوان قصبہ حسن پورہ میں تقریباً ۷۹ر سال پہلے ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹ر دسمبر ۱۹۴۰ء بروز جمعرات ہوئی۔ آپ کی ولادت سے خانوادۂ حیدریہ میں مسرت وشادمانی کی لہر پیدا ہوگئی اور والدین کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی۔

آپ کا اسم گرامی آپ کے والد بزرگوار حضور سند الاولیاء فخر الاولیاء علامہ سید وکیل احمد حیدری علیہ الرحمۃ والرضوان نے نبیل احمد رکھا۔ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ اس کے بعد پٹنہ شمس الہدیٰ میں داخلہ لیا اور وہیں عربی فارسی اور اُردو سے فاضل کیا اور علم تصوف جو خاندانی صداقت تھی۔ خاندانی بزرگوں بالخصوص اپنے والد ماجد کی صحبت میں رہ کر حاصل کیا اور ریاضت ومجاہدہ سے خانوادۂ حیدریہ کے ایسے روشن فانوس بن گئے۔ جن کی قندیلوں سے آج بھی ہندو بیرون ہند روشن ومنور ہے۔ یہ دیکھ کر والد ماجد نے اپنا جانشین منتخب کرلیا اور خانقاہ حیدریہ کی بہت ساری ذمہ داریاں سپرد فرمادیں، یہ گھرانہ حسینی سادات سے تعلق رکھتا ہے۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں دووزنی چیزیں چھوڑتا ہوں ایک اللہ کا کلام قرآن مجید اور دوسری اپنی اولاد، تم جب تک مضبوطی سے ان دونوں کو پکڑے رہوگے راہِ شریعت پر گامزن رہوگے۔ ایسے ہی ایک آل رسول کی عظمت ومحبت کا سبق سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے ملتا ہے۔ آپ دربارشاہی کے ایک نامور فنکار پہلوان تھے۔ آپ سے کوئی ہاتھ ملانے کو تیار نہیں تھا۔ اچانک ایک دن ایک دُبلا پتلا نوجوان آیا اور آپ سے کشتی لڑنے کی خواہش ظاہر کی آپ نے اس کی دعوت قبول کی، کشتی کا دن اور تاریخ متعین ہوگئی وقت مقررہ پر ہزاروں عوام وخواص، عمائدین سلطنت مع بادشاہ بھی اس شاہی پہلوان جنید بغدادی کی کشتی کے جوہر دیکھنے کے لیے مشتاق بیٹھے ہوئے تھے۔ پر نوجوان نظر نہیں آرہا تھا مگر تھوڑے وقفے کے بعد اچانک نوجوان بھی میدان میں اُتر پڑا اور دونوں کے فن کو دیکھنے کے لیے لوگوں کی نگاہیں ان کی

---

(۱) شیخ الحدیث: جامعہ حنفیہ غوثیہ، بجرڈیہ، بنارس

طرف مرکوز ہوگئیں اور دونوں اپنا اپنا جوہر دکھانے لگے۔ نوجوان نے شاہی پہلوان کے کان کے قریب ہوکر کہا کہ میں کوئی پہلوان نہیں ہوں بلکہ میں آپ کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد سے ہوں۔ گلشن زہرا کا پھول ہوں۔ کثیر الاولاد اور غربت وافلاس سے پریشان ہوں۔ خاندانی شرافت کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی اجازت نہیں دیتی۔ اگر آپ اپنے فن کا مظاہرہ نہ فرمائیں اور زمین پر چت ہوکر اپنی شکست اور ذلت ورسوائی گوارہ فرمالیں تو مجھے انعام واکرام سے نوازا جائے گا جس سے میری ضرورت پوری ہوجائے گی اور میں اس کے بدلے میں ان شاء اللہ نانا جان سے جنت دلانے کا وعدہ کرتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لاکھوں کے مجمع میں ایک سیدزادے کی گزارش پر شکست کھا کر ذلت ورسوائی کو گلے سے لگا کر جنت خرید لی اور اپنے آقا کی بارگاہ سے سرخ روئی اور سرفرازی کا طمغہ حاصل کرلیا۔

امام عشق ومحبت مجدد دین وملت حضور اعلیٰ حضرت نادانستہ اور غیر شعوری طور پر ایک مزدور سیدزادے کے کاندھے پر سواری کرلینے کے بعد کس قدر ندامت اور شرمندگی کا اظہار فرماتے ہیں اور کہتے ہیں پالکی روکو۔ مجھے آل رسول کی خوشبو مل رہی ہے تم میں سے کون میرے نبی کی پاک اولاد سے ہے؟ میں رسول کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتاؤ میں اپنے خدا اور رسول کو محشر میں کیا منہ دکھاؤں گا۔ اگر میرے آقا نے پوچھ دیا کہ سواری کے لیے میرے آل کا ہی کاندھا ملا تھا۔ تو بھرے محشر میں ناموس عشق کی کتنی بڑی رسوائی ہوگی۔ پھر زمانے نے دیکھا کہ اہلسنّت کا جلیل القدر امام کہاروں میں شامل ہوکر اپنے علم وفضل اور جبہ کا اعجاز اپنے رسول کی خوشنودی کی خاطر ایک مزدور سید کے قدموں پر نثار کردیا اور پالکی اپنے کاندھوں پر اٹھا کر بارگاہ رسالت سے عشق ومحبت کی سند حاصل کرلی۔ عشق رسول کی بنیاد پر سادات کرام کے احترام کا جو سبق امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے بارگاہ سے ملتا ہے تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان بھی سادات کرام سے تھے ان کی عظمت ان سے محبت ان کی تعظیم وتوقیر ہمارے لیے باعث سعادت ومغفرت ہے۔ حضور نبیل ملت باعمل عالم ربانی بھی تھے آپ نے عربی وفارسی اور اُردو تینوں میں فاضل کی سند حاصل کئے اور تینوں زبانوں میں اعلیٰ درجہ کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ساتھ ہی بلند مرتبت خطیب اور خوش بیان واعظ تھے۔ آپ کی خطابت ووعظ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ مریدین ومعتقدین کے ہجوم میں شب وروز خصوصی نشستوں میں ہوتی رہتی تھی۔ ہزارہا ہزار لوگوں کو آپ کے وعظ ونصیحت سے فائدہ پہنچا۔ راہ شریعت سے بھٹکے ہوئے لوگ برائیوں سے تائب ہوکر باعمل بن گئے۔ آپ کے حسن اخلاق اور مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ اپنے تو اپنے اغیار بھی آپ کے معتقدین میں شامل ہوگئے۔

آپ ایک روحانی پیر بھی تھے عبادت وریاضت کی وجہ سے چہرہ ایسا نورانی تھا کہ لوگ دیکھ کر مریدوں میں شامل ہوجاتے آپ کے مریدوں کی ایک بڑی جماعت ہندوبیرون ہند میں موجود ہے۔ آپ تصوف کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھے

تصوف تو گھر کی میراث تھی۔ والد ماجد کی صحبت شب و روز کی ریاضت و مجاہدہ نے اور چار چاند لگا دیا۔

آپ شریعت و طریقت کے سنگم تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ آخری عمر بڑھاپے تک دین متین کی خدمت انجام دیتے رہے اور اپنے بزرگوں کے مشن کو آگے بڑھاتے رہے۔

علم اور علما نوازی کا یہ حال تھا کہ ان کی سرپرستی والے جلسوں اور کانفرنسوں میں جو عالم و خطیب جاتے۔ وہ اپنے کمرہ ہی میں رہتے پر حضور نبیل ملت علمائے کرام کے کمرہ میں تشریف لے جاتے اور احوال و کوائف معلوم کرتے یہ عصر حاضر میں بہت بڑی بات ہے۔

آپ کی سرپرستی میں کثیر مدارس بھی چل رہے ہیں۔ آپ نے اپنی حیات ہی میں بڑے صاحبزادے نقیب الاولیاء علامہ الحاج ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری مدظلہ النورانی کو ولی عہد منتخب کرلیا تھا جو اب موجودہ سجادہ نشین ہیں اور والد گرامی کے طریقے پر قوم و ملت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ حضور نبیل ملت کا وصال مبارک چند مہینوں کی علالت کے بعد مورخہ ۲۷؍ربیع الاوّل شریف ۱۴۴۱ھ بروز پیر مطابق ۲۵؍نومبر ۲۰۱۹ء بوقت ۹؍بج کر ۵۰ منٹ رات میں ہوا آپ کے وصال کی خبر بجلی کی طرح ہند و بیرون ہند میں پھیل گئی۔ مریدین و معتقدین کی ایک بڑی جماعت ’’حسن پورہ، سیوان‘‘ کی طرف روانہ ہوگئی اور آپ کی نماز جنازہ ’’حسن پورہ‘‘ ہی کے ایک بڑے میدان میں ادا کی گئی کثیر تعداد میں عوام و خواص علما نے شرکت فرمائی نیز مولانا یعقوب مصباحی کے ہمراہ یہ ناچیز بھی شامل نماز جنازہ ہوکر مستفیض ہوا آپ کے بڑے صاحبزادے نقیب الاولیاء سید ناہید احمد حیدر القادری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے والد ماجد کے پہلو میں دفن کیا گیا آج بھی آپ کا مزار مقدس مرجع عوام و خواص ہے اور اب بھی فیض کا چشمہ جاری ہے۔

☆☆☆

مولانا محمد فروغ القادری(۱)

اے ہمایوں! زندگی تیری سراپا سوز تھی

سلسلۂ حیدریہ حسن پورہ، سیوان بہار کے صاحبِ سجّادہ، خانقاہی نظام دعوت وارشاد کے عظیم مربی، معلّم، مرشد، نبیل ملّت حضرت علامہ سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ (ولادت ۱۹۴۰ء۔ وصال ۲۰۱۹ء) کی ہمہ جہت شخصیت کو اربابِ علم ودانش میں حد درجہ احترام وعقیدت کے ساتھ دیکھا جاتا تھا۔ ملک وبیرونِ ملک کے اربابِ علم اور اصحابِ فکر وفن سے ان کا گہرا رابطہ تھا۔ علامہ موصوف خاندانِ حیدریہ کے چشم وچراغ تھے، جہاں شب وروز عشق رسالت کے جام پلائے جاتے ہیں۔ جن کے میکدۂ شوق کا رند عالمِ مدہوشی میں بھی عقل وخرد کا دامن نہیں چھوڑتا۔ آپ کی ذاتی عظمت کے شکوہ کو دلوں کا خراج پیش کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت سیّدنا مخدوم شہاب الدین پیر جگ جوت کے نواسے حضرت سلطان سیّد احمد چرم پوش ہمدانی ثم بہاری سے منسوب ہے۔ حضرت شہاب الدین پیر جگ جوت رشتے میں حضرت مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری کے نانا محترم تھے۔

خمیر بندۂ مومن سے ہے نمود اس کی
بلند تر ہے ستاروں سے اس کا کاشانہ

سیّد نبیل ملّت اپنے منفرد طرزِ خطاب، تدریسی کمال، علمی استحضار اور شوکت لوح وقلم کی انفرادیت کی وجہ سے اپنے معاصر علما میں قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ خانقاہی مصروفیات کے باوجود عہدِ حاضر میں ان کا علمی شغف اور ذوقِ مطالعہ زیب سجادہ گانِ طریقت کے لیے مثالی اور قابلِ تقلید ہے۔ بیان کی شوخی، اظہار کا بانکپن اور معاملاتِ عشق کی حنا بندی کی بلند پروازیوں کے باوجود زمینی قدروں سے ان کی فکری آگہی کا رشتہ نہیں ٹوٹا۔ وہ اپنی داخلی زندگی میں ایک پُر اعتماد، پُر جوش اور صائب الرائے طبیعت کے حامل تھے اور درحقیقت یہ ان لوگوں میں تھے جنھیں ان کی سادگی اور سچائی قابلِ قدر بناتی ہے۔ جن کی صحبتوں میں پہروں بیٹھنے کو دل چاہتا تھا۔ ان کی فراست مومنانہ، ان کی بصارت وبصیرت، ان کے فکر وفن کی اصابت اور ان کی ذہنی دراکی اپنے اسلاف کے نقوشِ حیات کے تابع تھی۔ جن کی زندگیاں سورج کی کرنوں اور چاند کی چاندنی سے کہیں زیادہ روشن وتابناک تھیں۔

اے ہمایوں! زندگی تیری سراپا سوز تھی
تیری چنگاری چراغِ انجمن افروز تھی!

اور یہ جذبۂ جنوں خیزی وہی اختیار کرسکتا ہے جس کا دل ملّت کے درد سے معمور ہو اور جس کا قلم لوازمِ ہنر اور فن کی اہمیت سے واقف کار ہو۔ حضرت نبیل ملّت کا شمار درحقیقت اپنے من میں ڈوب کر سراغِ زندگی پا جانے والوں میں ہوتا تھا۔ وہ صاحبِ خرد،

---

(۱) رکن: ورلڈ اسلامک مشن، لندن، انگلینڈ (برطانیہ)

صاحبِ اسرار، صاحبِ نظر، درویش صفت اور خاموش طبع انسان تھے تاہم ان کے خاموش وجود کی تہہ میں بل کھاتا ہوا سمندر ان کی کامیاب زندگی کا راز تھا جس میں ہزاروں انقلابات خوابیدہ تھے۔ مسلک امام احمد رضا محدث بریلوی کی ترویج واشاعت میں اٹھائے گئے ان کے اقدامات سے اہلسنّت کے بام ودر بہت دیر تک روشن وتابناک رہیں گے۔

مسلکی، مذہبی اور تحریکی اعتبار سے علامہ سیّد نبیل احمد حیدری قادری کی ایک طویل تاریخی خدمات ہیں۔ جو آرزوؤں، امنگوں اور حوصلوں سے آباد ہیں۔ وہ اشاعت دین کے حوالے سے ایک دردمند دل رکھتے تھے۔ ان کی کوششوں سے اس پورے علاقے میں اہلسنّت کی بہار آئی ہے۔ ان عظیم دینی خدمات کے حوالے سے ملک و بیرونِ ملک کے اربابِ عقیدت انھیں ایک طویل عرصے تک اپنے دلوں کا خراج پیش کرتے رہیں گے۔ اور خورشید جہاں تاب کی طرح ان کی آہِ سحر گاہی اور باطنی تصرفات سے ہماری شاہراہِ حیات روشن وتابناک رہے گی۔

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

☆☆☆

مولانا محمد نعمان اختر فائق الجمالی (۱)

فروغ شمع تو باقی رہے گا صبح محشر تک

اللہ رب العزت کی قدرت کاملہ کی یہ بہت ہی خوبصورت جلوہ گری ہے کہ سرکار مدینہ تاجدار ختم المرتبت حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پہ باب نبوت ختم ہو گیا مگر نبوت کے مشن عالی اور رسالت کے مقاصد عالیہ کو جاری وساری رکھنے کے لیے قافلہ شرع کے محافظین حرم اور کاروان تصوف کے سفیران عشق صبح قیامت تک تصفیہ قلوب، تزکیہ نفوس، صفائی اذہان اور تطہیر عیون کا چراغ جلاتے رہیں گے نیز ظاہر و باطن کے درد کا مداوا بنتے رہیں گے۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی، سیدنا امام احمد بن حنبل، سیدنا خواجہ حسن بصری، سیدنا داتا علی ہجویری، سید الطائفہ جنید بغدادی، سرکار غوث الاعظم، حضرت خواجہ غریب نواز، شیخ سہرورد اور حضرت نقشبند رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی پاکیزہ پیام رشد وہدایت کے عظیم ترین نقیبوں میں ہیں جن کے دم قدم سے صدائے حق وصداقت کی خوشبوئیں آنے والی نسلوں کے مشام جاں کو معطر کرتی رہی ہیں اور قرناً بعد قرنٍ، نسلاً بعد نسلٍ آج بھی چمن بندی کے وہی جلوے آشکارہ در آشکارہ ہیں۔

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

مختصر تمہیدی تحریر کے اس حرف حق بیان کے اجالوں میں ماضی قریب کی بہت ساری معتبر اور مستند شخصیات میں ایک نہایت نمایاں نام صوبہ بہار کے ضلع سیوان کی ایک مردم خیز زمین ''حسن پورہ'' کے کاشانہ خلیل میں پیدا ہونے والی شخصیت نبیل ملت مرشد حقانی حضرت علامہ سید نبیل حیدر القادری علیہ الرحمہ کا ہے، جنھوں نے نہایت عرق ریزی، محنت ومشقت اور جہد مسلسل سے اسلامی افکار عالیہ اور شریعت وطریقت کی کشت عمل کی سچی آبیاری فرمائی ہے۔ مفسر قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "ایک شخص نے آقا جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اولیا اللہ کون لوگ ہیں؟ سرکار نے جواب مرحمت فرمایا "الذین اذا رؤوا ذکر اللہ" اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے۔ مذکورہ بالا حدیث کی تشریح، پیکر محسوس میں حضور نبیل ملت کی صورت میں بالکل واضح طور پہ دیکھئے اور کیوں نہ ہو جن نفوس قدسیہ کی بارگاہ میں خلق خدا دیوانہ وار ٹوٹ پڑتی اور پروانہ وار نثار ہوتی رہتی ہو اور جن کے قدوم میمنت کے ذرات کو اپنے لیے اکسیر جانتی ہو یقیناً اسے ہی قبائے ولایت زیب دیتی ہے حضور نبیل ملت کی حیات مستعار، دعوت وتبلیغ اور اصلاح معاشرہ

---

(۱) مہتمم: دار العلوم فیض الباری نوادہ، بہار و سجادہ نشیں خانقاہ جمالیہ رضویہ اشرفیہ

سے عبارت تھی۔ مدارس اہل سنت اور کئی اداروں کی کامیاب سرپرستی کرنا عوام وخواص کو افادیت سے مالا مال کرنا آپ کی سرشت میں شامل تھی۔ گویا حدیث رسول "خیر الناس من ینفع الناس" کی آپ چلتی پھرتی ایک خوبصورت تصویر تھے، بیک وقت آپ کی ذات عالیہ ایک بہترین مدرس، باوقار استاذ، ذی شعور محقق ومصنف، عظیم مربی ورہنما اور مخلص مرشد گرامی کی رہی مگر فقیر راقم السطور کی نظر میں سیکڑوں مشائخ میں ان کو جو چیز الگ اور مابہ الامتیاز کرتی تھی وہ یہ ہے کہ اس انتشار واختلاف، تفرقہ بازی، نفرت ووحشت کے دور پرفتن میں وہ ایک سچے صوفی تھے۔ اور غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرنا ان کا شعار تھا کم گوئی ان کی فطرت سلیمہ کا حصہ تھی۔ قہقہوں سے دور بلکہ نفور ان کی عادت تھی، بسا اوقات ایک خاص تبسم فرمائی سے اصحاب صحبت کو فیضیاب کرنا ان کی ایک خاص ادا تھی۔ غیبت، چغلی، حسد اور جلن کو ان کے حلقہ ارشاد وتبلیغ میں داخل ہونے کی قطعی اجازت نہیں تھی۔ **من عرف نفسہ فقد عرف ربہ** ان کا وظیفۂ زندگی تھا۔

حضرت بابا فرید گنج شکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بارگاہ میں ایک عقیدت کیش تحفے کی صورت میں چاقو لے کر آیا حضرت فرید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا چاقو کا کام کاٹنا ہے اب سے سوئی لایا کرو کہ اس کا کام سینا اور کٹے ہوئے حصوں کو جوڑنا ہے اور فقیروں کا کام کاٹنا نہیں بلکہ کٹے ہوئے لوگوں کو جوڑنا ہے۔ اس واقعہ کی روشنی میں حضور نبیل ملت اس دور میں فریدی مزاج تبلیغ کے باوقار مبلغ گذرے ہیں، جنھوں نے کردار واطوار اور ادائے گفتار سے دلوں کو فتح کرنے کا کام بہت ہی کامیاب طریقے سے کیا ہے

آتی ہیں روز روز کہاں ایسی ہستیاں
بستی ہیں جن کے دم سے محبت کی بستیاں

سچ ہے "ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ" المختصر خاندان حیدری کے رکن رکین اور عظیم سپوت، مشرب محبت کے فرد فرید، مسلک رضا کے معتبر ترجمان، موقع شناس، عالم وشارح، صاحب بصیرت، مرشد وقت، اسلاف کے علمی وروحانی کارناموں کے مخلص وارث اور بے لوث قائد اپنی زندگی کا بیش تر حصہ خدمت دین متین کو وقف کرتے ہوئے مورخہ ۲۵ رنومبر ۲۰۱۹ء بزم رفتگاں کا حصہ بن گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر یہ بھی سچائی ہے۔

لعمرک ما واری التراب فعاله
ولکنه واری ثیابا و اعظما

(خدا کی قسم مٹیاں صرف اس کے جسم ولباس کو چھپا سکتی ہیں لیکن ان کے زریں کارنامے ہمیشہ مسافروں کے لیے سنگ میل کا کام دیتے رہیں گے) اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ان کا فیضان عام اور تام فرمائے، ان کے فرزند صالح سچے وارث مخلص فی الدین شہزادہ حضرت علامہ سیدنا ہیداحمد حیدر القادری صاحب کی صورت میں ایک زمانہ ان کا فیض پا تا رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆☆☆

پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض الدین صدیقی (۱)

آنے والی نسلیں تم پر فخر کریں گی مرشد!

زمانۂ قدیم سے ''حسن پورہ شریف'' علم وعرفان کی سرزمین رہی ہے، جو صوفیائے کرام، بزرگان دین، ادیبوں اور شاعروں کا مسکن رہا ہے۔ سرزمین حسن پورہ کو یہ اعجاز حاصل ہے کہ وہاں کے بزرگان دین کفر والحاد کی گھن گھور گھٹاؤں میں بھی ماہ ونجوم بن کر بندگان خدا کے دلوں میں شمع ایمان فروزاں کرتے رہے! خاص طور سے خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف کے سجادگان نے ایک امتیازی خدمت انجام دی ہے ملک کی باوقار علمی اور عرفانی درگاہوں میں ''حسن پورہ شریف'' کی خانقاہ حیدریہ کا شمار ہوتا ہے۔ اس کے سجادہ نشیں، پیر کامل، مرشد برحق، حضور نبیل ملت، حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری کے وصال سے ملک اور بیرون ملک مریدین، معتقدین اور اہل عقیدت مغموم ہیں۔ ایصال ثواب کے خاطر قرآن خوانی، ذکر واذکار کا اہتمام کر کے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔

حضور نبیل ملت کا مقصد حیات دین کی تبلیغ، سنتِ رسول کی پاسداری اور شریعت محمدی کی پابندی سے عبارت ہے۔ سادگی اور درویشی ان کی شناخت تھی۔ دعوت وتبلیغ کی راہ میں وہ تاحیات سفر کرتے رہے۔ آج سفر کی سہولت ہے، جس زمانے میں سفر کی سہولت نہ تھی آپ نے اس زمانے میں بھی سفر کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ نے دعوت وتبلیغ کی راہ میں دقتیں اٹھائی ہیں اس کے بیان کے لیے الفاظ نہیں ملتے۔ میرے چچا ان سے بڑی محبت کرتے تھے۔ مرحوم شیخ رفیق احمد صاحب، اپنی سائکل کے کیریئر پر بیٹھا کر قرب وجوار کے جلسوں میں لے جایا کرتے تھے یہ سلسلہ بہت دنوں تک رہا۔ حضور کا اخلاق اس قدر بلند وبالا تھا جس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ میرے والد محترم جناب محمد یٰسین صاحب مرحوم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک بار ان کا گذر حضرت کے دولت کدہ سے ہوا حضور نبیل ملت بڑے گرم جوشی سے ان سے ملے۔ ملاقات پر بہت ساری باتیں ہوئیں۔ جب کھانا کھانے کا وقت ہوا تو خود حضرت نے اپنے ہاتھوں سے دسترخوان پہ کھانا لگایا اور ساتھ میں کھانا تناول فرمانے لگے جب کھانا سے فارغ ہوئے تو میرے والد دسترخوان پر پڑی ہڈیوں کو اٹھانے لگے تو حضرت نے اپنے ہاتھوں میں ہڈیاں لے لیں اور کہنے لگے یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ تھا ان کا اخلاق بے مثال! بہت سارا وقت بیت جاتا ہے صدیاں گذر جاتی ہیں تب جا کر کہیں ایسی شخصیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت کی رحلت کی خبر سن کر سارا ماحول سوگوار اور رنجیدہ ہو گیا نہ جانے کتنی آنکھیں اشکبار ہو گئیں جنازے کا عالم یہ تھا کہ کاندھا لگانا تو دور دیدار کرنا بھی مشکل ہو گیا۔ یہ ہوتا ہے اللہ والوں کا جنازہ!!

---

(۱) صدر: شعبۂ اردو کالج حافظ پور، بنیاپور

تمہیں سے روشن تھا بزم کائنات
چلے گئے ہو تو دنیا اداس لگتی ہے

حضور نبیل ملت کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف کو اور حضرت کے تمام لواحقین کو اللہ تبارک وتعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے! آمین اخیر میں فیض احمد فیض کے اس شعر کے ساتھ۔

ویراں ہے میکدہ خمِ ساغر اداس ہے
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

☆☆☆

مفتی غلام حیدر قادری مصباحی نقشبندی (۱)

یہ کون چل دیا کہ زمانہ اداس ہے

یوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دنیاے فانی میں بے شمار انسانوں کو وجود بخشا اور بخشتا رہے گا، مگر انہیں بندوں میں کچھ مخصوص بندے ہوتے ہیں جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کی صف میں شامل فرمالیتا ہے اور اس پر انعام واکرام کی بارشیں ہوتی ہیں اور انہیں اپنے دین متین کی خدمت کے لیے خاص کر لیتا ہے۔ انہیں وارث انبیا بنا کر افق سماوی پر نمودار کرتا ہے اور اپنے محبوب کردگار کی خلافت عطا فرما کر گم گشتگان راہ کو ہدایت ورہنمائی کے لیے ان کے درمیان بھیجتا ہے اور پھر وہ بندہ اپنے رب کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے راہ سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو خدا کی معرفت کراتا ہے اور بارگاہ الٰہی کا ساجد بناتا ہے۔ رب کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور نبی دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی شمع دلوں میں جلاتا ہے اور اپنی پوری زندگی اللہ ورسول کی فرماں برداری اور دین نبی کی خدمت کرتے ہوئے گذار دیتا ہے اور پھر اپنی طبعی عمر کو پہنچ کر مالک حقیقی سے جاملتا ہے جس کی جدائی کا غم زمانہ برداشت نہیں کر پاتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انہیں برگزیدہ بندوں میں ایک نام حضور پیر طریقت رہبر شریعت گل گلزار حیدریت حضرت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری کا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں ایسے کمالات سے ہمکنار فرمایا تھا کہ زمانہ ان کے بلند مرتبہ کو دیکھ کر رشک کرتا تھا اور انہیں ایسی شہرت ونا موری عطا کی گئی تھی کہ جو بھی ان سے منسلک ہو جاتا، عش عش کرتا ہوا نظر آتا اور ان کے دامن سے وابستہ ہو کر اپنی آخرت کا سامان پیدا کرتا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے اخلاق میں کمال کی پاکیزگی ودیعت فرمائی تھی کہ جو بھی ان سے ایک بار ملتا بار بار ملنے کی خواہش کرتا۔ حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ نے افراد سازی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اپنے دامن سے وابستہ ہونے والوں کو صراط مستقیم کی پہچان کرائی اور اللہ کے راہ پر چلنے کا سلیقہ سکھایا۔

حضور نبیل ملت کی خدمت دین پر اگر گفتگو کی جائے تو یہ حقیقت سامنے ابھر کر آتی ہے کہ انھوں نے اللہ ورسول کی رضا کے لیے بے شمار ناداروں کی خفیہ طور پر کفالت کی ہے اور اسے ہر طور پر پوشیدہ رکھا ہے تاکہ ان مہمانان رسول کی دل آزاری نہ ہونے پائے۔ جب حضور نبیل ملت کا آخری وقت آیا اور بستر مرگ پر لیٹے تو انہوں نے اپنے صاحبزادے حضرت علامہ مولانا سید ناہید میاں کو بلا کر فرمایا۔ فلاں فلاں لڑکے یتیم ہیں میں ان کی کفالت کرتا ہوں، اب میرے بعد ان لوگوں کی کفالت آپ کے ذمہ رہے گی۔ وہیں علامہ ناہید میاں نے فرمایا کہ والد محترم خدمت دین کی خاطر شب وروز سفر میں رہتے، ان ساری مشغولیات کے باوجود کہیں بھی کبھی بھی نماز قضا نہیں ہوئی، ہر جگہ نماز کا التزام فرمایا اور مریدین ومتوسلین کو ہمیشہ نماز کی تاکید فرماتے رہے اور اخیر عمر تک اس پر مکمل کاربند رہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کرتے رہے، بالآخر اجل آئی اور ہم عشاق کو داغ مفارقت دے کر اس دار فانی سے دار بقا کی جانب رخصت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ رٰجعون۔

---

(۱) بانی ومہتمم: دارالعلوم سلمانیہ یتیم خانہ، پٹھان ٹولی، دامودر پور، مظفر پور، بہار

مولانا انیس الرحمٰن چشتی (۱)

حضور نبیل ملت اخلاقِ حسنہ کے عظیم پیکر تھے

اس دارِ فانی میں سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے لے کر اب تک نہ جانے کیسے کیسے لوگ آئے لیکن جب ان کی حیاتِ ظاہری کا وقت مکمل ہوا تو وہ یکے بعد دیگرے اس خاکدانِ گیتی سے رخصت ہوتے چلے گئے اور یہ حیات وممات کا فلسفہ عام افراد کی شعور وآگہی سے ہمیشہ بالاتر رہا اور رہے گا بھی کیونکہ مقدس انبیاے کرام ورسولانِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسّلام نے بھی حیاتِ ظاہری کا لبادہ اتار کر موت کے برحق ہونے کی تصدیق فرمائی ہے۔ چہ جائیکہ دیگر افراد کا موت کا مزہ چکھنا ایسا مشکل امر نہیں ہے جو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ لیکن ہر جانے والے کی کیفیت یکساں نہیں ہوتی جو لوگ بارگاہِ خداوندی میں مقرب ہوتے ہیں ان کی شانِ بے نیازی کا کیا پوچھنا! وہ جیسے زمین کے اوپر ہوتے ہیں وصال کے بعد اس سے بہتر حالات میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ الگ سی بات ہے کہ ہم انہیں زیرزمین دفن کر دیتے ہیں لیکن وہ ہمارے حالات کی خبر رکھتے ہیں اگرچہ ہم کو ان کی حقیقت کا علم نہیں ہوتا اور حیات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ؎

مر کے ٹوٹا ہے کہیں سلسلۂ قید حیات
مگر اتنا ہے کہ زنجیر بدل جاتی ہے

جبکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا ؎

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

خانوادۂ حیدریہ کے چشم وچراغ گلِ گلزارِ حیدریت، پیرطریقت، رہبرِ راہِ شریعت، حضرت العلام الحاج الشاہ سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ نے اس گھرانے میں آنکھیں کھولیں جہاں ’’حق ہو‘‘ کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔ والد بزرگوار کا شمار اپنے وقت کے نہایت معتبر مقدس بزرگوں میں ہوا کرتا تھا۔ ابتدا سے ہی آپ نہایت ذہین تھے۔ تعلیمی مرحلہ سے گذرنے کے بعد اپنے والدگرامی کے نقشِ قدم کو اختیار کرتے ہوئے مذہب اسلام کی تبلیغ وترویج کا بیڑا اٹھایا اور ملک کی مختلف ریاستوں کا دورہ کیا اور درجنوں مدارس ومکاتب کی بنیاد ڈالی تاکہ قوم کے بچے تعلیمی میدان میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ اس کے علاوہ سلسلۂ حیدریہ

---

(۱) خطیب وامام: جامع مسجد کیسریا، صحافی: روزنامہ تاثیر، مشرقی چمپارن

کے فروغ کے لیے بہت ساری صعوبتوں کو برداشت کیا اور جہاں جیسی ضرورت ہوتی اسی مناسبت سے اپنا کام کیا۔ اللہ نے زبان میں بلا کی سلاست و روانی عطا فرمائی تھی۔ جب خطاب کرتے تو خاص و عام سبھی نہایت دل جمعی سے سنا کرتے تھے۔ آپ نے سماج و معاشرہ میں پھیلی برائیوں کے سد باب کے لیے اپنے خطاب کا موضوع انہیں بنایا اور ہمیشہ اپنے مریدین و متوسلین کو تاکید کرتے رہے۔ آپ کی گفتگو کا انداز اس قدر شیریں تھا کہ جو بھی آپ سے روبرو ہوتا آپ سے گفتگو کرتا کافی متاثر ہوتا اور آپ کی نصیحت پر عمل پیرا ہوتا اور بھی بہت ساری خوبیاں آپ کے اندر موجود تھیں۔

پابندیٔ شریعت:۔ احکامِ شریعت پر آپ سختی سے عمل کرتے اور اپنے ساتھ رہنے والے افراد کو سختی سے پابندی کرنے کا حکم دیا کرتے۔ صوم و صلوٰۃ اور وظائف و اذکار کی پابندی تو عام بات تھی۔ ۲۰۰۰ء میں کیسریا مڈل اسکول میں منعقدہ ''خواجہ غریب نواز کانفرنس'' کی سرپرستی آپ فرما رہے تھے۔ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ کانفرنس شروع ہوئی۔ اسی درمیان کمیٹی کے افراد نے کانفرنس کی ویڈیوگرافی کرائی، جس کی اطلاع آپ کو ملی تو آپ نے اسٹیج پر جانے سے منع کر دیا اور لاکھ منت و سماجت کے بعد بھی آپ اسٹیج پر نہیں گئے۔ کانفرنس کمیٹی یا مریدین و متوسلین کی ناراضگی کی فکر کیے بغیر آپ اپنے موقف پر سختی سے قائم رہے۔ اس سے بڑی تقویٰ اور پرہیزگاری اور کیا ہو سکتی ہے۔ ناچیز نے بھی بڑے قریب سے حضرت کو دیکھا کیونکہ آپ کی قیام گاہ جناب انظار الحسن خان صاحب نزد جامع مسجد کے یہاں ہوتی تھی اور مسجد کی امامت کی وجہ سے بھی میرا رہنا سہنا وہیں ہوتا تھا۔ کئی محفلوں میں حضرت کے ساتھ شرکت کا موقع ملا اور بارہا آپ کی تقریر سماعت کی۔ کیسریا اور قرب و جوار کی محفلوں سے واپسی جب ہوتی تو اکثر و بیشتر گفتگو کا موقع ملتا، اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے۔ کبھی کبھار مصروفیت کی وجہ سے ملاقات ہونے میں تاخیر ہوتی تو آپ خود میرے متعلق دریافت فرماتے اور بلواتے۔ محفلوں کا نظام الاوقات مجھ سے ہی ترتیب دلواتے۔ جب بھی میری ان سے ملاقات ہوئی انھیں نہایت خلیق و منکسر المزاج پایا۔ ہمیشہ شفقت و الفت کا سلوک کیا، کبھی کبھار تو ایسا ہوتا کہ وہ اپنی علاقائی زبان میں بولتے، جس سے ان کی عاجزی و انکساری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

بہر کیف ناچیز نے یہ تو ضرور دیکھا ہے کہ سلسلۂ حیدریہ کے مریدین جہاں بھی ہیں وہ اپنے موقف و مسلک و مشرب پر نہایت سختی سے عمل پیرا ہیں۔ نبیل ملّت ایک تحریک کا نام ہے، آپ نے ''حیدری کانفرنس'' کی جو بنیاد ڈالی اور ہر سال مختلف مقامات پر منعقد کرانے کی فکر نے صرف سلسلہ کو ہی مضبوط نہیں کیا ہے بلکہ اس علاقہ کی سنیت بھی مضبوط ہوئی ہے۔

نبیل ملّت کی عاجزی:۔ ناچیز ۲۰۱۶ء میں ایک مرتبہ حسن پورہ شریف ڈاکٹر سیّد ناہید بابو سے ملنے کی غرض سے گیا، ملاقات ہوئی۔ اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد پتہ چلا کہ نبیل ملّت بھی گھر پر ہیں تو ملاقات کر لینا مناسب سمجھا۔ اجازت لے کر اندر حجرہ میں گیا، سلام و مصافحہ کے بعد خیر و خیریت دریافت ہوئی۔ آپ کی طبیعت کچھ ناساز بھی تھی، بریں بنا زیادہ دیر ٹھہرنا مناسب نہیں جانا۔ اسی درمیان اذانِ ظہر ہوئی، نمازِ ظہر سے فراغت کے بعد واپس ہونے کی تیاری کرنے لگا جب تک خبر آئی کہ حضرت

بلا رہے ہیں۔ جب اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دسترخوان سجایا گیا ہے اور آپ خود وہاں موجود ہیں۔ یہ دیکھ کر کافی حیرت ہوئی کہ پیر صاحب نے اس ناچیز کے لیے اتنا اہتمام کیا ہے ورنہ خانقاہوں کے پیرانِ عظام تو بڑے بڑے لوگوں کی قدر کرتے ہیں، روپے پیسے والوں کی عزت کرتے ہیں لیکن حضرت کی سنجیدگی وسادگی کو دیکھ کر بڑا متحیر ہوا، آپ نے خود اپنے ہاتھ سے کھانا نکال نکال کر کھلایا، کھانے کے بعد واپسی کی اجازت ملی۔ اس طرح کے معاملات کے پیشِ نظر یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ نبیل ملّت اخلاقِ حسنہ کے عظیم پیکر تھے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ حضرت کی مرقد کو منور بنائے اور موجودہ سجادہ نشین نبیل ملّت کے فرزند ارجمند پیر طریقت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سیّد ناہید احمد حیدر القادری سے مکمل امید ہے کہ حضرت کے باقی ماندہ مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے اور سلسلہ کے سبھی مریدین ومتوسلین کے ساتھ یکساں سلوک کریں گے اور سب کی برابر خبر گیری کرتے رہیں گے۔ ناچیز ہمیشہ آپ کی آواز پر لبیک کہے گا۔ ان شاء اللہ

☆☆☆

مولانا سیّد کلیم احمد حیدری (۱)

حضور نبیل ملّت دریائے فیض

خانوادۂ حیدریہ میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے روشن چراغ کہا جاتا اور اسے علومِ دینیہ سے آراستہ کیا جاتا، ساتھ ہی عصری علوم سے بھی روشناس کرایا جاتا۔ حضرت فخر الاولیا مولانا سیّد وکیل احمد رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تین بچے پیدا ہوئے علی الترتیب سیّد توکیل احمد، سیّد عقیل احمد اور سیّد نبیل احمد نام رکھا گیا۔ منجھلے بیٹے سیّد عقیل احمد کا بچپن میں ہی انتقال ہوگیا۔

بڑے اور چھوٹے بیٹوں کو علومِ ظاہری اور باطنی سے سنوارا گیا۔ وہ تکمیل کے بعد بیعت وخلافت سے مشرف ہوئے۔ مولانا سیّد توکیل احمد صاحب اپنے گھر پر رہ کر تبلیغ دین کا کام انجام دیا اور روحانی علاج ومعالجہ کے ذریعہ خدمت خلق کرتے رہے۔ دوسری طرف مولانا سیّد نبیل احمد علیہ الرحمہ نے ارادت مندوں اور عقیدت کیشوں کے درمیان وعظ ونصیحت کے ذریعہ تبلیغ دین انجام دیے۔

حضرت مولانا سیّد توکیل احمد علیہ الرحمہ کے مرید چند تھے، جب آپ کے پاس کوئی مرید ہونے کے لیے آتا تو اپنے بھائی مولانا سیّد نبیل احمد علیہ الرحمہ کے پاس بھیج دیتے اور کہتے کہ جاؤ وہیں مرید ہوجاؤ، وہ مریدوں کے یہاں جاتے ہیں ہم کہیں نہیں جاتے۔ بہتر ہے تم ان سے ہوجاؤ۔ مولانا سیّد توکیل احمد علیہ الرحمہ ۲۳؍ جنوری ۲۰۲۱ء کو پونے دس بجے دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔

حضرت مولانا سیّد نبیل احمد علیہ الرحمہ ضعیفی میں بھی سخت علالت کے باوجود سفر کرتے رہے۔ عقیدت مندوں کو اپنے فیض سے نوازتے رہے۔ اخیر عمر میں لمبی علالت کے بعد ہاسپٹل سے گھر تشریف لا رہے تھے کہ راستے ہی میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ حضرت کے بہت سارے خلفا ہیں۔ حضرت کی علمی صلاحیت اور زورِ بیان بہت زبردست تھا۔ آپ نے دینی ادارے بھی قائم کیے۔ آپ کی دینی خدمات کو جتنا سراہا جائے کم ہے۔ اس دور میں خانقاہ حیدریہ کے روشن چراغ تھے۔ آپ کے فیض سے ارادت مند فیض یاب ہوتے ہیں۔ آپ کے جسدِ خاکی کو آپ کے والد ماجد فخر الاولیا علیہ الرحمہ کے مزار کے بغل میں سپردِ خاک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی تربت پر اپنے خصوصی کرم کی بارش برسائے آمین۔

☆☆☆

---

(۱) حسن پورہ شریف، سیوان

الحاج قاضی گلزار احمد(۱)

حضور نبیل ملّت: ایک زندہ جاوید شخصیت

حمد باری تعالیٰ اور اس کے محبوب افضل واعلیٰ پر درود وسلام کے بعد واضح ہو کہ مقربان بارگاہ الٰہی کے احوال زندگی کا بیان کرنا رحمت الٰہی کے نزول کا باعث اور حفاظت ایمان کی ضمانت ہونے کے ساتھ تمام مومنوں کے لیے بیش بہا متاع آخرت ہے اور پیران طریقت کے ایمان افروز تذکرے مریدان باوفا و جملہ عقیدت مندوں کے لیے حصول فیضان کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ تذکرۂ اولیا واتقیاوہ مشک جناں ہے جس سے مشام جاں معطر ہوجاتا ہے۔ بس بلا تمہید ناظرین باتمکین کے حضور ایک عارف باللہ حضرت نبیل ملت علیہ الرحمہ کے گوشہ ہائے حیات پر مشتمل اپنی عقیدتوں کا ارمغان محبت پیش کرنے کی جسارت پر سعادت حاصل کرتا ہوں تاکہ عوام وخواص کو ان کے احوال سے معرفت وآگہی حاصل ہو اور فدوی کے ساتھ شیدائیان نبیل ملت علیہ الرحمہ کو اس ذکر خیر سے روحانی فیضان حاصل ہو۔

رہبر راہ طریقت، آفتاب جہان علم وحکمت، ماہتاب چرخ رشد وہدایت، قاطع کفر وضلالت، شمع بزم عشاق رسالت، گل باغ ولایت، قائد اہلسنّت، مفکر اسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ ایک حق گو وحق شناس مرد مومن عزم واستقلال کی تابندہ تصویر، عظمت وکردار کے جبل عظیم، مصلحت کوشی سے دور ایک مرد درویش، خلوص وللّٰہیت کے مجسمہ، علم آگہی کے پیکر، دینی وعصری علوم کے تاجور، ناموس رسالت پر جاں لٹانے والے مرد مجاہد، کارواں کے بے مثال رہنما وسالار قافلہ ۱۹؍دسمبر ۱۹۴۰ء بروز دوشنبہ صوبہ بہار کے ضلع سیوان میں واقع مشہور ومعروف قصبہ ”حسن پورہ شریف“ میں حضور تارک السلطنت مخدوم سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ علیہ الرحمہ حسینی کاظمی سید السادات کے معروف چشتی حیدری علمی خانوادہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت نبیل ملت علیہ الرحمہ انتہائی خلیق، سادگی پسند، اخوت وہمدردی، حلم وبردباری، زہد وقناعت، تسلیم ورضا، صبر وشکر کے پیکر اتم تھے اور اسلاف کرام کی صورت وسیرت اور اخلاق نبویہ کے آئینہ دار تھے۔

مومنین کے جنازوں میں شریک ہوکر ان کے مجالس ایصال ثواب میں شرکت کی غرض سے پیدل چل کر بخشش ومغفرت کی دعا میں شریک ہوتے۔ مریضوں کی عیادت فرماتے اور کسی بھی مریض کی آمد پر بڑی توجہ کے ساتھ اس کے لیے دعائے شفا فرماتے، نعمت مولیٰ پر شکر ادا کرتے اور تمام مشکلات، صبر آزما حالات میں صبر وتوکل فرماتے آپ کی ذات میں اس طرح کی بہت ساری خصوصیات تھیں، جن کے بیان کے لئے دفتر درکار ہے۔ والد گرامی سید وکیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کی آغوش تربیت میں پرورش پائی اور جد امجد سید غلام حیدر احمدی علیہ الرحمہ سے منتقل ہونے والے موروثی ترکہ علم شریعت وطریقت کے حامل وامین بن کر ملک کی نامور تعلیم گاہ سے عصری علوم کی سند حاصل کی اور دینی اسلامی درسگاہ سے ممتاز نمبر سے پاس ہوکر

---

(۱) صدر: مدرسہ اہل سنت حنفیہ بحر العلوم، مئوناتھ بھنجن

دستار فضیلت حاصل کی اور دینی و عصری علوم کے بحر ناپیدا کنار بن گئے۔

مختلف ممالک میں تبلیغی خدمات انجام دیں اور درجنوں مدارس قائم کیے اور اپنی تمام عمر عزیز کو علوم دینیہ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ آپ کی عادات و اطوار میں صبر و تلطف کے ساتھ ہر شخص کو اس کی حیثیت کے اعتبار سے عزت افزائی، مہمان نوازی، سخاوت و فیاضی، بڑوں کی تعظیم، چھوٹوں پر شفقت، ارباب حقوق کی رعایت، احباب کے ساتھ سلام میں سبقت، گفتار میں نرمی اور ملائمت، اپنی ہر ادا میں کتاب و سنت کی موافقت، چاہے خلوت ہو یا جلوت بلاشبہ مرشد برحق حضرت علامہ سید نبیل احمد علیہ الرحمہ کی ذات ایک قابل فخر اور جامع فضیلت ہے۔

ہر حال میں آداب سنت کو ملحوظ خاطر رکھنا اور خلاف شرع امور سے اجتناب کرنا اس دور پرفتن میں آپ کا وہ خصوصی وصف تھا جو دور حاضر میں آپ کی شخصیت کو ممتاز و متفخر بناتا ہے۔ آپ اپنے دور کے ایک ایسے بے باک خطیب تھے جو اغیار کی ملامت کے خوف سے بے نیاز ہو کر اہل سنت و جماعت کے عقائد و اعمال اور ارباب تصوف کے وظائف پر سیر حاصل بحث فرماتے تھے اور دنداں شکن دلائل قاہرہ کے ذریعہ ملحدوں، بدعقیدوں کی تردید فرماتے۔ عظمت و ناموس رسالت پر بڑی نازک خیالی اور برجستگی کے ساتھ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے استدلال فرماتے تھے اور انتہائی صاف و شفاف دلیل لاکر اپنے تمام سامعین کو مسرور کرتے تھے اور گستاخان رسالت کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے تھے اور دلائل عقلیہ سے اپنے مضامین کو شائستہ حسین اسلوب میں آراستہ فرماتے تھے جو علما کے ساتھ کم علم اشخاص کے لیے بھی بلا تکلف منزل مقصود تک پہنچانے میں معاون و مددگار ہوتے۔ بالآخر نصف صدی پر محیط گلشن حیدری کا یہ شگفتہ پھول چرخ علم و ادب پر آفتاب علم شریعت و ماہتاب تصوف و معرفت بن کر ظلمت کدۂ ارضی پر ایمان و عرفان کی روشنی اور خوشبو بکھیرتا رہا اور مؤرخہ ۲۵ رنومبر ۲۰۱۹ء کو اپنے بے شمار تلامذہ و خلفا کو اپنے باقی ماندہ مشن کی تکمیل کے لیے نیابت جمیلہ عطا فرما کر اس جہان فانی سے دار البقا کی طرف رحلت فرما گئے۔

بجھا چراغ اٹھی بزم رو رہا ہے دل   وہ چل بسے جنھیں عادت تھی مسکرانے کی

ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے وفا شعار، جفاکش، جاں نثار مریدین و متوسلین آپ کی تعلیمات کے امین خلفا و فرزندان بالخصوص حضرت علامہ الحاج الشاہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب پر مشتمل کاروان محبت احیاے سنت فروغ مسلک اعلیٰ حضرت کو اپنا ہدف بنا کر محبوب دو عالم کی شاہراہ محبت پر بنفس نفیس چلنے اور پوری عوام اہل سنت کو چلانے کے لیے سرگرم عمل رہے گا جس سے شریعت و طریقت کی ترویج و اشاعت ہوتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کے درجات و مراتب کو آخرت میں بلند سے بلند تر فرمائے جس ذات بابرکات نے تصوف و طریقت، علوم شریعت کی پاسبانی بڑی جرأت و دلیری کے ساتھ نفس اخیر تک فرمائی اور تا حیات مسلک اعلیٰ حضرت کی ترجمانی و نگہبانی کا فریضہ انجام دیا، رب جلیل ان خدمات جلیلہ پر حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کو اجر جزیل عطا فرمائے اور آپ کی تربت نوری پر حشر تک باران رحمت کی تنزیل فرمائے۔

☆☆☆

شہزادۂ نبیل ملت، سید شاہد احمد حیدری، ایم اے (علیگ) (۱)

والدی مرشدی رحمت الٰہی کے آغوش میں

عصر حاضر میں امت مسلمہ اعتقادی اور اخلاقی میدان میں اپنی بقا کے لیے تاریخ کی ایک مشکل جنگ سے لڑ رہی ہے، ایک طرف نوجوان نسل کے عقیدہ وایمان کو متزلزل کرنے کی منظم بنیادوں پر متعدد فتنے دام ہم رنگ بچھائے ہوئے ہیں تو دوسری طرف مغربی تہذیب برقی اور ورقی ذرائع ابلاغ کے ذریعے نئی نسل کے قلب ونظر سے شرم وحیا اور اخلاقی اقدار کو بہت دور کر دینا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخیوں کے ذریعہ اصل اسلام وایمان کو متزلزل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

حالات کی ان تیز ہواؤں کے سامنے اسلاف کے اخلاص، تقویٰ وطہارت اور ان کی جرأت وہمت کے پیکر ہمارے وہ بزرگ سینہ سپر ہیں جو اب بالکل تھوڑے رہ گئے ہیں۔ انہیں شخصیات میں سے ایک عظیم شخصیت والدی مرشدی حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کی ہے۔ جن کا دار آخرت کی طرف رحلت کرنا ایک عظیم سانحہ ہے۔ خدائے تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار وتجلیات کی بارشیں برسائے اور ان کے روشن کئے ہوئے چراغوں کو دیر تک منور رکھے۔

اٹھتے جاتے ہیں میری بزم سے سب اہل نظر
گھٹتے جاتے ہیں میرے دل کو بڑھانے والے

ایسے ہی سراپا اخلاص، پیکر تقویٰ وطہارت اور قدسی نفوس حضرات کے دم قدم سے نوجوان علما کے لہو کو ایمانی حرارت میسر ہے، انہیں بزرگوں کے فیض کا کرشمہ ہے کہ آج گھر گھر میں علم دین کی شمعیں روشن ہیں۔

حضور والدی مرشدی علیہ الرحمہ نے زندگی کی بازی جیت کر فزت برب الکعبہ کا نعرہ مستانہ بلند کرتے ہوئے سرخرو ہوکر رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور آپ نے اپنے بعد والوں کو زبان حال سے بتا دیا کہ زندگی جیسی نعمت کو خدمت دین کے لیے صرف کر کے ہی قیمتی بنایا جا سکتا ہے۔ علم کے اجالے بانٹ کر ہی قبر میں روشنی کا سامان کیا جا سکتا ہے۔

حضور والدی مرشدی علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات طیبہ کا ورق پلٹ کر دیکھیں تو استقامت کا ایک کوہ گراں نظر آئے گا۔ آپ کے استقامت کی عظمت سے کون واقف نہیں۔ جب آپ کی عمر چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی، آپ بغدادی قاعدہ

---

(۱) کاشانۂ نبیل، حسن پورہ شریف، سیوان

لے کر دادا حضور فخر اولیا علامہ سید وکیل احمد حیدری علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اس وقت دادا حضور نے اپنے دونوں چھوٹے بھائی علامہ سید جلیل احمد حیدری و علامہ سید کفیل احمد حیدری علیہما الرحمہ کو بلایا اور دیگر مشائخ حیدریہ کی موجودگی میں آپ کی بسم اللہ خوانی کی گئی۔

بعدہٗ اعلیٰ تعلیم کا حصول آپ نے ہندوستان کی متعدد جگہوں سے فرمائی، اس کے بعد دادا حضور کے سایۂ شفقت میں علم تصوف کی تکمیل فرمائی، دیکھتے دیکھتے دادا حضور ۳۱؍دسمبر ۱۹۷۲ء کو اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ چونکہ دادا حضور علیہ الرحمہ نے آپ کو اپنی حیات طیبہ میں ہی اپنی جانشینی عطا کر دی تھی، اس لیے آپ ۱؍جنوری ۱۹۷۳ء سے لے کر ۲۰۱۹ء تک خانقاہ خانقاہ عالیہ حیدریہ کے مسند سجادگی کی زینت بنے رہے۔ اخیر وقت میں نقاہت نے آپ کو اس قدر جکڑ لیا تھا کہ ۲۷؍ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۵؍نومبر ۲۰۱۹ء بروز پیر شب ۹ بج کر ۵۰ منٹ پر ہم بھائیوں کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اعزہ واقارب، محبین ومعتقدین کو یتیم کر گئے اور ہمیں روتا بلکتا چھوڑ گئے۔

حضور والدی مرشدی کی زندگی کا ہر ایک پہلو نگاہوں کے سامنے گردش کر رہا ہے۔ انہوں نے نمود ونمائش، ناموری، شہرت اور جاہ طلبی کی آلائشوں سے پاک ایک پاکیزہ صاف ستھری زندگی کو پا لیا تھا۔ والدی مرشدی کی پاکیزہ زندگی کے شب وروز شعوری طور پر قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بسر ہوئے، اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور خصوصیت کے ساتھ برادر کبیر حضرت علامہ الحاج الشاہ ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری مدظلہ العالی والنورانی کے بازوئے مبارک میں وہ استحکام عطا فرمائے کہ آپ کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

شہزادۂ نبیل ملت، سید خالد احمد حیدری (۱)

اباحضور: یکتاے روزگار

اس دنیاے رنگ و بو میں بے شمار فقید المثال اور عبقری شخصیتوں نے جنم لیا اور تاحین حیات اپنے اسلاف سے حاصل شدہ میراث کو دوسروں تک پہچانے میں کوشاں رہے اور پاے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دی، مومنانہ فہم وفراست اور بے نظیر دینی خدمات کی چہار دانگ عالم میں لازوال شہرت حاصل کی، خلوص وللٰہیت ، وفا شعاری، تواضع وانکساری اور اسی طرح دوسری صفات نے انہیں عام انسانوں سے قدآور اور بلند تر بنا دیا۔ انہیں عظیم اور یکتاے روزگار شخصیتوں میں میرے اباحضور حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات بھی شامل ہے۔

اس دار فانی میں آئے دن لاکھوں اموات واقع ہوتی ہیں اور بے شمار جنازے اٹھتے ہیں مگر ان اموات میں کچھ موتیں وہ ہوتی ہیں جن پر زمانہ رشک کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے کہ اے کاش ایسی موت ہمیں بھی عطا ہو۔

میرے اباحضور علم وحکمت کے وہ آفتاب تھے جو نصف صدی سے زائد علوم وفنون اور حکمت ودانائی کے جواہر لٹاتے رہے۔ عالم باعمل کے جو فضائل قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں، ان کے آپ سچے مصداق تھے۔ ارشاد رسول ہے: **من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین**۔ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔

میرے اباحضور کی حیات طیبہ پہ نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کی زندگی کا ہر ایک پہلو عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مزین تھا۔

میرے اباحضور کے ارتحال سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کی بھرپائی نہایت ہی مشکل ہے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میرے اباحضور کے روضۂ انور پر رحمت ونور کی بارش برسائے اور ان کے فیضان سے امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مالا مال فرمائے۔ **آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**

☆☆☆

---

(۱) کاشانۂ نبیل، حسن پورہ شریف، سیوان

شہزادۂ نبیل ملت، سید راشد احمد حیدری (۱)

حضور والدی مرشدی شفقت و مروت کے پیکر

خداوند قدوس جل جلالہ نے اس خاک دان گیتی پر ایسی نابغۂ روزگار اور عبقری شخصیتوں کو پیدا فرمایا جنہوں نے اپنے علم و حکمت، خداداد صلاحیت و ذہانت، تقوی و طہارت اور زہد و قناعت سے ایک جہاں کو فیض یاب فرمایا اور زندگی کے ہر ہر موڑ پر مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی، ان کا قلب خوف خداوندی اور محبت رسول سے لبریز تھا۔ ان کی زندگی کے لمحات قرآن و سنت کی تبلیغ و دعوت اور دین اسلام کی نشر و اشاعت میں صرف ہوئے۔ ان کی زندگی خدمت خلق اور خدمت دین متین کے لیے وقف تھی۔ ایسی عظیم صفات کی حامل اور ایک عظیم ہستی حضور والدی مرشدی علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات مبارک تھی، بڑے بڑے صاحبان فضل و کمال علمائے کرام، مفتیان عظام، محققین و مدبرین اور دانشوران قوم و ملت کی ایک بڑی تعداد آپ کے خلفا و تلامذہ کی فہرست میں شامل ہے۔

آپ کی پوری زندگی تقویٰ اور پرہیزگاری، شریعت مصطفی و سنت رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام کی پابندی سے آراستہ و پیراستہ تھی، آپ کے تقویٰ و پرہیزگاری کی شان بڑی بلند و بالا تھی، آپ کا باطن خوف خداوندی، خشیت ربانی اور پرہیزگاری کے نور سے معمور تھا۔ آپ کے زمانے میں بے شمار ماہرین فکر و فن پیدا ہوئے جو مختلف علوم و فنون میں ید طولیٰ رکھتے تھے لیکن آپ کا بھی علم ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر تھا، اسی لیے اکابر علما کرام کے دلوں میں آپ کے لیے بے پناہ عزت و محبت تھی۔ آپ نے اپنی تبلیغ دین اور پاکیزہ خطاب کے ذریعہ ایک عالم کو مستفیض فرمایا اور علم و آگہی کا اجالا پھیلا کر جہالت اور تاریکی کو دور فرمایا۔ خالق کونین والدی مرشدی کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے فیضان سے غلامان نبیلی و امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مالامال فرمائے۔ آمین ثم آمین، **بجاہ سید المرسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**

☆☆☆

---

(۱) کاشانۂ نبیل، حسن پورہ شریف، سیوان

نبیرۂ حضور نبیل ملت، انجینئر سید عاطف احمد حیدری (۱)

آہ! دادا ابا

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

وہ ایک زندہ دل انسان تھے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر زندگی کا ہر ایک لمحہ گزار دیا، اپنی زندگی کے بیشتر اوقات دین اسلام کی تبلیغ واشاعت میں گذار دیا اور زیادہ اوقات اپنے گھر اپنے اہل وعیال سے دور کسی بستی، کسی کوچے، جہاں دین اسلام کو جاننے والے کم ہوئے، ایسے بیابانوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کی، اسلام کا چراغ روشن کیا۔

جب میں چھوٹا تھا میرے دادا ابا تبلیغ دین سے گھر آتے تھے تو اکثر مجھے اپنے ساتھ آس پاس میں دعوت وتبلیغ کے بیان میں لے جایا کرتے۔ نماز کے اوقات میں مسجدوں میں اپنی گود میں اٹھا کر لے جاتے۔ ہمارے گھروں میں علم کی شمع روشن کی کہ ان کے فیوض وبرکات سے بچے تو بچے گھر کی بچیاں بھی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہوئیں۔ گھر کی بیٹیوں کے لیے ان کی الگ ہی شفقت ومحبت تھی۔ بڑے ہونے کے ناطے مجھے ان کی زیادہ قربت حاصل ہوئی۔ اکثر وبیشتر کہا کرتے کہ میں تم بچوں کو سب سے منفرد دیکھنا چاہتا ہوں کیوں کہ تم میرے پوتے ہو۔ مجھے اپنے دور طالب علمی کے قصے سنایا کرتے تھے۔ یوں تو ان کا بیشتر اوقات گھر سے باہر تبلیغ دین میں گزرا مگر جن لمحوں میں وہ ہمارے ساتھ رہے وہ ابھی بھی آنکھوں کے سامنے گردش کر رہے ہیں میرے ذہن میں آج بھی وہ باتیں رہتی ہیں اور میں نے پوچھا بھی دادا ابا سے کہ آخر کیوں مگر وہ چہرے کی مسکراہٹ اور سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ دیتے۔ میں خاموش ہو جاتا۔

میں نے اپنی ابتدائی تعلیم بھی گھر سے دور رہ کر حاصل کی۔ میں دیکھتا جب عید کا وقت آتا مجھے گھر لے کر چلے آتے۔ عید پر گھر والوں کے ساتھ رہ کر خوشی کا اندازہ شاید ہی بیان ہو سکے کیونکہ میں دیکھتا عید کے وقت لوگ پردیس سے اپنے گھر والوں کے پاس آ جاتے۔ ایک ماں کے پاس اس کا بیٹا، بیوی کے پاس اس کا خاوند، بچوں کے پاس اس کے باپ، عید کی خوشیاں بانٹتے مگر واہ میرے دادا ابا! قربان جاؤں آپ کی دین کی محبت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی پر جو کہ ۲۹ر دن کا مکمل روزہ ہم گھر والوں کے ساتھ رکھتے اور جب عید کی خوشی کا وقت آتا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کے لیے نکل جاتے۔ جب بھی وہ گھر آئے تو ان سے گھر کی رونق دوبالا ہو جاتی۔ گھر والوں میں ایک الگ سی خوشی رہتی جہاں بھی رہتے

---

(۱) کاشانہ نبیل، حسن پورہ شریف، سیوان

لوگوں کا ہجوم ساتھ رہتا۔ چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی، اپنے اوپر کی پریشانی کبھی ظاہر نہیں ہونے دی۔ اخیر وقت تک میں ان کے ساتھ رہا۔ کبھی بھی زبان سے کوئی بات تکلیف کی نہیں نکلتی کہ مجھے کوئی تکلیف ہے۔ ہاسپیٹل میں ڈاکٹر نصیحت کرتے اور جب کسی پریشانی کے متعلق پوچھتے تو میری طرف نظر کرتے اور مسکرا دیتے۔

میں نے دیکھا کہ جب بھی کوئی پریشانی کے عالم میں آپ کے پاس آتا اور اپنی پریشانی کو بیان کرتا تو نہایت ہی شفقت و محبت سے سمجھاتے، زندگی کے وہ رخ دکھا دیتے جہاں تک ہماری نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں اور واقعی کچھ وقت کے بعد لوگوں کو ان کی پریشانی بے معنی لگنے لگتی۔

اخیر عمر میں مرض بخار میں مبتلا ہو گئے اور چند ماہ علیل رہ کر خالق حقیقی سے جا ملے، ان کے جنازہ میں ایک دنیا امنڈ آئی تھی۔ سب کے سب زار و قطار رو رہے تھے، وہ لوگ بھی جن سے گھر والے ناواقف تھے، کوئی کہتا وہ میرے بچوں کو مفت تعلیم دلاتے تھے۔ کوئی کہتا کہ ہمارا ماہانہ خرچ اٹھاتے تھے، کوئی کہتا میرے بابا کی طرح تھے۔ غرض کہ ہر ایک ان کی تعریف میں رطب اللسان تھا اور ہم گھر والوں کا برا حال تھا۔ یقین نہیں آتا کہ وہ چلے گئے، ان کے ساتھ گزرے ہوئے قیمتی لمحات اور ان کی یادیں میرے ساتھ ہمیشہ رہیں گی۔ اللہ میرے دادا ابا کو فردوس بریں میں ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆

ڈاکٹر سید شکیل احمد(۱)

ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے

دوحہ کی وزارت داخلہ میں برسر ملازمت آنے کے بعد میں پہلی چھٹی پر وطن لوٹا تھا۔ حالانکہ ضابطے کے مطابق ابھی دو ماہ کے بعد ہی میری چھٹی بنتی تھی تاہم اس عجلت کی وجہ پیر طریقت نانا حضور حضرت مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری کی طبیعت کی مستقل ناسازگاری کے پیش نظر ان کی عیادت اور مزاج پرسی تھی۔ میں ۴؍نومبر ۲۰۱۹ء کو کولکاتا پہنچا اور پھر وہاں چند روز قیام کے بعد جیسے ہی ''حسن پورہ شریف'' جانے کا ارادہ کیا خبر یہ ملی کہ آپ کو پٹنہ کے پارس اسپتال میں داخل کردیا گیا ہے جہاں ان کا علاج چل رہا ہے۔ ساری ہی طبی جانچیں صحیح ہیں مگر صرف بخار ہے جو لگاتار لاحق رہتا ہے اور آپ نے کھانا پینا تقریبا چھوڑ دیا ہے۔ سیال چیزیں ہی بمشکل تمام کھاتے ہیں۔ یہ بھی خوش کن اطلاع فراہم کی جارہی تھی کہ صحت میں بہتری کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔

جب میں ''حسن پورہ'' پہنچا تو خالد بابو (سید خالد احمد حیدری) سے یہ طے پایا کہ کل پٹنہ چلنا ہے اور نانا حضور سے ملاقات کرنی ہے اور اس کے لیے میں نے گاڑی بھی بک کرلی تھی مگر شام کو یہ اطلاع ملی کہ آپ کو ہسپتال سے ریلیز کردیا گیا ہے اور کل وہ خود گھر آرہے ہیں۔ اس بات کی خوشی ہوئی کہ چلو گھر کے پرسکون ماحول میں دیدار نصیب ہوگا اور ڈھیروں دعائیں لی جائیں گی۔ لیکن ایک انجانا سا خوف اور نادیدہ سی کسک کا بھی احساس دستک دے رہا تھا جیسے کوئی غیر متوقع امر اپنی منحوس آمد کا احساس دلا رہا ہو۔ خالد کا بار بار مجھ سے یہ پوچھنا کہ بھیا ابا ٹھیک تو ہو جائیں گے نہ مجھے اور اندر سے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔ خالد کے چہرے پر ایک گہری اداسی اور آنکھوں میں اضطراب کی لکیریں صاف دکھ رہی تھیں۔

آخر کار ۲۵؍نومبر کی وہ رات بھی آئی اور علم وعمل کے ایک روشن آفتاب کے ڈوبنے کا اعلان کردیا۔ تقریباً رات کے ساڑھے دس بج رہے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سید ایاز احمد نے کولکاتا سے مجھے فون کیا اور بڑی ہی بے چینی بھرے لہجے میں سوال کیا نانا حضور کا وصال ہوگیا ہے کیا؟ میں نے بڑی ہی برہمی سے جواب دیا کہ کون یہ سب جھوٹی خبریں پھیلا رہا ہے آپ تو پٹنہ سے چل پڑے ہیں اور کچھ دیر میں گھر پہنچنے والے ہیں۔ ایاز نے کہا کہ نہیں فیس بک پر یہ خبر گردش کر رہی ہے اور حیدری گروپ میں بھی اعلان نشر ہو رہا ہے کہ مرشد برحق حضور سید نبیل احمد حیدر القادری کا وصال ہوگیا ہے۔ یہ جملہ نوک سناں کی طرح دل میں اتر گیا اور طبیعت ایک دم سے بجھ سی گئی۔ دور دور تک گہرے کالے سایوں کا ایک ہجوم نگاہوں پر جال سا بننے لگا جیسے روشنی

---

(۱) دوحہ (قطر)

میں ڈوبی ہوئی دنیا کے سر سے کسی نے اچانک چاند وسورج کا وجود مٹا دیا ہو اور پوری کائنات پر تاریک وسیاہ چادر تان دی گئی ہو۔ دل تو اپنی جگہ پر تھا ہی نہیں اور یقین وعدم یقین کی صورت حال ہنوز برقرار تھی۔ میں نے اس ڈر کو مٹانے کے لیے پہلے سید شاہد احمد پھر صاحب سجادہ ڈاکٹر مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری سے کئی بار موبائل پر رابطے کی کوشش کی، گھنٹی تو دونوں صاحبان کے موبائل پر بجی پر کوئی جواب نہیں ملا۔ پھر میں نے سید عاطف احمد کے موبائل پر کئی کالیں لگائیں ان کی جانب سے بھی جواب نہیں ملا۔ دل ودماغ میں پہلے سے چل رہی آندھی مزید تیز ہوگئی تبھی عاطف کا فون آیا اور اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ چچا دادا ابّا نہیں رہے اور پھر فون منقطع ہوگیا۔ میں اچھی طرح جان رہا تھا کہ بچے نے کتنی ہمت اور ضبط کے ساتھ یہ جملہ ادا کیا ہوگا اور جب احساس ہوا ہوگا کہ میں نے کیا کہہ دیا تو پھر جذبات پر قابو نہ رکھ سکا ہوگا۔ آج تک ۲۵ رنومبر کی رات کا وہ پردرد منظر آنکھوں کے پردے پر جلتا بجھتا رہتا ہے۔

ایمبولینس کے پہنچتے ہی جو آنسوؤں اور آہوں کا سلسلہ شروع ہوا وہ کسی صورت رکنے پر آمادہ نہیں تھا اور اسے روکنا بھی مشکل تھا۔ پورا کنبہ مرد، عورت جوان، بچے اور بوڑھے سبھی آنسوؤں کا نذرانہ لٹا رہے تھے اور ان کے اشکوں میں ان کے دل صد پارہ کے ٹکڑے صاف نمایاں تھے۔ عاکف، عیان، حذیفہ، رامش، حضور نبیل ملت کے جسد ساکت کے پیروں تلے بیٹھے ایسے رو رہے تھے گویا اپنے آنسوؤں سے اپنے دادا ابّا کو اٹھا کے ہی دم لیں گے۔ میں نے زندگی میں اب تک ایسا نظارہ نہیں دیکھا تھا کہ ایک نہیں بلکہ تین نسلیں بیک وقت سوگواری میں نوحہ کناں ہوں۔ صاحب سجادہ ڈاکٹر مولانا سید ناہید احمد حیدر القادری بھائیوں سمیت پورے کنبے کو اپنے بازوؤں میں سمیٹے ان کے لہو رنگ اشکوں پر صبر اور مشیت الٰہی کے روبرو سرنگوئی کی تلقین کر رہے تھے۔

حضور نبیل ملت سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کی اس ناگہانی رخصت سے پوری امت کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ آپ اپنی ذات میں ایک انجمن اور مدرسہ تھے۔ میں نے انھیں اونچی آواز میں بات کرتے نہ دیکھا، نہ سنا۔ چھوٹے بڑے سب کے ساتھ نرم روئی ان کا شیوہ وشعار تھا۔ حضرت کی ایک سب سے بڑی خوبی ان کا اخلاقی جوہر تھا۔

بزرگان دین کی زندگیاں بڑی سادہ اور مقصدی ہوتی ہیں۔ دکھاوا اور طمطراق سے گریز اور عجز وانکسار سے لبریز نبیل ملت حضرت علامہ مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کی شخصیت بھی بزرگان دین اور اسلاف وصالحین کا نمونہ تھی۔ پوری دنیا میں ان کے قدرداں اور فیض یافتگان موجود ہیں اور سبھی آپ کے قدموں پر اپنا دل رکھنے کی طلب وتمنا رکھتے ہیں۔ آپ کی خاکساری ان کی عقیدت کو سراہتی تو ضرور تھی مگر کسی صورت میں بھی ان خدمات کے لیے تیار وآمادہ نہیں ہوتی تھی جن کو آج کل کے پیران حرم اپنا طرۂ امتیاز سمجھتے ہیں۔ شرعی حدود وقیود کی پابندی کے اعتبار سے شمشیر برہنہ تھے۔ کچھ ہوجائے اگر ذرہ برابر بھی کسی امر میں شرعی حد کی اندیکھی کا شبہ ہو تو زمانہ ایک طرف اور آپ ایک طرف نظر آتے تھے۔

اس ضمن میں مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ رمضان کے چاند کے حوالے سے ایک بار کسی نے ادھر ادھر کی خبروں کو آپ

کے سامنے پیش کر آپ سے تائید چاہی تو آپ نے برجستہ کہا کہ میں تو شریعت محمدی کا پابند ہوں اور جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی نزاکتیں اور پابندیاں ہیں انھیں ابدی اور اٹل مانتا ہوں بغیر شرعی شہادت کے لوگوں کی کوئی بات مجھ پر کوئی اثر ڈالنے والی نہیں ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب رویت ہلال کی شرعی شہادت موصول ہوئی تب آپ نے صاد کیا۔ حضور نبیل ملت نے خانقاہ حیدریہ، حسن پورہ شریف کے بزرگوں کی میراث کے تحفظ، توسیع اور تبلیغ کی ذمہ داری انہوں نے بہت ہی ایمانداری اور خلوص کے ساتھ انجام دی ہے۔ مخدوم سید غلام حیدر علیہ الرحمۃ والرضوان بانی خانقاہ عالیہ حیدریہ نے اس خانقاہ کی بنا دین حنیف کی صحیح نہج پر ڈالی تھی۔ انھیں عشق آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد سے اٹوٹ لگاؤ تھا، اسی محورِ دین و ایمان اور مرکزِ قوت سے امت محمدیہ کو لگاتار جوڑے رکھنا ہی خانقاہ عالیہ حیدریہ کا مقصد تھا اور آج بھی خانقاہ عالیہ حیدریہ کا یہی نصب العین ہے اور اس کی ساری سرگرمیاں اسی کے گرد گھومتی ہیں۔

حضور نبیل ملت کی اسی عظیم ولاثانی نصب العین کی جانب امت کو متوجہ کرنے میں اپنی زندگی صرف کی ہے۔ آپ اکثر وفور جذبات میں فرماتے ؎

بہ مصطفی برسا خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبیست

حضور نبیل ملت اکثر اپنے وعظ کے دوران یہ فرماتے کہ اگر آج بھی مسلمان ذکر اللہ اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اولیاء اللہ کے تذکرہ کو تازہ کرلیں اور اپنی زندگیوں میں ان مقدس ہستیوں کی تعلیمات پر صحیح طریقے سے عمل کریں تو پورے معاشرہ میں صالح انقلاب آسکتا ہے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ آپ نے عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، پیروئ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اور عظمت اولیا کا درس ایک نسل کو ازبر کرانے میں پوری طرح کامیاب رہے۔

اللہ والوں کی زندگی سادہ اور ان کی شان بڑی نرالی ہوتی ہے۔ آپ صرف قرآن کے ہی قاری نہیں تھے بلکہ تلاوت الوجود بھی آپ کا شعار وشیوہ تھا۔ قرآن کی روشنی کو قلب میں اتار کر اس سے ظاہر و باطن کو مزین کرنا بغیر تلاوتِ وجود اور محاسبۂ ذات کے ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ نے بڑی ہی خاموشی سے سلوک وطریقت کی راہیں طے کیں اور ایک ایسی بلندی پر خود کو پہنچایا جہاں پہنچنے کی سند صرف رضائے الٰہی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ آپ نے بہت سے دینی مدارس قائم کیے اور اس کے پیچھے بھی آپ کی علمی سوچ اور اشاعتِ دین کی ہمہ وقت کوشش وکاوش کا جذبہ شامل تھا۔ بہت سے نادار اور غریب گھروں کے طلبا کی بے لوث معاونت کرکے ان کی زندگیاں سنوار دیں اور انھیں دین کا عالم وناشر بنا دیا۔

اصل میں نانا حضور علیہ الرحمہ کی ذات دین دوستی وخدا پرستی کا استعارہ تھی۔ جس محاذ پر کھڑے ہوگئے اسے فتح کرکے ہی دم لیا۔ آج اہلِ سنت وجماعت کی ''سیوان'' اور قرب وجوار میں روز افزوں پھیلتی ہوئی روشنی میں خانقاہِ عالیہ حیدریہ کے عظیم

سپوت حضرت مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری کی شبانہ روز محنت کا بڑا دخل ہے۔ آپ کی ہمہ گیر شخصیت کی جہاں گیری اور ہمہ گیر مقبولیت کا راز تو اس دن کھلا جب آپ کے جسدِ اطہر کو کاندھا دینے اور آپ کے آخری دیدار کے لیے ’’حسن پورہ شریف‘‘ میں عوام وخواص کا ہجوم امنڈ پڑا۔ انسانی سروں کا ایسا وسیع سیلاب اور وفورِ جذبات کا ایسا منظر کم از کم میں نے اب تک نہیں دیکھا تھا۔ ڈھیڑ لاکھ کا انسانی قافلہ آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب اور دلوں میں جذبات کا سمندر لیے جب ’’حسن پورہ شریف‘‘ کے سڑکوں ، چوک چوراہوں اور گلی کوچوں سے گذرا تو ایک دنیا عالمِ حیرت میں اپنے اس مردِ کامل کی مقبولیت پر رشک اور سلام پیش کر رہی تھی۔ میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں لیکن اب دل بیٹھ رہا ہے۔ مجھے نانا حضور علیہ الرحمہ کی باتیں یاد آ رہی ہیں۔

آپ کے یہاں مزاح المومنین کا بھی پہلو اجاگر رہتا تھا۔ دبی ہوئی نیم خفتہ مسکراہٹ کے دوران ایسے دلچسپ اور معنی خیز جملے بولتے کہ بجھی ہوئی طبیعت میں بھی جولانی پیدا ہو جاتی تھی۔ اب زندگی بھر ان کی پھولوں جیسی نرم اور خوشبودار باتیں یاد آتی رہیں گی اور میرے لیے شاید اب اس کمرے کے سامنے سے گذرنا جہاں آپ کی سکونت رہتی تھی، آسان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل ہمیں حوصلہ دے کہ ہم اس عظیم غم کو سہ سکیں اور آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر جنت میں ایک بار پھر آپ کے ساتھ یکجائی کی نعمتِ لازوال پا سکیں، آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

☆☆☆

نبیرۂ نبیل ملت سید عاقب احمد حیدری (۱)

میرے دادا ابا!

کچھ احساسات اتنے عظیم و بلند ہوتے ہیں جو لفظوں میں سمیٹے اور تحریروں میں قلم بند نہیں کیے جاتے۔ میں اپنے دادا ابا کے بارے میں کیا لکھوں اور ان کی زندگی کے کس پہلو کا ذکر کروں؟ کیا ان کی شفقتوں اور محبتوں کا ذکر کروں؟ جو میرے ساتھ کیا کرتے اور پیار سے میرا نام بابو رکھ دیا یا پھر ان کا وہ انداز تربیت لکھوں؟ جو ایک دادا کی اہم ذمہ داری اور اس کا عظیم فریضہ ہوتا ہے؟ میں اپنے دادا ابا کی ان شبانہ روز مصروفیات کو قلم بند کروں؟ جو ایک عظیم داعی و مبلغ کا وظیفہ ہوتا ہے یا پھر ان کی ان قربانیوں کو تحریر کروں؟ جو ایک مخلص و بے لوث انسان کا اپنے رب کے حضور نذرانہ ہوتا ہے۔ میں اپنے دادا ابا کی وہ خدمات و کارنامے رقم کروں؟ جو اپنی قوم اور اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لیے کر گئے یا پھر ان سرگرم محفلوں کو قید قرطاس کروں؟ جو ایک زندہ دل انسان کی علامت و پہچان ہوتی ہے۔

میرے دادا ابا! ایک ہمہ جہت انسان تھے۔ وہ عالم و فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ باعمل بھی تھے اور داعی و مبلغ بھی تھے، وہ صوفی و زاہد بھی تھے اور ایک عظیم خانقاہ کے سجادہ نشیں بھی تھے۔ وہ شاعر و ادیب بھی تھے اور نکتہ داں خطیب و مقرر بھی تھے۔ وہ مرشد و مربی بھی تھے، عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جسم میں جان و روح بن کر دوڑ رہا تھا، جب کبھی نام مصطفیٰ لب پر آجاتا سر جھک جاتا اور آنکھیں نم ہو جاتیں۔

نعت گوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں مدح سرائی ایک عظیم مشغلہ اور ایک عظیم فن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دادا ابا کی آواز میں وہ حلاوت و چاشنی رکھی تھی کہ آپ جب بھی اپنے بزرگوں کے لکھے ہوئے اشعار گنگناتے تو صرف دل و دماغ ہی نہیں بلکہ روح کو بھی سکون حاصل ہوتا تھا۔

میرے دادا ابا ایک نابغۂ روزگار ہستیوں میں سے تھے جو صرف اپنے لیے یا اپنوں کے لیے نہیں بلکہ اپنی قوم اور ملت کے لیے جیتے تھے۔ ان کی زندگی کی ہر سانس دین و سنیت کے لیے نذر تھی۔ وہ سوتے تو اپنی ملت کی فکر لیے اور بیدار ہوتے تو اپنے قوم کا درد لیے۔

دادا ابا کی شفقت و محبت کا عالم یہ تھا کہ مجھے جب بھی کسی چیز کی حاجت ہوئی تو پہلے میں ابی (والد محترم) کے پاس جاتا اور طلب کرتا، ابی میری عمر کا تقاضہ کرتے ہوئے میرے حق میں نامفید سمجھتے تو منع کر دیتے، فوراً میں دوسرا حربہ اختیار کرتا اور دادا ابا سے جا کر کہتا تو دادا ابا، ابی سے چھپا کر میرے لیے وہ انتظام کر دیتے۔ دادا ابا جب بھی سفر سے آتے تو کھانے پینے کے بہت سے

---

(۱) کاشانہ نبیل، حسن پورہ شریف، سیوان

سامان لایا کرتے اوراس میں میرا خاص خیال کیا کرتے۔

مجھے یاد ہے کہ جب دادا ابا ’’پٹنہ ہاسپیٹل‘‘ میں زیر علاج تھے اور میں ملنے گیا تو دیکھا کہ آپ بہت کم بات کررہے ہیں لیکن میرا دل بار بار کرتا کہ آپ سے باتیں کروں، اس لیے میں ایک بہانہ لے کر آپ کے پاس گیا اور کہا دادا ابا! مجھے پیسہ دیجئے تو آپ نے اپنی آنکھیں کھولیں، میرے سر پر شفقت کے ہاتھ پھیرے اور لبہائے مبارک سے تبسم فرمایا اور کہا کہ اب پیسہ اماں (دادی اماں) تم لوگوں کو دیں گی۔ جاؤ انہیں سے لے لو۔

آہ! کسے خبر تھی کہ میرے دادا ابا کا یہ اشارہ ہمیشہ کے لیے تھا اور میرے دادا ابا ہم لوگوں کو روتا بلکتا تڑپتا چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں گے۔

ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ میرے دادا ابا کے درجات میں بلندی عطا کرے اور دادا ابا نے جو ذمہ داری پورے اعتماد و وثوق کے ساتھ والدی مرشدی علامہ الحاج ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری کو دی ہے، ان کے بازوے مبارک میں وہ استحکام عطا فرمائے تا کہ اسے پورا کر سکیں۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مولانا محمد حسیب الرحمن حیدری مصباحی (۱)

حضور نبیل ملت دلوں کو فتح کرنے والی شخصیت

دینی وروحانی شخصیت حضور نبیل ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان کو خطابت کے میدان میں جو خصوصی ملکہ حاصل تھا وہ عطیہ الٰہی تھا، وہ اپنی گفتگو سے دلوں کا رخ بدل دیتے تھے۔

حضور نبیل ملت کا سراپا: کشادہ جبیں، نورانی چہرہ، بڑی بڑی چمکتی آنکھیں، ہلکی داڑھی، قدرے فربہ مگر بارعب پیکر جمال وکمال، ہنس مکھ، خوش خلق، نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو، پرکشش آواز، سحر انگیز انداز، منکسر المزاج، دوست ودل نواز، مجسمۂ عزم وثبات یہ تھے تاجدار اقلیم روحانیت، شیخ طریقت، مرشد حقانی، تاج اولیا، حضور نبیل ملت حضرت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان، جن کا وجود مسعود اب ہمارے درمیان نہیں رہا، مگر ان کی شخصیت، ان کے افکار اور عظیم خدمات کے لافانی نقوش لوح دل پر ہنوز اسی طرح لودے رہے ہیں، جس طرح پہلی مرتبہ زیارت وملاقات کے وقت لودے رہے تھے۔

حضور نبیل ملت اپنی نشست گاہ کی وسعت میں علوم ومعارف کے جواہر پاروں اور اپنے جاں سپاروں، جاں نثاروں میں یوں گھرے بیٹھے تھے جیسے چاند چمکتا تاروں میں سب میں شامل لیکن سب سے نمایاں، انہیں دیکھا انہیں سنا، انہیں پڑھا تو ان کو ان کی مثالی شہرت سے بھی سوا پایا، یہ المیہ کئی مرتبہ گزرا کہ بڑے بڑے نام اور کام سن کر شخصیت سے ملاقات پر ملنے کا افسوس ہوا لیکن یہ اظہار عقیدت ہی نہیں، اقرار حقیقت بھی ہے کہ دینی وروحانی شخصیات میں حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان سے مل کر ہر بار دل ودماغ کو جو تسکین وطمانیت پہنچی وہ کہیں اور نہ مل سکی۔ مجھے یقین ہے میرے جذبات، خیالات اور احساسات کی وہ لوگ تائید کریں گے جو ان سے مل چکے ہیں۔

حضور نبیل ملت کو خطابت کے میدان میں جو مقام ومرتبہ حاصل تھا، وہ خداداد عطیہ تھا۔ مختلف جگہوں میں انہیں لوگ روز سنتے تھے اور ہر بار ہی روحانی تعلیمات سے لطف اٹھاتے، حضور نبیل ملت کو قوت تسخیر عطا ہوئی تھی، وہ دلوں کو فتح کرتے تھے، یہ مقبولیت اور محبوبیت انہیں ہر سمت حاصل تھی، وہ جہاں بھی گئے اپنا نقش اور سکہ جماتے رہے، حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان عالی مقام خطیب اور محقق تھے، انہیں ہر لمحہ مشغول اور ان کی ہر خدمت کو قابل قدر پایا۔

تحریر وتقریر میں ان کی مقبولیت اور انفرادیت مسلمہ رہی۔ انہوں نے جو کہا اور لکھا پورے وثوق اور اعتماد سے لکھا اور

---

(۱) استاذ: جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم بڑھنپورہ، بکھرا، مظفر پور

کہا، ان کا حافظہ بلا کا تھا۔ حوالہ جات اور دلائل سے اپنی گفتگو کو ایسا وقیع بناتے کہ کوئی تشنگی نہ رہتی۔ انہیں دقیق اور مشکل ترین مسائل کو بھی آسانی سے سمجھانے کا فن آتا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اپنے سامع اور قاری تک نہ صرف صدائے حق پہنچانی ہے بلکہ اس کے دل پر نقش کرنی ہے۔ بلاشبہ اس سلسلے میں انہیں مہارت تامہ حاصل تھی اور اثر آفرینی ایسی کہ جب تک وہ کہتے رہتے ہر کوئی ہمہ جاں ہو کر سنتا رہتا۔ یہ نعمت ہر کسی میں نہیں تھی، اسے خداداد ہی کہا جا سکتا ہے۔

ممدوح و مکرم حضرت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنا جہاں خود بنایا تھا۔ انہوں نے مسلسل اور مستقل کٹھن جدوجہد کی تھی۔ اپنوں اور بیگانوں کے جگر سوز وار بھی سہے تھے۔ طبیعت نہایت سادہ تھی اور تواضع ان کا خاصہ تھا جو شہرت کے عروج پر پہنچنے کے بعد بھی بدستور رہا۔

بہت سی عادات کریمانہ تھیں اور اخلاق کریمانہ تھے۔ “**تخلقوا باخلاق الله**” کا سچا عامل کہا جا سکتا ہے۔ وہ عالم باعمل تھے اور اپنے منصبی فرائض کی بجا آوری میں جنون کی حد تک مخلص تھے۔ انہیں صرف دین سے شغف تھا۔ تعریف و توصیف رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ان کا شیوہ و شعار تھا۔

ان کے ذاتی کتب خانے میں ہزاروں کتابیں تھیں اور مطالعے سے ان کی دل چسپی کا احوال ان کے احباب سے پوشیدہ نہیں، ہر کتاب کے ابتدائی سادہ اوراق ان حوالہ جات اور اشاریوں سے پر تھے جو کتاب کے مطالعے کے دوران حضرت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے رہتے تھے۔ ان کی ذہانت و ذکاوت پر حضور نبیل ملت کے اساتذہ و اکابر بھی ان کے معترف اور مداح تھے۔

تحقیقی اور اہم موضوعات پر اکابر و اصاغر سے مشاورت حضور نبیل ملت کا معمول تھا۔ ہر جستجو بھی حد کمال پر تھی۔ حضور نبیل ملت ہرگز اپنے بیان میں الفاظ کی تراش خراش یا تراکیب پر توجہ نہیں دیتے تھے بلکہ ان کے حافظے اور ذخیرے میں وہی الفاظ تھے جو معنی و مفہوم کو آسان کرتے تھے اور سننے والے پر اثر کرتے تھے بلکہ دل میں اتر جاتے تھے۔ ان کی آواز میں جو کشش تھی، وہ انسانوں ہی پر نہیں، فضاؤں پر وجد و کیف طاری کر دیتی تھی۔ ان کی محفلوں میں کیف و سرور پایا جاتا تھا۔ ترنم، نغمگی اور بیان کی ادائی کا ہر حسن انہیں وافر ملا تھا، وہ قدرت کی حسین و جمیل عطاؤں کا انمول خزینہ تھے۔

تاجدار اقلیم روحانیت، شیخ طریقت، مرشد حقانی، تاج اولیا، حضور نبیل ملت حضرت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی اکیاسی سالہ مختصر سی زندگی میں بہت سے کام کیے۔ وہ تنہا بھی ہزاروں اداروں سے بڑھ کر تھے۔ کتنی تحریکوں میں وہ قافلہ سالار تھے اور کتنے مرحلوں پر صرف وہی مرد میداں تھے۔ تند و تیز ہواؤں سے انہوں نے مصلحت نہیں کی، جاں فشانی سیکھی، حسد سے انھیں کوئی واسطہ ہی نہ تھا۔

اپنے پیچھے آنے والوں کے لیے انہیں جیسا فراخ دل اور کشادہ پایا، اس کی مثال کم ہی کسی دینی شخصیت میں دیکھی جا سکتی ہے۔ سیکڑوں نے حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ کے انداز کی پیروی ہی میں اپنے لیے مقام پیدا کیا اور حضور نبیل ملت کی محبت

ہی ان لوگوں کا روزگار ثابت ہوئی۔ وہ ایسے کامیاب تھے کہ وسائل وذرائع محدود ہونے کے باوجود جہاں جہاں گئے، بچہ بچہ ان سے واقف ہوا اور اپنی یادوں کا نقش ہر ایمان والے کے دل میں انھوں نے قائم کیا۔ بہت سے مساجد اور مدارس کی بنیاد انہوں نے رکھی، بالخصوص جماعت اہل سنت کی مرکزی درسگاہ بنام ''جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم، بڑھنپورہ، بکھرا'' انہی کی مرہون منت ہے۔ کتنے مذہبی وسماجی اور تعلیمی وتدریسی ادارے صرف ان کی نسبت وتعاون سے اپنی شناخت کرواسکے اور جانے کتنے علما ومشائخ کا تعارف بھی حضور نبیل ملت کی وجہ سے ہوا۔

انھوں نے ہزاروں مرتبہ اجتماعات سے خطاب کیا۔ ان کے تمام خطابات کو محفوظ کرلیا جاتا تو بعد میں آنے والوں کو وہ سب کچھ حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ ہی سے مل جاتا جس کے لیے قریہ قریہ برسوں کی ان تھک محنت وریاضت کرنی پڑتی ہے۔

حضور نبیل ملت کے مزاج میں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرشاری اور وارفتگی نمایاں تھی۔ ایک مرتبہ حضور نبیل ملت نماز جمعہ ''حیدری جامع مسجد بڑھنپورہ'' میں ادا کی تھی وہاں جو مثالی اجتماع تھا۔ درود وسلام کے بعد لوگوں کا ہجوم ہوا جو حضور نبیل ملت سے مصافحہ اور دست بوسی کا شائق تھا۔ اہل محبت کی عقیدت بھی قابل دید تھی۔ حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ میں عاجزی وانکساری تھی۔ وہ لوگ جو حضور نبیل ملت کی وجہ سے متعارف ہوئے تھے وہ خود اگلی صفوں میں رہے اور حضور نبیل ملت کو قصداً پچھلی صفوں میں رہے۔ کون نہیں جانتا کہ اس کے باوجود اجتماع سے صرف حضور نبیل ملت کے لیے عوام کے نعرے بلند ہوئے۔

حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ وہ تھے کہ عوام سے کوئی اپیل کرتے تو لوگ سب کچھ نچھاور کرتے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ حضور نبیل ملت نے کبھی سودے بازی اور مصلحت پسندی سے کام نہیں لیا، وہ بلاشبہ اپنے عقائد ونظریات میں ایسے راسخ تھے کہ ان کے عزم وثبات کے سب ہی معترف اور مداح تھے۔ علما بہت سے ہوئے اور ہیں مگر حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت ان سب میں نمایاں رہی ہے۔ وہ یقینا بارگاہ الٰہی میں مقبول اور بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں محبوب تھے۔ حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیچھے اپنے مداحوں، عقیدت مندوں اور مریدوں کی جس قدر تعداد چھوڑ گئے ہیں اور جس قدر یادیں اور یادگاریں قائم کرگئے ہیں۔ اواخر عمر میں حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ بیمار رہتے اور مگر اس درویش کامل نے آخری سانس تک ذکر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاری رکھا۔ زندگی کی ایسی کامیابی انہی لوگوں کا حصہ ہوتی ہے جن کے نام کاتب تقدیر نے ازل ہی میں اس لوح پر درج کردیے تھے جو ابدالآباد تک رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والاصفات تو خلق سے اوجھل ہوگئی مگر اہل ایمان کی روح ودل پر ان کا نام آج بھی اپنی تابانی کے ساتھ موجود ہے اور ان شاء اللہ رہتی دنیا تک رہے گا۔ حضور نبیل ملت اپنے فرزند کی صورت میں، اپنی آواز میں، اپنے افکار میں، اپنے کردار میں اور خدمات میں آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ دل آج بھی یہ کہتا ہے کہ اے حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ تیرا کوئی جواب نہیں۔

☆☆☆

مولانا محمود عالم احسنؔ (۱)

حضور نبیل ملت کا گوشۂ حیات

بدلا نہ میرے بعد بھی موضوع گفتگو
میں جا چکا ہوں پھر بھی تری محفلوں میں ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

دنیا میں دینی و مذہبی، قومی و ملی رہنماؤں کی حیات و خدمات اور ان کی سیرت و کردار کا تحفظ زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے، خاص کر بزرگان دین، علمائے ربانیین اور اکابر امت کے احوال و افکار، سیرت و سوانح، تعلیمات و ہدایات، تحریکات و خدمات، افادات و ارشادات اور ان کے علمی کارناموں کو نہاں خانہ ذہن میں محفوظ رکھنا۔ ان کی سیرت و سوانح کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنا انسانی فطرت کا تقاضہ رہا ہے، وہ قوم اپنی شناخت کھو دیا کرتی ہے جو اپنی تہذیب و ثقافت اور اپنے اسلاف کی روایتوں کی امین نہیں ہوتی اور ان کے نقوش پا کو اپنے لیے مشعل راہ نہیں بناتی۔

یادرفتگاں کے نقوش پا اور زندگی بخش نصب العین کے چراغوں سے تاریک دنیا روشن کرنے کی قدیم و دیرینہ روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے چودہویں اور پندرہویں صدی ہجری کی عظیم رحانی علمی اور انقلاب آفریں شخصیت تاجدار اہلسنّت نیر برج ولایت، قتیل خنجر عشق رسالت، پروانۂ شمع نبوت حضور نبیل ملت حضرت علامہ و مولانا الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری نور اللہ مرقدہٗ کی حیات و خدمات کے چند گوشوں کو قلم بند کر رہا ہوں تاکہ بخت خفتہ کو بیدار اور جذبۂ عمل کو زندہ و تابندہ رکھنے کے لیے حضرت اقدس کی زندگی بخش اور روشن راہوں پر چل کر نئی نسل اور قوم مسلم عزت و ارتقا کی منزلیں طے کر سکے۔

حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاندانی وجاہت و شرافت کے ساتھ گوناگوں اوصاف و کمال کے مالک تھے، ماہر علم و فن اور ایک متبحر عالم دین ہونے کے ساتھ زہد و ورع، اخلاص و ایثار، عزیمت و استقامت اور توکل و استغنا، جیسے اوصاف حسنہ سے آپ کا دامن اخلاق مالا مال تھا، ایک طرف مدارس کے قیام سے طالبان علوم نبویہ کی پیاس بجھائی تو دوسری طرف خانقاہ عالیہ حیدریہ کے میکدۂ عرفان سے طالبان معرفت کو سرشار و شاد کام کیا۔

---

(۱) چیئر مین: مخدوم جہاں ایجوکیشنل سوشل اینڈ کلچر آرگنائزیشن، ممبئی

آپ کی دینی، روحانی، ملی، سماجی خدمات کا بجا طور پر یہ تقاضہ تھا کہ عوام الناس کو عموماً اور اہل علم حضرات کو خصوصاً آپ کی ذات والا صفات سے متعارف کرایا جائے۔ کون نہیں جانتا کہ وہ بزرگ عالم باعمل جنہیں نبیل ملت کہا جاتا ہے۔ وہ شریعت وطریقت کا ایسا مجمع البحرین ہے کہ ایک طرف اتباع سنت، اخلاق تاجدار نبوت، سیرت صحابہ اور اسوۂ مشائخ کا نمونہ ہے تو دوسری طرف ایسا بحر بے پایاں ہے کہ جس سے جذبات حریت، ترقی ملت، ہمدردی خلق خدا، غم خوار نوع انسانیت اور انسانی فلاح و بہبود کے چشمے ابلتے رہتے ہیں، کہا جا سکتا ہے کہ ان کا قلب حامل شریعت ہے تو عمل تفسیر شریعت۔

صاحب تذکرہ بزرگ اہل بیت اطہار سے ہیں۔ آپ کی پوری زندگی اتباع سنت میں گزری۔ خود بھی عمل پیرا رہے اور اپنے مریدین و معتقدین کے علاوہ عوام الناس کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔ نبوی مشن کو آگے بڑھانے کے لیے دعوت وتبلیغ کے زریں سلسلہ کا ارتقا فرمایا اور لاکھوں افراد سلسلۂ عالیہ حیدریہ میں ان کے دامن فیض سے وابستہ ہوئے۔

ایک عالم باعمل میں جتنے محاسن ہو سکتے ہیں، سب ان میں یہ تمام کمال موجود تھے۔ وہ پیکر علم وفضل، صاحب رشد وہدایت، مرکز دعوت وتبلیغ، چشمۂ فیوض و برکات کے علاوہ تقویٰ شعاری، صداقت وراست بازی، حق گوئی و بے باکی میں اپنی مثال آپ تھے۔ عابد شب زندہ دار، صاحب شیریں گفتار، قابل تقلید مثالی کردار کے حامل ہونے کے علاوہ خلق ومروت کے بحر ناپیدا کنار تھے۔ ساتھ ہی خودداری وخرد نوازی، مونس وغم خواری، مہمان نوازی، شیریں لب ونرم گفتاری، دینی بیداری اور ملی حمیت جیسے اہم محاسن سے آراستہ وپیراستہ تھے۔ سچ پوچھئے تو اسلاف کی زندہ یادگار اور اخلاص وایثار کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ انہیں خداداد اوصاف وکمالات کی بنیاد پر انہوں نے قلوب اہلسنت کو مسخر کیا اور جب تک بقید حیات رہے ان کے دلوں پر حکمرانی کرتے رہے۔ ع

جو دلوں کو فتح کرلے وہی فاتح زمانہ

اخلاص وایثار وہ جواہر آبدار ہیں جو اس سے آراستہ ہو جاتا ہے وہ مخلوق خدا میں محبوب وپسندیدہ ہوتا ہی ہے۔ خالق کی نظر میں بھی اس کی وقعت بڑھ جاتی ہے۔ یہ ان کا دینی اخلاص ہی تھا کہ انہوں نے گھر نہیں سنوارا بلکہ مسلمانان عالم کے دلوں کو سنوارنے اور انہیں مذہبی اور عصری تعلیم سے آراستہ کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کی۔ درجنوں مدارس ومساجد اور رفاہی ادارے کی سرپرستی فرمائی اور سرزمین بہار پر اہلسنت وجماعت کی فکری وجماعتی شیرازہ بندی میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ درباداری سے کوسوں دور تھے۔ آج کے نام نہاد علما ومشائخ کی طرح وہ طالب نہیں مطلوب تھے۔ ان کے در پر طالبین کا ازدہام ہوا کرتا۔ وہ بقول امام غزالی اچھی طرح جانتے تھے کہ **فساد الرعایا بفساد الملوک فساد الملوک بفساد العلماء وفساد العلماء باستیلاء حب المال والجاہ۔**

عوام اس لیے خراب ہوگئی کہ ان میں حکمراں وسلاطین بگڑ گئے اور سلاطین کی خرابی اس لیے ہے کہ علما اپنی ذمہ داریوں

کو فراموش کر چکے ہیں اور علما میں یہ خرابی اس لیے پیدا ہوئی کہ ان میں مال و منصب کی لالچ پیدا ہوگئی ہے۔ حضور نبیل ملت نہ تو منصب کے لالچی تھے اور نہ ہی انہوں نے مال کی ذخیرہ اندوزی کی طرف کبھی توجہ فرمائی۔ اس لیے وہ خلق خدا میں محبوب رہے۔ مادی دولت سے وہ ضرور کوسوں دور رہے لیکن عشق مصطفی ﷺ کی دولت سے وہ اچھی طرح آراستہ تھے اور اسی دولت کے سہارے انہوں نے اپنی زندگی کا سفر تمام کیا۔

بس کمائی ہے مری لے دے کے عشق مصطفی
دیکھ لیں اہل دول طرہ میری جاگیر کا

حضور نبیل ملت کی پہلی زیارت نے مجھ پر وہ جادو کیا کہ میں ان کا اسیر ہی نہیں بلکہ دل و دماغ جیسی عظیم دولت بھی ان کے قدموں میں ڈال کر ان کے فیضان و کرم کا بھکاری بن گیا۔

وہ قدم رکھیں تو ہوں فیض کے چشمے جاری
وہ نظر ڈالیں تو قطرہ بھی سمندر ہوجائے

حضور نبیل ملت بظاہر ہمارے درمیان نہیں مگر ان کی من موہتی باتیں، قائدانہ کردار، دل کی دنیا بدلنے والے خیالات و خطابات، صبح گاہی معمولات، عہد حاضر کے تناظر میں ان کے روشن افکار و نظریات بلاشبہ نہ صرف معتقدین و متوسلین کے لیے خضر راہ کا کام کریں گے بلکہ پوری ملت اس سے استفادہ کرے گی۔

کیا لوگ تھے جو راہ وفا سے گزر گئے
دل چاہتا ہے نقش قدم چومتے چلیں
ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے
فنا کے بعد بھی باقی شان رہبری تیری
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

☆☆☆

ایڈوکیٹ سید اقبال احمد ہاشمی (۱)

خراج عقیدت

حضور نبیل ملّت کی شخصیت خصوصیات و امتیازات کی حامل تھی، زمین پر انھوں نے آرام نہیں کیا ہے بلکہ کام کیا ہے، انھیں جوڑنے کی عادت تھی اور توڑنے سے نفرت تھی۔ ان کی ذات خوشبو تھی، جہاں بیٹھ جاتے ہجوم اکٹھا ہو جاتا آج کچھ لوگ سوال کرتے ہیں۔

کون نبیل ملت؟

وہ نبیل ملت... جن کی پوری زندگی ریاضت و مجاہدہ، یاد الٰہی اور آہ سحر گاہی سے معمور و پر نور تھی۔

وہ نبیل ملت... جن کی ایک نگاہ کیمیائی اثر سے ہزاروں تاریک قلوب روشن و منور ہو گئے۔

وہ نبیل ملت...... جو علم و عمل، فضل و کمال، زہد و ورع، تقویٰ و طہارت، علم و آگہی کی بلند منزلوں پر فائز تھے۔

وہ نبیل ملت... جن کے فیض یافتہ ولایت کے آفتاب و ماہتاب ہوئے۔

وہ نبیل ملت... جنھوں نے ناموس رسالت، عظمت اولیا کرام، دفاع اسلام و سنیت اور بدمذہبوں کی تردید کے لیے بلاخوف لومۃ لائم پوری توانائی صرف کر دی۔

وہ نبیل ملت... جنھوں نے کثیر ادارے قائم فرما کر دینی تربیت کا منفرد اور بے مثال کارنامہ انجام دیا۔

وہ نبیل ملت... جنھوں نے دم اخیر تک پریشاں حال اور مصیبت زدہ لوگوں کے سروں پر دست شفقت رکھا اور نقوش و تعویذات عطا فرما کر ان کی مشکلیں حل فرمائیں۔

وہ نبیل ملت... جو سادگی و سنجیدگی، حلم و بردباری اور زہد و تقوی کے پیکر رہے اور نام و نمود سے ہمیشہ خود کو دور رکھا۔

وہ نبیل ملت... جو نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک تشنگان معرفت کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق اولیاے کرام کے جام سے سیراب کرتے رہے۔

وہ نبیل ملت... جو اپنے تقوی و پرہیزگاری، علم و فضل کی بنیاد پر علماے کرام و مشائخ عظام اور عوام کے درمیان یکساں مقبول رہے

وہ نبیل ملت... جو درجنوں مدارس و مساجد اور جامعات کے بانی و سرپرست رہے اور لاکھوں بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے مشعل راہ اور چراغ ہدایت بنے رہے۔

وہ نبیل ملت... جن کے دامن کرم سے لاکھوں لوگ منسلک ہوئے اور سب کو اپنے بزرگان دین کے فیضان کرم سے مالا مال فرماتے رہے۔

☆☆☆

---

(۱) مظفر پور، بہار

غلام اکبر حیدری عرف مُنّا بھائی

حضور نبیل ملت کی چند نمایاں خصوصیات

تاج الاولیاء علامہ الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری قدس سرہ ان عبقری اسلامی شخصیات میں سے ایک تھے جو ہماری ظاہری نظروں سے روپوش ہونے کے بعد بھی اپنی نمایاں خصوصیات کے لیے نہ صرف یاد کیے جائیں گے بلکہ ان کے نمایاں اوصاف ان کی ظاہری زندگی کے بعد بھی بندگان خدا کے لیے رہ رو منزل کا کام کرتے رہیں گے۔ حضور نبیل ملت قدس سرہٗ کی چند نمایاں خصوصیات جو ہماری نظر میں قابل تقلید و نمونۂ عمل ہیں، درج ذیل ہیں:

تبحر علمی

حضور نبیل ملت قدس سرہ مروجہ جملہ علوم وفنون میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ جس فن میں بھی گفتگو کرتے، اس کی باریکیوں پر ایسی روشنی ڈالتے جیسے آپ نے اس فن میں تخصص کیا ہو، آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے سائلین کو اتنا تشفی بخش جواب دیتے کہ وہ مطمئن ہو کر آپ کی بارگاہ سے لوٹتے۔

تقریر میں اثر آفرینی

آپ کی خطابت انتہائی اثر آفریں اور پر مغز ہوتی تھی۔ دور حاضر کے بعض پیشہ ور مقررین کی طرح شعلہ بیان تو نہیں تھے مگر خطابت میں باتیں ایسی نپی تلی بولتے جو دلوں کو موہ لینے والی ہوتیں۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ میری شادی کے موقع پر میری بستی ''سریا اختیار، ضلع گوپال گنج'' میں جلسہ کا پروگرام رکھا گیا تھا جس میں میرے مرشد کامل حضور نبیل ملت مقرر خصوصی کے طور پر مدعو تھے۔ اس موقع پر آپ نے ایسی پر مغز اثر آفریں تقریر فرمائی تھی کہ لوگ آج تک اس تقریر کو یاد کرتے ہیں۔

صلح پسندی

صلح پسندی حضور نبیل ملت قدس سرہٗ کا ایک بہت نمایاں وصف تھا۔ یوں تو آپ دشمنان دین ومذہب کے لیے شمشیر بے نیام تھے اور ان سے کسی بھی نہج پر صلح کو مسلک وملت کے لیے سخت نقصان کا باعث تصور کرتے تھے مگر آپسی اختلافات کی صورت میں صلح پر زور دیتے تھے جبکہ آپ کے مخالفین نے آپ کی مخالفت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ دشنام طراز نے آپ کے نسب پر بھی حملہ کیا پر آپ اپنے کسی مخالف کے لیے بھی کبھی کوئی نازیبا کلمہ استعمال نہیں کرتے تھے۔

حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ تخریبی ذہنیت رکھنے والوں سے سخت کوفت محسوس کرتے تھے اور خود تعمیری ذہنیت کے حامل تھے۔ آپ نے جس کام کی بھی داغ بیل ڈالی، اس کے دور رس اور نفع بخش نتائج برآمد ہوئے، جگہ جگہ مدارس دینیہ کا قیام آپ کی

تعمیری ذہنیت کا واضح ثبوت ہے۔

خرد نوازی

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ خرد نواز تھے۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندر چھوٹوں کے ساتھ شفقت و مروت کا جو انداز دیکھا وہ کم کسی میں نظر آتا ہے۔ اگر مجھے ہی لیا جائے تو آپ نے وہ شفقت و پیار دیا کہ دور طالب علمی سے یعنی ۱۹۸۴ء سے میں آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہوا تو آج تک سایۂ عاطفت میں پروان چڑھتا رہا۔ آپ نے کبھی اپنے بچوں سے مجھے الگ نہیں سمجھا، میرے والد کا سایہ تو برسوں قبل سر سے اٹھ گیا تھا مگر ۲۵ر نومبر ۲۰۱۹ء کو لگا کہ آج میں یتیم ہو گیا۔ اب ایسی پیار ومحبت، شفقت، عزت افزائی اور رہبری خال خال ہی نظر آتی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کی قبر اطہر پر رحمت و انوار کی بارش برسائے، **آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔**

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

☆☆☆

مولانا حسن رضا قادری (۱)

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

چرخِ اسلام کا مردِ درخشاں، شفقت ومحبت کا برستا سحاب، جامع کمالات علوم وفنون کا بحر زخار، بقیۃ السلف حضرت علامہ سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان جہاں آپ نے تقریر کے ذریعہ شمالی ہند میں دین متین کی حفاظت فرمائی وہیں بیعت وخلافت کے ذریعہ لاکھوں افراد کو بے دینی و بدعقیدگی کی تاریکیوں سے نکال کر راہِ راست پہ لاکر کھڑا کر دیا۔ آپ جہان سنیت میں کسی تعارف کے محتاج نہیں، آپ نے اپنی پوری زندگی دین وسنیت کے لیے وقف کر دی۔ شہر شہر، قریہ قریہ پہنچ کر اسلامی تعلیمات اور معمولاتِ اہلِ سنّت سے لوگوں کو آگاہ کر کے ان پر کاربند فرمایا۔ آپ نے نہایت سادگی سے زندگی گزاری اور سادہ لب ولہجہ آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ اس پُرفتن ماحول میں آپ لوگوں کے لیے نمونۂ عمل اور مشعلِ راہ ہیں۔ اس دارِ فانی میں بے شمار لوگ پیدا ہوئے ہیں مگر ان تمام جینے اور مرنے والوں میں چند ہی اشخاص ہوتے ہیں جو انسانیت وآدمیت کا تاج اپنے اپنے سر پر سجا کر درخشندہ کواکب کے مثل چمکتے ہیں جن کی درخشندگی وتابندگی سے ایک عالم منور ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ کا خاندان علم وعمل کا گہوارہ رہا ہے اور تقریباً تین سو برسوں سے خانقاہِ حیدریہ نے ملّت کو ایک سے بڑھ کر ایک روحانی فرزند عطا کیا ہے اور اسی حیدری گلستاں کے ایک نایاب پھول حضور سیّدی نبیل ملّت علیہ الرحمہ ہیں۔ دین وسنیت کے فروغ وذوق کے لیے جو جذبۂ بیکراں آپ کے نہاں خانۂ دل میں موجیں لے رہا تھا، اسی کا ثمرہ ہے کہ آپ کے اکثر مریدین اہلسنّت کے معمولات پر سختی سے عمل پیرا ہیں۔

میں نے ایک مرتبہ حضرت کی موجودگی میں زمن کلکتوی کے والد ماجد کے سالانہ پروگرام بنام ساداتِ رسول کانفرنس میں کلکتہ شرکت کی اور جب یہ ناچیز تقریر کرنے کے لیے اٹھا، حضرت کرسیٔ صدارت پر جلوہ بار تھے، دورانِ خطاب خوب خوب داد و تحسین پیش کرتے رہے۔

جب بھی مجھے ان کی یاد آتی ہے تو ان کی اصاغر نوازی بھی یاد آجاتی ہے کہ ہمارے اسلاف دین وسنیت کی خدمت کتنی نرمی اور خوبصورتی سے انجام دیتے رہے اور خلافِ سنّت اعمال سے کس قدر بیزاری کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ آپ اگرچہ ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن آپ کی روشن تقریریں، آپ کی ہدایت بخش نصیحتیں، عشق وعرفان سے لبریز آپ کی ادائیں ہمیشہ آپ کے عقیدت مندوں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوں گی۔ مولائے قدیر حضرت علامہ سیّد ناہید احمد حیدر القادری صاحب قبلہ کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور حضرت علامہ سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کے فیوض وبرکات سے مالامال فرمائے آمین۔

☆☆☆

---

(۱) ادارہ پیغامِ اہلسنّت، کلکتہ

باب دہم- اوصاف وکمالات

مفتی محمود الظفر حیدری مصباحی (۱)

حضور نبیل ملت علم وفن کے دریاے زخار

حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان میرے شیخ طریقت تھے۔ ان کا فیض اپنے مریدین کے لیے ہی نہیں بلکہ ہر سنی کے لیے عام تھا۔ ان کی ذات مثل شمس تھی جو اس سورج کی روشنی میں آیا، اسے روشنی ملی۔ ان کی صحبت بابرکت سے خاک کے ذرے ثریا بن گئے۔

حضور نبیل ملت کی عظمت، ان کی ولایت وکرامت اور دوسری خوبیوں کے بیان کے لئے دفتر درکار ہے۔ بڑوں کو بڑا کہنا عیب نہیں ہے۔ بڑا وہ ہوتا ہے جس کی بڑائی صرف عقیدت مند تسلیم نہ کریں بلکہ غیر بھی تسلیم کریں۔ حضور نبیل ملت اس کسوٹی پر پورا اترتے ہیں۔ وہ ظاہری حیات میں تھے تب بھی خاموش رہے، خاموشی وکم سخنی ان کی طبیعت تھی، یہ اہل عقل وشعور کی علامت ہے اور لوگ ان کے بارے میں بولتے رہے، لکھتے رہے اور چہرہ دیکھ کر نہ جانے کتنے بھٹکے اور بگڑے ہوئے لوگ منزل پا گئے۔ آج جب وہ بظاہر اس دنیا میں نہیں ہیں پھر بھی دنیا ان کی باتیں کرتی ہے، ان کی محفل سجاتی ہے، ان کا عرس مناتی ہے اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔

حضور نبیل ملت ایک اللہ کے ولی تھے۔ ولی ہونے کے لیے کرامتوں کا ظہور ضروری نہیں کیونکہ خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا کہ اِنۡ اَوۡلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ (پارہ:۹، سورۂ انفال، آیت: ۳۴)

اس کے اولیا تو پرہیز گار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں۔

حضور نبیل ملت کی تقوی شعار زندگی کو ہم نے بھی مشاہدہ کیا، اوروں نے بھی مشاہدہ کیا ہے۔ اس حوالے سے اپنے دوران طالب علمی کا ایک واقعہ جو پرسونی ناتھ کے باشی محمد حکیم الدین انصاری مرحوم نے اپنی حیات میں راقم الحروف کو بتایا تھا کہ حضور نبیل ملت اپنے والد گرامی کے ساتھ تقریر میں آئے ہوئے تھے۔ بارش کا زمانہ تھا۔ چھت مخدوش تھی، کہیں کہیں سے پانی کا قطرہ ٹپک رہا تھا، میں نے بستر حضور نبیل ملت کا وہاں بچھا دیا، جہاں پہ بارش کا قطرہ ٹپک رہا تھا۔ بستر کا بچھنا اور حضور نبیل ملت کا وہاں پہ آنا تھا کہ بارش کا قطرہ فوراً موقوف ہو گیا۔

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ برائے تبلیغ تقریر کے لیے جایا کرتے تھے۔ بارش کے زمانے میں لوگ گھبراتے تھے کہ میلاد وجلسہ کیسے ہوگا، جب اس کا تذکرہ حضور نبیل ملت سے کیا جاتا تو فرماتے۔ بارش کے زمانہ میں پانی برسانا اس کا کام ہے اور تمہارا کام میلاد وجلسہ کرنا ہے۔ جب تک میلاد وجلسہ ہوتا بارش نہ ہوتی اور بعد اختتام میلاد وجلسہ بارش ہونے لگتی، اس کا تذکرہ مریدوں کے درمیان تسلسل کے ساتھ ہوتا ہے۔

---

(۱) استاذ: مدرسہ نبیلیہ احیاء العلوم موہن پور، سیتامڑھی، بہار

حضرت کی دعاؤں کی مقبولیت

حضرت کی دعاؤں کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ تمام مادی وسائل ہوتے ہوئے بھی لوگ جب تک اپنے کسی مسئلہ یا معاملہ میں حضرت سے دعا نہ کرالیں انہیں اپنے مسئلہ کے حل یا کام کے ہونے کا یقین نہیں ہوتا تھا۔ اس طرح کے کتنے واقعات ہیں جن کو حیطۂ تحریر میں لانا امر مشکل ہے۔

قاضی چک کے باشی عالی جناب محمد حنیف راعین نے راقم الحروف سے کئی بار تذکرہ فرمایا کہ یہ جو بھی مال و دولت ہمارے پاس ہے۔ حضور کی دعاؤں کی برکت سے ہے۔

عشقِ رسول میں فنائیت

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کی تقریر اکثر عشق رسول اور محبت رسول پہ ہوا کرتی تھی۔ انہیں جو عظمت اور مرتبہ ملا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہی کی بنا پر اور اولاد رسول ہونے ہی کے بنا پر۔ ان کی محبت رسول میں فنائیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آخری عمر میں شدید علالت کے باوجود میلاد و جلسہ کی محفل میں گھنٹوں باادب بیٹھے رہتے تھے۔ نعت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشعار پر والہانہ کیفیت کا طاری ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ مصطفی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ضم ہو چکے تھے۔

التزام شریعت

شریعت کا التزام جو حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا اسے دیکھ کر صحابۂ کرام کی زندگی یاد آجاتی ہے۔ حضرت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہے، سواری آگئی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو فرماتے سواری کو رکنے کے لیے کہو اور خود نماز ادا فرمالیتے۔

تقریر

حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ علم کے بحر زخار تھے۔ تقریر فرماتے تو ایسا لگتا کہ فصاحت و بلاغت باادب دست بستہ زانوے تلمذ تہ کر رہی ہو اور ایسا لگتا کہ کتاب کھول کر سامنے رکھ دی گئی ہو اور حضرت اس کا متن و حاشیہ پڑھ رہے ہوں۔

معمولات

سفر ہو یا حضر حضور نبیل ملّت کی کوئی نماز قضا نہیں ہوتی۔ جب تک نماز ادا نہ کرلیتے دوسرے کسی کام میں ہاتھ نہیں ڈالتے۔ دعا، تعویذ یہ بھی عبادت ہی ہے۔ نماز اور دوسرے اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر آپ خلق خدا کی خدمت میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کے حضور اہلِ حاجت کی ہر وقت بھیڑ جمع رہتی۔ آپ کے دربار سے کوئی سائل محروم نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ ان کی تربت کو خوشبوؤں سے بھر دے آمین۔

★★★

مولانا فیروز احمد حیدری قادری (۱)

حضور نبیل ملت اور وعظ و تقریر

تقریر و خطابت بھی دعوت و تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ مرشد معظم حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان بھی اسلام کے ایک داعی و مبلغ تھے، اس لیے آپ نے اس ذریعہ کو اپنایا، ویسے تو عام طور سے آپ دورہ ہی پر رہا کرتے تھے۔ اکثر جگہ تقریر وخطابت سے دعوت و تبلیغ کا کام انجام دیا کرتے تھے۔ آپ فقط اپنے ابنائے جنس کی خاطر ہی سرمایۂ افتخار نہ تھے بلکہ تمام امت مسلمہ کے لیے فخر روزگار تھے، حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ آتش بیاں خطیب اور اسلام و سنیت کے ذیشان نقیب تھے۔ آپ کے نعرۂ حقانیت کی گونج نہ صرف سمع نواز ہوتی تھی بلکہ ایک ایک لفظ کلمۃ الحق کا تیر بن کر دل کی گہرائی میں پیوست ہوجاتا تھا۔ علما کی محفل میں سرکردۂ علما تھے۔ صوفیا اور دانشوروں میں آپ کا مقام بلند و بالا تھا اور اپنے ہم نشینوں میں افضل ترین خصوصیات کے حامل تھے۔ فن خطاب و وعظ آپ کا خاندانی حصہ تھا جو ورثے میں ملا تھا۔

مرشد معظم جب کبھی منبر و اسٹیج پر تشریف فرما ہوکر خطاب فرماتے تو ہر ایک سامع پر ایمان وایقان کے جذبات و تاثرات پیدا ہوجاتے۔ خصوصیت کے ساتھ آپ کی تقریر میں مخالفین و معاندین کے اعتراضات کے مُسکت جواب ہوتے جس کے بعد منکرین کو کوئی بھی اعتراض کرنے کا موقع تک نہ ملتا۔ افہام و تفہیم میں مرشد معظم کا پایہ انتہائی بلند تھا، قوت گویائی آپ کا حصہ تھا، باریک سے باریک بات، پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ نہایت واضح اور روشن طریقہ سے سمجھانا آپ کا معمول تھا، ہر موضوع پر برجستہ پُر مغز اور باحوالہ بے مثال تقریر فرماتے، بڑے بڑے شاندار خطبے دیتے تھے، دہلی، لکھنؤ، کولکاتا، حیدرآباد، بنارس، پٹنہ، مظفرپور، رانچی جیسے شہروں میں آپ کا پروگرام ہوتا تھا۔ ۲۰۰۸ء کا وہ جلسۂ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو" جامعہ وکیلیہ تیغیہ بڑھن پورہ بکھرا، مظفر پور" کے وسیع و عریض صحن میں بطریق سالانہ منعقد تھا۔ حضور نبیل ملت قدس سرہٗ کی جو تقریر ہوئی، وہ کبھی بھول نہیں سکتا۔ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ویسی عالمانہ فاضلانہ تقریر حضرت کے علاوہ میں نے آج تک کسی سے سنی ہی نہیں۔ لفظ براق کی کیا جان نواز تفسیر اور تشریح تھی سبحان اللہ، فصاحت کی ایک آندھی تھی، بلاغت کا ایک سیلاب تھا جو امنڈتا چلا آرہا تھا۔ خطابت کا ایک زلزلہ جس کے جھٹکے سامعین اپنے دل کی دھڑکنوں میں سن رہے تھے، رات کی خواب آور فضا میں حضور مرشد معظم کی پُر وقار اور بارعب آواز کسی آبشار سے پانی گرنے کا سماں پیدا کر رہی تھی اور خوابیدہ مسلمانوں کے جذبات میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔ سامعین بالخصوص اساتذہ وطلبائے جامعہ وکیلیہ تیغیہ جذبہ شوق و تمنا اور سراپا گوش بن گئے تھے اور سب کی توجہ سمٹ کر ایک مرکز پر آگئی تھی۔ حضور مرشد معظم اپنے مخصوص

---

(۱) استاذ: جامعہ وکیلیہ تیغیہ، بڑھن پورہ، بکھرا، مظفربور، بہار

انداز بیان میں لطیفوں اور ظرافتوں کے ذریعہ نہایت فصاحت ومتانت کے ساتھ منکرین معراج جسمانی کی تردید فرمارہے تھے، ہماری حیرت ومسرت کے ملے جلے جذبات کا یہ عالم تھا کہ ''اک رنگ آرہا ہے تو اک رنگ جارہا ہے'' جب تک آپ کی خطابت اور ظرافت سامع نواز رہی، مجسم تصویر حیرت بنے رہے، آپ کی شخصیت لاکھوں میں ایک تھی، جن کے علم وفضل، زہد وتقویٰ پر کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگا۔

مرشد معظم حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کے پُرنور اور سحر آفریں خطبوں سے ہند ونیپال کا شاید ہی کوئی بڑا شہر محروم ہو، آپ کو مبدأ فیاض نے اقلیم خطابت کی شہنشاہی عطا فرمائی تھی، چنانچہ اس پیکر فضل وکمال، صاحب علم وعرفان، خطیب، قادر الکلام شاعر کی خطابت کے باب میں بڑی مہارت حاصل تھی، آپ کی تقریر خطابت کے لوازمات سے مزین اور اصول وضوابط سے مربوط ہوتی تھی۔ اس فصیح اللسان، طبیب روحانی کو حکیم مطلق نے سامعین کی نباضی، اجلاس کی مزاج شناسی کا وہ ملکہ عطا فرمایا تھا کہ کسی قسم کا اجتماع ہو، کسی بھی معیار کا مجمع ہو، آغاز تقریر ہی سے سامعین کے دل ودماغ پر قبضہ ہوجاتا تھا اور سامعین کی محویت دم بدم بڑھتی جاتی تھی۔ تقریر میں تسخیر کا عالم بڑا ہی سحر آفریں ہوتا تھا، خطابت کا جادو سارے مجمع پر چھا جاتا تھا، پھر کسی کو وقت تو وقت خود اتنا بھی ہوش باقی نہیں رہتا تھا کہ وہ کس حال میں کب سے بیٹھا ہوا ہے جبکہ مرشد معظم عالم شباب یعنی ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء کے قریب میں تین تین، چار چار، پانچ پانچ گھنٹے کھڑے ہوکر خطاب کیا کرتے تھے۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ کولکاتا میں سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک بہت بڑی کانفرنس تھی، حضور مرشد معظم کی اس میں سرپرستی تھی۔ ہندوستان کے نامور خطبا حضرات کو کمیٹی نے دعوت دی تھی مگر کانفرنس کی نیرنگئ تقدیر تھی کہ سب نے دھوکہ دے دیا کیونکہ غائب حضرات پیشہ ور مقرر تھے، جلسے کا سکریٹری بہت پریشان ہوا، جلسہ شروع ہوا، شعرا حضرات تشریف لا چکے تھے، نعت خوانی ہورہی تھی، ناظم جلسہ حضور نبیل ملت کی بارگاہ میں آکر قدموں پر گر گیا اور کہنے لگا کہ حضور اب ہماری عزت آپ کے ہاتھوں میں ہے کیونکہ جن خطبا کو کمیٹی نے دعوت دی تھی، سب دنیادار نکلے اب صرف آپ اور حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری شہزادۂ حضور صدر الشریعہ اور مسجد کے امام صاحب ہیں، حضور محدث کبیر صاحب قبلہ تقریر کے لیے کھڑے ہوگئے ہیں، وہ ایک دو گھنٹہ بولیں گے، اس کے بعد کیا ہوگا۔ حضور نے ناظم جلسہ کے سر پر دست شفقت رکھا اور فرمایا گھبراؤ نہیں، سب اچھا رہے گا۔ یہ بتاؤ کہ جلسے کے اختتام کا کیا وقت اشتہار میں دیا گیا ہے، اس نے کہا حضور ساڑھے چار بجے بھور قبل اذان فجر، اس پر حضور نے ارشاد فرمایا جاؤ۔ حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کی تقریر کے بعد کسی ایک شاعر سے نعت پڑھاؤ، میں اسٹیج پر آرہا ہوں۔ ان شاء اللہ جلسہ وقتِ مقررہ پر ہی ختم ہوگا اور ویسا ہی ہوا۔ حضور ۱۱ بجے رات کو تقریر کرنے کے لیے مائک پر کھڑے ہوئے اور صبح ساڑھے چار بجے تک تقریر کرتے رہے۔ ۴؍بج کر ۴۰؍منٹ پر ختم کیا، سارے لوگ بہت خوش تھے، کسی نے کسی سے کچھ پوچھا ہی نہیں کہ کون نہیں آیا، کیوں نہیں آیا، مولوی قیام الدین صاحب حیدری نے ناچیز سے کہا تھا کہ فیروز بابو! حضور کا کیا خطاب ہورہا تھا۔ لگ رہا تھا لوگوں کو زمین نے پکڑ لیا ہے، کوئی ٹس سے مس نہیں ہوا، سب اپنا وجود و مکان بھول گئے تھے کہ ہم کہاں ہیں اور

کون ہیں، سب کے دل ودماغ اور وجود کا مرکز حضور کی تقریر دل پذیر تھی، انداز تکلم اور طرز ادا اس قدر نیارا کہ سامعین محو جمال آئینہ حیرت بنے رہے آپ کے چہرۂ نورانی پر نظریں جمائے اختتام تقریر تک ایک ہی پہلو پر بیٹھے رہ گئے۔ گویا پہلو بدلنا، نظر ہٹانا بھی عشاق کو شاق گزرتا تھا۔ تقریر میں تسلسل اور روانی کے ساتھ ساتھ دم بدم لمحہ بہ لمحہ دل چسپی بڑھتی جاتی تھی اور مضامین علمی وعرفانی نہایت شگفتہ مثالوں اور دلیلوں سے مزین تھے، جس سے سامعین میں بھی لحظہ بہ لحظہ نئے نئے ولولے ابھرتے جاتے اور جوش وخروش بڑھتا ہی جاتا، یہاں تک کہ سارا مجمع نعرہائے تحسین ومرحبا سے گونجنے لگتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدی مرشدی علیہ الرحمہ عظیم ترین فاضل، عالم، اعلیٰ ترین فقیہ، اور کامیاب مناظر بھی تھے، بایں ہمہ آپ کی تقریر نہایت سلیس وعام فہم ہوتی تھی۔ عوام وخواص میں یکساں مقبول، آپ اکثر پند ونصیحت کے سادہ، خشک اور غیر دلچسپ موضوع کو اپنے علمی دلائل قاہرہ سے پُروقار بناتے اور احکام الٰہیہ کو پوری شدت سے بلا رعایت بیان فرماتے، واقعات اور دلائل عقلی وعام فہم مثالوں سے اس کو دل نشیں وقابل قبول بناتے۔ شگفتہ بیانی اور سلیس زبان میں اس کے تمام پہلو نمایاں فرماتے، موقع ومحل پر طنز ملیح کے تند وتیز تیر ونشتر بھی استعمال فرماکر اصلاح حال فرماتے۔ موضوع ومضامین کے تحت کبھی کبھی خوش کن لطائف سنا کر بھی سامعین کو اپنے اصل موضوع گفتگو کی طرف متوجہ کرلیتے تھے، بزرگوں کے پاکیزہ اشعار کو بھی خوب اچھی طرح ترنم سے پڑھتے۔ غرضیکہ ہر طرح علمی وعرفانی حقائق ومعارف قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنے زور بیان، شوکت الفاظ، پُروقار طرز ادا، جمال بزرگانہ اور فیضان باطنی سے سارے مجمع کو مسخر ودیوانہ بنالیتے تھے۔

ناچیز نے ۱۹؍ سالہ لمحات زندگی کو حضور نبیل ملت کی خدمت اقدس میں گزارے ہیں، سفر وحضر میں سیکڑوں جلسے جلوس اور اجتماع میں ساتھ رہا، بہت دیکھا سنا، سمجھا، پرکھا، سیکھا، الحمد للہ میرے ولی نعمت مرشد ومولائی حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو مولیٰ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں کا جامع اور بہت سی خصوصیات کا حامل بنایا تھا، وہ علم وفضل کے آفتاب اور رشد وہدایت کے ماہتاب تھے، جملہ علوم وفنون میں یدطولیٰ رکھتے تھے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ علوم وفنون کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ان کے سینہ میں موجزن تھا۔ تقریر وتحریر کے مانے ہوئے بادشاہ تھے، ایک موضوع کو مختلف عنوانات اور متعدد پیرایہ میں ادا کرنا آپ کے لیے معمولی بات تھی۔ اپنے تو اپنے اغیار بھی یہ کہنے پر مجبور ہوجاتے ۔

سن کر خطاب آپ کا غیروں نے بھی یہ دی صدا
طرز خطاب جاں نشیں حیدر پیا نرالا ہے

مولانا حسیب الرحمن مصباحی حیدری (۱)

حضور نبیل ملّت اور بحث و مناظرہ

مناظر اہلِ سنّت، نبیرۂ سلطان ہمدان، تاجدار اقلیم روحانیت، واقف رموزِ حقیقت و معرفت، پیر طریقت، رہبرِ راہِ شریعت حضور نبیل ملّت علامہ الحاج سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذاتِ گرامی اپنے عہد کی یادگار شخصیت ہیں۔ ایک زمانہ ان کے علم و فضل کا معترف اور ایک جہان ان کی عبقریت اور جامعیت کا شاہد ہے۔ سیّدی وسندی الکریم حضور نبیل ملّت رضی اللہ عنہ کی شہر حسن پورہ شریف، سیوان جائے پیدائش ہے۔ ۱۹/ دسمبر ۱۹۴۰ء کو ایک بابرکت سادات گھرانے میں آپ کی ولادت ہوئی۔

حضور نبیل ملّت ایک دینی، ملّی اور علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ پر خاندانی معمولات و مراسم کا ابتدا ہی سے گہرا اثر تھا۔ جس طرح مچھلی کے بچے کو تیرنا سکھایا نہیں جاتا، اسی طرح کبھی آپ کو سمتِ منزل نہیں بتائی گئی۔ آپ اپنے سفر کی سمت خود متعین کرتے تھے۔ ابتدا میں حصولِ علم و فن میں آپ نے خود کو مصروف رکھا۔ جب زیورِ علم سے آراستہ ہو گئے تو سلوک کے میدان میں قدم رکھا۔ ذہانت و فطانت ورثے میں ملی تھی اس لیے جو پڑھا اور اپنے خاندانی بزرگوں سے جو سیکھا وہ سب نقشِ کالحجر ہو گیا۔ تعلیم و تعلم سے فراغت کے بعد دعوت و تبلیغ کی طرف رخ کیا۔ کثرتِ علم، وفورِ شوق اور ذوقِ جستجو کے باعث جس طرف رخ کیا فیروزمندی قدموں میں سمٹتی چلی گئی۔ آپ کی خطابت بہت پُراثر ہوتی تھی۔ جو سنتا آپ کی محبت کا اسیر ہو جاتا۔ زبان میں بھی تسخیری قوت تھی۔ اللہ تعالیٰ جس سے کام لینا چاہتا ہے اسے کمالات کا جامع بنا دیتا ہے۔ آپ کی کتابِ حیات کے ہر ورق سے آپ کے نبیل ملّت ہونے کا اظہار ہوتا ہے۔

حضور نبیلِ ملّت کی انفرادی خصوصیات

حضور نبیل ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان فطری طور پر حساس طبیعت کے مالک تھے۔ دین و سنیت کے تعلق سے بہت مخلص تھے، جب بھی دین و سنیت کے خلاف کوئی بھی فتنہ سر اُٹھاتا تو آپ سراپا اضطراب بن جاتے۔ مخالفین دین و سنیت کی سرکوبی کے لئے سینہ سپر رہتے۔ اتری بہار کے ضلع مغربی چمپارن کے نوتنوا گاؤں میں حضور نبیل ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان کو ایک دیوبندی نے آکر مناظرہ کا چیلنج دیا۔ حضرت نے عین جلسہ ہی میں اسے سوالات کے ذریعہ گھیر لیا، صبح تک اپنے جواب کا مطالبہ کرتے رہے لیکن وہ عاجز رہا، بالآخر کسی طرح جان بچا کر بھاگ نکلا۔ حضرت کو بارہا میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے سامنے کسی

---

(۱) استاذ: جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم، بڑھنپورہ، بکھرا، مظفر پور

بدمذہب کو جرأت نہیں ہوئی کہ وہ ہمارے بزرگوں کے خلاف کچھ کہہ دے اور بچ کر چلا جائے۔ افسوس یہ دینی غیرت نئی نسل میں مفقود ہوتی جارہی ہے۔ مغربی چمپارن کے دیابنہ کی حیاسوز تقریر ہو یا وہابیہ کی شرانگیزی کا ہر موقع پر نتائج سے بے پروا ہو کر دین اور اقدارِ دین کی حمایت میں آپ اٹھ کھڑے ہوتے۔ مخالفین کی دھمکیاں کانوں تک پہنچیں لیکن دینِ محمدی کا یہ شیر ہر محاذ پر سینہ سپر رہا اور بدمذہبوں کے کلّے جبڑے پھاڑتا رہا اور انھیں ان کی اوقات بتاتا رہا، کسی بدباطن میں کبھی یہ ہمت نہیں ہوئی کہ آپ سے آنکھ ملا کر گفتگو کر سکے۔

علمی سطح پر آپ کی تقریریں ایجاز کا خوبصورت اور قیمتی رنگ لیے ہوتی تھیں، باتیں نپی تلی اور پتے کی ہوتی تھیں، مضامین کی فراوانی بھی خوب ہوتی لیکن مضامین کی تفہیم کہیں بھی متاثر نہیں ہوتی۔ یہی ایجازانہ رنگ عوامی سطح پر جا کر تمثیلی اور خالص تفہیمی ہوجاتا تھا، جس سے گنجلک موضوعات بھی عوام کے ذہن و دماغ میں رچ بس جاتے تھے۔ حالات اور خیالات کی نباضی کا بھی خوب سلیقہ تھا۔ کون کیا کہہ رہا ہے؟ کیا کہنا چاہ رہا ہے؟ اور کیوں کہہ رہا ہے؟ ان تمام پہلوؤں پر سنجیدگی کے ساتھ غور فرماتے۔ مجلسی گفتگو میں ظرافت، حالاتِ حاضرہ کا جائزہ سبھی کچھ ہوتا۔ علما و مشائخ کا اکرام اور اصاغر کا اعزاز بے مثال انداز میں فرماتے ، ہر کارِ خیر میں سبقت اور تعاون آپ کا وطیرہ تھا۔ غرض دین، لوازماتِ دین اور متعلقاتِ دین کا ہمہ دم خیال رہتا تھا اور اس کا شایانِ شان خود بھی احترام فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی احترام کا سبق سکھاتے تھے۔

مناظر، مناظرہ اور اس کے آداب و شرائط

مناظرہ کو خوش اسلوبی کے ساتھ اس کے منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے مناظرانہ صلاحیتوں اور اصول و آداب کے ساتھ ساتھ شرائطِ مناظرہ کا بھی بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں مناظر اور صدر کی دانشمندی اور تجربے بہت کام آتے ہیں۔ اگر اس راہ میں ہوشیاری نہیں برتی گئی تو حریف کوئی بھی ایسی شرط رکھ سکتا ہے جو اس کے لیے کسی نازک موڑ پر کام دے اور وہ اس طرح اپنے مدمقابل کو زبردست شکست پہنچانے میں کامیاب ہوجائے۔ یا دوسری کوئی ایسی شرط ذکر کرنا بھول جائے جس کی وجہ سے اسے زبردست نقصان اٹھانا پڑے۔ یہ گویا اپنے ہاتھوں اپنی ہزیمت کا سامان کرنا ہوگا۔

اپنے مدعیٰ سے اظہار اور اثبات کا سلیقہ، وہ بھی ایک مکار، عیار مخالف کے سامنے جو مغالطہ اور تردید کے سارے سامانِ حرب سے لیس ہو، سب کو نہیں آتا۔ اس کے لیے نہ صرف مطالعہ کافی ہے اور نہ صرف ذہانت بلکہ عقل و دانائی، بیان کا زور و تسلسل اور تیز فہمی، مطالعہ کی وسعت، علم و فن پر دسترس، حاضر دماغی، استحضارِ علمی، صبر و تحمل، تفہیم کا ملکہ اور دوربین و باریک بیں نگاہ جب سبھی اوصاف یکجا ہوتے ہیں تو میدانِ مناظرہ کا ایک شہسوار تیار ہوتا ہے۔ یہ راہ کتنی مشکل، کتنی اہم اور کس قدر ہمہ جہت ہے اس کا اندازہ اس سے سمجھیے کہ مناظر صرف مقرر نہیں ہوتا جس کے پاس جمے جمائے مضامین کا ذخیرہ ہو اور وہ بے سوچے سمجھے سامعین میں لٹا رہا ہو، نہ کوئی روک ٹوک نہ سوال نہ اعتراض اور اگر کبھی اس کی نوبت آئی بھی تو دیکھا جائے گا کا تصور بہت بڑا سہارا ہے۔ وہ

مدرس بھی نہیں جس کے لیے منتخب کتابیں، مقتبس عبارتیں ہوں، شروح وحواشی کے سہارے ہوں، تلامذہ کی نیازمندی ہو، اس کے ساتھ اگر سوالات رہے بھی تو محدود سے، متعین موضوعات پر، وہ بھی نیازمندوں کے جلو میں جہاں ہر طور سے خاموش کر دینے کے بارعب ذرائع موجود ہیں۔ وہ مصنف بھی نہیں جس کے لیے موضوع پر تحقیقی مواد سمیٹنے اور ترتیب دینے، سوچنے اور سمجھنے کے واسطے ایک عمر پڑی ہے، کوئی تنقید ہوئی بھی تو اس سے نپٹنے کے لیے اوقات موجود ہیں۔ وہ مفتی بھی نہیں جس کے پاس سوالات کا تنوع اور ان کے حل کرنے کی مشکلات تو ضرور ہیں لیکن وہ فی الفور پابند جواب نہیں بلکہ لاادری کہہ کے بھی جان چھڑائی جاسکتی ہے۔ لیکن مناظر تو ہر چہار جانب سے پابند سلاسل اور گھرا ہوا ہوتا ہے، اس کے لیے موضوعات کا تنوع بھی ہے کیونکہ مناظرہ کا موضوع متعین ہوتا ہے لیکن دورانِ بحث کون سی گفتگو چھڑ جائے، بحث کون سا رُخ اختیار کرلے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ صرف ونحو، بلاغت وعروض، حدیث وفقہ، منطق وفلسفہ، اصول وکلام، تفسیر ولغت، زبان وادب، فلکیات وارضیات حتیٰ کہ تعبیر خواب سبھی کچھ زیر بحث آسکتے ہیں۔ اس لیے مناظر کے لیے معلومات کا تنوع ازبس لازم ہے۔ پھر یہاں اس کا دشمن سارے ہتھیار سے لیس ہوکر بیٹھا ہے جو اسے زیر کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دے گا۔ اس لیے اندازِ بیان پر بھی قدغن ہے کہ مبادا کہیں کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو مخالف کی فتح کا سامان ہوجائے اور کہیں یہ مخالف سے مرعوب ہوگیا تو سارا میدان ہی ہاتھ سے نکل گیا۔ اس لیے مناظر کے لیے زبان وبیان کے اسرار ورموز سے گہری واقفیت اور باحوصلہ ہونا بھی ضروری ہے، نیز یہاں مخالف کو جواب نقد اور علی الفور چاہیے اور ایسا کہ حریف کی ساری کوششوں، عیاریوں اور مغالطہ آمیزیوں پر پانی پھیر دے۔ ایسا جواب دینے کے لیے مناظر کو بہت باہوش، دوراندیش، حاضر دماغ، حاضر جواب اور دانا ہونا چاہیے۔ ان تفصیلات کی روشنی میں آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں کہ مناظر کو کن کن اوصاف کا حامل ہونا چاہیے۔ گویا مناظر وہ ہوگا جو بیک وقت مفسر، محدث، فقیہ، متکلم، اصولی، ادیب، خطیب، مدبر، دوراندیش، دانا، حاضر دماغ، باحوصلہ، نڈر، کثیر المطالعہ، قوی الحافظہ اور متحمل سبھی کچھ ہو۔

نظریات کے پس منظر میں مباحثہ کے تین انداز ہوتے ہیں۔

(۱) اگر یہ بحث اثباتِ حق اور ابطالِ باطل کے پس منظر میں ہو رہی ہے تو اسے مناظرہ کہتے ہیں۔

(۲) اور اگر اس سے اپنی بڑائی اور علمی قابلیت کی نمائش مقصود ہو تو مکابرہ کہتے ہیں۔

(۳) اور اگر اس کی پشت پر محض ایک دوسرے پر الزام تراشی، الجھاؤ اور کج بحثی کا نظریہ کارفرما ہو تو مجادلہ کہتے ہیں۔

مناظرہ کے اصول وآداب کے بارے میں مستقل تصانیف بھی ہیں جن میں قطب الاقطاب سیّدنا دیوان محمد مصطفیٰ رشید عثمانی قدس سرہ کی تصنیف لطیف ’’مناظرہ رشیدیہ‘‘ کافی شہرت رکھتی ہے۔ اس میں مناظرہ کے وقت ایک مناظر کے واسطے جن خصوصی اوصاف وآداب کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) مناظر اپنی بات اتنی مختصر نہ پیش کرے کہ سمجھ ہی میں نہ آسکے۔

(۲) بہت زیادہ لمبی چوڑی گفتگو بھی نہ ہو کہ لوگ اوب جائیں۔

(۳) نادر اور اجنبی الفاظ نہ استعمال کرے۔

(۴) ذو وجہتین گفتگو نہ کرے خصوصاً جبکہ قرینہ واضح نہ ہو۔

(۵) بے مقصد اور موضوع سے ہٹ کر گفتگو نہ ہو کہ مقصد سے دور جا پڑے۔

(٦) نہ استہزاً ہنسے، نہ چلّائے اور نہ کمینوں کا انداز اختیار کرے کیونکہ یہ جاہلوں کی عادتیں ہوتی ہیں، اس سے وہ اپنی جہالت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

(۷) کسی ایسے شخص سے مناظرہ کرنے سے گریز کرے جو اس کی نگاہ میں محترم اور بارعب ہو کیونکہ بسا اوقات مخالف کی ہیبت اور احترام، مناظر کی فکری قوت اور ذہنی توانائی سلب کر لیتی ہے۔

(۸) مخالف کو کمزور اور حقیر نہ سمجھے کہ اس کی وجہ سے کہیں کوئی ایسی بات نہ صادر ہو جائے جو مخالف کے غلبہ کا سبب بن جائے۔

آٹھ افادات بیان کرنے کے بعد اس پر صاحبِ مناظرۂ رشیدیہ نے مزید تین آداب کا اضافہ فرمایا ہے۔ چنانچہ رقم فرماتے ہیں۔

(۱) میں رب تعالیٰ کی تائید کا طالب ہو کر مزید کہتا ہوں کہ مناظر کو اس بات کا ارادہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں مخالف کو خاموش کر دے کیونکہ بسا اوقات جلد بازی میں ایسی کمزور باتیں زبان سے بے ساختہ نکل جاتی ہیں جو مخالف کی فتح کا سامان بن جاتی ہیں۔

(۲) مناظرہ کے وقت مناظر امیروں کی طرح ٹیک لگا کر نہ بیٹھے بلکہ فقیروں کے انداز میں مجلس نشیں ہو کہ اس سے لازمی طور پر ذہنی توانائیاں مجتمع رہتی ہیں اور ذہن و دماغ انتشار سے محفوظ رہتا ہے۔

(۳) مناظرہ کے وقت مناظر کو بہت زیادہ بھوکا پیاسا نہیں ہونا چاہیے کہ شدت بھوک پیاس سے بہت جلد غصہ آجاتا ہے جو مناظرہ کے آداب کے منافی ہے، یونہی مکمل آسودہ بھی نہیں ہونا چاہیے کہ اس سے طبعی قوتیں منجمد ہو جاتی ہیں اور ذہنی جولانیت جاتی رہتی ہے۔ (مناظرہ رشیدیہ، ص: ۷۹، ۸۰ مترجم)

حضور نبیل ملّت کے مناظرے

مناظر اہلِ سنّت، نبیرۂ سلطان ہمدان، تاجدار اقلیم روحانیت، پیر طریقت، رہبر راہِ شریعت، حضور نبیل ملّت علامہ الحاج سیّد نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ کو حمایت حق کے جذبات، علمی رسوخ، وسعت علم، حاضر جوابی، جودتِ طباعی، دور اندیشی، حسنِ تفہیم، زورِ بیان، محاکماتی گرفت اور مباحثاتی انداز حاصل تھے۔ ایسی جامع شخصیت اور حساس فکر کب باطل کی ریشہ دوانیوں کو

گوارہ کر سکتی ہے۔

مناظرہ نوتنوا، مغربی چمپارن

بہار کے ضلع مغربی چمپارن، نیپال سے متصل ”نوتنوا گاؤں“ میں حضور نبیل ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان تبلیغ دین وسنیت کی خاطر تشریف فرما ہوئے اور الحاج عین الحق صاحب حیدری کے برادر عزیز شیخ صاحب مرحوم کے یہاں مقیم ہوئے۔ استاذ الاساتذہ مولانا محمد ممنون الحق صاحب قبلہ حیدری خلیفۂ حضور نبیل ملّت و رئیس الاساتذہ جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم بڑھنپور، بکھرا، مظفر پور اپنے والد گرامی صوفی مولوی انوار الحق علیہ الرحمہ کے حوالے سے بتاتے ہیں نیز اس مناظرے کے عینی شاہد الحاج عین الحق حیدری صاحب کا بیان ہے کہ شیخ اسلام صاحب کے دولت کدے پر ایک بہت بڑے جلسے کا انعقاد ہوا جس میں اکابر علماے دیوبند چمپارن کی شرکت ہوئی بالخصوص مولانا مجاہد الاسلام قاسمی، مولانا نظام الدین، مولانا عبد الحق چمپارنی، مولانا عبد الجلیل چمپارنی وغیرہم، اسلام صاحب بارگاہِ حضور نبیل ملّت میں حاضر ہوئے اور جلسے کی دعوت دی۔ حضور نے فرمایا آپ کے یہاں جلسے میں دیوبندی علما شریک ہو رہے ہیں جو صلاۃ وسلام کے منکر ہیں لہٰذا میں اس شرط پر چلوں گا کہ میری تقریر اخیر میں ہوگی اور میں صلوٰۃ وسلام کھڑے ہو کر پڑھوں گا۔ اسلام صاحب نے یہ بات دیوبندی علما کے مابین رکھی۔ سارے دیوبندی علما نے کہا کہ مولانا ہم سے مناظرہ کر لیں، اگر انہوں نے دلائل سے ثابت کر دیا تو ہم سب کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھیں گے ورنہ نہیں۔ حضور نبیل ملّت نے دعوتِ مناظرہ قبول فرمالیا اور اپنے چند مریدین کے ساتھ تشریف لے گئے۔ دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ حضور کو دیکھنے کے بعد سارے دیوبندی علما ہکا بکا رہ گئے۔ حضور نبیل ملّت نے دلائل و براہین کے انبار لگا دیے اور جب آپ نے اکابر علماے دیوبند کی کتابوں سے ہی قیام ثابت کر دیا تو سارے دیوبندی علما انگشت بدنداں ہو گئے۔ بعدہٗ کچھ نے راہِ فرار اختیار کر لی اور بہت سارے اختتامِ جلسہ کے بعد بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کھڑے ہو کر ہدیہ درود وسلام پیش کیے۔

جونکا، تین پہاڑ، جھارکھنڈ

خلیفۂ حضور نبیل ملّت مولانا محمد ممنون الحق صاحب قبلہ حیدری، صدر المدرسین جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم، بڑھنپورہ، بکھرا، مظفر پور حضور نبیل ملّت کے ساتھ کا ایک سفر نامہ بیان کرتے ہیں۔ ساتھ ہی استاذ الاساتذہ علامہ عبد الخالق صاحب قبلہ اشرفی راج محلی پرنسپل جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ فرماتے ہیں کہ ہمارا علاقہ ”جونکا تین پہاڑ“ جھارکھنڈ میں ہر چہار جانب علماے سو نے قبضہ کر لیا تھا، بدعقیدگی پوری طرح پھیل چکی تھی اور سلفیت نے پورا غلبہ حاصل کر رکھا تھا۔ ایسے ماحول میں حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں کی مسجد کا امام غیر مقلد کہتا تھا کہ ہم پیر صاحب سے چند سوال کریں گے، اگر وہ ہمارے سوالوں کا تشفی بخش جواب دے دیں گے تو ہم سنّی بن جائیں گے۔ امام نے چند سوال کیے تو حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمہ نے اطمینان بخش جواب دیا نیز اپنے صندوق سے ان کے اکابر کی کتابوں کی عبارت کو دکھایا۔ جس کو دیکھ کر امام صاحب کو سمجھ میں

آ گیا کہ حق کون ہے اور باطل کون ہے۔ پھر امام صاحب نے گاؤں کے چودھری و ذمے داران سے بات چیت کر کے پورے گاؤں کے لوگوں کے ساتھ توبہ کی اور مرید ہو گئے۔ آج بھی یہ علاقہ اہلِ سنّت و جماعت پر قائم ہے۔

انگلش گاؤں، صاحب گنج، جھارکھنڈ

’’انگلش گاؤں‘‘ میں چند افراد ہی حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ کے مرید تھے۔ حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا لطیف الرحمٰن حیدری صاحب نے حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ کا پروگرام لیا۔ جس کی خبر وہاں کے اہلِ حدیثوں کو ہوئی تو حضرت مولانا لطیف الرحمٰن حیدری صاحب سے کہا کہ جب آپ کے پیر صاحب آئیں گے تو ہم لوگ ان سے چند سوالات کریں گے۔ اس کی اطلاع مولانا لطیف الرحمٰن نے حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ کو دی تو حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ نے کہا کہ ٹھیک ہے، جب ہم آئیں گے تو ان کے سوالات کے جواب ان شاء اللہ ضرور دیں گے۔

جب حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ اس گاؤں میں تشریف لے گئے تو علاقائی وہابی علما کچھ عوام کو ساتھ لے کر آئے اور حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ سے قرأت خلف الامام، آمین بالجہر اور رفع یدین کے متعلق سوالات کیے تو حضور نبیل ملّت علیہ الرحمہ نے ان کو صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث کے حوالے سے جواب دینا شروع کیا تو وہ بھاگ نکلے۔ جس کے بعد وہاں کے تمام لوگ مرید ہو گئے۔ اور پورا گاؤں سنّی ہو گیا۔ آج بھی اس گاؤں میں ایک بھی بدمذہب کا گھر نہیں ہے۔

حضور نبیل ملّت نے احقاقِ حق و ابطالِ باطل کے لیے جہاں وعظ و تقریر کو ذریعہ بنایا وہیں بوقت ضرورت بحث و مناظرہ سے بھی کام لیا۔ اور اس کے ذریعہ بہت سے بھٹکے ہوئے لوگ راہِ راست پر آ گئے۔

حضور نبیل ملّت کے حوالے سے اگر اس طرح کے واقعات اکٹھا کیے جائیں تو ایک مکمل کتاب تیار ہو جائے۔ اہل اللہ کام کرتے ہیں، انھیں نام کی کبھی فکر نہیں ہوتی وہ اپنا اجر اللہ سے طلب کرتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوبوں کی صحبت میں زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆☆☆

مولانا محمد جاوید اختر حیدری (۱)

حضور نبیل ملت اور مدارس اسلامیہ کا قیام

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

یقین محکم اور عمل پیہم کے ساتھ جب کوئی بندۂ خدا مذہب و ملت کی خدمت کا جذبۂ بیکراں رکھتا ہے اور فلاح ملت کے لئے منصوبہ سازی کرتا ہے اور اپنے بنائے ہوئے خاکوں میں رنگ بھرتا ہے تو اس کی یہ رنگ آمیزی رائگاں نہیں جاتی۔ اس کا جذبۂ اخلاص اس کی قوت ارادی کو مہمیز دیتا ہے اور وہ اپنے منصوبوں میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ ایسی ہی ایک شخصیت حضور نبیل ملت علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ شریف، سیوان علیہ الرحمہ کی تھی۔ آپ نے اپنے جد اعلیٰ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مشن کو لے کر آگے بڑھے جس کا آغاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے مدینہ کے صفہ چبوترے سے کیا تھا اور دنیا کو پیغام دیا تھا **طلب العلم فریضة علی کل مسلم** ہر مسلمان ہوش مند کو اس بات کا علم ہے کہ ایمان قبول کر لینے کے بعد سب سے اہم چیز علم دین مصطفی ہے کیونکہ جو چیزیں ایمان میں مطلوب و مقصود ہیں جن پر عمل کرنے سے ایمان میں کمال آتا ہے اور جن پر دین کی اشاعت و حفاظت کا مدار ہے وہ چیزیں علم دین کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتیں۔ یہی وجہ ہے امام بخاری علیہ الرحمہ نے کتاب الایمان کے بعد علم سے متعلق احادیث کو جمع فرمائی اور انہی کی پیروی کرتے ہوئے صاحبِ مشکوٰۃ نے بھی اپنی تالیف ’’مشکوٰۃ شریف‘‘ میں کتاب الایمان کے بعد کتاب العلم کو جگہ دی ہے اور کیوں نہ دیں ایمان تو حب رسول اور تعظیم رسول کا نام ہے اور یہ حاصل ہوتا ہے تو محض علم دین مصطفی ﷺ سے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک علم ایک بہت ہی افضل شئی ہے۔ لہٰذا صاحبِ علم کا بھی ایک مخصوص ترین مقام ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد تعالیٰ ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ جاہل آدمی خواہ کتنے ہی بڑے منصب پر فائز ہوجائے کتنی ہی زیادہ عبادت و ریاضت کرلے لیکن وہ صاحبِ علم کے مقام و مرتبے کو پالے یہ ناممکن اور محال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عالم دین کو دنیا میں بھی عزت و توقیر عطا کی ہے اور کل میدان محشر میں بھی بے شمار انعامات سے سرفراز فرمانے کا وعدہ کیا ہے جس پر فرشتے بھی محو رشک ہیں۔

اگر بات کی جائے اس ترقی یافتہ دور کی جہاں ہمہ جہت ترقی کا مدار تعلیم پر ہے خواہ کیسی بھی ترقی ہو انفرادی ہو یا سماجی

---

(۱) استاذ: صوبائی مڈل اسکول بیناٹانڈ، مغربی چمپارن

ہو یا اقتصادی ہو یا سیاسی ملکی ہو یا عالمی تو یہ بغیر علم و تعلیم کے ناممکن ہے۔ لہٰذا ایسے عالم میں مدارس اسلامیہ کا قیام ایک مفکرانہ منصوبہ اور ایک سوچی سمجھی کامیابی ہے۔

برصغیر میں دینی تعلیم اور دینی مدارس کے قیام کا آغاز مسلم سلاطین ہی کے دور میں ہو چکا تھا۔ سندھ اور ملتان کے علاوہ دہلی، آگرہ، جونپور، احمد آباد اور گجرات وغیرہ کی قدیم دار السلطنت میں کئی ایک مساجد، مقابر اور خانقاہیں تعمیر ہوئیں۔ ان تعمیرات کی ہیئت کذائی صاف بتاتی ہے کہ ان کا بڑا حصہ تعلیم کے کام آتا تھا لیکن اس تعلیم کی روشنی ہر مسلمان تک نہیں پہنچ پاتی تھی اور گاؤں دیہات کا ایک بہت بڑا مسلمان طبقہ اندھیرے میں تھا۔ خاص کر آزادی ہند اور ہند و پاک بٹوارے کے بعد ہندوستان کی سرزمین پر جہاں ڈھیر سارے فرقۂ باطلہ پیدا ہوئے اور ایمان و عقیدے خطرے میں دکھائی دینے لگے ایسی صورت میں ہندوستان کی سرزمین پر مدارس اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے پرزور سرگرمی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اہلِ علم اور اہلِ خیر کے جذباتی تعاون سے ہندوستان کے مختلف علاقوں اور شہروں میں مدارس اور خانقاہوں کی تعمیرات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس باب میں ''خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان'' نے بھی اپنی بھرپور نمائندگی دکھائی۔ اس حوالے سے حضور نبیل ملّت کی شخصیت ہمیں متحرک نظر آتی ہے۔ آپ کی جدوجہد سے یوں تو بہت سارے اداروں کا قیام عمل میں آیا، ذیل میں چند اداروں کی فہرست ملاحظہ کریں۔

(۱) مدرسہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم، بڑھن پورہ، بکھرا، مظفر پور
(۲) مدرسہ اسلامیہ حیدریہ ضیاء العلوم، کلیان پور، مشرقی چمپارن
(۳) مدرسہ حیدریہ احیاء السنّت، نوتنوا، مغربی چمپارن
(۴) مدرسہ حیدریہ ضیاء العلوم، منگلا پور، مشرقی چمپارن
(۵) مدرسہ اسلامیہ حیدریہ عزیز العلوم، قاضی چک، مظفر پور
(۶) مدرسہ حیدریہ عزیز العلوم، نوانگر نظامت، قاضی چک، مظفر پور
(۷) مدرسہ حیدریہ فیضان کفیل، جونکا شریف، جھارکھنڈ
(۸) مدرسہ رضائے مصطفیٰ، رمنگرا، سیتامڑھی
(۹) مدرسہ حیدریہ تیغیہ چمن بغداد، گوڑول، ویشالی
(۱۰) مدرسہ وکیلیہ شمس العلوم، کیسریا، مشرقی چمپارن
(۱۱) مدرسہ نبیلیہ احیاء العلوم، موہن پور، سیتامڑھی
(۱۲) مدرسہ وکیلیہ مصباح العلوم، شمالی رمڈیہاں، مشرقی چمپارن

(۱۳) مدرسہ وکیلیہ مصباح العلوم، جنوبی رنڈ یہاں، مشرقی چمپارن
(۱۴) مدرسہ نبیلیہ مدینۃ العلوم، مہراج گنج، سیوان
(۱۵) دارالعلوم حیدریہ رضویہ، بشن پور، سیتامڑھی
(۱۶) مدرسہ حیدریہ رضویہ، کرشنہ نگر، نیپال
(۱۷) دارالعلوم مدینۃ الرحمانیہ نبیلیہ، این ٹی آر نگر، پلی، رنگا ریڈی، حیدرآباد
(۱۸) مدرسہ حیدریہ گلشن بغداد، برو راز، مظفر پور
(۱۹) مدرسہ وکیلیہ غریب نواز، بسنت پور پٹی، مظفر پور
(۲۰) مدرسہ حیدریہ بدر العلوم، میدن، سرسیاں
(۲۱) مدرسہ حیدریہ فیضان اولیا، پیر دلا ور پور، درگاہ شریف، مشرقی چمپارن
(۲۲) مدرسہ حیدریہ چمن بغداد، پرسونی ناتھ، پھلوریا، مظفر پور
(۲۳) مدرسہ وکیلیہ مصباح العلوم بڑکا گاؤں، مظفر پور
(۲۴) مدرسہ نبیلیہ فیضان خلیل، بیجدھری، مشرقی چمپارن
(۲۵) مدرسہ خلیلیہ مدینۃ العلوم، الولہ، مشرقی چمپارن
(۲۶) مدرسہ حیدریہ فیضان نبیل، بوآون، مشرقی چمپارن
(۲۷) مدرسہ وکیلیہ گلشن بغداد، آنند پور کھرونی، بڑا داؤد، مظفر پور

مذکورہ بالا مدارس اسلامیہ کے قیام کے ذریعے ایک تاریخی انقلاب برپا ہوا، اور مسلمانوں کا دین سے رشتہ مضبوط ہونے لگا۔ علمِ دین کی روشنی شہروں سے نکل کر دیہات وقصبات تک پہنچنے لگی۔ حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمہ نے مدارس کے نصابِ تعلیم میں دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کو شاملِ نصاب کیا۔ اس سے والدین اور طلبہ دونوں کی سوچ میں تبدیلی آئی۔ اس طرح مسلمانوں کا رشتہ مدارس سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ خاص طور پر ضلع سیتامڑھی، ریلوے جنکشن کے قریب شمال کی طرف موضع حیدری محلہ، بنواں ٹولہ، مغربی وارڈ نمبر ۱ (ایس، کے، نگر) کی سرزمین پر صدیوں سے مسلمان آباد ہیں، لیکن جہالت اور غربت نے شروع سے ہی دینی امور سے انھیں بیگانہ رکھا، سالوں پہلے مدرسہ اور مسجد کی سنگ بنیاد عمل میں آیا تھا، علمائے کرام آئے گئے مگر مدرسہ اور مسجد آباد نہ ہو سکی، سالہا سال تک مدرسہ اور مسجد ویران اور بوسیدہ حالت میں پڑی رہی۔ اس کا کوئی پرسان حال بھی نہ تھا۔ اسی دوران یہاں کے سادہ لوح مسلمانوں کو عقائد باطلہ پر لانے کے لیے بدمذہبوں کی طرف سے طرح طرح کے ہتھ کنڈے اپنائے گئے۔ کچھ غیور مسلمانوں نے وہابیہ دیابنہ کے پھیلائے ہوئے جال کو اپنی حکمت عملی سے ریزہ ریزہ کر دیا۔

مولوی امان اللہ حیدری مرحوم کی محنت وکاوش سے مذکورہ محلہ میں حضور نبیل ملت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کی تشریف

آوری ہوئی فاتحہ خوانی وغیرہ کا انتظام ہوا کچھ لوگ پیر طریقت مرشد حق حضور نبیل ملت علامہ الحاج سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی، بعد فاتحہ خوانی حضور والا نے دعا فرمائی اور اپنی نگاہ ولایت سے کل حالات کا جائزہ فرمایا۔

جب دوسری بار مذکورہ محلہ کی دھرتی پر مرشد معظم نے قدم رنجہ فرمایا تو حسن اتفاق مذکورہ مدرسہ اور مسجد کے احاطے میں فاتحہ خوانی کا اہتمام تھا بعد فاتحہ خوانی مرشد برحق رحمۃ اللہ علیہ نے دعاے مخصوص سے نوازا۔ مدرسے کے تعلق سے دعا باب اجابت سے ٹکرائی اور دعاے حضور والا رب قدیر کی بارگاہ میں شرف قبولیت تک پہنچی۔

حضورِ والا کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ سن ۱۴۳۴ھ / ۲۰۱۳ء سے مسجد کا تعمیری کام شروع ہوا۔ مسجد کا نام حیدری مسجد اور مدرسہ کا نام ”مدرسہ نبیلیہ مصباح العلوم“ رکھا گیا۔ حضور نبیل ملّت طبیعت کی ناسازی کے باعث نہیں آسکے۔ اسی سال شہزادہ نبیل ملّت حضرت مولانا ڈاکٹر ناہید احمد حیدر القادری اور خلیفۂ حضور نبیل ملّت حضرت مولانا ممنون الحق صاحب عید میلاد النبی ﷺ کی محفل میں شرکت ہوئی، ان سے مسجد کی تعمیر و تزئین کے لیے دعا کی گذارش کی گئی۔ آپ کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ۲۰۱۸ء میں حیدری مسجد کی چھت کی ڈھلائی ہوگئی۔

آج تک مذہب اہل سنت و جماعت (سنی، حنفی، بریلوی) کے مطابق حضور ناہید ملت مدظلہ العالی کی سرپرستی میں ”مدرسہ نبیلیہ مصباح العلوم“ میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے اور حیدری مسجد میں نماز پنج گانہ، عیدین کی دوگانہ بھی ادا کی جا رہی ہے۔ حضور نبیل ملّت کی دعائیں اگر شاملِ حال رہیں تو سیتامڑھی شہر اور اس کے گرد و نواح میں مسلک اعلیٰ حضرت کی روشنی پھیلتی رہے گی اور اہلِ سنّت کا وقار بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا۔

جہاں جہاں نظر آئیں تمھیں لہو کے چراغ
مسافران محبت ہمیں دعا دینا
رحمت حق ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

☆☆☆

مولانا محمد صاحب حسین حیدری(۱)

حیدری کانفرنس کی افادیت وانفرادیت

بے پناہ فضل واحسان ہے اس خالق حقیقی و مالک حقیقی کا جس نے لفظ کن سے اس جہاں کو عدم سے وجود بخشا اور انسان کو راہ راست کی ہدایت کے واسطے انبیاے کرام اور رسولان عظام علیہم السلام مبعوث فرمائے لیکن پھر باب نبوت کو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بند فرما کر یہ عظیم کار ہدایت اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کی آل اور نائبین انبیا کہے جانے والے علما، اولیا اور اصفیا کو سپرد فرمائی۔ انھیں میں سے ایک عظیم ہستی حضور نبیل ملت، تاجدار اقلیم روحانیت، ولی ابن ولی حضرت علامہ الحاج سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات مبارکہ ہے۔ آپ نے جہاں ایک طرف طبیعت کی ناسازی کے باوجود سفر کی صعوبت کو برداشت کرتے ہوئے ملک کے مختلف علاقوں اور شہروں میں جا کر ہدایت ورہبری کا فریضہ سرانجام دیا جیسا کہ یہ بات عوام وخواص کے مابین اظہر من الشّمس ہے کہ جب بھی حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کو ان کی طبیعت کی ناسازی کا حوالہ دیتے ہوئے ترک سفر کا مشورہ دیا جاتا تو ان کے چہرے پر ایک جلالی کیفیت پیدا ہو جاتی اور وہ یہی فرماتے کہ یہ کیسے گوارہ ہو سکتا ہے نبیل کے جسم میں روح ہو اور آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین متین کی ترویج واشاعت نہ ہو۔ آپ نے احقاق حق اور ابطال باطل کے واسطے ایک عظیم الشان تحریک بنام ’’حیدری کانفرنس‘‘ کا قیام ۱۹۸۷ء میں سرزمین ’’ملنگ چوک، جینت پور، مظفر پور‘‘ میں کیا۔

اس میں کوئی دورائے نہیں کہ مذہبی کانفرنسوں کی ایک عظیم الشان روایت رہی ہے کہ ان کانفرنسوں کا معاشرہ اور عوام دونوں کی فلاح وبہبود میں نمایاں کردار رہا ہے۔ راہ حق سے روگردانی کرنے والے لوگوں کو شاہراہ حق پر لانے، ضلالت وگمراہی، فسق وفجور اور بدعملی کی زندگی بسر کر رہے افراد واشخاص کو طریق مستوی پر گامزن کرنے میں ان کانفرنسوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیا ہے اسے کیسے بھلایا جاسکتا ہے۔

اگر حیدری کانفرنس کا عمیق نظر اور باریک بینی سے تجزیہ کیا جائے تو یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ کانفرنس ایک عظیم انفرادیت اور خصوصیت کی متحمل رہی ہے۔ جو حضور نبیل ملت کی کدوکاوش، جہد مسلسل، پیہم سعی اور دین متین کی ترویج واشاعت سے والہانہ وابستگی کی زندہ مثال ہے۔ اس لیے کہ اس دور پُرفتن میں ہر چہار اطراف سے اہل حق کے ایمان وعقیدے کو لوٹنے کی سعی ناکام ہو رہی ہے۔ ان نازک حالات میں حضور نبیل ملت نے ’’حیدری کانفرنس‘‘ کے پلیٹ فارم سے احیاے عشق رسالت مآب

---

(۱) استاذ: جامعہ وکیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم بڑھنپورہ، بکھرا، مظفر پور

ﷺ کے لیے ایسے ایسے احسن اقدامات فرمائے کہ محبت وعشق نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کانفرنس کی پہچان ٹھہری اس لیے کہ عشق رسالت ''حیدری کانفرنس'' کی روح رہی ہے۔ یہ ایک عظیم انقلاب ہے اور یہ انقلاب ان شاء اللہ تادم حیات یہ قائم رہے گا۔

تحریک حیدری کانفرنس کا قیام اس مقصد کے لیے کیا گیا ہے کہ وہ بھولی بسری یادیں جو ہمارے آبا واجداد کا سرمایہ ایمان تھیں، جو ہمارے اسلاف کے دین وایمان کی جان اور صحابہ کرام وتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پہچان تھیں جن کو ہم بھول چکے ہیں ان یادوں کو پھر سے تازہ کیا جائے۔ عشق ومحبت کی وہ لذتیں اور حلاوتیں پھر سے بحال ہوجائیں۔ امت اپنے مرکز ومحور کی طرف پلٹ آئے۔ تحریک ''حیدری کانفرنس'' ایک ایسی اذان بلالی ہے جس سے بوڑھوں بچوں اور جوانوں میں بجلی سی کوندجاتی ہے اگر یہ درد، یہ تڑپ، یہ سوز اور یہ آہیں زندہ ہوگئیں تو ہم بہت جلد ایک ایسی قوم کی حیثیت سے زندہ ہوجائیں گے کہ کامیابی وکامرانی جس کے در کی کنیز بنتی ہوئی نظر آئے گی نیز حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ نے اپنی کدوکاوش اور محنت ومشقت کے باعث اس عظیم تحریک کو ایسے مقام پر فائز فرمایا ہے کہ اگر اس تحریک ''حیدری کانفرنس'' کا اہتمام کسی بیابان وصحرا میں بھی کیا جائے تو عشاق مصطفی ﷺ اور حیدری متوالے اپنی تشنگی کو بجھانے کے واسطے جوق در جوق کھنچے چلیں آئیں گے بایں وجہ آج یہ عظیم الشان تحریک حیدری کانفرنس ملک وملت میں ایک الگ پہچان وشناخت رکھتی ہے۔ اللہ رب العزت حضور نبیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے اس کارنمایاں کو مزید ترقی عطا فرما کر اس کے مقام ومراتب کو بام فلک تک پہنچائے اور ان کے لیے رفع درجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

حیدری کانفرنس کب اور کہاں

(۱) ملنگ چوک، موجا، مظفر پور ۱۹۸۷ء
(۲) پورن چھپرہ، پوربی چمپارن ۱۹۸۸ء
(۳) بریوا، مظفر پور ۱۹۸۹ء
(۴) دیوریا کوٹھی، مظفر پور ۱۹۹۰ء
(۵) بڑھنپورہ، بکھرا، مظفر پور ۱۹۹۱ء
(۶) گینجاس، مظفر پور ۱۹۹۲ء
(۷) چکیا، مشرقی چمپارن ۱۹۹۳ء
(۸) میدن سرسیاں، مشرقی چمپارن ۱۹۹۴ء
(۹) گینجاس، مظفر پور ۱۹۹۵ء
(۱۰) رے پورا، مظفر پور ۱۹۹۶ء
(۱۱) پرسونی ناتھ، مظفر پور ۱۹۹۷ء

(۱۲) بڑھنپورہ، بکھرا، مظفرپور ۱۹۹۸ء

(۱۳) پارومٹھیاں، مظفرپور ۱۹۹۹ء

(۱۴) گینجاس، مظفرپور ۲۰۰۰ء

(۱۵) ترکی کھرارو، مظفرپور ۲۰۰۱ء

(۱۶) رمڈیہاں، مشرقی چمپارن ۲۰۰۲ء

(۱۷) نوتنوا، مغربی چمپارن ۲۰۰۳ء

(۱۸) موہن پور، سیتامڑھی ۲۰۰۴ء

(۱۹) گینجاس، مظفرپور ۲۰۰۵ء

(۲۰) ترکی کھرارو، مظفرپور ۲۰۰۶ء

(۲۱) نہرواسٹیڈیم، مظفرپور ۲۰۰۷ء

(۲۲) کلیان پور، منگلاپور ۲۰۰۸ء

(۲۳) باڑاداؤد، مظفرپور ۲۰۰۹ء

(۲۴) پرسونی ناتھ مظفرپور ۲۰۱۰ء

(۲۵) جگدیش پور مظفرپور ۲۰۱۱ء

(۲۶) بڑکا گاؤں مظفرپور ۲۰۱۲ء

(۲۷) گینجاس مظفرپور ۲۰۱۳ء

(۲۸) محمدپوربلمی، مظفرپور ۲۰۱۴ء

(۲۹) جامعہ وکیلیہ تیغیہ، مظفرپور ۲۰۱۵ء

(۳۰) رمڈیہاں، مشرقی چمپارن ۲۰۱۶ء

(۳۱) کلیان پور، مشرقی چمپارن ۲۰۱۷ء

(۳۲) چکیا، مشرقی چمپارن ۲۰۱۸ء

(۳۳) گینجاس، مظفرپور ۲۰۱۹ء

(۳۴) موہن پور، سیتامڑھی ۲۰۲۰ء

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حیدری کانفرنس کو اور زیادہ مفید و نفع بخش بنائے۔

تشنگی دید مٹ پائے گی اب کیسے بھلا
اب کہاں دیکھے گی دنیا ویسی صورت کا نبیل

باب یازدہم۔ منظومات

مخدوم سیّد احمدؔ چرم پوش تیغ برہنہ علیہ الرحمہ

ہر نفس دام از ثنائے مصطفیٰ باید زدن

ہر نفس دام از ثنائے مصطفیٰ باید زدن
چنگ در دامانِ اصحابِ صفا باید زدن
اوش صدیق کورا از سرِ صدق و صفا
بر دل و جانش ہزاراں مرحبا باید زدن
یارِ غارِ مصطفیٰ و نورِ شمع انس و جاں
بر سرِ نہ چرخ از اقداش ضیا باید زدن
بعدہٗ فاروق کو از حق و باطل فرق کرد
رتبہٗ عالیش بر اوجِ سما باید زدن
مخزنِ ختمِ نبوت بحر جود و کانِ عدل
آنکہ بالامی فلک اورا بوا باید زدن
جامعِ قرآن ذی النورین عثمانِ غنی
دم بدم در مدحِ او دم از حیا باید زدن
حیدرِ کرار دریائے کرم کانِ سخا
نغمہٗ در وصفِ علی شیرِ خدا باید زدن
گر نجات آنجہاں مطلوب داری اے عزیز
دست در دامانِ آلِ مرتضیٰ باید زدن
غوطہ در بحرِ مدح سنیان باصفا
ہم جو غواصانِ درِ بے بہا باید زدن
ہر کہ کردہ میل بدعت انحراف از روئے شرع
اے بسا سیلی کہ اورا پر قضا باید زدن
نقشِ میلِ اہلِ بدعت محوِ باید ساختن
بر سرِ فرقِ خوارج پشت پا باید زدن
اعتقادِ سنیاں را احمدؔی کردہ بیاں
بر کفِ پایش ہزاراں بوسہا باید زدن

☆☆☆

حضور مخدوم سیّد غلام حیدرؔ احمدی علیہ الرحمہ

محمد مصطفیٰ انظر الینا

محمد مصطفیٰ اُنظر الینا   شہ ہر دوسرا اُنظر الینا
مثال طائر عنقا چرائی   ترا یابم کجا انظر الینا
منِ بیدل بدرگاہت فتادہ   بگویم قصہا انظر الینا
مریضِ عشقِ تو جاں می سپارہ   طبیبِ بےنوا انظر الینا
فروغم دہ چراغِ خاطرم را   توئی نورِ خدا انظر الینا
بسوئے من درِ رحمت کشائی   حبیبِ کبریا انظر الینا
بمرضِ دردِ عصیاں مبتلائم   بخود کردم جفا انظر الینا
بشوقِ دید چشمِ انتظار ست   بیا ایں جا بیا انظر الینا
بدرگاہِ تو آمد بے سروپا   حیدرؔ بے نوا انظر الینا

☆☆☆

مخدوم سیّد غلام حیدرؔ احمدی علیہ الرحمہ

اللہ نامہ کے ابتدائی اشعار

اللہ نام جپو دن راتی   وہی ہے سنگی وہی ہے ساتھی
عشق بنا کوئی پاوے نہ راہ   سانچ کہا ہے عشق اللہ
ایک نام سے من چت لائیں   جاکر کھائیں تاکر گائیں
شرع مطابق کر گفتار   چادر دیکھ کے پاؤں پسار
عاشق لے گئے نعمت کھینچ   اگلے پانی پچھلے کیچ
ناہری بھجّے سے پھر پچھتائی   جہ کے گھر گھی، سو روکھا کھائی
پڑھ پڑھ علم عمل نہیں کیا   کھیت جوت، نہ بویا بی یا

مخدوم سیّد غلام حیدرؔ احمدی علیہ الرحمہ

طوطی نامہ کے ابتدائی اشعار

نہ بھول اے طوطیِ جانم یہ تن پنجرا پرانا ہے
رہو دریاد پیتم جب تلک یہ آب و دانا ہے
بچھڑ کر لال سے ہرگز نہ کر الفت دریں پنجرہ
سمجھ کر دیکھ پیتم بِن تمام عالم بیگانا ہے
اگر جنت میں تو جاگا، سجن بن رو کے پچھتا گا
مگر پیتم کے پانے کا اسی جگ میں ٹھکانا ہے
جو تجھ سے لال پوچھے گا کہ کیا لایا اس عالم سے
دیا تھا عمر اور دولت سو کیا تحفہ کمانا ہے
تب اس دم کیا کہے گا تو مگر رو رو مرے گا تو
عبث دو دن کے جینے پر للن سے یوں بھلانا ہے
خدا کو آپ کو سونپو خودی سے خود جدا ہوکر
یقیں بھی ساتھ کرلو تا کہ منزل دور جانا ہے
نہ کر تو التجا ہر ایک سے حیدرؔ کبھی ہرگز
مگر شبّیر و شبّر سے پیمبر جس کا نانا ہے

☆☆☆

مخدوم سیّد غلام غوثؔ علیہ الرحمہ

پروانہ بنیں گے

ہم مئے نہ پئیں گے نہ تو مستانہ بنیں گے
اس ساقیٔ کوثر کا دیوانہ بنیں گے
دیکھیں گے جو ہم قبر میں روئے شہہِ عالم
محوِ رخِ آئینۂ جانانہ بنیں گے
ہم دل میں جلائیں گے چراغِ شبِ فرقت
شمع رخِ احمد ہی پہ پروانہ بنیں گے
امید ہے کوچے میں تیرے ساقیٔ کوثر
ہم خاک جو ہو جائیں تو پیمانہ بنیں گے
دنیا میں نہ بھولے وہ غوثؔ دل محزوں
کیوں حشر کے دن مجھ سے وہ بیگانہ بنیں گے

☆☆☆

مخدوم سیّد غلام محمد مجذوب علیہ الرحمہ

اے مدعائے معنیِ تنزیل، السلام

اے مدعائے معنیِ تنزیل، السلام   آیاتِ مجملات کی تفصیل، السلام
نازل ہے تیری ذاتِ مقدس کے وصف میں   توریت و الزبور و انجیل، السلام
سر بہ سجود سارے ملک در پہ ہیں تیرے   خادم ترا ازل سے ہے جبریل، السلام
کیوں عاصیوں کو مژدۂ لاتقنطوا نہ ہو   گنجِ عفو پہ تیری ہے تحویل، السلام

☆☆☆

مخدوم سیّد رحم علی رحمؔو علیہ الرحمہ

ہو مسکن جو شہرِ مدینہ ہمارا

ہو مسکن جو شہرِ مدینہ ہمارا   لگا عرش سے یہ ہے زینہ ہمارا
منقش ہے دل میں میرے عشقِ احمد   نہ کھو جائے یارب نگینہ ہمارا
مریں ہم نہ طیبہ کے کوچے میں جاکر   عبث ہے عبث ہے یہ جینا ہمارا
بھرا ہے میرے دل میں وصفِ محمد   نہ کم ہو الٰہی خزینہ ہمارا
تیرے ہجر میں اے شفیعِ دو عالم   ہے مرنے سے بدتر یہ جینا ہمارا
نہ خواہش ہو جنت نہ خلد بریں کی   جو مسکن ہو شہرِ مدینہ ہمارا
جو عشقِ محمد میں ہم باولے ہیں   تو کیا پوچھتے ہو قرینہ ہمارا
مجھے غش جو آیا تو حضرت یہ بولے   لو منھ پر چھڑک دو پسینہ ہمارا
سنائیں گے خالق کو نعتِ محمد   کھلے حشر کے دن سفینہ ہمارا
سنو حضرت نوح سے کہدو رحمؔو   ہے کشتی تمہاری سفینہ ہمارا

☆☆☆

مخدوم سیّد اقبال احمد حیدری علیہ الرحمہ

میرے حسنین پیارے

تم ہی ہو تم ہی ہو میرے حسنین پیارے   میرے دل کی راحت میرے حسنین پیارے
میرے جان و دل اور میرے نین پیارے   علی فاطمہ اور حسنین پیارے
حسین و حسن اور حسین و حسن کی   لگی رٹ یہی دل میں دن رین پیارے
مجھے بھی ذرا اپنی چادر اوڑھا دو   کہ آلِ عبا تم ہو حسنین پیارے
میرا غم نہیں کم غم کربلا سے   سناؤں سناؤں تمہیں بین پیارے
ادھر بھی ذرا آبِ عرفاں پلانا   شریعت طریقت کے بحرین پیارے
میرا ہجر ہے کربلا کی مصیبت   کہاں دل کو راحت کہاں چین پیارے
شہیدِ محبت یہ اقبؔال حزیں ہے   شہیدِ خدا تم ہو حسنین پیارے

☆☆☆

علامہ سیّد خلیلؔ احمد حیدری علیہ الرحمہ

حمد باری تعالی

اَنْتَ رَبِّیْ قَاضِیِ الْحَاجَاتِ اَللّٰہُ الصَّمَدْ
اٰتِنَا الْحَسَنَاتِ وَالْخَیْرَاتِ اَللّٰہُ الصَّمَدْ
فِیْ الْوَریٰ مَنْ یَبْتَغِیْ مَرْضَاتِ اَللّٰہُ الصَّمَدْ
اِنَّہٗ لَا یَطْلُبُ الْجَنَّاتِ اَللّٰہُ الصَّمَدْ
رَبِّ فَاغْفِرْ کُلَّ ذَنْبٍ لَا تَعُدُّ ذُنُوْبَنَا
بِنَبِیِّکَ سَید السَّادَاتِ اَللّٰہُ الصَّمَدْ
عَبْدُکَ الْعَاصِیْ خلیلؔ عِنْدَ بَابِکَ حَاضِرٌ
لَیْسَ لِیْ زادُ مِنَ الْحَسُنَات اَللّٰہُ الصَّمَدْ

☆☆☆

علامہ سیّد خلیلؔ احمد حیدری علیہ الرحمہ

دور سے وہ سلام لیتے ہیں

جب محمد کا نام لیتے ہیں   دل کو ہاتھوں سے تھام لیتے ہیں
صبح لیتے ہیں شام لیتے ہیں   نامِ احمد مدام لیتے ہیں
حق سے کیا ہم غلام لیتے ہیں   عشقِ خیر الانام لیتے ہیں
ان سے ہم تشنہ کام لیتے ہیں   حوضِ کوثر کا جام لیتے ہیں
تیرے روضہ پر قدسیانِ ملک   اپنے پلکوں سے کام لیتے ہیں
ان کی آنکھوں نے مجھ کو مست کیا   ہم تو نرگس سے جام لیتے ہیں
ہند سے سنتے ہیں درود میرا   دور سے وہ سلام لیتے ہیں
منکرِ ذکرِ مولدِ حضرت   اپنے منھ میں لگام لیتے ہیں
سر سے اٹھتے ہیں عاشقانِ نبی   کب دلیل قیام لیتے ہیں
حق سے نعت نبی سنا کے خلیلؔ   مفت جنت غلام لیتے ہیں

☆☆☆

علامہ سیّد وکیلؔ احمد حیدری علیہ الرحمہ

دکھلا دے الٰہی رُخِ زیبائے محمد

دکھلا دے الٰہی رُخِ زیبائے محمد   ہر دم دل مضطر کو ہے سودائے محمد
ہو جائے ابھی دل میرا پُرنور منور   اس خانۂ تاریک میں گر آئے محمد
کٹتی ہے گناہوں میں تو کچھ غم نہیں زاہد   بخشے گا یقیں کرتا ہوں شیدائے محمد
حوروں کی ہوس ہوئے نہ غلمان کی خواہش   پھر جائے جو نظروں میں سراپائے محمد
تعظیم و تکریم و تادیب کی جا ہے   ہوتا ہے جہاں ذکر و ثناہائے محمد
کیا وصف تیرا کر سکے انساں شہِ والا   لولاک لما حق ہے جو فرمائے محمد
جنت کی طمع ہے نہ جہنم کا ہے خطرہ   ہوں جبکہ دل و جان سے شیدائے محمد
کیا ڈر ہو گناہوں کا اسے روزِ جزا میں   تجھ سا جو شفیع روزِ جزا پائے محمد
آیا ہے تیرے در پہ وکیلؔ دلِ خستہ   جُز آپ کی چوکھٹ کے کہاں جائے محمد

☆☆☆

علامہ سیّد نبیلؔ احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ

رضواں تیرا خادم ہے اور باغِ جناں تیرا

رضواں تیرا خادم ہے اور باغِ جناں تیرا
محبوب زمیں تیری اور عرش مکاں تیرا
آنکھیں تیری نرگس ہیں غنچہ ہے دہاں تیرا
زلفیں تیری سنبل ہیں گلشن ہے سماں تیرا
سوسن ہے زباں تیری، طوطی ہے بیاں تیرا
گل میں تیری نکہت ہے تو بلبل میں فغاں تیرا
پروانہ بھی جلتا ہے اور شمع بھی جلتی ہے
ہر دل میں محبت کا شعلہ ہے نہاں تیرا
افلاک سے آتے ہیں ملک رحمت حق لے کر
اے بادشہہ خوباں ہو ذکر جہاں تیرا
محروم جگر دل رہے اور دیدۂ تر ترسے
افسوس کہ پتھر پہ ہو قدموں کا نشاں تیرا
خورشید کہوں، ماہ کہوں، شمع کہوں تجھ کو
تشبیہ کہاں تیری اور مثل کہاں تیرا
محبوب زلیخہ ہے وہ محبوب خدا تو ہے
یوسف نے بھلا پایا وہ حسن کہاں تیرا
اب بھی تو نبیلِ حزیں پر لطف وکرم کردے
یہ عاشق شیدا ہے اے جانِ جہاں تیرا

☆☆☆

ڈاکٹر مولانا سیّد ناہید احمد حیدر القادری

مجھے بھی چہرۂ انور دیکھاؤ یارسول اللہ

مجھے بھی چہرۂ انور دکھاؤ یارسول اللہ
ہماری تشنگی آکر بجھاؤ یارسول اللہ
ہمارے خلوت دل میں بلانے سے نہیں آتے
دوئی کا پردہ حائل ہے ہٹاؤ یارسول اللہ
تجھے رحمت بنا کر خالق اکبر نے بھیجا ہے
مجھے بھی چادرِ رحمت اوڑھاؤ یارسول اللہ
نہیں سلطاں مقابل ہیں ترے در کے غلاموں کے
غلام در مجھے اپنا بناؤ یارسول اللہ
تمنا ہے کہ اپنی زندگی بھی نیگ لگ جائے
مجھے بھی روضۂ اقدس دکھاؤ یارسول اللہ
مئے عرفاں کا اپنے ہاتھ سے دو گھونٹ دے دیجیے
ہمیں بھی رب کا شیدائی بناؤ یارسول اللہ
نہیں پھر ہوش میں ناہیدؔ آئے جس کو پی کر کے
وہ مئے دوآتشہ اس کو پلاؤ یارسول اللہ

☆☆☆

واصفِ خیر الوریٰ سید نبیل احمد تھے آپ

مولانا سید علی احمد سیوانی

حمد خوانِ کبریا سیدنبیل احمد تھے آپ
واصفِ خیر الوریٰ سید نبیل احمد تھے آپ
خواجہ اجمیر پر تا زندگی قربان تھے
عاشقِ غوث الوریٰ سید نبیل احمد تھے آپ
ہر گھڑی رہتا تھا در پہ سائلوں کا ازدحام
موج دریائے سخا سید نبیل احمد تھے آپ
زندگی بھر خدمتِ دینِ خدا کرتے رہے
خادمِ دینِ خدا سید نبیل احمد تھے آپ
ہر گھڑی، ہر وقت بے شک بالیقیں تا زندگی
متقی و پارسا سید نبیل احمد تھے آپ
دین وملت کی ترقی کے لیے لا ریب فیہ
ہر گھڑی محوِ دعا سید نبیل احمد تھے آپ
آپ کی تقریر دلکش سے سبھی شاداب تھے
واعظِ شیریں صدا سید نبیل احمد تھے آپ
اہل سنت کے لیے اس دورِ خستہ حال میں
نعمتِ رب العلا سید نبیل احمد تھے آپ
جس سے روشن تھی جہانِ علم وفن کی انجمن
وہ چراغِ پر ضیاء سید نبیل احمد تھے آپ
ان کے دم سے جگمگایا تھا جہانِ سنیت
وہ حسیں شمعِ وفا سید نبیل احمد تھے آپ
قوم وملت کی ہدایت ہر گھڑی کرتے رہے
ہادی دینِ خدا سید نبیل احمد تھے آپ
نام نامی آپ کا دنیا میں یوں روشن رہا
دین حق کے مقتدا سید نبیل احمد تھے آپ
ساری ملت آپ پر قربان تھی تا زندگی
دردِ ملت کی دوا سید نبیل تھے آپ
پی رہے تھے اہلِ سنت بادۂ وحدت کا جام
ساقئ جامِ وفا سید نبیل احمد تھے آپ
راستے چلتے تھے یوں سر کو جھکا کر ہر گھڑی
پیکرِ شرم و حیا سید نبیل احمد تھے آپ
آپ کے در پر رہا کرتے تھے ہر دم اہلِ علم
عالمِ حق آشنا سید نبیل احمد تھے آپ
درمیانِ اہلِ تقویٰ فضلِ رب سے ہر گھڑی
ذی حشم ذی مرتبہ سید نبیل احمد تھے آپ
روز و شب رہتا تھا در پہ حق پرستوں کا ہجوم
حق پرستی کی صدا سید نبیل احمد تھے آپ
رہبری میں آپ کی ملتا تھا منزل کا سراغ
دینِ حق کے رہنما سید نبیل احمد تھے آپ
قوم وملت کے دلوں کی انجمن میں تا حیات
ضو فگن جلوہ نما سید نبیل احمد تھے آپ
یہ علیؔ ناتواں لکھے نہ کیوں یہ منقبت
اس کے بھی حاجت روا سید نبیل احمد تھے آپ

☆☆☆

نگاہ والیٔ ہمدان کے قتیل چلے

مولانا محبوب گوہرؔ، اسلامپوری

نگاہِ والیٔ ہمدان کے قتیل چلے
بہشت ناز میں ہنستے ہوئے نبیل چلے
بلند کیوں نہ رہے ان کی عظمتوں کا علَم
کشادہ کر کے محبت کی وہ فصیل چلے
رلا کے سارے مریدوں کو خون کے آنسوں
جہانِ عشق کے اک مرشدِ جلیل چلے
کریں گے تشنہ لبی کا نہ حیدری شکوہ
پلا کے مرشدِ برحق ہیں وہ سبیل چلے
ہوئے اساتذہ محروم اک مربی سے
کہا یہ طلبا نے ہائے میرے کفیل چلے
زباں پہ کلمہ کا ہر وقت ورد جاری تھا
یوں مسکراتے ہوئے خلد کے نزیل چلے
نہ خشک ہوگا کبھی باغ حیدریت کا
نبیل اپنے کرم کی ہے دے کے جھیل چلے
ہمیشہ راہِ شریعت پہ گامزن رہنا
یہ ہر مرید سے کرتے ہوئے اپیل چلے
وہ جن کے چہرے سے نورانیت جھلکتی تھی
وہی وجیہ چلے ہاں وہی شکیل چلے
ہے ٹھوس اتنی کہ ممکن نہیں ہے کاٹ اس کی
وہ دے کے اپنی وفاؤں کی جو دلیل چلے
تمام چاہنے والوں کو چھوڑ کر گوہرؔ
جہانِ فانی سے شہزادۂ وکیل چلے

☆☆☆

خالی دامن بھر دیں گے

قاری یونسؔ فیضی گریدیہوی

جس نے لیا ہے نام نبیلِ ملت کا
اس کو ملا انعام نبیلِ ملت کا
منگتوں کے یہ خالی دامن بھر دیں گے
بے شک ہے یہ کام نبیلِ ملت کا
پی پی کر یہ سب دیوانے بیٹھے ہیں
فیض وکرم کا جام نبیلِ ملت کا
عشقِ رسالت نے ان کو انمول کیا
کون لگائے دام نبیلِ ملت کا
ان کے در پہ آنے والا دیوانہ
ہوتا نہیں ناکام نبیلِ ملت کا
اللہ پورے علاقے میں چرچا
عام ہے صبح وشام نبیلِ ملت کا
اعلیٰ حضرت کے مسلک کو مت چھوڑو
عمدہ ہے پیغام نبیلِ ملت کا
نوری کرسی پر جنت میں بیٹھے ہیں
مت پوچھو انعام نبیلِ ملت کا
ان کی شان میں لکھنے والا یہ یونسؔ
ہوگا نہیں گمنام نبیلِ ملت کا

☆☆☆

رہبر دین ہدیٰ سید نبیل

محمد جاویدؔ وارثی

رہبرِ دینِ ہدیٰ سید نبیل
شمعِ بزمِ اولیاء سید نبیل

آتا ہے جس میں نظر عکسِ حسین
ہے وہ چہرہ آپ کا سید نبیل

غیر کے در پر کبھی جاتا نہیں
ہے جو منگتا آپ کا سید نبیل

آپ کے جیسا سخی کوئی نہیں
کہتے ہیں شاہ و گدا سید نبیل

فاطمہ حسنین کا صدقہ ہمیں
کیجئے اب تو عطا سید نبیل

گلشنِ شبیر کے پھولوں میں ہے
بالیقیں سب سے جدا سید نبیل

بالیقیں جاویدؔ کا ایقان ہے
ہیں یہاں جلوہ نما سید نبیل

☆☆☆

دنیا کو ہے ضرورت سید نبیل ملت

زمنؔ کلکتوی، کلکتہ

اہلِ سنن کی خدمت سید نبیل ملت
کرکے ہوئے ہیں رخصت سید نبیل ملت
ایسے تھے میرے حضرت سید نبیل ملت
روتی ہے ساری ملت سید نبیل ملت
طیبہ سے آرہی ہے فردوس کی بہاریں
تربت بنی ہے جنت سید نبیل ملت
گلزارِ فاطمی کی نکہت رچی بسی ہے
ہے حیدری وہ نسبت سید نبیل ملت
ہر لمحہ یاد رکھے بھولے نہ ایک پل بھی
قرآن اور سنت سید نبیل ملت
جلووٴں کی کہکشاں ہے ایمانی داستاں ہے
ایسی ہے نوری سیرت سید نبیل ملت
نعتِ رسول اکرم پڑھتے تھے والہانہ
ملتی تھی دل کو راحت سید نبیل ملت
کہتا ہے یہ زمنؔ بھی اے میرے پیر و مرشد
دنیا کو ہے ضرورت سید نبیل ملت

☆☆☆

آپ اخلاق کے سلطان نبیل ملت

دلکشؔ رانچوی، رانچی، جھارکھنڈ

ہے یہی آپ کی پہچان نبیلِ ملت
آپ اخلاق کے سلطان نبیلِ ملت

سب کو معلوم ہے یوں آپ کا رخصت ہونا
اہلِ سنت کا ہے نقصان نبیلِ ملت

آپ کے چاہنے والے ہیں بہت ہی مغموم
اشک میں ڈوبا ہے سیوان نبیلِ ملت

رب اکبر تری تربت پہ سدا برسائے
رحمت و نور کا باران نبیلِ ملت

دیکھنے والے تیرے روئے منور کا جمال
دیکھ کر ہوتے تھے قربان نبیلِ ملت

آپ کی ذاتِ گرامی سے ہی تازہ دم ہے
عشق کا ایک گلستان نبیلِ ملت

بھول کر بھی نہ بھلا پائے گا ہر گز دلکشؔ
آپ نے بخشا جو سمان نبیلِ ملت

☆☆☆

میرے نبیلِ ملت نے

زمنؔ کلکتوی

جس کو بھی چوکھٹ پہ بلایا میرے نبیلِ ملت نے
اس کی قسمت کو چمکایا میرے نبیلِ ملت نے

ان کی کرامت ہی کہئے کہ صلی علیٰ کے نغموں سے
صحرا کو گلزار بنایا میرے نبیلِ ملت نے

گلشن کی یہ ہریالی ان کے قدموں کی برکت ہے
بنجر میں بھی پھول کھلایا میرے نبیلِ ملت نے

چہرہ ہے یا چاند کا ٹکڑا دیکھنے والے کہتے ہیں
رخ سے جب چلمن کو ہٹایا میرے نبیلِ ملت نے

باری باری غوث اعظم کے میخانے میں ہم کو
عشقِ رضا کا جام پلایا میرے نبیلِ ملت نے

بے شک اپنا قیمتی دامن دے کے زمنؔ کے ہاتھوں میں
نجدی سے ایمان بچایا میرے نبیلِ ملت نے

☆☆☆

آہ! نہیں ملیں گے

مولانا محمد آصف رضا سیفی، پرتاپ گڑھ، یوپی

مدینے والے کا لاڈلا تھا
دعائے زہرا پہ جس کا حق تھا
وہ علم مولیٰ علی کا وارث
حسن کے حسنِ تدبرانہ
کی شال اوڑھے ٹہل رہا تھا
حسینی انکار بن کے آل یزید کو مسل رہا تھا
جو صبر زین العبا کی چادر کے تانے بانے بچا کے رکھا
امام باقر کے صدق وعلم وعمل کے جھنڈے اٹھا کے رکھا
جو جعفر و کاظم و رضا و تقی کی سوغات دینے والا
نقی حسن عسکری کی الفت کی کشتیوں کا تھا کھینے والا
جو ذکر غوث الوریٰ کو کہتا تھا روح کی غذا ہے میری
دیارِ ہندالولی کی مٹی اٹھا کے کہتا دوا ہے میری
کہا یہ دل نے چلو چلیں ہم بھی ان کے بنیں سوالی
ہے جن کے قدموں کی آہٹوں سے سماعتوں کا شکم بھی خالی
پتہ کیا تو جواب آیا
نبیل ملت چلے گئے ہیں وہ کب ملیں گے
نہیں ملیں گے

☆☆☆

قسمت میری جگادو سید نبیل حیدر

جاؔوید وارثی کلکتوی

قسمت میری جگادو سید نبیل احمد
بگڑی میری بنادو سید نبیل احمد

وہ جس کو پی کے آئے ہر سو نظر مدینہ
وہ جام اب پلادو سید نبیل احمد

تم ہو علی کے جانی حسنین کی نشانی
ہستی میری سجادو سید نبیل احمد

ہر کوئی مجھ کو بولے سرکار کا دیوانہ
ایسا مجھے بنادو سید نبیل احمد

غفلت کی شال اوڑھے جو لوگ سورہے ہیں
پھر سے انہیں جگادو سید نبیل احمد

جاویدؔ وارثی کی بس التجا یہی ہے
کچھ اس کو بھی بنادو سید نبیل احمد

☆☆☆

ہزاروں صبح سے روشن ہے ایک شام نبیل

مبارک حسین مبارؔک

لکھا ہے صفحۂ قرطاس دل پہ نام نبیل
مجھے یقین ہے ہوگا کبھی قیامِ نبیل
شب سیاہ کے آنگن میں نور بھردے گا
ہزاروں صبح سے روشن ہے ایک شامِ نبیل
زمانے والے ہمیں دیکھ کر نشے میں ہیں
ہمارے ہاتھ سے مَس ہوگیا ہے جام نبیل
علی کی نسل سے الجھوگے تو برا ہوگا
ہے میرا شوق جنوں تیغ بے نیامِ نبیل
جہان والے میرا احترام کرتے ہیں
میں سر جھکائے کھڑا ہوں بہ احترامِ نبیل
سوال تھا کہ جھکائے گا کون شاہ کا سر
جواب مل گیا بے ساختہ غلامِ نبیل
دیوانوں آؤ چلو دامنِ تہی بھر لیں
سنا ہے جوش پہ رہتا ہے احترامِ نبیل
بکے ہوئے ہیں وہ بازار قادریت کے
کہاں مجال کسی کی لگائے دام نبیل
سمجھ میں غوث کے رتبے کہاں سے آئیں گے
حدِ خیال سے باہر ہے جام وکام نبیل
رضا کے مسلکِ حق پر قدم رہے ثابت
فضا میں نقش مبارک ہے یہ پیامِ نبیل

☆☆☆

اعلیٰ حضرت کی ہے وہ تیر نبیل ملت

اظہارؔ شاہجہاں پوری، شاہ جہاں پور، یوپی

شمعِ رفعت کی ہیں تنویر نبیلِ ملت
وقت کے آپ جہانگیر نبیل ملت
حسنِ اخلاق میں جو آپ کا ہمسر ٹھہرے
اب کہاں ایسا کوئی پیر نبیلِ ملت
آپ کے عشق میں جو بیمار ہیں ان کے لیے
آپ کا نام ہے اکسیر نبیلِ ملت
دین ومذہب کی حفاظت کے لیے رکھتے تھے
جذبۂ حضرتِ شبیر نبیلِ ملت
سننے والوں کی سماعت میں رہے گی زندہ
آپ کے وعظ کی تاثیر نبیلِ ملت
کرتا رہتا ہے جو باطل کا کلیجہ چھلنی
اعلیٰ حضرت کا ہے وہ تیر نبیلِ ملت
رب کی رحمت کی وہاں ہوتی تھی بارش اظہارؔ
جس جگہ کرتے تھے تقریر نبیلِ ملت

☆☆☆

علم وادب کے پیکر

محمد علی حیدری شادؔ مظفر پوری

علم و ادب کے پیکر سید نبیل احمد
عشقِ نبی کے خوگر سید نبیل احمد
دل سے تمہاری یادیں کیسے مٹیں گی شاہا
رہتے ہو دل کے اندر سید نبیل احمد
جو بھی سوال ہوتا دیتے جواب فوراً
تھے علم کے سمندر سید نبیل احمد
سب کو غمِ جدائی دے کر چلے گئے تم
اپنی لحد کے اندر سید نبیل احمد
یادوں میں تم بسے ہو خوابوں میں آ بھی جاؤ
اے میرے پیارے رہبر سید نبیل احمد
بہرِ فروغِ دین شاہ امم کی خاطر
رہتے سفر میں اکثر سید نبیل احمد
سیرت پہ مصطفی کی جب تم خطاب کرتے
ہوتا تھا نقش دل پر سید نبیل احمد
اہل وطن کی اس میں تخصیص کیا کروں میں
لاکھوں نثار تم پر سید نبیل احمد
منگتوں کی صف میں تیرا یہ شادؔ بھی کھڑا ہے
در پہ بھکاری بن کر سید نبیل احمد

☆☆☆

نبیل ملت چلے گئے

مولانا عاشق حسین چشتیؔ، کھڑکپور، بنگال

شرابِ عشقِ نبی پلاکر نبیلِ ملت چلے گئے ہیں
دیوانہ سرکار کا بناکر نبیلِ ملت چلے گئے ہیں

بہت اندھیرا تھا چاروں جانب مگر ادائے حسین لے کر
چراغِ عشقِ وفا جلاکر نبیلِ ملت چلے گئے ہیں

زیارتِ مصطفی کی دھن میں لباسِ ہستی بدل رہا ہوں
یہ راز خدام کو بتاکر نبیلِ ملت چلے گئے ہیں

حسین صورت حسین سیرت لبوں پہ ہر وقت مسکراہٹ
ہزاروں لاکھوں کا دل چراکر نبیلِ ملت چلے گئے ہیں

قرار کیسے ملے گا ان کو رکھے گا زخموں پہ کون مرہم
ہزاروں عشاق کو رلاکر نبیلِ ملت چلے گئے ہیں

نبی علی فاطمہ حسین وحسن سے ملنے کو دیکھو چشتیؔ
کرم کی برسات میں نہاکر نبیل ِملت چلے گئے ہیں

☆☆☆

سب فدا ہیں آپ پر سید نبیل قادری

مولانا ماہرؔ القادری، فیل خانہ، ہوڑہ، کلکتہ

عاشقِ خیر البشر سید نبیل قادری
رہنمائے باخبر سید نبیل قادری

صاحبِ علم و ہنر سید نبیلِ قادری
باغِ زہرا کے شجر سید نبیلِ قادری

غوث اعظم کے جگر سید نبیلِ قادری
سب فدا ہیں آپ پر سید نبیلِ قادری

تم ہو اولادِ علی اور فاطمہ زہرا کے لال
کہہ اٹھے سب دیکھ کر سید نبیلِ قادری

جب تصور میں کبھی لاتا ہوں ان کی ذات کو
ہیں میرے گھر جلوہ گر سید نبیلِ قادری

غیر کی چوکھٹ پہ جائے کیوں یہ ماہرؔ قادری
چھوڑکر اب تیرا در سید نبیلِ قادری

☆☆☆

کتنا بلند و بالا ہے رُتبہ نبیل کا

شہبازؔ نسیم، ہوڑہ

کتنا بلند وبالا ہے رُتبہ نبیل کا
سلطانِ دوجہان ہے نانا نبیل کا

اعدائے دین سوچ کے حیرت میں پڑ گئے
احمد رضا سے کیسا ہے رشتہ نبیل کا

روضہ وہ نوری دیکھ کے کہنے لگا یہ دل
جنت ہے یا ہے سامنے روضہ نبیل کا

بنگال کیا اڑیسہ کیا جس سمت دیکھئے
ہرسو جہاں میں بجتا ہے ڈنکا نبیل کا

شہبازؔ آرزو ہے یہی دفن کی گھڑی
رکھ دینا اس کے سینے پہ شجرہ نبیل کا

☆☆☆

دل کا ارمان

زین العابدین کانپوری، کانپور، یوپی

ہے میرے دل کا یہ ارمان نبیلِ ملت
آپ پر کردوں فدا جان نبیلِ ملت

کاسۂ حسنِ طلب لے کے کھڑی ہیں کلیاں
ڈال دو تھوڑی سی مسکان نبیلِ ملت

غوث اعظم کی عنایت ہے کرم خواجہ کا
ہوگئے دہر میں ذیشان نبیلِ ملت

ان سے ٹکرانے کی مت کرنا جسارت دل میں
شہرِ مولیٰ کی ہیں چٹان نبیلِ ملت

پھول کھلتے ہیں کرم اور عطا کے جس میں
ہیں وہی رضوی گلستان نبیلِ ملت

بڑھ گئی دہر میں اس شخص کی عزت زینلؔ
ہوگئے جس پہ مہربان نبیل ملت

☆☆☆

وہ عالم نبیل ہیں، سید نبیل ملت

قاری اسرائیل اثرؔ فیضی، دھنباد

وہ عالم نبیل ہیں، سید نبیلِ ملت
ہر طرح خود کفیل ہیں، سید نبیلِ ملت

رتبہ تیرا بلند تیری شان ہے نرالی
دادا تیرے خلیل ہیں، سید نبیلِ ملت

دونوں جہاں میں رب نے تجھے سرخرو کیا ہے
والد تیرے وکیل ہیں، سید نبیلِ ملت

مولیٰ علی کی نسبت حاصل ہوئی ہے تجھ کو
وہ حیدری فصیل ہیں، سید نبیلِ ملت

تقریر جن کی سن کر لاکھوں ہوئے ہیں تائب
وہ فاضلِ جلیل ہیں، سید نبیلِ ملت

وہ پیکرِ خلوص جنھیں دیکھ کر اثرؔ
کہنے لگا قتیل ہیں، سید نبیلِ ملت

☆☆☆

انوار غوث وخواجہ کا پیکر

اویس رضا الہ آبادی

آلِ رسول آلِ پیمبر نبیل ہیں
زہرا کے گلستاں کا گلِ تر نبیل ہیں

رہتی ہے ان کو دیکھ کے لرزاں یزیدیت
مولیٰ علی کے تیغ کا جوہر نبیل ہیں

لاکھوں ہیں پیر یوں تو زمانے میں جابجا
لیکن میری نگاہ میں بہتر نبیل ہیں

کہتے ہیں خود کو قطرہ بہ عجز و انکسار
لیکن عنایتوں کا سمندر نبیل ہیں

ان کے رخِ جمیل میں حسنین کی جھلک
انوارِ غوث وخواجہ کا پیکر نبیل ہیں

مجھ پر نبی کی آل کا احسان ہے اویسؔ
یہ میری فکر وفن کا جو محور نبیل ہیں

☆☆☆

سامنے آپ کی صورت ہے نبیلِ ملت

عبدالواحدؔ انصاری، مالیگاؤں، مہاراشٹر

جس کو حاصل تیری نسبت ہے نبیلِ ملت
اس کی ہر دل پہ حکومت ہے نبیلِ ملت

لوگ نادان ہیں یہ بات سمجھتے ہی نہیں
آپ کا ذکر عبادت ہے نبیلِ ملت

جس کو بہار میں سیوان کہا جاتا ہے
آپ کا شہرِ محبت ہے نبیلِ ملت

تاج والے بھی وہاں خاک پہ سوجاتے ہیں
جس جگہ آپ کی تربت ہے نبیلِ ملت

کیسے دیکھوں میں کہاں دیکھوں بھلا کیوں دیکھوں
سامنے آپ کی صورت ہے نبیلِ ملت

صرف ایک شاعر واحدؔ کی ضرورت ہی نہیں
آپ کی سب کو ضرورت ہے نبیلِ ملت

☆☆☆

زخم دل

جاویدؔ صدیقی

قلب و جاں کی آرزو سید نبیل
دھڑکنوں کی جستجو سید نبیل
تربتِ اطہر یہ جا کے یوں لگا
کر رہے ہیں گفتگو سید نبیل
رکھ ہی لیں گے حشر کے میدان میں
عاشقوں کی آبرو سید نبیل
آپ کے دامن سے وابستہ ہے جو
ہر جگہ ہیں سرخرو سید نبیل
مالکِ کل ہیں تمہارے نانا جان
کچھ نہیں اس میں غلو سید نبیل
گلشنِ اسلام کی تازہ بہار
آپ کے جد کا لہو سید نبیل
زخم جو دل پر جدائی کے لگے
حشر میں ہوں گے رفو سید نبیل
آپ ہیں جاویدؔ پر جب مہرباں
کیا بگاڑیں گے عدو سید نبیل

☆☆☆

باغ دیں کے گل رعنا

سراج تاباؔنی، کلکتہ

صدق و اخلاص میں یکتا تھے نبیلِ ملت
صاحبِ نسبت وتقویٰ تھے نبیلِ ملت

وہ تھے اولاد علی فاطمہ زہرا کے للن
نورِ احمد سے مجلی تھے نبیلِ ملت

ان کو افکار رضا خاں کا معلم کہئے
ناشرِ مسلکِ حقہ تھے نبیلِ ملت

ان کے ملنے کا ہر انداز بہت شیریں تھا
خوش ادا خلق سراپا تھے نبیلِ ملت

خوشبوئے سنت سرکار بکھیری ہر سو
باغِ دیں کے گلِ رعنا تھے نبیلِ ملت

مدحتِ شہ میں وہ رہتے تھے مگن تاباؔنی
عاشقِ شاہِ مدینہ تھے نبیلِ ملت

☆☆☆

غمِ پدر

صاحبزادہ سید خالدؔ احمد حیدری، کاشانہ نبیل حسن پورہ شریف

غم پدر کو وظیفہ بنا چکا ہوں میں
جبینِ شوق کو کعبہ بنا چکا ہوں میں
جہاں گئے ہیں وہ اے کاش لوٹ کر آتے
عجیب آرزو دل میں بسا چکا ہوں میں
عظیم تھے میرے ابا خلوص کے پیکر
انہیں کے نقش پہ سر کو جھکا چکا ہوں میں
بغیر آپ کے مجھ کو سکوں نہیں ملتا
کہیں تو کیا کہیں کیا کیا لٹا چکا ہوں میں
فضاخموش ہے ہر سو ہے گھور سناٹا
لبوں سے اپنی ہنسی بھی گنوا چکا ہوں میں
وہ پوچھتے تھے سدا ہیں کہاں میاں خالد
وہ پیار آپ کا دل میں چھپا چکا ہوں میں
خدا کے واسطے دیدار اب تو ہو شاہا
کہ پہروں یاد میں آنسو بہا چکا ہوں میں
کسی سے کیا کہوں خالدؔ حزیں کا رنج و الم
غمِ حیات سبھوں کو سنا چکا ہوں میں

☆☆☆

وہ تو سوے جناں گئے

سیدہ ماریہ ارم حیدری، حسن پورہ شریف، سیوان

افسوس میرے دادا ابا کہاں گئے
سب کہہ رہے ہیں وہ تو سوئے جناں گئے

فرقت میں آپ کی میں روتی سسکتی رہی
کس سے ہوئی ہے خطا جو یہاں سے وہاں گئے

ہر ہر قدم پہ یادیں آپ کی تڑپائیں گی ہمیں
چاہت ہزاروں دے کر کیوں مہرباں گئے

بن آپ کے ہے سونا کاشانۂ نبیل
اتنی جلد کیا تھی جو آپ دادا جاں گئے

میں آپ کی چہیتی نورِ نظر تھی پھر
ماہِ ربیع میں آپ یہاں سے کہاں گئے

لفظوں میں غم بیاں ارمؔ کیسے میں کروں
اشکوں کی لڑیاں بولیں گی کہاں سحر البیاں گئے

☆☆☆

چراغ ضوفشاں جاتا رہا

نعیمؔ حسن پوروی

گلستانِ حیدری کا باغباں جاتا رہا
جان تھی گلشن کی جو وہ جانِ جاں جاتا رہا
اپنے کردار وعمل کو چھوڑکر اِس دہر میں
مرشدِ کامل مرا سوئے جناں جاتا رہا
جس کے دم سے پرضیا تھی خانقاہِ حیدری
آخرش بزمِ چراغِ ضو فشاں جاتا رہا
اک مقرر، اک محقق، اک مدبر اک ولی
ایک عالم سنیت کا خوش بیاں جاتا رہا
جس کے سائے میں ہماری پرورش ہوتی رہی
آج وہ سر سے ہمارے سائباں جاتا رہا
حیدری دستار دے کے حضرتِ ناہید کو
حور و غلمانِ ارم کے درمیاں جاتا رہا
پاسبانِ فکر و دانش صاحبِ علم وعمل
اے نعیمؔ اب دیکھ تو کوہِ گراں جاتا رہا

☆☆☆

حق نواؤں کے پیشوا

حبیب ہاشمی کلکتہ

حسین صورت نفیس سیرت کے آئینہ تھے نبیل ملت   وفاشعاری ایمانداری کے مقتدی تھے نبیل ملت
کمال ان کا نہ پوچھو ہم سے، رسائی ان کی کہاں تلک ہے   علی سے جاکر جو مل گیا ہے وہ سلسلہ تھے نبیل ملت
وہ بات کرتے تو ایسا لگتا کہ پھول ہونٹوں سے جھڑ رہے تھے   وہ نرم گوئی وہ خاکساری کے ارتقا تھے نبیل ملت
معاونت کے امین تھے وہ سخاوتوں کے رہین تھے وہ   غریب وبیکس نزار لوگوں کے آسرا تھے نبیل ملت
نہ اہلِ ثروت کے حامی تھے وہ نہ مصلحت کے پیامی تھے وہ   وہ حق پرستوں اور حق نواؤں کے پیشوا تھے نبیل تھے
جوان کے سائے میں پل رہے تھے سب ان کے سانچے میں ڈھل رہے تھے   سبھی کے عزم جواں کی کشتی کے ناخدا تھے نبیل ملت
شعور کو تھا شعور حاصل علوم کو تھا علوم حاصل   شعور وحکمت کے کوہ ساروں کے اعتلا تھے نبیل ملت
فیوض وبرکت کے تھے سمندر سخاوتوں میں وہ تھے قلندر   جو رحمتوں تک پہونچ گیا ہے وہ نقش پا تھے نبیل ملت
وہ صدق و عدل و حیا کے پیکر شجاعتوں کے رہن ومحور   تھے مرضئ حق پہ سرخمیدہ خلا رسیدہ نبیل ملت
وہ عاشقِ شاہِ انبیاء تھے وہ طرف مردانِ اولیاء تھے   خدا رسیدہ نبیل احمد تھے برگزیدہ نبیل ملّت
پڑھائی ناہید باصفا نے نمازِ آخر ولی صفت کی   شعور کہتا ہے نیک خو تھے اور باصفا تھے نبیل ملّت
وہ رحمتِ دینِ حق کے حامی جفا کے دشمن وفا کے پیکر   جو سچ کی جانب رواں دواں تھا وہ راستہ تھے نبیل ملّت
نہ ان کو دنیا کی خواہشیں تھیں نہ ان کو مطلب تھا ثروتوں سے   حبیبؔ قصّہ ہے مختصر کہ تھے سب سے بہتر نبیل ملّت

میرے ابّا حضور تھے

صاحبزادہ سید راؔشد احمد حیدری، کاشانۂ نبیل، حسن پورہ شریف

روشن و با وقار میرے ابا حضور تھے
حق ہے وفا شعار میرے ابا حضور تھے
سب کو بلکتا چھوڑ کر ملک عدم گئے
خالق کے وفادار میرے ابا حضور تھے
تبلیغ دین کرتے رہے تا حیات آپ
مذہب کے پاسدار میرے ابا حضور تھے
ناز و نعم سے پالا ہمیں خوب شوق سے
ہم سب کے تاج دار میرے ابا حضور تھے
جھک کر ہر ایک شخص سے ملتے رہے سدا
اتنے ہی خاکسار میرے ابا حضور تھے
جس نے جہاں بلایا چلے جاتے بے خطر
شفقت کے آبشار میرے ابا حضور تھے
حضرت نبیل ملت جنہیں کہتا ہے جہاں
مرشد وہ ضیابار میرے ابا حضور تھے
راشدؔ لٹا رہا ہوں میں سوغاتِ اشک روز
ہر وقت اشکبار میرے ابا حضور تھے

☆☆☆

وہ کر گئے ہیں خدمت

واصفؔ رضا نوری، ممبئی

ہیں فخرِ قادریت سید نبیل ملت
فیضانِ اہلِ سنت سید نبیل ملت

ویران ہوگئی ہے ہم عاشقوں کی بستی
جب سے ہوئے ہیں رخصت سید نبیل ملت

تا دیر سینوں پر اس کا اثر رہے گا
جو کر گئے ہیں خدمت سید نبیل ملت

ہر سمت ہورہا ہے فکرِ رضا کا چرچہ
ہے آپ کی عنایت سید نبیل ملت

جاتی نہیں ہے اب بھی قلب ونظر سے میرے
وہ چاند جیسی صورت سید نبیل ملت

آجایئے ہماری بے نور محفلوں میں
ہے آپ کی ضرورت سید نبیل ملت

ممکن نہیں ہے واصفؔ شایانِ شان لکھنا
ہیں شانِ حیدریت سید نبیل احمد

☆☆☆

ہے جاری آج بھی چشمہ

سنجرؔ گریڈیہہ

جہاں میں کیوں نہ ہو چرچا نبیل ملت کا
ہے فیض والا گھرانہ نبیل ملت کا

وہی تو راستہ جاتا ہے غوث کی جانب
کہ دوستوں جو ہے رستہ نبیل ملت کا

مرید اپنے مقدر پہ ناز کرتا ہے
ہے جس کے گھر میں بھی شجرہ نبیل ملت کا

بجھالو پیاس عقیدت کی ان کی چوکھٹ سے
ہے جاری آج بھی چشمہ نبیل ملت کا

جو سنتا سن کے انہیں کا ہی ہو کے رہ جاتا
بہت حسین تھا لہجہ نبیل ملت کا

وہ خوش نصیب ہے سنجرؔ اب اس کا کیا کہنا
کہ جس نے دیکھا ہے چہرہ نبیل ملت کا

☆☆☆

قوم وملت کے ہیں سردار

ڈاکٹر منصور فریدیؔ

اک نظر ڈالیے سرکار نبیلِ ملت
در پہ حاضر ہے گنہگار نبیلِ ملت

سب مسیحا ہیں دوا دیتے ہیں دردِ دل کی
آپ کے جتنے ہیں بیمار نبیلِ ملت

ان سے بغداد کی ہر لمحہ ملے گی خوشبو
قادری گل کے ہیں مہکار نبیلِ ملت

دیکھ کر بھیڑ جنازے کی عدو بھی بولے
قوم وملت کے ہیں سردار نبیلِ ملت

حیدری شان لیے جان ہتھیلی پہ لیے
حق پر مرنے کو تھے تیار نبیلِ ملت

آپ کے علم کا کچھ رعب ہے ایسا سب پر
کانپتے اب بھی ہیں مکار نبیل ملت

کیا فریدیؔ کبھی لکھ پائے گا ویسا سچ مچ
آپ کا جیسا ہے معیار نبیل ملت

☆☆☆

اعلیٰ حضرت کی تلوار

راہیؔ بستوی، بستی، یوپی

عاشقِ سیدِ ابرار نبیلِ ملت
ہم غلاموں کے طرفدار نبیلِ ملت

دیکھ کر آپ کا کردار نبیلِ ملت
ہوگیا شیدا یہ سنسار نبیلِ ملت

مسلکِ حق کے لیے سینہ سپر رہتے تھے
اعلیٰ حضرت کی ہیں تلوار نبیلِ ملت

آ کے دربار میں جاتا نہیں خالی کوئی
ایسی ہے حیدری سرکار نبیلِ ملت

پڑ گئی جس پہ بھی ایک چشم عنایت تیری
بالیقیں ہوگیا فنکار نبیلِ ملت

ٹھوکریں سب کی وہ کھاتے ہیں یقیناً راہیؔ
آپ سے جن کو ہے انکار نبیلِ ملت

☆☆☆

بہت ہی نیک بڑے بااثر

فیروزؔ اختر، کلکتہ

علی کے خانوادے کا گہر نبیل ملت
پارسا وہ بڑے معتبر نبیل ملت
رسول پاک کی الفت تھی ان کے سینے میں
دلوں کے حال سے تھے باخبر نبیل ملت
جو دیکھے ان کو وہ شیدائی ان کا ہوجائے
بہت ہی نیک بڑے بااثر نبیل ملت
بروز حشر مریدوں یہ دیکھ لینا تم
نبی جدھر رہیں گے ادھر نبیل ملت
بلالیں آپ ہمیں بھی مزار اقدس پر
دعا یہ کرتے ہیں شام سحر نبیل ملت
تمہاری نظر کرم ہو تو منقبت لکھوں
میں باہنر نہیں بے ہنر نبیل ملت
مزار پاک پہ فیروزؔ بھیڑ ہے دیکھو
کہ در پہ آئے ہیں جن وبشر نبیل ملت

☆☆☆

دُعا دو مجھ کو

حسن رضا اطہرؔ بوکاروی

اپنے دربار سے پیغام رسا دو مجھ کو
میں تو تیار ہی بیٹھا ہوں صدا دو مجھ کو
میں تیرے عشق کی تکمیل اگر ہوں تو اجال
ورنہ پھر صفحۂ ہستی سے مٹادو مجھ کو
مسند خاک کے سلطان میں ہو میرا شمار
بادشاہی میں فقیری کا مزہ دو مجھ کو
میں مسافر ہوں مجھے دھوپ کی شدت سے نکال
موسم حبس میں دامن کی ہوا دو مجھ کو
گرگیاہوں میں میرا اٹھنا بہت مشکل ہے
اس سے پہلے کہ میں گرجاؤں اٹھا دو مجھ کو
ایک مدت سے بھٹکتا ہوں بھٹکتا ہی رہوں
کھو گیا ہوں کہیں اپنا پتہ دو مجھ کو
زندگی وقف یہ ہوجائے جماعت کے لیے
اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ یہ دعا دو مجھ کو
میری گردن میں غلامی کا ہے پٹہ تیرا
مجھ کو جب اپنا بنایا تو نبھادو مجھ کو
تم تو آرام سے سوئے ہو لحد میں اپنی
خواب غفلت میں پڑا ہوں میں جگادو مجھ کو
تم تو شاعر بھی ہو شاعر کی نظربھی تم ہو
کون سا شاعر ہے اچھا یہ بتادو مجھ کو
میں نے کچھ سوچ کے رکھاہے تخلص اطہرؔ
شعر کی فکری طہارت سے ملادو مجھ کو

☆☆☆

عشق وعرفاں کی تنویر نبیل ملت

مولانا محبوب گوہرؔ اسلام پوری

عشق وعرفان کی تنویر نبیل ملت
اپنے اجداد کی تصویر نبیل ملت
دل کی تختی پہ بھی لکھنے میں بڑے ماہر تھے
عشق کے معنی وتفسیر نبیل ملت
اہلِ عرفاں بھی ادب کرتے ہیں دل سے ان کا
ہیں بڑے صاحب توقیر نبیل ملت
ہر گھڑی رہتی شریعت کے اصولوں پہ نظر
ایک پابند شرع پیر نبیل ملت
مرحلہ جب بھی غریبوں کی مدد کا آتا
اس میں کرتے تھے نہ تاخیر نبیل ملت
دست بستہ کھڑی رہتی تھی فصاحت در پر
جب کبھی کرتے تھے تقریر نبیل ملت
ان کے الفاظ ہیں شاہد کہ بہت رکھتے تھے
اپنی ہر بات میں تاثیر نبیل ملت
جو کبھی دیکھا تھا سرکار وکیل احمد نے
ہیں اسی خواب کی تعبیر نبیل ملت
میں نے دیکھا ہے کہ کردار وعمل سے اپنے
شخصیت کرتے تھے تعمیر نبیل ملت
پیکرِ علم و عمل مرجعِ اصحاب خرد
صاحب حکمت و تدبیر نبیل ملت
صفحۂ دل پہ محبت کے قلم سے گوہرؔ
لکھ گئے اک نئی تحریر نبیل ملت

☆☆☆

آقا تاجدار ولایت

معینؔ حیدری

شہرہ ہے تاجدارِ ولایت چلے گئے   ملتی تھی جس سے دل کو وہ طاقت چلے گئے
تھے شمع انجمن میرے مرشد نبیل پاک   وہ پیکرِ خلوص و محبت چلے گئے
شفقت پہ جس کی ناز کرے مہر وماہ بھی   ایسے شفیق مصدر شفقت چلے گئے
خوش خلق وخوش جمال وخوش طرز وخوش ادا   شیریں بیان شیریں طبیعت چلے گئے
چشمِ فلک گواہ تو شاہد ہے ہر نفس   پل پل وہ کرکے دین کی خدمت چلے گئے
کیوں نہ بہائیں خونِ جگر چشمِ سوگوار   دل کا قرار قلب کی راحت چلے گئے
ہر حیدری غلام کو لازم ہے سوچنا   کیا سونپ کر ہمیں وہ امانت چلے گئے
اب بھی ہے ہم پہ فیض رساں ذاتِ مرشدی   کیوں چھوڑکر ہماری رفاقت چلے گئے
مرتا جو ہے خدا پہ وہ مرتا نہیں معینؔ   ہرگز کبھی نہ کہنا کہ حضرت چلے گئے

☆☆☆

نبیل کا چہرہ

صندلؔ جلال پوری

ہے کتنا دیکھئے پیارا نبیل کا چہرہ   سراپا نور میں ڈوبا نبیل کا چہرہ
وہ دل سے ہوگیا ہے دیکھ لیجے گرویدہ   ہے جس نے پیار سے دیکھا نبیل کا چہرہ
دیوانہ دیکھ کے کہنے لگا یہ مستی میں   ہے چاند جیسا چمکتا نبیل کا چہرہ
وہ جس کو دیکھ کے دل کو سکون ملتا ہے   قسم خدا کی ہے ایسا نبیل کا چہرہ
فلک کے چاند ستارے بھی کہہ اٹھے صندلؔ   ہے کتنا خوبرو واللہ نبیل کا چہرہ

☆☆☆

آہ دنیا سے نبیلِ قادری رخصت ہوئے

مولانا سلمان رضا فریدؔی مصباحی

سید السادات، فیض حیدری رخصت ہوئے   آہ! دنیا سے نبیل قادری رخصت ہوئے
ہادیِٔ دیں، مرشدِ کامل شریعت کے امیر   صوفی وزاہد، فقیہ و متقی رخصت ہوئے
ان کے جانے کی خبر سن کر یقیں آتا نہیں   تھے ابھی موجود ہم میں اور ابھی رخصت ہوئے
ان کے جیسا مرشد وہادی کہاں پائیں گے ہم   دے کے جو مردہ دلوں کو زندگی رخصت ہوئے
اک نظر سے دور کر دیتے تھے سارے رنج وغم   وہ حکیمِ جاں، طبیب زندگی رخصت ہوئے
رو کے کہتے ہیں سبھی وابستگان سلسلہ   حالِ دل کس کو سناؤں مرشدی رخصت ہوئے
لاکھ مشکل ہو مگر لب پر تبسم کے گلاب   جن سے تھی قلب ونظر کی تازگی رخصت ہوئے
اشک تھمتے ہی نہیں اور دل ٹھہرتا ہی نہیں   قلب وجاں میں ہے بہت ہی بے کلی رخصت ہوئے
اسوۂ سرکار پر چل کر گذاری زندگی   عاشق خیر البشر رب کے ولی رخصت ہوئے
سادہ سادہ زندگی پھر بھی بڑا رعب ووقار   کیوں نہ ہم روئیں وہ نازِ خسروری رخصت ہوئے
خدمت خلق خدا میں وقف تھی ساری حیات   اور بجھا کر سائلوں کی تشنگی رخصت ہوئے
ناز ہے سیوان کی مٹی کو ایسے لال پر   بخش کر جو فکر وفن کی روشنی رخصت ہوئے
حضرت ناہید احمد ان کے ہیں عکسِ جمیل   چھوڑ کر اپنا اجالا سیدی رخصت ہوئے
ان کی محفل میں جو پہنچا وہ انہیں کا ہوگیا   رو پڑا دل جب کرم کے وہ دھنی رخصت ہوئے
دل سے اترے گا نہ طیبہ کی محبت کا خمار   وہ پلا کر بادۂ عشقِ نبی رخصت ہوئے
ہے گراں ہم پر وصالِ جیش ومحمود ونبیل   کیسے کیسے لعل سب یکبارگی رخصت ہوئے
اے فریدؔی فضلِ رب ان پر گہرباری کرے   سونپ کر وہ علم وعشق وآگہی رخصت ہوئے

قوم کی اب بھی ضرورت ہے نبیل ملت

ضمیرؔ یوسف، کلکتہ

رہبرِ راہِ ہدایت ہیں نبیل ملت　　عالمِ علمِ شریعت ہیں نبیلِ ملت
کیوں نہ کھنچ کھنچ کے چلے آئیں زمانے والے　　مظہرِ حسنِ عقیدت ہیں نبیلِ ملت
فخر و صد ناز ہے سرکار کی عالی نسبت　　غوث و خواجہ کی کرامت ہیں نبیلِ ملت
ان کے دامانِ کرم سے جو ہوئے وابستہ　　کس قدر اعلیٰ وہ قسمت ہیں نبیلِ ملت
آپ کے حسنِ محبت کی ہے قائل دنیا　　آپ سر تا پا محبت ہیں نبیلِ ملت
آپ ہیں سیدِ سادات ولیٔ برحق　　منبعِ رشد و ہدایت ہیں نبیلِ ملت
فیض سے جن کے زمانے کا بھلا ہوتا ہے　　ایسے ہی پیرِ طریقت ہیں نبیلِ ملت
سنتِ سرورِ کونین کے مظہر ہیں آپ　　بالیقیں پیکرِ سنت ہیں نبیلِ ملت
ان کے کردار کا قائل نہ زمانہ کیوں ہو　　پیکرِ حسن و شرافت ہیں نبیلِ ملت
ان کا ہر قول زمانے میں ہے قولِ فیصل　　صاحبِ صدق و صداقت ہیں نبیلِ ملت
آج ہر شخص یہ کہتا نظر آتا ہے ضمیرؔ　　قوم کی اب بھی ضرورت ہیں نبیلِ ملت

☆☆☆

دل کی دھڑکن میں دھڑکتا ہے

ماسٹر ضیاء الدین حیدری ضیاؔ حسن پوروی

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

الحمد للہ زہے نصیب آج ایک عظیم المرتبت شخصیت یعنی ہمارے پیرومرشد علامہ الحاج حضرت سید نبیل احمد علیہ الرحمہ کے عظیم اخلاق کو قلم بند کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ یہ تو ’’آفتاب کو چراغ دکھانے‘‘ والی بات ہوئی۔ میرے خامہ کو وہ قوت گویائی نہیں اور نہ ہی میرے شعور کو وہ سرفرازی حاصل ہے، میں تو بس یہی کہوں گا

کہ جو آپ کا مرید ہے بیشک نصیب والا ہے کیونکہ

دل کی دھڑکن میں دھڑکتا ہے نبیل احمد کا نام
میں قیامت تک رہوں بس اپنے مرشد کا غلام

آلِ احمد کا ہے دامن میرے ہاتھوں میں ضیاؔ
روزِ محشر میں پیوں گا ساقئ کوثر کا جام

لیکن صد افسوس وہ آفتاب اپنی تمام ضیا پاشیوں کے ساتھ ہماری نظروں سے بظاہر اوجھل ہو چکا ہے

علم و عمل کا روشن ستارا چلا گیا
بزمِ خرد کا نوری منارا چلا گیا

مرشد گئے تو ساری بہاریں چلی گئیں
کہتے ہیں لوگ عشق کا دھارا چلا گیا

☆☆☆

جو نبی کے در کا غلام تھا، وہی جاں نثار چلا گیا

ڈاکٹر طاہر الدین طاہر تبیلی، صاحب گنج، مظفر پور

وہی بزم ہے وہی عزم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس میرے پیر کی جو تہِ مزار چلا گیا

سبھی کہہ رہے ہیں یہ جھوم کر، درِ پیر و مرشد کو چوم کر
جو سکون تھا، جو قرار تھا، وہ سکوں قرار چلا گیا

نہیں اشک اب میری آنکھ میں میرا پیر سو گیا خاک میں
میری جستجو کا جو نور تھا وہی پیر پیارا چلا گیا

وہی زندگی کا نظام ہے وہی صبح ہے وہی شام ہے
وہی حال ہے وہی قال ہے میرا حال سارا چلا گیا

نہ زمین ہے نہ آسماں کوئی، مرے پیر جیسا کہاں کوئی
جو نبی کے در کا غلام تھا، وہی جاں نثار چلا گیا

☆☆☆

نبیل ملت کو ڈھونڈتا ہے

نسیم سحر گیاوی

ہر ایک عاشق ہر ایک شیدا نبیلِ ملّت کو ڈھونڈتا ہے
غموں سے پھٹتا ہوا کلیجہ نبیلِ ملّت کو ڈھونڈتا ہے

ہماری آنکھوں سے بہنے والے فقط یہ آنسو نہیں ہیں پیارے
ان آنسوؤں کا ہر ایک قطرہ نبیلِ ملّت کو ڈھونڈتا ہے

طریقہ ملنے کا والہانہ اور اس پہ انداز مشفقانہ
وہ محبتوں کا حسین لہجہ نبیل ملت کو ڈھونڈتا ہے

بڑا ہو یا کہ ہو چھوٹا کوئی جوان ہو یا کہ بوڑھا کوئی
مرید صادق کا بچہ بچہ نبیلِ ملّت کو ڈھونڈتا ہے

حبیب ٹھہرے نقیب ٹھہرے، طبیب ٹھہرے خطیب ٹھہرے
فہیم و دانا کا ایک طبقہ نبیلِ ملّت کو ڈھونڈتا ہے

ہے دن کا چہرہ بھی اترا اترا چراغِ شب بھی انہی کا جویا
سحؔر نے دیکھا ہر اک سویرا نبیلِ ملّت کو ڈھونڈتا ہے

☆☆☆

اِس لیے اِتنے ہوئے ہیں محترم سید نبیل

مولانا محبوب گوہرؔ اسلام پوری

ہیں بہارِ گلشنِ شاہِ امم سید نبیل
اِس لیے اِتنے ہوئے ہیں محترم سید نبیل
خوش ادا ،خوش فکر، اہلِ علم و فکرو آ گہی
دافعِ رنج و بلا ،تریاقِ غم سید نبیل
مسندِ فقرو تصوف پر رہے جلوہ فروز
کیوں نہ ہوتے ذی وقار و ذی حشم سید نبیل
حلقۂ اہل سنن ہرسو نظر آیا اداس
جب روانہ ہوگئے سوئے عدم سید نبیل
ہاں فنافی الغوث تھے ایسے کہ بیماروں کو بھی
پڑھ کے نامِ غوث کر دیتے تھے دم سید نبیل
حاسدوں نے حربے استعمال سارے کر لیے
پھر بھی با عزت رہے رب کی قسم سید نبیل
محفلوں میں جب بھی سنتے اعلی حضرت کا کلام
تو نظر آتے سدا باچشم نم سید نبیل
آپ نے کچھ اس طرح بخشا ہے شاہیں کا مزاج
حیدریت کا نہ غلبہ ہوگا کم سید نبیل
کچھ نہ بگڑا ہے تعصب کی وبا سے آپ کا
کیسے بگڑے؟ غوث کا ہے جب کرم سید نبیل
مسندِ روحانیت ان کی رہے گی عطر بیز
کام ایسا کر گئے ہیں کچھ اہم سید نبیل
ساری سنی خانقاہیں متحد ہوکر رہیں
کرتے اس عنواں پہ کوشش دم بہ دم سید نبیل
حضرتِ خواجہ معینِ دیں کے ذوقِ عشق کا
ہیں فصیلِ دل پہ لہرائے عَلَم سید نبیل
ڈاکٹر ناہید کی صورت میں سب کو دے گئے
دیدہ ور عالم، خطیب، اہل قلم ،سید نبیل
خانقاہِ حیدری کی سطحِ علم و فکر سے
کر گئے تاریخ دنیا میں رقم سید نبیل
اُس علاقے کا ہراک ذرہ گلابی ہوگیا
رکھ دئے گوہر جہاں پر بھی قدم سید نبیل

☆☆☆

حق کو حق کہتا رہا، وہ تھا صداقت کا نبیل

ڈاکٹر طاہر الدین طاہرؔ تبیلی، صاحب گنج، ضلع مظفر پور

چل بسا اس عہد سے وہ عشق و الفت کا نبیل
فاطمہ کا خون تھا، چشمِ عنایت کا نبیل
رہنمائے دل وہی تھا، جو تھا ملت کا نبیل
قدر و منزل، عزت و شہرت، بصیرت کا نبیل
حسنِ حق کا چاند تارا، اس کی پیشانی میں تھا
بھول پائے گی نہ دنیا، ایسی صورت کا نبیل
جس کی صحبت سے حیا آئے یہاں کاذب کو بھی
حق کو حق کہتا رہا، وہ تھا صداقت کا نبیل
زندگی تھی مرشدِ برحق کی دیں کے واسطے
جنتی تھا جنتی ہے آج جنت کا نبیل
تشنگیِ دید مٹ پائے گی اب کیسے بھلا
اب کہاں دیکھے گی دنیا ویسی صورت کا نبیل
دل ہے روشن ہم سبھی کا، آج بھی جس ذات سے
ہم سبھی کے واسطے جو، تھا عقیدت کا نبیل
آج پھولوں کے لبوں پر اک تبسم بھی نہیں
کس چمن میں جا بسا وہ، رنگ و نکہت کا نبیل
ارتقاے دین و ایماں دہر میں کرتا رہا
ماہرِ علم و ادب تھا، عالمیت کا نبیل
قادریہ حیدریہ سلسلہ بڑھتا گیا
اس کی فطرت میں تھا ترویج واشاعت کا نبیل
اہلِ نفرت کو بلا کر پیار سکھلاتا رہا
اس جہانِ پُرفتن میں تھا محبت کا نبیل
اہلِ دل کی صف میں آئے گا ہمیشہ یاد وہ
کیا خطابت، کیا سیادت، کیا شرافت کا نبیل
گو کہ میرے درمیاں سے اٹھ گیا ہے دوستو
حشر تک زندہ رہے گا میری برکت کا نبیل
جس کی فرقت میں اے طاہرؔ غیر بھی رونے لگے
کیا بتاؤں کیسا تھا وہ، کیسی عظمت کا نبیل

☆☆☆

درد دل

صاحبزادہ سید راشدؔ احمد حیدری، کاشانۂ نبیل حسن پورہ شریف

دنیائے معرفت کے وہ سلطاں چلے گئے
ابن نبیرۂ شہِ ہمداں چلے گئے
مولیٰ علی کا نور جمالِ حسن حسین
تھے جن کی ذاتِ پاک میں پنہاں چلے گئے
تسلیم کررہا ہے زمانہ بہ چشم تر
لاکھوں دلوں کے درد کا درماں چلے گئے
برسات آنسوؤں کی نظر میں لیے ہوئے
کہتے ہیں لوگ میرے نگہباں چلے گئے
لرزاں تھی جن کے نام سے شیطانیت تمام
افسوس وہ مجاہد دوراں چلے گئے
خدمات بے نظیر ہیں اسلاف کی طرح
علم وعمل سے کرکے وہ احساں چلے گئے
صدقے غمِ فراق کے راشدؔ میں کیا کہوں
کاشانۂ نبیل کے ارماں چلے گئے

☆☆☆

ہوتا رہے گا چرچا سید نبیل کا

اشرفؔ بنارسی، کلکتہ

جلوؤں سے ہے مجلیٰ سید نبیل کا
پرنور ہے وہ روضہ سید نبیل کا
ہے سیدی گھرانا سید نبیل کا
گائیں نہ کیوں ترانہ سید نبیل کا
جنت کے راستے سے ملتا ہے ان کا رستہ
ایسا ہے نوری رستہ سید نبیل کا
غوث الوریٰ کے صدقے خواجہ پیا کے دم سے
بٹتا ہے خوب باڑہ سید نبیل کا
ہم کو یقیں ہے گویا روحانیت کا سایہ
ہوگا جہاں بھی جلسہ سید نبیل کا
ذاکر ہے ان کا سینہ دل میں فقط مدینہ
ہوتا رہے گا چرچا سید نبیل کا
اشرفؔ کی آرزو ہے تا زیست میرے سید
بن کر رہے دیوانہ سید نبیل کا

☆☆☆

دامنِ دل میں ڈال دو

حلیمؔ حاذق، کلکتہ

شمع کی لو سے کھیلے گا پروانہ نبیل ملت کا
سوجان نچھاور کردے گا دیوانہ نبیل ملت کا
عشقِ اہلِ بیت کا نشہ بول رہا ہے سر چڑھ کر
ہر شئ میں ہے جھوم اٹھا میخانہ نبیل ملت کا
اک کوزے میں سات سمندر ہر قطرے میں سو دریا
ظرف ولایت رکھتا ہے پیمانہ نبیل ملت کا
عشق و محبت ان کا مسلک اس میں کچھ تفریق نہیں
فقر و غنا کا مسکن ہے کاشانہ نبیل ملت کا
کوئی طریقت کا گوہر کوئی حقیقت کا جوہر
علمِ تصوف سے روشن دردانہ نبیل ملت کا
اوڑھے ہوئے دربار کی چادر جھوم رہا ہے مستی میں
مستانوں کو مست کرے فرزانہ نبیل ملت کا
اک دھاگے میں سب کو پروئے مثل موتی حسن پورہ
رکھتا نہیں تفریق کوئی کاشانہ نبیل ملت کا
اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کے مسلک کے کوہ گراں
ان کے مسلک سے جڑنا نذرانہ نبیل ملت کا
بیشک وہ اولادِ علی ہیں نورِ نگاہ زہرہ ہیں
پہنچائے حسنین تلک پروانہ نبیل ملت کا
طیبہ کا ویزہ مل جائے آل نبی کے صدقے حلیمؔ
دامن دل میں ڈال دو بس دو آنہ نبیل ملت کا

☆☆☆

پردے میں

رضوانؔ حیدری، کلکتہ

جن سے ہوتی تھی بات پردے میں
وہ مقدس ہے ذات پردے میں
وہ نگاہوں سے کیا ہوئے اوجھل
چھپ گئی کائنات پردے میں
کھو گیا بے خودی کے عالم میں
ان کو دیکھا جو رات پردے میں
اپنے اخلاق کے مظاہر سے
دے گئے سب کو مات پردے میں
اس کے حق میں بھی تھی دُعائیں نبیل
کررہا تھا جو گھات پردے میں
اب بھی زندہ ہیں وہ زمانے میں
آج پاکر وفات پردے میں
غوث اعظم سے جوڑ دی نسبت
ہاتھ پہ رکھ کے ہاتھ پردے میں
جو بھی آیا ہے غم زدہ در پر
غم سے پائی نجات پردے میں
آج جی کھول کے سنا رضواںؔ
سن رہے ہیں وہ نعت پردے میں

☆☆☆

عنایت کی نظر

غلام مصطفیٰ راحتؔ بشن پوری

آپ کی خدمات کا ہے یہ اثر سید نبیل
ہوگیا روشن حسن پورہ نگر سید نبیل
اہلِ سنت کے مشائخ نے یہ برجستہ کہا
آپ ہیں چرخ ولایت کے قمر سید نبیل
نعرۂ حیدر پیا محفل میں ہے جب جب لگا
محل نجدی ہوگیا زیر و زبر سید نبیل
حیدری گلشن سدا آباد تھا آباد ہے
ہوگیا دشمن کا حربہ بے اثر سید نبیل
حیدری فیضان سے ہر ایک مالا مال ہے
کہہ رہے ہیں حیدری یہ جھوم کر سید نبیل
حضرتِ ناہید جیسا خوشنما جو ایک گلاب
آپ ہیں فضل و شرف کے وہ شجر سیدنبیل
ہیں غلامِ مصطفیٰ راحتؔ بشنپوری بنا
ہوگئی ہے جب عنایت کی نظر سید نبیل

☆☆☆

فیض کا بازار عمدہ ہے یہ دربار نبیل

مولانا محمد شہاب الدین ثقافی نقی القادری

شہد سے شیریں زبان و نطق وگفتارِ نبیل
پرکشش ہے کیفیت انگیز کردارِ نبیل
آرزوئے دل مرادِ روح منشائے جگر
التجائے چشم تر دیدارِ رخسارِ نبیل
جوتیاں ہیں جب شہنشاہوں کی پگڑی سے حسیں
کج کلاہو سوچو کیسی ہوگی دستار نبیل
زخم خوردہ ، مضطرب ، مجروح ، بے چین و حزیں
میں اگرچہ ہوں مگر دل سے ہوں بیمارِ نبیل
قمقمے لطف و کرم کے نصب ہے ہرسو یہاں
فیض کا بازار عمدہ ہے یہ دربارِ نبیل
فضل و دانائی، بزرگی، عمدگی سے پوچھئے
ہیں کہاں مسند نشیں مقیاس و معیارِ نبیل
کیف کی دولت یہاں ملتی ہے طاعت کے عوض
لطف انگیزی سے ہے لبریز بازارِ نبیل
ژرف بینی کی دھمک ہے کروفر کی لوح پر
رب ہی جانے کیسی ہے تاثیر انظارِ نبیل
راز سربستہ ، رموزِ معنوی کا راز داں
مصطفیٰ کے فیض کا اظہار اسرارِ نبیل
اے شہابؔ دین محشر میں لوائے حمد تک
مسکراتے جائیں گے سارے وفادارِ نبیل

☆☆☆

خالی نہ لوٹانا نبیل

تاج رضا اورنگ آبادی

تم کو پہلی بار چاہے جس نے بھی دیکھا نبیل
وہ تمہارا ہوگیا پل بھر میں دیوانہ نبیل
تم حسن پورہ سے ہو یہ کوئی کہتا بھی نہیں
سب یہ کہتے ہیں کہ تم سے ہے حسن پورہ نبیل
آپ نے جس کو بھی اپنایا وہ اپنے قلب میں
آپ کا اسمِ گرامی کرلیا کندہ نبیل
آپ کا نورِ نظر ناہید احمد قادری
دیکھنے میں ہے مکمل آپ کے جیسا نبیل
اعلیٰ حضرت کے بڑے شیدائیوں میں آپ ہیں
اس لیے تو میں بھی ٹھہرا آپ کا شیدا نبیل
میں بھی اوروں کی طرح آیا ہوں کچھ لینے یہاں
مجھ کو اس دربار سے خالی نہ لوٹانا نبیل
اس لیے آئے ہیں غوطہ زن یہاں ہونے کو لوگ
ہے سخاوت کا تمہاری جوش پُر دریا نبیل
لوگ جس عاکفؔ کو کہتے ہیں گلِ باغِ رسول
وہ پسر ناہید کا ہے آپ کا پوتا نبیل
ہے زمن صاحب کے اصرارِ مسلسل کا ثبوت
تاجؔ کی جانب سے تم پر ایک اک مصرعہ نبیل

☆☆☆

دربار نبیل ملت کا

قیصرؔ بستوی، بستی، یوپی

ہر سو ہے انوار نبیلِ ملت کا
چہرہ تھا ضو بار نبیلِ ملت کا

خلد کی حوریں اس کو بڑھ کر چومیں گی
جس دل میں ہے پیار نبیلِ ملت کا

صدقہ مجھ کو آلِ نبی کا دے مولیٰ
میں ہوں چوکیدار نبیلِ ملت کا

آئے منافق دیکھ لے ہم دیوانوں میں
مچا ہے ہاہا کار نبیلِ ملت کا

جو مانگو گے وہ پاؤ گے اے قیصرؔ
ایسا ہے دربار نبیلِ ملت کا

☆☆☆

از زبان گنگ چہ گویم بشایان نبیل

مولانا عبدالرحمن فیضیؔ

از زبان گنگ چہ گویم بشایانِ نبیل
نصب بر اوجِ ولایت پرچمِ شانِ نبیل

در پناہِ مصطفیٰ او آمد از خوش قسمتی
ہرکہ استاد ست زیر فکر دامانِ نبیل

تشنہ گاں را خوب نوشانید جام عاشقی
دوشہائے عشق خم از بار احسانِ نبیل

فاقہ کش آیند اینجا ہر دم از دور و دراز
پارۂ نان عطا خورند برخوانِ نبیل

کرمک شب تاب شدالفاظ مدح آں جناب
فیضیؔ چوں شامل شدہ در عندلیبان نبیل

☆☆☆

نبیل احمد کے آستاں سے

معین محوؔر بھاگلپوری

اسی طرح دل میں رکھ عقیدت نبیل احمد کے آستاں سے
ملے گا فیضانِ قادریت نبیل احمد کے آستاں سے

حضور اکرم کی آل ہیں یہ اسی لیے باکمال ہیں یہ
کبھی نہ ٹوٹے تمہای نسبت نبیل احمد کے آستاں سے

ہو کیوں نہ ہر پل سکوں میسر ہو کیوں نہ قلب وجگر معطر
ملے مجھے کربلا کی نکہت نبیل احمد کے آستاں سے

گداگروں میری بات سن لو خلوص سے در پہ حاضری دو
ملے گی دونوں جہاں کی دولت نبیل احمد کے آستاں سے

زمانے میں یہ جدھر بھی جائیں تو ان سے ملنے کو لوگ آئیں
ملی ہے ناہید کو یہ عظمت نبیل احمد کے آستاں سے

مراد دل کی یہاں سے پاؤں یہاں سے کیسے میں دور جاؤں
میری تو پوری ہو ہر ضرورت نبیل احمد کے آستاں سے

تیری پناہوں میں رہ رہے ہیں زمن یہ محوؔر سے کہہ رہے ہیں
چمک رہی ہے ہماری قسمت نبیل احمد کے آستاں سے

☆☆☆

خدارا اتنا کرم ہو ہم پر

مخدومؔ ارشد حبیبی کلکتوی

خدا را اتنا کرم ہو ہم پر حضور سید نبیل احمد
نکال دیجئے ہمارے دل سے فتور سید نبیل احمد

یقیں ہے دست عطا سے اپنے حضور سید نبیل احمد
کریں گے تقسیم آب زم زم کھجور سید نبیل احمد

اک عاشقِ بایزید ہوں میں فدائے بابا فرید ہوں میں
نظر میں سب کی یہی ہے اپنا قصور سید نبیل احمد

ہر ایک لمحہ کرم کا بادل وہ بن کے سایہ فگن ہیں سر پر
یہ کیسے کہہ دیں کہ آج ہم سے ہیں دور سید نبیل احمد

یقینِ کامل کے ساتھ اپنی طلب کا دامن بڑھا دیا ہے
کرم کریں گے ہر اک گدا پر ضرور سید نبیل احمد

میں ضبطِ غم کو چھپا نہ پاؤں وقار اپنا بچا نہ پاؤں
چھلک رہا ہے نظر سے اشک صبور سید نبیل احمد

تمہارے مخدومؔ کو یقین ہے اگر نگاہ کرم ہوئی تو
ہر ایک ظالم کا ٹوٹ جائے غرور سید نبیل احمد

☆☆☆

دارالشفاء ہے آپ کا دربار

عبدالرحمن جاؔمی، لکھنوی

حاضر ہوئے ہیں اس لیے بیمار شاہ نبیل
دارالشفاء ہے آپ کا دربار شاہ نبیل

حسنی حسینی صابری چشتی ہو بالیقیں
سنی سبھی یہ کرتے ہیں اقرار شاہ نبیل

صدقہ رسولِ پاک کا جھولی میں ڈال دو
جد ہیں تمہارے عابد بیمار شاہ نبیل

اس کو نہ فیض آپ کا، مل پائے گا کبھی
جو مسلکِ رضا کاہے غدار شاہ نبیل

ان پر نوازشات کی برسات کیجئے
اختر رضا کے جو ہیں وفادار شاہ نبیل

ناہید میاں حیدری گلشن ہے چشتیہ
ہے اس میں خوب قادری مہکار شاہ نبیل

تاج الشریعہ مرشدی اختر کے فیض سے
جاؔمی نے کہہ لیے ہیں یہ اشعار شاہ نبیل

☆☆☆

رب العلی کی نعمت

سید شارؔق رضا خالدی، شاہجہاں پور

رب العلی کی نعمت سید نبیل ملت
ہیں شاہ دیں کی عترت سید نبیل ملت
عشق نبی نے تم کو ایسا مقام بخشا
کرتی ہے فخر ملت سید نبیل ملت
ہے آرزو ہمارے دل میں کہ دیکھ لیں ہم
اک دن تمہاری صورت سید نبیل ملت
جانے تو کون جانے سمجھے تو کون سمجھے
ہیں غوث کی کرامت سید نبیل ملت
اس سے علی ہیں راضی اس سے نبی ہیں راضی
راضی ہیں جس سے حضرت سید نبیل ملت
اس پر شہ مدینہ لطف و کرم کریں گے
جس کو ہے تم سے الفت سید نبیل ملت
تشریف آوری ہو اک دن ہمارے گھر بھی
ہم بھی کریں ضیافت سید نبیل ملت
خالی کوئی سوالی لوٹا نہیں تمہارا
مشہور ہے سخاوت سید نبیل ملت
ہوتے نہیں ہیں رسوا رہتے ہیں سرخرو وہ
جو آپ سے ہیں بیعت سید نبیل ملت
ہے عرض اب جگا دو بہرِ جناب زہرہ
شارؔق کی سوئی قسمت سید نبیل ملت
کیجئے قبول اس کو بہرِ حسین اعظم
شارؔق نے کی جو مدحت سید نبیل ملت

☆☆☆☆

بسا کے آنکھوں میں تیری صورت

عبدالرحیم ہلچلؔ

بسا کے آنکھوں میں تیری صورت نبیل ملت
کروں ہمیشہ تیری زیارت نبیل ملت

تجھے جو دیکھوں تو بس تجھے دیکھتا رہوں میں
اور اس سے مجھ کو ملے نہ فرصت نبیل ملت

جو پیر کامل کا دست بیعت نہ ہوتا حاصل
نہ مجھ پہ کھلتی کبھی حقیقت نبیل ملت

تمہارے در سے جسے فنا کا سبق ملا ہو
کرے وہی خلق پر حکومت نبیل ملت

جو اپنے مرشد سے سیکھ لیتا فقر و شاہی
اسی پہ کھلتا ہے راز وحدت نبیل ملت

بتاؤ ہلچلؔ کہاں سے لکھتے یہ منقبت تم
عطا نہ کرتے جو علم وحکمت نبیل ملت

☆☆☆

تمہیں بنالے جو اپنا رہبر

فیروز مرؔزا

اسے ملے گی رہِ منور نبیل احمد نبیل احمد
تمہیں بنالے جو اپنا رہبر نبیل احمد نبیل احمد
نجف سے دربار مصطفیٰ تک پہنچ ہی جائے گا وہ خدا تک
تمہارے نقشِ قدم پہ چل کر نبیل احمد نبیل احمد
بقا کی منزل فنا کا رستہ دکھانے والا تمہارے جیسا
ملا نہ مجھ کو اے بندہ پرور نبیل احمد نبیل احمد
بڑے بڑے نامور پڑے ہیں گداہوں یا شاہ سب کھڑے ہیں
جھکا کے گردن تمہارے در پر نبیل احمد نبیل احمد
ہمیں عطا کی ہے جتنی عزت تمہاری ہم پر ہے جتنی شفقت
بھلا نہ پائیں گے زندگی بھر نبیل احمد نبیل احمد
ہو چشمِ الفت شکار غم ہیں گنہ کے صحرا میں قید ہم ہیں
سراپا تم ہو کرم کا ساگر نبیل احمد نبیل احمد
تمہارے صدقے ہمیں یقیں ہے شفیع محشر کہیں گے ہم سے
پلاؤ ان سب کو جامِ وحدت نبیل احمد نبیل احمد
سکون وراحت وہ پا گیا ہے جو تیری چوکھٹ پہ آ گیا ہے
وسیلۂ مصطفائی لے کر نبیل احمد نبیل احمد
عطا ہو رحمت کا ایک قطرہ یہی تو بس مانگتا ہے مرزؔا
کرے گا کیا لے کے وہ سمندر نبیل احمد نبیل احمد

☆☆☆

ہیں وقارِ اہل سنت

محمد علی طارؔق، شیب پور ہوڑہ، کلکتہ

ہیں وقار اہل سنت حضرتِ سید نبیل
آبروئے قوم وملت حضرتِ سید نبیل
آپ کا دستِ کرم دستِ شہہِ بغداد ہے
صاحب کشف و کرامت حضرتِ سید نبیل
جس نے دیکھا آپ کو بس آپ ہی کا ہوگیا
آپ کی تھی ایسی صورت حضرتِ سید نبیل
زندگی بھر راہِ سنت پر عمل پیرا رہے
ایسے تھے پیرِ طریقت حضرتِ سید نبیل
گلستانِ پنجتن کے اک گلِ رعنا ہیں آپ
پاسبان قادریت حضرت سید نبیل
مل گئی جس کو غلامی آپ کے دربار کی
اوج پر ہے اس کی قسمت حضرتِ سید نبیل
دربدر وہ کیوں نہ بھٹکے، رکھتے ہیں جو آپ سے
سینے میں بغض وعداوت حضرتِ سید نبیل
آپ کے فیض وکرم کا میں بھی طالب ہوں حضور
مجھ پہ بھی ہو چشمِ الفت حضرتِ سید نبیل
اپنے طارقؔ پہ بھی کیجئے اک نگاہ ملتفت
رہبرِ راہِ شریعت حضرتِ سید نبیل

☆☆☆

بسالو دل میں محبت نبیل ملت کی

قاری کلیمؔ نوری کانپوری، کانپور، یوپی

میری زباں پہ ہے مدحت نبیل ملت کی
نہ کیوں ہو مجھ پہ عنایت نبیل ملت کی
وہ چاند بن کے لٹاتے ہیں چاندنی اب بھی
دلوں میں کیوں نہ ہو چاہت نبیلِ ملت کی
جو منحرف ہیں ولایت کے بدعقیدہ ہیں
وہ کیسے سمجھیں حقیقت نبیلِ ملت کی
بہار بن کے بہاتے ہیں فیض کے چشمے
زمانہ دیکھ کرامت نبیلِ ملت کی
لگا کے دیکھ لے نجدی بریلی کا سرمہ
اگر سمجھنا ہے عظمت نبیلِ ملت کی
جو چاہتے ہو کہ آجائے زندگی میں بہار
بسالو دل میں محبت نبیلِ ملت کی
کلیمؔ نوری سے اہلِ فلک یہ کہتے ہیں
ہے فرش وعرش پہ شہرت نبیلِ ملت کی

☆☆☆

آل نبی کی بات ہو

ڈاکٹر اختر پروازؔ حبیبی، لوکھا، سہسرام، بہار

عکسِ روے آفتابِ ہاشمی کی بات ہو
شہرِ دل میں ہے اندھیرا روشنی کی بات ہو
کج کلاہوں میں کلاہِ قادری کی بات ہو
یا تو پھر انگشتری احمدی کی بات ہو
مصحفِ روے وکیل احمد کو رکھ کر سامنے
ذوالعطا کے لطف، بندہ پروری کی بات ہو
مرشدِ برحق نبیل احمد کا ہے یہ میکدہ
میکشوں! آؤ کہ جامِ حیدری کی بات ہو
رحمتوں کی بارشوں میں عرس کی تقریب ہے
سلسلے سے قلب کی وابستگی کی بات ہو
چرم پوشی کی ادا میں مصلحت تھی کیا نہاں
آج پردے میں ذرا، رازِ خفی کی بات ہو
فیضِ عامِ سیدالسادات کا ہو تذکرہ
خانقاہِ عشق میں آلِ نبی کی بات ہو
اک ولی ابن ولی مخدوم بن مخدوم کی
یعنی فخر اولیاء کی رہبری کی بات ہو
باغِ ملت ہے معطر خوشبوے ناہید سے
اہل حق میں ان کی اب سجادگی کی بات ہو
آرزو ہے عاشقوں میں حضرتِ عاکف حضور
روز و شب بس آپ ہی کی آپ ہی کی بات ہو
رحمتوں کی چھاؤں میں پروازؔ چلئے بیٹھ کر
مصطفیٰ کا ذکر ہو مولیٰ علی کی بات ہو

☆☆☆

بٹ رہا ہے خزانہ نبیل کا میرے

خوشترؔ جہانگیر، بھیونڈی، مہاراسٹر

ہوا یہ دل ہے دیوانہ نبیل کا میرے
ہے لب پہ سب کے ترانہ نبیل کا میرے

ہے ابن فاطمہ زہرہ علی کا لختِ جگر
شہہِ مدینہ ہے نانا نبیل کا میرے

چلو اے عاصیوں چل کر کے ہم بھی لوٹیں گے
کہ بٹ رہا ہے خزانہ نبیل کا میرے

نہ کیوں ہو ناز زمینِ سیوان کو لوگوں
یہاں ہے روضہ سہانہ نبیل کا میرے

اے خوشترؔ پہلے پہنچ ان کے آستانے پر
کلام پھر سے سنانا نبیل کا میرے

☆☆☆

نیند سے کیجئے بیدار نبیل ملت

شمیم رضا فیضی، دھنباد، جھارکھنڈ

آپ ہیں علم کے بازار نبیلِ ملت
اور ہم کیا ہیں خریدار نبیلِ ملت
شہر در شہر نظر آئے حسیں تاج محل
گنبدِ فکر کے مینار نبیلِ ملت
خواب غفلت میں زمانے سے پڑے تھے کب سے
آپ نے کردیا بیدار نبیل ملت
چھاؤں میں جس کی مریدوں کو سکوں ملتا ہے
وہ طریقت کے ہیں گلزار نبیلِ ملت
ایک ہی وار میں باطل کا قلم سرکردے
حق کی شمشیر شرر بار نبیلِ ملت
آپ ہی لیکے ہمیں جائیں گے طیبہ کی طرف
قافلہ کب سے ہے تیار نبیلِ ملت
نجدیت دہر میں پھرتی ہے ذلیل و رسوا
سنیت کے ہیں طرفدار نبیلِ ملت
باندھ کر آئے ہیں خواجہ کا عمامہ سر پر
اعلیٰ حضرت کی ہیں دستار نبیلِ ملت
اب تو فیضیؔ کو بھی اللہ بلا لیجیے ناں
اپنے دربار میں اس بار نبیلِ ملت

☆☆☆

سب کی بگڑی بناتے ہیں نبیل ملت

حبیب اللہ فیضیؔ، مدھوپور، جھارکھنڈ

علم کی شمع جلاتے ہیں نبیلِ ملت
ریت پہ پھول کھلاتے ہیں نبیلِ ملت

بن کے تفسیر وسیلے کی زمانے بھر میں
سب بزرگوں سے ملاتے ہیں نبیلِ ملت

جلوۂ حسن کے گھائل نے شہادت پائی
تیر اس طرح چلاتے ہیں نبیلِ ملت

میکدے لاکھوں ہیں پر اس کی ہے رنگ و خوبی
جامِ توحید پلاتے ہیں نبیلِ ملت

جس کے ایمان کی رگ سرد پڑی ہے اس میں
عشق کا خون چڑھاتے ہیں نبیلِ ملت

سارا سامان بریلی کا عطا کرنے کو
شہرِ سیوان بلاتے ہیں نبیلِ ملت

ایک فیضیؔ کی پریشانی کی تخصیص نہیں
سب کی بگڑی کو بناتے ہیں نبیلِ ملت

☆☆☆

تیری ہر شاخ ہے پھلدار نبیل ملت

قاری ڈاکٹر علیؔ شاہجہاں پوری

جس نے دیکھا تیرا رخسار نبیلِ ملت
ہوگیا وہ تیرا بیمار نبیلِ ملت
پھر کسی در پہ ٹھکانہ اسے ملتا ہی نہیں
جس کو کردیتے ہیں انکار نبیلِ ملت
جھوم کر نور کی برسات جہاں ہوتی ہے
وہ ہے پیارا تیرا دربار نبیلِ ملت
اپنے دربار میں آنے کی اجازت دے دیں
ہم تو مدت سے ہیں تیار نبیلِ ملت
جس کے دل میں میرے آقا کی محبت ہی نہیں
اس کی آنکھوں کے لیے خار نبیلِ ملت
تیرے اخلاف میں ملتی ہے تمہاری فطرت
تیری ہر شاخ ہے پھلدار نبیلِ ملت
فرش سے عرش تلک ساری ہی مخلوق خدا
تیرے نانا کی نمک خوار نبیلِ ملت
گفتگو آپ کی سنتے ہی یہ بولے کفار
آپ ہیں حیدری تلوار نبیلِ ملت
اپنے نانا سے اسے خلد دلا ہی دیں گے
ہوگئے جس کے طرفدار نبیلِ ملت
کردو اک چشمِ کرم اپنے علیؔ احمد پر
تم پہ قربان گھروبار نبیلِ ملت

☆☆☆

دین کے رہبر چلے گئے

جمال شبرؔ حیدری

افسوس ہے کہ دین کے رہبر چلے گئے
سیّد نبیل آلِ پیمبر چلے گئے

رحمت ہوئی خدا کی بصد شوق مرحبا
مرشد ہمارے خلد کے اندر چلے گئے

خدمت وہ گھوم گھوم کے دینِ متین کی
کرتے ہوئے تمام عمر بھر چلے گئے

ایسے گئے کہ پھر نہیں آئیں گے لوٹ کر
تا عمر غم جدائی کا دے کر چلے گئے

روشن تھی جن کی ذات سے ہر بزمِ حیدری
افسوس کہ وہ شمعِ حیدر چلے گئے

خود اپنا جانشین بھی دورِ حیات میں
ناہید حیدری کو بناکر چلے گئے

شبرؔ تمہارا پیر تو روشن ضمیر ہے
کتنے دلوں کو کرکے منور چلے گئے

☆☆☆

چمک رہا ہے جو روضہ نبیل چشتی کا

دلبرؔ شاہی، گریڈیہ، جھارکھنڈ

مقام و مرتبہ اعلیٰ نبیل چشتی کا
جسے بھی دیکھو ہے شیدا نبیل چشتی کا

کسی بھی غیر کے در پر بھلا وہ کیوں جائے
ملا ہے جس کو بھی صدقہ نبیل چشتی کا

نبی و فاطمہ حسن و حسین حیدر سے
بہت عظیم ہے رشتہ نبیل چشتی کا

جنابِ غوث کا فیضان ہی کہیں اس کو
چمک رہا ہے جو روضہ نبیل چشتی کا

قمر کے مثل چمکتا ہے میرے کاسے میں
خدا کے فضل سے سکہ نبیل چشتی کا

پسارتا نہیں دامن کسی کے بھی آگے
جہاں میں آج بھی منگتا نبیل چشتی کا

تجھے بھی دیکھ کے دلبرؔ سبھی یہ کہتے ہیں
دیوانہ ہے یہ دیوانہ نبیل چشتی کا

☆☆☆

رونقِ بزمِ وفا ہیں

حیدؔر لاری، دیوریا، یوپی

اہلسنت کی صدا ہیں حضرتِ سید نبیل
رونقِ بزمِ وفا ہیں حضرتِ سید نبیل

اِن کے نانا جان ہیں حضرت محمد مصطفیٰ
اب سمجھ لیجے کہ کیا ہیں حضرتِ سید نبیل

جن کو کہتا ہے زمانہ تاجدارِ کربلا
ان کی عظمت پر فدا ہیں حضرتِ سید نبیل

تربتِ انور سے پیہم آرہی ہے یہ صدا
آج بھی جلوا نما ہیں حضرتِ سید نبیل

گنبد خضریٰ کا جلوہ جس میں آتا ہے نظر
خوبرو وہ آئینہ ہیں حضرتِ سید نبیل

حیدرِ کرار کے صدقے میں حیدؔر دیکھئے
سنیوں کے پیشوا ہیں حضرتِ سید نبیل

☆☆☆

مری قسمت بھی چمکا دو

کلیمؔ دانش برکاتی، کانپور، یوپی

رخِ پرنور دکھلا دو مرے سید نبیل آقا
مری قسمت بھی چمکا دو مرے سید نبیل آقا

تڑپ اٹھے مرا دل عشقِ سرکارِ دوعالم میں
مجھے بھی جام ایسا دو مرے سید نبیل آقا

یقیناً مجھ کو مل جائے گا تاج عزت و عظمت
اگر تم حکم فرما دو مرے سید نبیل آقا

فرشتے جس جگہ بحرسلامی آتے جاتے ہیں
ہمیں وہ در تو دکھلا دو مرے سید نبیل آقا

شبِ فرقت کا چہرہ مسکرا اٹھے محبت سے
اجالا اتنا پھیلا دو مرے سید نبیل آقا

جسے عشقِ ولی کا آبِ پُر تنویر کہتے ہیں
اسی پانی سے نہلا دو مرے سید نبیل آقا

کلیمؔ خوشنوا بھی ہے اسی دربار کا منگتا
زمانے بھر کو بتلا دو مرے سید نبیل آقا

☆☆☆

اس قدر ذی مرتبہ ہیں

احسان شاکرؔ اعظمی، جین پور، اعظم گڑھ، یوپی

اس قدر ذی مرتبہ ہیں حضرتِ سید نبیل
بادشاہِ سروریٰ ہیں حضرتِ سید نبیل

خواجۂ ہندالولی کا سر پہ ان کے ہاتھ ہے
غوثِ اعظم کی دعا ہیں حضرت سید نبیل

حضرتِ مولا علی نے علم بخشا ہے انھیں
پیارے آقا کی عطا ہیں حضرتِ سید نبیل

جدامجد ہیں تیرے حسنین اور نانا تیرے
تاجدارِ انبیاء ہیں حضرتِ سید نبیل

یوں تو ہر آلِ نبی ہم سب کے سر کا تاج ہے
پر ہمارے پیشوا ہیں حضرتِ سید نبیل

یہ جو آتا ہے نظر عشاق کا جم غفیر
شاکرؔ سب تیرے گدا ہیں حضرت سید نبیل

☆☆☆

اس سے بنتے ہیں مرے کام

غلام نور مجسمؔ اناوی

آپ کا نام ہے وہ نام نبیلِ ملت
اس سے بنتے ہیں مرے کام نبیلِ ملت
شکر ہے آپ کا دامن ہے مرے ہاتھوں میں
کام آئے گا ہر ایک گام نبیلِ ملت
آپ کے جانے سے ویران ہوا اک عالم
اب بھی کہتے ہیں در و بام نبیل ملت
منزلِ عشق سے بھٹکے وہ نہیں ہے ممکن
پی لیا جس نے تیرا جام نبیل ملت
آپ کا ذکر مرے لب پہ اگر آتا ہے
دل کو ہو جاتا ہے آرام نبیل ملت
عشقِ سرکار کا سودا نہیں کرتا ہرگز
آپ کا عاشقِ بے دام نبیل ملت
سرورِ دیں کی غلامی کا شرف کہ لیجیے
آپ سے پائے جو اکرام نبیل ملت
منقبت آپ کی کیا نورِ مجسمؔ کہتا
لفظ ہوتے گئے افہام نبیل ملت

☆☆☆

بڑا ہجوم لگا ہے

شکیل رہبرؔ چین پوری، بھبھوا، بہار

ہے عکسِ رنگِ ولایت نبیل کی صورت
دکھائے روز کرامت نبیل کی صورت
سوال ہی نہیں ہو جاؤں نظرِ بد کا شکار
ہے کرتی میری حفاظت نبیل کی صورت
بڑا ہجوم لگا ہے شریف لوگوں کا
ہے کون بولے یہ حضرت نبیل کی صورت
میں اپنی آنکھ کے رستے اتار لوں دل میں
اگر دے مجھ کو اجازت نبیل کی صورت
مقامِ رشک ہے سیوان کی زمیں کے لیے
مرے نبیل کی سیرت نبیل کی صورت
سجا کے خانۂ دل میں نہ کیوں رکھی جائے
اندھیری شب کی ضرورت نبیل کی صورت
خوش آمدید رسول کریم کے عاشق
کہے گی دیکھ کر جنت نبیل کی صورت
تو مسکراتا ہوا اک گلاب لگتا ہے
ہے تجھ میں کتنی نزاکت نبیل کی صورت
جمال یار کا ایسا کمال ہے رہبرؔ
دلوں میں بھر دے محبت نبیل کی صورت

☆☆☆

میرے کشکول میں چمکتا ہے

ادریس نظرؔ حبیبی کلکتوی

ہم نے دیکھا نبیل ملت کا
نوری روضہ نبیلِ ملت کا
میرے کشکول میں چمکتا ہے
دیکھو سکہ نبیلِ ملت کا
دیکھنے کی ہے تاب تو دیکھو
ہر سو جلوہ نبیلِ ملت کا
عاشقوں کے دلوں پہ ہے اب بھی
کس کا قبضہ؟ نبیلِ ملت کا
جس پہ چلنے سے خلد پائیں گے
ہے وہ رستہ نبیلِ ملت کا
نسبتِ پنجتن سے روشن ہے
دیکھو شجرہ نبیلِ ملت کا
اس کی قسمت کا پوچھنا کیا ہے
جو ہے منگتا نبیلِ ملت کا
ہے جہاں میں وہ کامیاب نظرؔ
جو ہے شیدا نبیلِ ملت کا

☆☆☆

آپ میری شان ہیں

رئیس کوثرؔ بھاگلپوری

گلستانِ معرفت کی جان ہیں سید نبیل
اور سکونِ قلب کا سامان ہیں سید نبیل

آپ میری شان ہیں اور آن ہیں سید نبیل
جان و دل سب آپ پر قربان ہیں سید نبیل

دین و ملت کے نگہباں اہلسنت کے نقیب
اعلیٰ حضرت کی حسیں پہچان ہیں سید نبیل

کائناتِ حسن میری آنکھ میں بھاتی نہیں
خانۂ دل میں مرے مہمان ہیں سید نبیل

کشتگانِ عشق کے ہونٹوں سے آتی ہے صدا
آرزو میری مرے ارمان ہیں سید نبیل

تشنہ گانِ عشق کوثرؔ کیوں نہیں سیراب ہوں
ایک بہتا چشمۂ عرفان ہیں سید نبیل

☆☆☆

ہیں پنجتن کا آئینہ

سہراب قادری دیوریاوی

یہ گنگناتی ہے صبا مرے نبیلِ قادری
ہیں پنجتن کا آئینہ مرے نبیلِ قادری

حسن حسین فاطمہ علی کا وہ غلام ہے
جو ہے دیوانہ آپ کا مرے نبیلِ قادری

یزیدِ وقت سے کہو کہ ہوش کی دوا کریں
ہیں یاد گارِ کربلا مرے نبیلِ قادری

اگر ہے تاب دیکھنے کی آپ کی تو دیکھئے
ہیں فضلِ رَب سے جابجا مرے نبیلِ قادری

کسی نے پوچھا کون تیرا پیشوا ہے یہ بتا
تو میں نے جھوم کر کہا مرے نبیلِ قادری

جنابِ غوث وخواجہ کے کرم سے قادریؔ بھی ہے
تمہارے در کا اک گدا مرے نبیلِ قادری

☆☆☆

آسمان علم وفن دو گز زمیں میں سو گیا

ازہر

شور ہے ہر سمت یہ سیوان سونا ہوگیا　　آسمان علم وفن دو گز زمیں میں سوگیا
جس کو کہتا ہے زمانہ قادری حیدر نبیل　　جلوۂ صدق و صفا دکھلا کے وہ سب کو گیا
جو جہاں، جس وقت پایا ان کی رحلت کی خبر　　ہادی دیں، مرشدِ کامل کے غم میں کھوگیا
بن بلائے کون ہوگا راہیِ ملکِ عدم　　جب بلاوا یاں آ پہنچا خدا کا تو گیا
حسرتا! وا حسرتا! تارِ نفس ٹوٹا کہ آہ　　ایک بس ! ناہید کیا سارا زمانہ روگیا
گفتگوئے بالمشافہ! لوگوں کو کہتے سنا　　اس کی محفل میں جو پہنچا وہ اسی کا ہوگیا
سوگ سے کہہ دو منائے سوگ اپنے سوگ پر　　وہ تو زندہ ہے! فقط دنیا بدلنا ہوگیا
سیرتِ شاہِ امم کی ترجمانی خوب کی　　بیج الفت اور محبت کا بہ ہر سو بو گیا
جیش دیں، محمود ملت اور نبیل حیدری　　ہائے! ان تینوں سے خالی یہ زمانہ ہوگیا
آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے　　چادرِ عظمت ہے بدلی بولو مت بولو گیا
کارنامے کہہ رہے ہیں آسمان فکر سے　　زندۂ جاوید ہے وہ اب نہ لب کھولو گیا

حق کا لہرایا علم ازہرؔ یقینا جس طرف
حق نگر حق بیں حقیقت آشنا حق گو گیا

☆☆☆

بالیقیں تھے باعمل سید نبیل

اسدؔ اقبال، کلکتہ

عشق کا کھلتا کنول سید نبیل
حسن کا نوری محل سید نبیل
گفتگو کا ماحصل سید نبیل
کون ہے تیرا بدل سید نبیل
آپ کے نازک لبوں کو دیکھ کر
مسکراتی ہے غزل سید نبیل
آسمانوں کے فرشتوں میں ترا
تذکرہ ہے آج کل سید نبیل
اعلی حضرت کا فقط اسم شریف
سن کے جاتے تھے مچل سید نبیل
عاشقوں کو ہو زیارت آپ کی
آئے جب ان کی اجل سید نبیل
یہ نگاہ عشق نے دیکھا اسدؔ
بالیقیں تھے با عمل سید نبیل

☆☆☆

حوصلوں کا ہمالہ چلا گیا

مولانا فیروزؔ احمد حیدری قادری

کس کس کو کیا بتاؤں کہ کیا کیا چلا گیا
محسن، مربی ہائے دل آرا چلا گیا
اے جانے والے ساتھ ہی لے چلتے مجھ کو بھی
جانے سے تیرے چین کا جینا چلا گیا
بادل غموں کا ٹوٹا ہے ہر خاص و عام پر
خُلق و کرم کا پر حسین منبع چلا گیا
روشن تھیں جس کے دم سے غریبوں کی بستیاں
شمس و قمر کا سنگمِ اعلیٰ چلا گیا
ماں باپ کے بھی ہوتے ہوئے ہوگئے یتیم
مرشد فقط نہیں میرا ابا چلا گیا
ماہ محمدی کے اٹھائیس کی رات کو
اُف نو پچاس پر وہ مسیحا چلا گیا
فیروزؔ پھونک پھونک کے رکھوگے پاؤں کو
اب تیرے حوصلوں کا ہمالہ چلا گیا

☆☆☆

یہ زمیں خاموش ہے
یہ آسماں خاموش ہے

غلام رسول احمد ضیاؔ

یہ زمیں خاموش ہے یہ آسماں خاموش ہے
پیر لا ثانی کے غم میں کل جہاں خاموش ہے
حیدری فیضان ہم پر یا خدا جاری رہے
جن سے تھی دنیا ہماری ضو فشاں خاموش ہے
پرتوِ فضل و کمالات نبی سید نبیل
یعنی اولادِ شہِ کون ومکاں خاموش ہے
جن کی پیشانی چمکتی تھی نبی کے نور سے
پیرِ کامل وہ ہمارا مہرباں خاموش ہے
سونا سونا کیوں نہ ہو گہوارۂ علم و ادب
وارثِ علمِ شہنشاہ زماں خاموش ہے
جن کے دم سے تھی حسن پورہ کی دھرتی پر بہار
ان کے جانے سے وکیلی آشیاں خاموش ہے
منتظر جس کے رہا کرتے تھے اہلِ علم و فن
حیدری مجلس کا وہ روح رواں خاموش ہے
یک بیک منھ کو کلیجہ آگیا احمد ضیاؔ
جب سنا کہ سنیت کا پاسباں خاموش ہے

☆☆☆

قوم کے رہبر چلے گئے

مشتاق احمد احزن جمشید پوری

دے کر دلوں کو غم پسِ منظر چلے گئے
وہ حیدری تھے قوم کے رہبر چلے گئے
سید نبیل حیدری تھے پیر مقتدر
صد حیف ایک مرشدِ اکبر چلے گئے
آنکھیں ہیں اشکبار تو قلب وجگر فگار
اس دہرِ بے ثبات سے باہر چلے گئے
لو تھرتھرا کے بجھ گئی جھونکے سے موت کے
دنیا سے ایک چراغ منور چلے گئے
منبع تھے علمِ دین کے دریا تھے فیض کا
ملت کو راہ حق پہ چلا کر چلے گئے
گم سم فضا ہے دھند سی چھائی ہے چار سو
اس خانقاہِ حق کے وہ رہبر چلے گئے
ہیں بحر غم میں ڈوبے ہوئے سارے پیروکار
حضرت نبیل سب کو رلا کر چلے گئے
ملت کے رہنما تھے مسیحا تھے قوم کے
ہر دل میں اپنا گھر وہ بنا کر چلے گئے
حزن و ملال ہے دل احزنؔ میں کم نہیں
جانِ بہار گلشنِ حیدر چلے گئے

☆☆☆

باب دوازدہم۔ مکتوبات

مکتوب رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بنام حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ

۷۸۶
۹۲

محترمی! زیدت مکارمک

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی؟ گرامی نامہ موصول ہوکر کاشف حالات ہوا ۔ میں نے دفتر کو ہدایت کردی ہے۔ اب آپ کو کسی طرح کی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ والسلام

آپ کا مخلص: ارشد القادری پٹنہ ۳۰/ ۳/ ۱۹۸۹

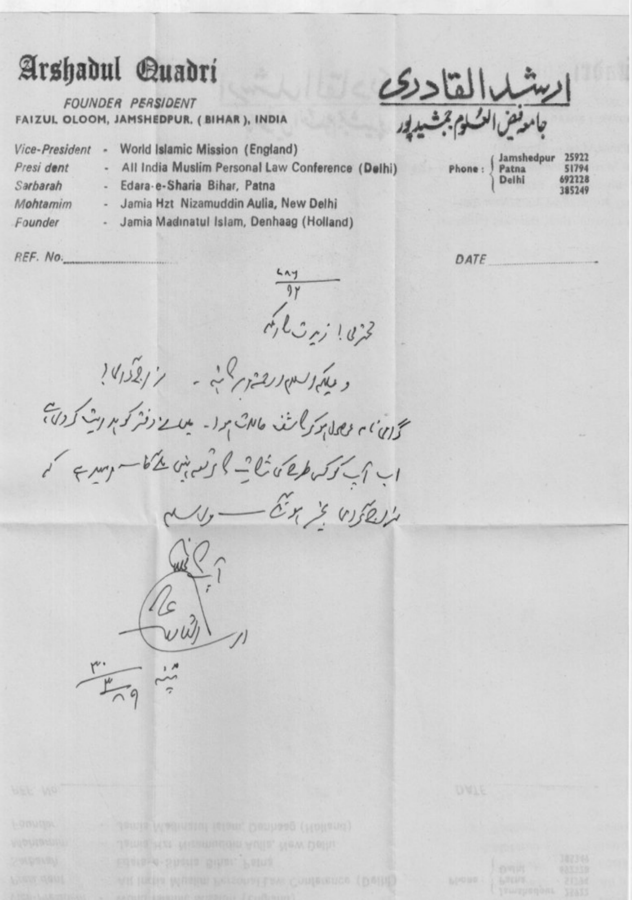

Arshadul Quadri
FOUNDER PERSIDENT
FAIZUL OLOOM, JAMSHEDPUR, (BIHAR), INDIA

ارشد القادری
جامعہ فیض العلوم جمشید پور

Vice-President - World Islamic Mission (England)
Presi dent - All India Muslim Personal Law Conference (Delhi)
Sarbarah - Edara-e-Sharia Bihar, Patna
Mohtamim - Jamia Hzt Nizamuddin Aulia, New Delhi
Founder - Jamia Madinatul Islam, Denhaag (Holland)

Phone : Jamshedpur 25922
Patna 51794
Delhi 692228
385249

REF. No.________ DATE ________

۷۸۶
۹۲

محترمی! زیدت مکارمکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مزاج گرامی!

گرامی نامہ موصول ہوکر کاشف حالات ہوا۔ میں نے دفتر کو ہدایت کردی ہے
اب آپ کو کسی طرح کی شکایت کا موقع نہیں ملے گا ۔ امید ہے کہ
مزاج گرامی بخیر ہوں گے ۔ والسلام

آپ کا مخلص
ارشد القادری
پٹنہ ۳۰/۳/۸۹

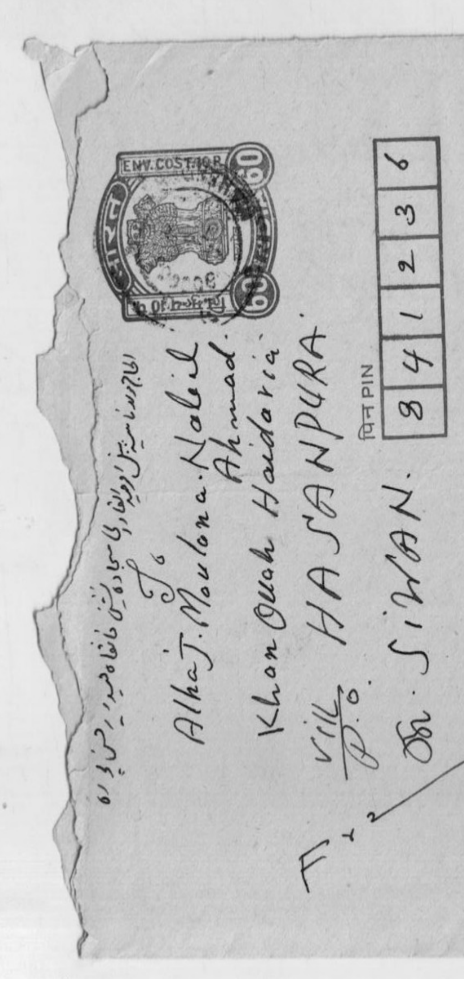

ENV. COST 10 P.

To
Alhaj. Moulana. Habib Ahmad.
Khan Quah Haidaria
Vill HASANPURA
P.O.
Dt. SIWAN.
PIN 841236

مکتوب شیر بہار حضرت مفتی اسلم رضوی علیہ الرحمہ بنام حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ

پیر طریقت زید لطفہ   سلام مسنون

بریلی شریف سے واپسی پر گرامی نامہ موصول ہوا، حکم کے مطابق ایک باصلاحیت عالم، سنجیدہ، ہر دل عزیز جن میں خوب جذبہ اشاعت سنیت ہے نیز مولانا الحاج نسیم الدین صاحب کے داماد ہیں، ابھی پیلی بھیت شریف میں تعلیم دے رہے ہیں، وہاں علاوہ کھانا ناشتہ معقول تنخواہ مل رہی ہے۔ اگر دارالعلوم حیدریہ سے انہیں علاوہ کھانا ناشتہ کے اکیس سو روپیہ تنخواہ ماہانہ مل سکے تو انہیں بلوا کر بھیج دوں ورنہ دوسرے معلم کے لیے قدرے تاخیر ہوگی۔ احباب اہل سنت سے سلام مسنون مولانا الحاج نسیم الدین صاحب اور اساتذہ کی جانب سے سلام مسنون، جواب جلد عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام

محمد اسلم رضوی غفرلہ
جامعہ قادریہ مقصود پور، اورائی، مظفر پور، بہار
یکم ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

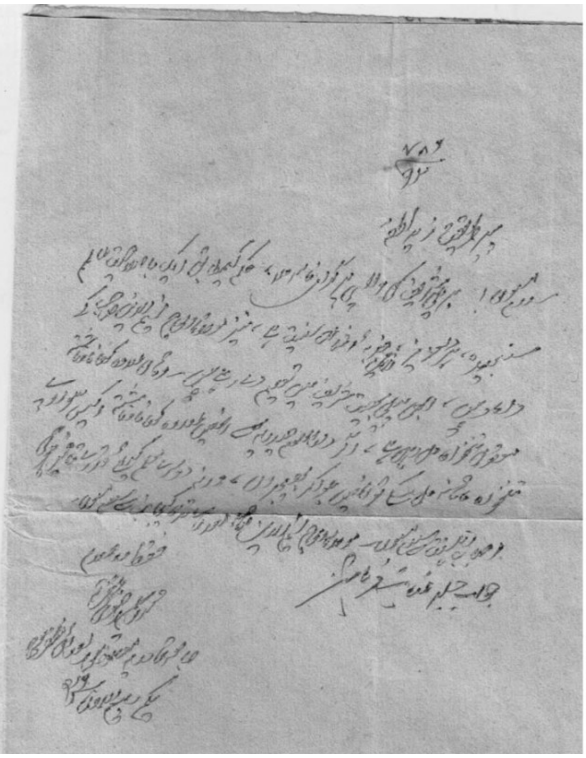

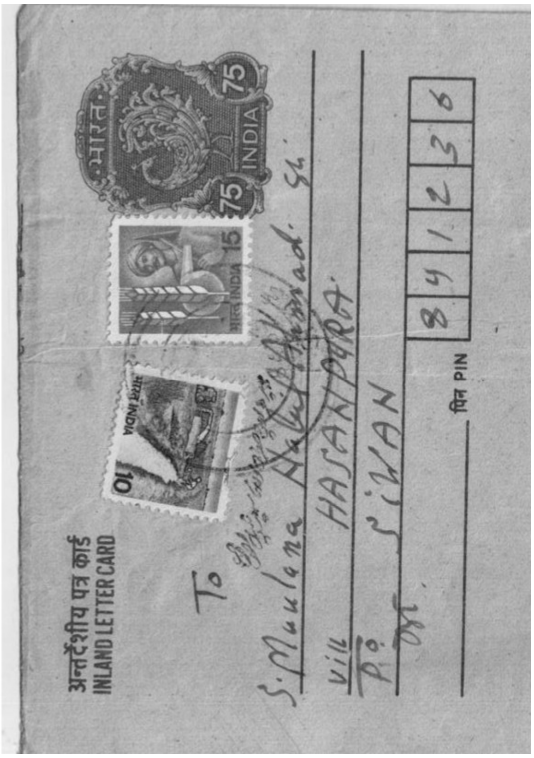

अन्तर्देशीय पत्र कार्ड
INLAND LETTER CARD

To
Maulana Hasan Ahmad Sa.
Vill HASANPURA
P.O. SIWAN
पिन PIN 841236

مکتوب مفتی انیس عالم قادری علیہ الرحمہ بنام حضور نبیلِ ملّت علیہ الرحمہ

۷۸۶
۹۲

جامع المحاسن والفضائل فخر الاماثل حضرت مولانا سیّد نبیل احمد صاحب زیدت مکارمکم

ہدیۂ سلام ورحمت

حقیر تادمِ تحریر بقید حیات ہے، امید ہے کہ آپ کے مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ بہت دنوں سے آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ آپ جب ''سیوان'' تشریف لایا کریں تو فقیر سے بھی ملاقات کی زحمت گوارہ کریں۔

اسی ضمن میں ایک بات دریافت طلب ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کے زیر سرپرستی کئی ایک مدارس ہیں۔ جن میں سے ایک ''منگلاپور'' کا بھی مدرسہ ہے۔ اس مدرسہ میں ایک عالم کی جگہ خالی ہے اور آپ جس کو رکھیں گے وہی رہے گا۔ تو میرے ایک عزیز ہیں، جو نسباً سیّد اور بہت ہی نیک ذی صلاحیت بھی ہیں۔ بریلی شریف سے ان کی دستارِ فضیلت ہے اور شمس الہدیٰ بورڈ سے بھی عالم ہیں۔ اگر آپ فرمائیں تو میں ان کو آپ کی خدمت میں بھیجوں۔ حاملِ رقعہ یہ میرے مدرسہ کا طالب علم ہے، اس کی معرفت جواب سے مطلع فرمائیں۔

والسلام

دعا گو، دعا جو
فقیر انیس عالم قادری غفرلہ
دار العلوم حیدریہ معینیہ، نیا قلعہ، سیوان
۱۹۸۶/۱۱/۲۷ء

بقلم: سید عتیق الرحمٰن رضوی
از: نیا قلعہ، سیوان

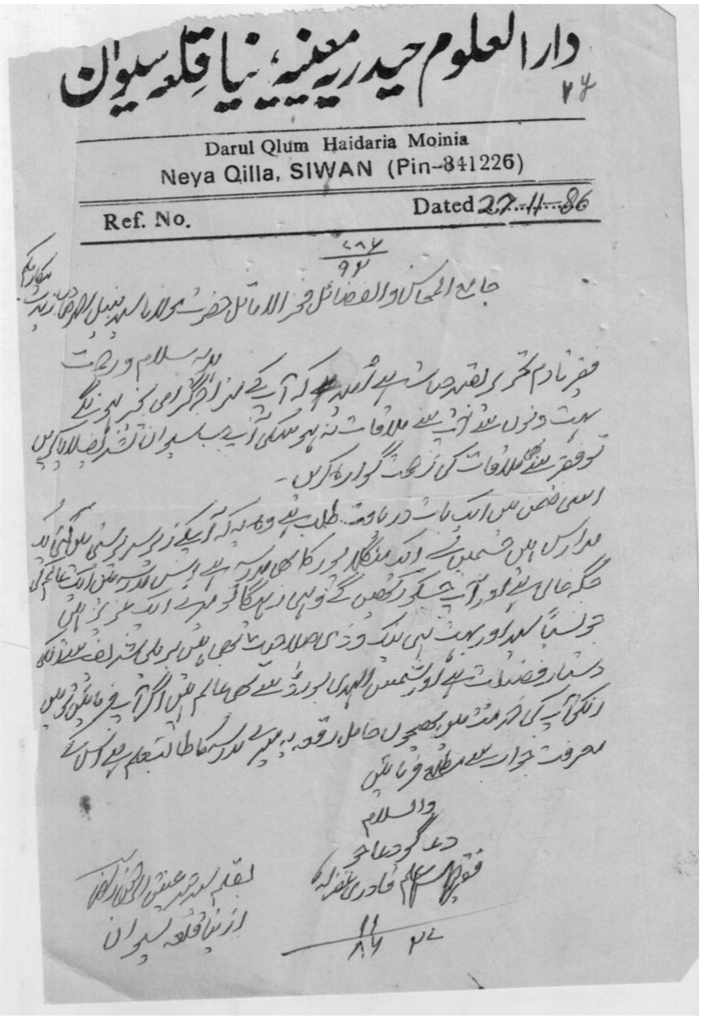

دار العلوم حیدریہ معینیہ نیا قلعہ سیوان
Darul Qlum Haidaria Moinia
Neya Qilla, SIWAN (Pin-841226)
Ref. No. Dated 27-11-86

مکتوبات حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ بنام مولانا غلام رسول قادری (بھروچ گجرات)

۸۶ ؍ ۹۲

از حسن پورہ ۳؍ مارچ ۲۰۰۲ء

بگرامی قدر مولانا المکرم زیدت مکارمک ہدیۂ سلام رحمت

نوازش نامہ باصرہ نواز ہوا، رب قدیر ظلم وتشدد کے گرم بازاری سے آپ کو مع اہل وعیال اور جمیع مسلمان کو محفوظ و مامون رکھے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رب کائنات گجرات حکومت پر یقیناً اپنا قہر وغضب نازل فرمائے گا۔ اس حکومت کے دل سے انسانیت مفقود ہو چکی ہے۔ خدا کے یہاں اندھیر نہیں ہے۔ میری ہر نیک دعائیں آپ کے اور جمیع مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ ادھر میری صحت اچھی نہیں ہے۔ جس حال میں رکھے صبر وشکر ہے۔ ناہید سلمہ سلام مسنون کہتے ہیں۔ جملہ احباب و اہل خانہ کو علی قدر مراتب سلام ودعا کہہ دیں۔ فقط والسلام۔

احقر سید نبیل احمد حیدر القادری حسن پورہ شریف

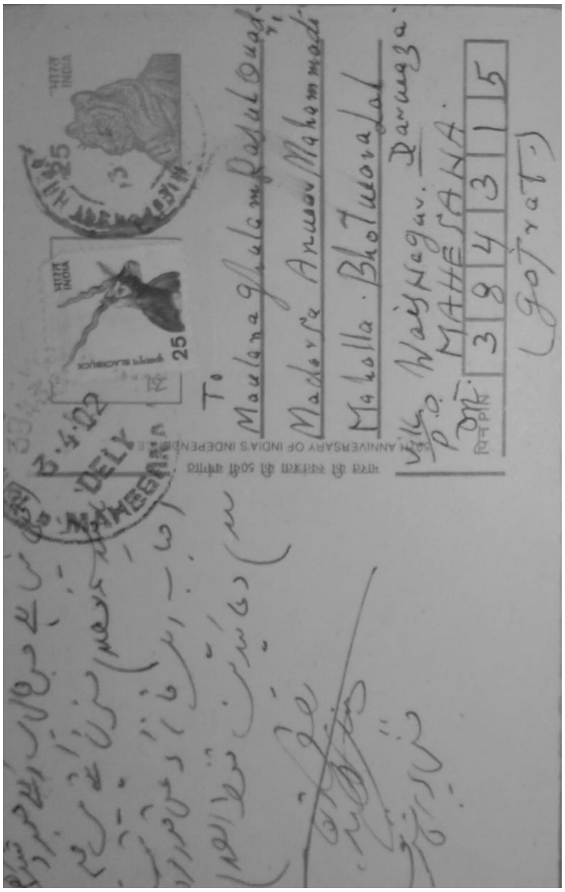
To
Maulana Ghulam Rasul Quadri
Madarsa Anwar Mahammadi
Mahalla Bhotuwalal
Vill. Wadnagar Darwaza
P.O.
Dist. MAHESANA
PIN 3 8 4 3 1 5
(Gujrat)

3.4.02 MAHESANA

50th ANNIVERSARY OF INDIA'S INDEPENDENCE

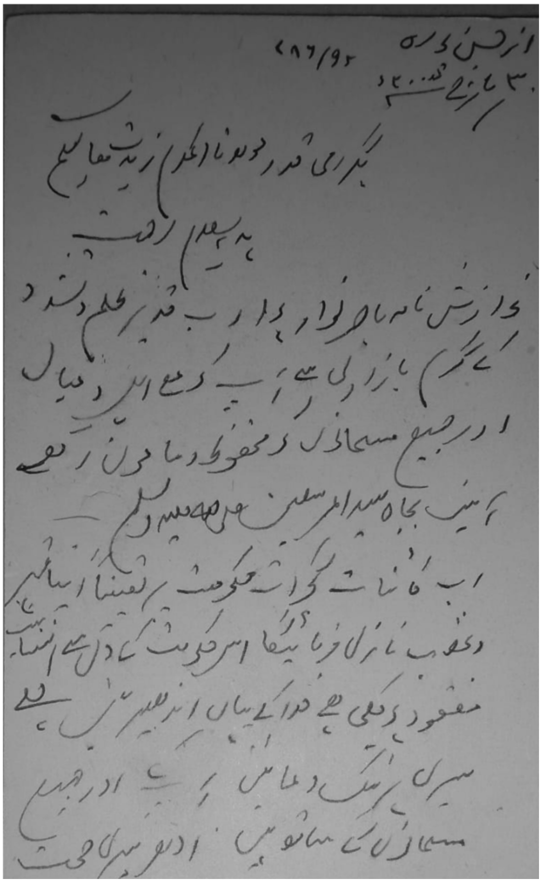
۸۶/۹۲

۸۶ے
۹۲

از: خانقاہ حیدریہ حسن پورہ شریف ۱۲؍ستمبر ۲۰۰۲ء

بگرامی قدر مولانا المکرم   ہدیۂ سلام رحمت

مزاج وہاج؟

آپ کا نوازش نامہ باصرہ نواز ہوا، حالات سے آشنائی ہوئی۔ خدا کا کرم ہے اس وقت صحت تشفی بخش ہے۔ اس سے قبل آپ کا کوئی خط دستیاب نہیں ہوا ہے۔ ناہید سلمہ بھی بخیر و عافیت ہیں۔ اپنے حالات سے آگاہ کرتے رہیں گے۔ خدا کرے وہاں کی فضا مکمل سازگار رہے۔ میری ہر نیک دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ جملہ اہل و عیال حسب مراتب دعا سلام کہہ دیں۔ باقی خدا کا فضل ہے۔ فقط والسلام

احقر سید نبیل احمد حیدر القادری

خادم: خانقاہ حیدریہ، حسن پورہ شریف

فون: 73336 کوڈ: 06154

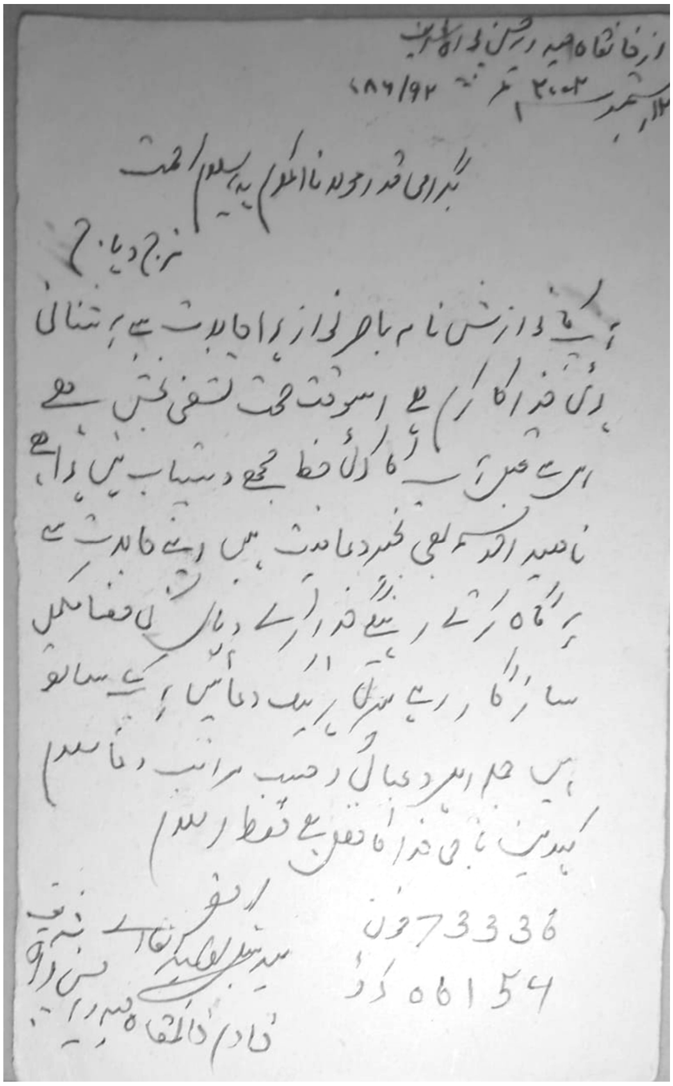

استعفیٰ نامہ

باسمہ تعالیٰ

بہ گرامی قدر جناب صدر اعلیٰ صاحب جملہ اراکین مدرسہ حیدریہ احیاء السنۃ، نوتنوا، مغربی چمپارن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ضروری تحریر یہ ہے کہ احقر کا اس بستی سے روحانی تعلق ہے۔ میرے آباو اجداد نے اپنے قدومِ ناز سے اس بستی کو نوازا ہے اور سنیت کی حسین شمع روشن فرمائی نیز اس بستی کے لیے پیشین گوئی بھی فرمائی کہ اس بستی سے ایک نور کی شمع روشن ہوگی اور دنیا والے اس سے مستفیض ہوں گے۔ اشارہ اسی دینی ادارہ کی جانب تھا۔ احقر بھی اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم کی تقلید کرتا ہوا اس شمع کی روشنی کو تیز کرتا رہا۔ پہلے مدرسہ میں بدعقیدہ مولوی تھا۔ ہر طرح کی طعنہ زنی برداشت کرتے ہوئے اس مولوی کو یہاں سے ہٹوایا۔ اس کے بعد ہر طرح کی پریشانیاں جھیلتا ہوا اہلِ سنّت کے عالم کو اس مدرسہ میں رکھا اور مدرسہ کی ترقی ہوتی رہی۔ مدرسین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ آج اسی کا صدقہ ہے کہ اس بستی میں درجنوں علماے اہلِ سنّت موجود ہیں اور درس وتدریس کی مسند پر فائز وکامران ہیں۔ لیکن افسوس صد افسوس

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کچھ لوگوں نے صرف دنیاوی مفاد کے حصول کی خاطر مدرسہ کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا اور اس کے وجود کو خطرہ میں ڈال دیا۔ میں مدرسہ کا سرپرست ایک عرصہ سے ہوں۔ پہلے ہر معاملے میں مجھ سے مشورہ لیا جاتا تھا، لیکن کچھ دنوں سے ایسا ہوگیا ہے کہ اراکین مدرسہ نے مدرسہ کے کسی بھی معاملے سے مجھے آگاہ نہیں کیا۔ اتنا مجھے معلوم تھا کہ مدرسہ کو بورڈ سے الحاق کی کوشش ہو رہی ہے لیکن کون مدرسین ہیں، کس کا نام بورڈ میں گیا ہے کبھی بھی مجھے نہیں بتایا گیا۔ نہ مدرسہ کے اختلاف کے متعلق کسی نے کچھ کہا۔ حد تو یہ ہے کہ جس مدرسہ کی سنیت برقرار رکھنے کے لیے مجھے ہر طرح کی پریشانیاں برداشت کرنی پڑیں، آج مدرسہ اپنے عروج کی منزل طے کرنے لگا تو صرف حصولِ دنیا کے لیے مدرسہ کی کمیٹی میں بدعقیدہ کو مدرسہ کا سکریٹری (ناظمِ اعلیٰ) بنا دیا گیا۔ جس کی مسجد الگ، جس کا مدرسہ الگ، جس کا عقیدہ الگ۔ یہ کیسی سنیت ہے کہ ایسے آدمی کو مدرسہ ھٰذا کا سکریٹری منتخب کیا گیا۔ آپ کی غیرت اسے گوارہ کر سکتی ہے لیکن میری غیرتِ ایمانی کبھی بھی اسے برداشت نہیں کر سکتی کہ میرے مدرسہ کا سکریٹری بدعقیدہ ہو، لہٰذا اب تو میں سنیت کی بنیاد پر مدرسہ کی سرپرستی سے مستعفی ہوگیا۔ میرا نام مدرسے کے اشتہار وغیرہ میں سرپرستی میں نہیں دیا جائے۔ اب میں اس مدرسے کا سرپرست نہیں رہا۔ ربِ قدیر آپ حضرات کے ایمان کی محافظت فرمائے اور جملہ مسلمانانِ نوتنوا میں اتفاق پیدا کرے اور بدعقیدوں کی سازش سے محفوظ و مامون رکھے۔ میرا ہاتھ لرز رہا ہے، دل کانپ رہا ہے لیکن اپنے جذبۂ ایمانی کی بنیاد پر یہ استعفانامہ سپردِ قرطاس کر رہا ہوں۔ ربِ قدیر اس دینی ادارہ کی محافظت فرمائے اور ان

لوگوں کے دل کو نفسانیت سے پاک کرے جو لوگ ایسا کر رہے ہیں۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

احقر سیّد نبیل احمد حیدر القادری
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن
پورہ شریف سیوان

نوٹ: اس استعفیٰ نامہ کے پہنچنے کے بعد ہی مدرسہ کی کمیٹی بدل گئی اور اب یہ ادارہ اہل سنت و جماعت کی نشر و اشاعت میں لگا ہے۔

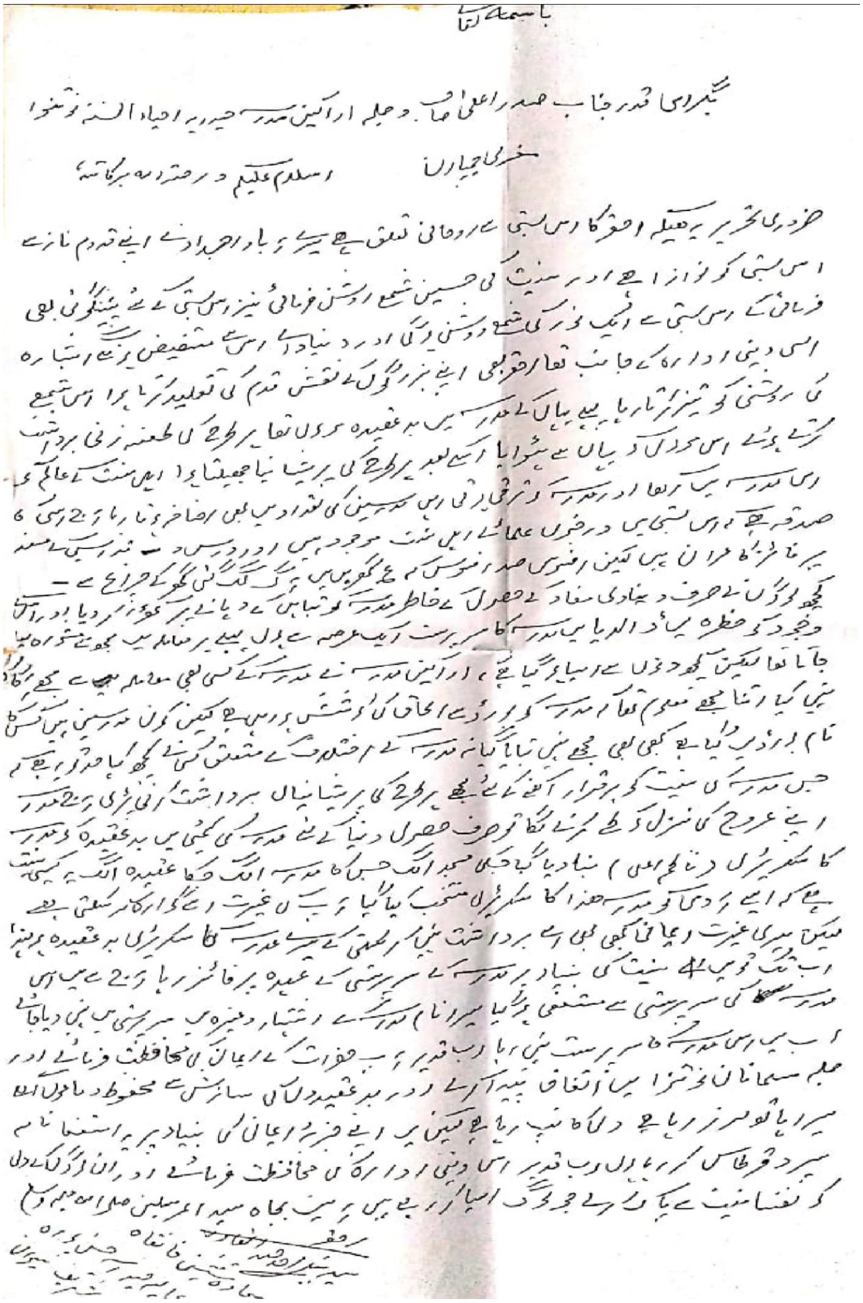

باسمہ تعالیٰ

بخدمت گرامی قدر جناب صدر اعلیٰ صاحب و جملہ اراکین مدرسہ حیدریہ احیاء السنۃ نوتنوا
مہراجگنج

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کی تحریر ہے کہ بفضلہ احقر کا اس بستی سے روحانی تعلق ہے میرے آباؤ اجداد نے اپنے قدوم ناز سے اس بستی کو نوازا ہے اور سنیت کی حسین شمع روشن فرمائی نیز اس بستی کے لئے پیشگوئی بھی فرمائی کہ اس بستی سے ایک نور کی شمع روشن ہوگی اور وہ بنیاد ہے اس سے مستفیض ہونے کا اشارہ اسی دینی ادارہ کے جانب تھا احقر بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم کی تقلید کرتا ہوا اس شمع کی روشنی کو تیز کرتا رہا پہلے یہاں کے مدرسہ میں بدعقیدہ مدرس تھا ہر طرح کی طعنہ زنی برداشت کرتے ہوئے اس مدرس کو یہاں سے ہٹوایا اس کے بعد ہر طرح کی پریشانیاں جھیلتا ہوا اہل سنت کا عالم کو اس مدرسہ میں رکھا اور مدرسہ کی ترقی ہوتی رہی مدرسین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا رہا آج اسی کا صدقہ ہے کہ اس بستی میں درجنوں علمائے اہل سنت موجود ہیں اور درس و تدریس سے منسلک ہیں خاکسار کا عرفان ہیں لیکن افسوس صد افسوس کہ آج گھر میں ہی آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے — کچھ لوگوں نے صرف دنیاوی مفاد کے حصول کے خاطر مدرسہ کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا اور اس کے وجود کو خطرہ پیدا کر دیا میں مدرسہ کا سرپرست ایک عرصہ سے ہوں پہلے ہر معاملہ میں مجھ سے مشورہ لیا جاتا تھا لیکن کچھ دنوں سے نظرانداز کیا جا رہا ہے، اراکین مدرسہ نے مدرسہ کے کسی بھی معاملہ میں مجھ سے رابطہ نہیں کیا اتنا مجھے معلوم تھا کہ مدرسہ کو بورڈ سے الحاق کی کوشش ہو رہی ہے لیکن کون مدرسین ہیں اس کا نام بورڈ میں دیا گیا ہے کبھی بھی مجھے نہیں بتایا گیا نہ مدرسہ کے اختلافات کے متعلق کسی نے کچھ بتایا حد تو یہ ہے کہ جس مدرسہ کی سنیت کو برقرار رکھنے کے لئے مجھے ہر طرح کی پریشانیاں برداشت کرنی پڑی آج وہ مدرسہ اپنے عروج کی منزل کو طے کرنے لگا تو صرف حصول دنیا کے لئے مدرسہ کی کمیٹی میں بدعقیدہ کو مدرسہ کا سکریٹری (دیوبندی وہابی) بنا دیا گیا جبکہ مسجد الگ جس کا مدرسہ الگ جس کا عقیدہ الگ یہ کیسی سنیت ہے کہ ایسے آدمی کو مدرسہ ھذا کا سکریٹری منتخب کیا گیا یہ بے غیرتی اسے گوارا کر سکتی ہے لیکن میری غیرت ایمانی کبھی بھی اسے برداشت نہیں کر سکتی کہ میرے مدرسہ کا سکریٹری بدعقیدہ ہو لہٰذا اب تک تو میں اہل سنت کی بنیاد پر مدرسہ کے سرپرستی کے عہدہ پر فائز رہا آج سے میں اس مدرسہ کی سرپرستی سے مستعفی ہو گیا میرا نام مدرسہ کے اشتہار وغیرہ میں سرپرستی میں نہ دیا جائے اب میں اس مدرسہ کا سرپرست نہیں رہا رب قدیر ہر حضرات کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور جملہ مسلمانان نوتنوا میں اتفاق پیدا کرے اور بدعقیدوں کی سازش سے محفوظ و مامون رکھے میرا یہ قدم ضرور رہا ہے دل کا غبار رہا ہے لیکن میں اپنے فرض ایمانی کی بنیاد پر یہ استعفیٰ نامہ سپرد قرطاس کر رہا ہوں رب قدیر اس دینی ادارہ کی حفاظت فرمائے اور ان لوگوں کے دل کو نفسانیت سے پاک کرے جو لوگ ایسا کر رہے ہیں آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

احقر القادری
سید نبیل احمد حیدر
سجادہ نشین خانقاہ حیدریہ حسن پورہ
شریف سیوان

باب سیزدہم۔ اخبارات و اطلاعات

مفتی عتیق الرحمن حیدری، رامڈیہاں، مشرقی چمپارن، بہار

اب نہیں رہے حضور نبیل ملت

صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ شریف، سیوان، بہار اور دنیائے اہلسنت وجماعت کی علمی وادبی شخصیت حضور نبیل ملت تاجدار اقلیم روحانیت حضرت علامہ ومولانا الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال مؤرخہ ۲۵ رنومبر ۲۰۱۹ء بروز سوموار شب ۹ ربج کر ۵۰ رمنٹ پر پٹنہ کے ایک ہاسپیٹل سے گھر کی واپسی میں ہوا۔ ان کے وصال پر شدید رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مفتی محمد عتیق الرحمن حیدریؔ قاضی شریعت دار القضا ادارۂ شرعیہ سمستی پور نے کہا کہ حضور نبیل ملت کا وصال دنیائے سنیت کے لیے عظیم خسارہ ہے اور موصوف نے جس طرح سے سنیت کو فروغ کے لیے کام کیا، وہ قابل رشک ہے۔ مزید مفتی حیدریؔ نے کہا کہ حضور نبیل ملت کے مریدوں کی تعداد لاکھوں میں ہے اور آپ کی سرپرستی میں دو درجن سے زائد مدارس اسلامیہ خدمت دین وسنت میں مصروف عمل ہیں اور آپ نے ایسے افراد کو شریعت مطہرہ کا راستہ دکھلایا جو اپنی زندگی حرام مشروبات کے عمل سے گزارا کرتے تھے۔ آپ نے پوری زندگی شریعت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گذاری اور آپ سفر وحضر میں بھی فرائض وسنن ومستحبات کا مکمل خیال رکھتے تھے۔ آپ کی رحلت دنیاے سنیت اور ملت اسلامیہ کے لیے عظیم خسارہ ہے جس کی بھرپائی مشکل ہے۔ حضور سیدی مرشدی کی رحلت کی خبر جیسے ہی اس فقیر تک پہنچی تو سر کے اوپر رنج والم کا بادل چھا گیا اور بیک کہا کہ اب میرا روحانی رہبر اس دنیاے فانی سے کوچ کر گیا۔ خالق کائنات سیدی مرشدی کے خانوادہ، مریدین، متوسلین، معتقدین اور لواحقین وورثین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت کے درجات کو بلند فرماے۔

☆☆☆

ایصال ثواب حضور نبیل ملت

دار العلوم فیضان ملک العلما، گوونڈی، ممبئی

سرپرست ادارہ حضرت علامہ سلطان رضا قادری سبحانی کا فون آیا کہ حضور نبیل ملت کا وصال پرملال ہوگیا ہے۔ یہ خبر ملتے ہی ادارہ ہٰذا کے مدرسین وذمہ داران نے فوراً طلبا سے کہا کہ سبھی ایک ہال میں جمع ہوجائیں پھر قرآن خوانی ہوئی، بعدہٗ حضور نبیل ملت کی حیات وخدمات پر ایک مختصر بیان بانئ ادارہ حضرت مولانا قمر الزماں مظفر پوری صاحب قبلہ نے فرمایا۔ شرکاے محفل میں حافظ وقاری ضیاء الحق صاحب قبلہ مدرس ادارہ ہٰذا وحافظ وقاری محمد مشاہد رضا رضوی ودیگر علما بھی حاضر رہے۔ حضور مناظر اہلسنت حضرت علامہ عبد الحنان صاحب قبلہ نے دعا فرمائی اور محفل اختتام پذیر ہوئی۔

ریاست میں سانحات ارتحال کا دن

سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری، مفتی جیش محمد برکاتی اور سید محمود اشرف کا انتقال

علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری　　مولانا جیش محمد برکاتی　　سید محمود اشرف

پٹنہ (نامہ نگار): مشہور مبلغ اسلام علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری کا تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں پیر کی شب پٹنہ کے پارس اسپتال میں دوران علاج انتقال ہوگیا۔ خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ، سیوان کے سجادہ نشین مولانا قادری کا حلقہ ارادت ہند و نیپال میں بہت وسیع ہے، ان کی نماز جنازہ بدھ کو ۱۱ بجے دن میں مدرسہ مخدومیہ حسنپورہ کے قریب ادا کی جائے گی جبکہ مفتی اعظم نیپال مولانا جیش محمد برکاتی بھی پیر کی شب اپنے چاہنے والوں کو روتا بلکتا چھوڑ گئے۔ وہ عمرہ و زیارت کے بعد واپسی کے سفر میں اچانک شدید علیل ہوگئے تھے اور ممبئی میں زیر علاج تھے جہاں سے اتوار کو بذریعہ ایمبولینس ان کو لوہنا (نیپال) لایا جارہا تھا کہ لکھنؤ کے مقام پر پیر و منگل کی درمیانی شب ساڑھے گیا بجے انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ ان کی نماز جنازہ بدھ کو بعد نماز ظہر خانقاہ برکات لہنہ (جنکپور دھام، نیپال) میں ادا کی جائے گی۔ ادھر حیدر آباد سے موصولہ اطلاعات کے بموجب بہار کے سیمانچل کی مشہور سیاسی و سماجی شخصیت اور جے ڈی یو کے ریاستی نائب صدر سید محمود اشرف کا انتقال ہوگیا، وہ کوئی دو ہفتہ قبل علاج کے لیے حیدر آباد کے ایشین ہاسپٹل میں داخل کرائے گئے تھے جہاں منگل کی صبح نو بج کر دس منٹ پر آخری سانس لیا۔ ان کے جسد خاکی کو بذریعہ طیارہ کولکاتہ لایا گیا جہاں سے ان کے آبائی وطن پورنیہ ضلع میں بائسی کے بازبیریا گاؤں لایا گیا۔ تجہیز و تدفین بدھ کو بعد نماز ظہر کی جائے گی۔

☞ (تفصیلی خبریں اندرونی صفحات پر ملاحظہ کریں)

ماہنامہ کنز الایمان دہلی　　جنوری ۲۰۲۰ء

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے اندر ایثار و قربانی اور خلق خدا کی بھلائی کا کس قدر نیک جذبہ پایا جاتا تھا۔ یہ تو اس وقت کی بات ہے کہ جب آپ کا ابتدائی دور تھا اور آپ بغداد میں والدہ ماجدہ سے جدا ہو کر حصول علم میں کوشاں تھے۔ آپ ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنے تمام اعمال کی چھان بین اور جستجو کی تو مجھے معلوم ہوا کہ سب سے بہتر عمل کھانا کھلانا اور حسن اخلاق سے پیش آنا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں پوری دنیا کی دولت بھی دے دی جائے تو میں اسے بھوکوں کو کھانا کھلانے میں صرف کردوں کیونکہ میرے ہاتھ میں سوراخ ہے جس میں کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی، اگر میرے پاس ہزاروں دینار آجائیں تو میں رات گزرنے سے قبل ہی خرچ کر ڈالوں۔

حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ ایک مرتبہ سفر حج سے واپسی کے وقت مقام حلہ پہنچے تو فرمایا کہ اس جگہ کا سب سے غریب اور مسکین گھرانہ تلاش کرو۔ ایک ویران گھر دیکھا گیا جو بالوں کے خیموں پر مشتمل تھا، اس میں ایک ضعیف العمر شخص اور اس کی بوڑھی بیوی اور ایک لڑکی قیام پذیر تھی، آپ نے اسی گھر میں اترنے کی اجازت طلب کی، اس نے بخوشی اجازت دے دی۔ شہر حلہ کے مشائخ، رؤسا، اکابر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اصرار کیا کہ جگہ تبدیل کریں۔ آپ نے انکار فرمایا، لوگوں نے نذر و نیاز، تحفہ و تحائف، کھانے پینے اور سونے چاندی کے ڈھیر لگا دیئے۔ اب آپ جو وہاں سے عازم سفر ہوئے تو وہ تمام مال و اسباب ان گھر والوں کے حوالے کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ کئی برس کے بعد جب اس مقام سے میرا گذر ہوا تو وہی ضعیف العمر شخص اس بستی کا سب سے بڑا مال دار تھا، پوچھنے پر اس نے بتایا کہ یہ سب کچھ شیخ کی عطا کردہ مال و دولت کی برکت ہے۔ (باقی آئندہ ماہ)

☆☆☆

☆ولی عہد و جانشین خانقاہ بشیریہ اصدقیہ، نالندہ (بہار)
بانی و ڈائرکٹر: تحریک پیغام اسلام، جمشید پور

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ (م: ۶۲۷ھ)

ہند میں یوں تو پہلی صدی ہجری سے ہی اسلام کی خوشبو آنی شروع ہوگئی تھی اور ۹۳ھ میں حضرت محمد بن قاسم ثقفی نے سندھ سے ملتان تک کے علاقے کو اپنی شمشیر و اخلاق سے تسخیر کرلیا تھا، اور اس خطہ برصغیر میں جا بجا داعیان اسلام کے مراکز و خانقاہیں چھوٹے چھوٹے جزیروں کی طرح قائم ہوچکی تھیں، جیسے بعع بیاباں کی شب تاریک میں قندیل رہبانی لیکن حقیقتاً ہندوستان کی فتح کا سہرا اسکندر اسلام سلطان محمود غزنوی (م: ۴۲۱ھ) کے سر، مستحکم و مستقل اسلامی سلطنت کے قیام کی سعادت

حضرت مولانا سید نبیل حیدر قادری سیوانی کا وصال

۲۸، ربیع الاوّل ۱۴۴۱ھ/ ۲۵ نومبر ۲۰۱۹ء کو بروز پیر ۹ بج کر ۵۰ منٹ پر شب میں کاشانۂ خلیل حسن پور شریف سیوان (بہار) میں شاہ حامد رضا حضرت مولانا سید نبیل حیدر قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ سیوان کا وصال پر ملال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

دوسرے دن آپ کے جانشین شہزادۂ گرامی حضرت مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدری قادری نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور خانقاہ آستانہ حیدریہ میں تدفین ہوئی۔ آپ ۱۹، ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ/ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۰ء کو جمعرات کے دن ایک بجے شب میں پیدا ہوئے اور ۷۷ سال کی عمر میں بخیر و عافیت اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ابتدائی تعلیم خانوادۂ حیدریہ اور خانقاہ حیدری میں ہوئی۔ اسلامیہ عربک کالج مظفر پور (بہار) سے عالم کیا۔ دارالعلوم اشرفیہ اہل سنت مصباح العلوم مبارک پور سے درس نظامی مکمل کر کے دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے۔ مدرسہ شمس الہدیٰ (پٹنہ) سے فاضل کی سند حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت علامہ سید وکیل احمد حیدری قادری، حافظ ملت حضرت علامہ عبدالعزیز اشرفی محدث مبارک پوری، حضرت مفتی ثناء اللہ اعظمی اور حضرت مولانا سید کفیل احمد حیدری بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ آپ کے بہت سے معروف تلامذہ و خلفاء آج، شریعت و طریقت کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے مختلف شہر و قصبات میں آپ کے عقیدت مند پائے جاتے ہیں۔ ریاست بہار کے اضلاع مشرقی چمپارن، مغربی چمپارن، مظفر پور، ویشالی، سیتامڑھی، کٹیہار، پورنیہ، ریاست جھارکھنڈ میں تین پہاڑ، بدھوا چک، بانکا، وغیرہ میں آپ کے مریدین زیادہ ہیں۔

اطلاع: محمد شعیب حیدری، مدنی بک ڈپو، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی۔ ۶، 9350134592

5

جامعہ عشرہ مبشرہ سبھاپور میں منعقدہ جلسہ تعزیت، ارباب علم و دانش کی شرکت

مولانا سیّد قیصر خالد فردوسی نے حضور نبیل ملت اور مفتی جیش محمد صدیقی کا علمی و روحانی فیضان ہمیشہ جاری رہے گا

نئی دہلی (محمد قاسم شمسی) اس عالم رنگ و بوان گنت شخصیات آئی چلی گئیں، ان میں کچھ شخصیات ایسی ہیں جنہیں کبھی بھلایا نہیں جاسکتا۔

ایسی ہی ہمہ جہت شخصیتوں میں سید نبیل احمد حیدر القادری سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ حیدریہ حسن پورہ سیوان اور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی سربراہ اعلیٰ جامعہ حنفیہ غوثیہ جنک پور نیپال کی ذات تھی۔ جامعہ عشرہ مبشرہ سبھاپور کے برکاتی ہال میں منعقدہ جلسۂ تعزیت میں بانی جامعہ مولانا الحاج محمد فاروق رضا برکاتی نے ان خیالات کا اظہار کیا۔

اس سے قبل مفتی شرف عالم قادری نے دونوں شخصیات کو سرمایۂ اہل سنت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے دینی و روحانی کارہائے نمایاں کے احاطۂ تحریر و تقریر میں لانا ممکن ہے۔ مولانا سیّد قیصر خالد فردوسی نے ان حضرات کے وصال کو نا قابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ حضور نبیل ملت اگر دنیائے روحانیت کے تاجدار تھے تو مفتی جیش محمد صدیقی جہان علم و فن اسلام و سنیت کے سچے علمبردار، ان کی پوری زندگی زہد و تقویٰ، علم و عمل، اسلام کی نشر و اشاعت، اصلاح امت اور امت مسلمہ کو دعوت فکر و عمل دینے میں گزری، آج اگرچہ وہ ہمارے درمیان نہیں رہے مگر ان کے علمی و روحانی فیضان ہمیشہ جاری رہیں گے۔ مولانا طارق عزیز نے انگریزی زبان میں اظہار خیال کر کے اپنے عصری علوم کا مظاہرہ کیا، جبکہ قاری مشاہد رضا، قاری عبدالصمد، اور طلبہ جامعہ نے منظوم خراج عقیدت پیش کر کے اپنی حاضری درج کرائی۔

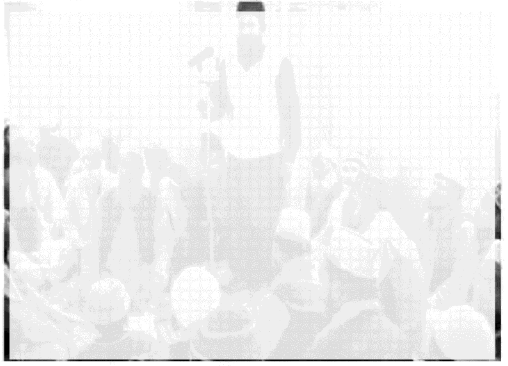

جامعہ عشرۂ مبشرہ میں منعقدہ جلسہ تعزیت میں علمائے کرام

پروگرام کے میزبان محمد شعیب عالم حیدری نے اپنے شیخ حضور نبیل ملّت کے مشفقانہ طرز عمل پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کا آغاز جامعہ کے استاذ مولانا انیس اقمر نے آیات قرآنی سے کیا۔

سرپرستی سیّد شفیع عالم قادری اور نظامت قاری محمود رضا مکّی امام و خطیب برکاتی چاند مسجد نے کی، اہم شرکا میں قاری آفتاب علم، مولانا معین اصغر، مولانا جمشید عالم، مولانا توقیر رضا، مولانا فضل حق اسلمی، مولانا زبیر احمد، کاتب محمد شفیق فیضی، قاری محمد حنیف برکاتی، قاری ناصر رضا، قاری فرقان رضا، مولانا جعفر علی قادری، ظہیر احمد (خلیفہ جی) قاری تنویر رضا اور مولانا طفیل احمد، اسلم منصوری، فضل حق، غلام جیلانی، توفیق احمد، اور غلام ربانی، شمیم احمد انصاری اور محمد اسرافیل کے نام شامل ہیں۔

مفتی محمد جیش احمد برکاتی اور علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری کا انتقال اہلسنت والجماعت کا بہت بڑا خسارہ: مولانا محبوب عالم رضوی

مدرسہ اسلامیہ حیدریہ کلیان پور سمیت ضلع کے دیگر مدارس میں تعزیتی نشست، سیاسی و سماجی شخصیات اور علماء کا اظہار تعزیت

موتیہاری: قرآن خوانی کرتے ہوئے مدرسہ کے بچے۔ (تصویر: انقلاب)

موتیہاری (نامہ نگار): موت وحیات کا فلسفہ آج تک عام آدمی نہیں سمجھ سکا ہے۔ قدرت کا یہ ایسا برحق فیصلہ ہے جس کے سامنے ہر طبقہ کا عام وخاص فرد بے بس نظر آتا ہے۔ مفتی محمد جیش احمد برکاتی اور علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف کے وصال سے ہند و نیپال کا ہر طبقہ سوگوار ہے۔ یہ باتیں مدرسہ اسلامیہ حیدریہ کلیان پور کے پرنسپل مولانا محبوب عالم رضوی نے تعزیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ مزید کہا کہ ان دونوں شخصیات کا انتقال اہلسنت والجماعت کا بہت بڑا خسارہ ہے۔ مذہب وملت کی خاطر انہوں نے بیش بہا خدمات انجام دیئے ہیں۔ قومی ایکتا فرنٹ کے صدر وصیل احمد خان نے کہا کہ خانقاہ عالیہ حسن پورہ شریف کے سجادہ نشین علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری کا انتقال دنیائے اسلام کا عظیم خسارہ ہے۔ دین کی تبلیغ کی خاطر انہوں نے اپنی پوری زندگی وقف کردی تھی۔ درجنوں مدارس کے وہ بانی اور مہتمم تھے۔ کیسریا جامع مسجد کے خطیب وامام مولانا انیس الرحمٰن چشتی نے کہا کہ علامہ الحاج سید نبیل احمد حیدر القادری طریقت وشریعت کے درخشندہ ستارہ تھے۔ ان کے وصال سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا مشکل ہے۔ اس موقع پر مدرسہ اسلامیہ حیدریہ کلیان پور، مدرسہ حیدریہ منگلا پور، مدرسہ وکیلیہ کیسریا، دار العلوم رضویہ چکیا، مدرسہ وکیلیہ راٹھ یہاں سمیت ضلع کے درجنوں مدارس میں تعزیتی نشست منعقد ہوئی۔ تعزیت کرنے والوں میں مولانا منظور عالم، مولانا سید فضل اللہ رضوی، مولانا مشتاق احمد برہانی، مدرسہ اسلامیہ حیدریہ کلیان پور کے صدر عبدالتوحید انصاری، سکریٹری ایڈوکیٹ محمد اصغر علی، صحافی نور الہدیٰ، ایڈوکیٹ اشرف عالم، مولانا جمیل اختر، محمد وسیم رضا، الحاج محمد شمشاد، ثاقب حسن، محمد ساجد، محمد ذاکر حسین، مولانا ناز محمد قادری، مولانا غلام مصطفی حیدری، مولانا ممنون الحق حیدری شامل ہیں۔

الحاج سید نبیل احمد نم آنکھوں سے سپرد خاک، مریدان کی اُمڈی بھیڑ

سیوان: الحاج سید نبیل احمد کی نماز جنازہ میں امڈی لوگوں کی بھیڑ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تصاویر: انقلاب)

عبدالسلام سیوانی

سیوان: خانقاہ حیدریہ حسن پورہ کے سجادہ نشیں الحاج سید نبیل احمد کو نم آنکھوں سے سپرد خاد کردیا گیا۔ ان کے جنازہ میں مریدین ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ ایک اندازہ کے مطابق تقریباً پندرہ ہزار مریدین نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ جنازہ میں دونوں مذاہب کے افراد شریک ہوئے۔ جنازہ میں مشرقی چمپارن، مغربی چمپارن گورکھپور، بلیا، دیوریا، بستی، گوپال گنج، چھپرہ، سیوان، پٹنہ، بھاگلپور، بہار شریف، مدھبنگہ، سمستی پور، سیتامڑھی، مظفر پور، پورنیہ کٹیہار، مدھیہ پردیش و دیگر مقامات کے ہزاروں افراد شامل ہونے کے لئے منگل کی رات سے ہی پہنچنا شروع ہوگئے۔ نماز جنازہ میں شامل ہونے والی اہم شخصیات میں مفتی رجب علی بنارس، مولانا یعقوب مصباحی بنارس، حافظ جلال الدین ارنڈا سیوان، مفتی سلطان ممبئی، صاحب سجادہ حلقہ خانقاہ حمانیہ کے سید نیاز وارث مشرقی چمپارن و ڈاکٹر طاہر الدین طاہر قابل ذکر ہیں۔ مدرسہ مخدومیہ جلال پور حسن پورا سیسرا میں واقع باغ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ مرحوم کے بڑے فرزند ڈاکٹر سید ناہد احمد حیدر القادری نے پڑھائی۔ واضح رہے کہ حسن پورہ کے مولانا الحاج سید نبیل احمد قادری بیمار تھے۔ ان کا علاج پٹنہ میں چل رہا تھا۔ پیر کے روز علاج کے دوران پٹنہ میں ۸۵ سال کی عمر میں ان کا انتقال پرملال ہوگیا۔ ان کی میت ان کے گاؤں حسن پورہ لائی گئی۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں ان کے مریدین نے ان کا آخری دیدار کیا۔ اس موقع پر زکریا ٹرسٹ کے سکریٹری حامد رضا عرف ڈبلیو خان نے کہا کہ مولانا کی رحلت سے دونوں مذاہب کے لوگوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

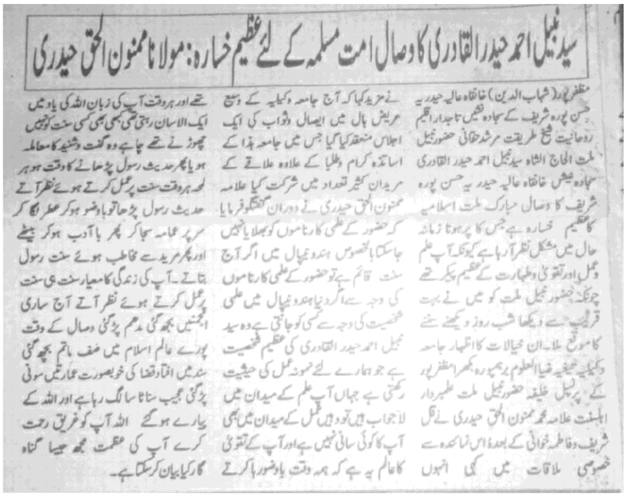

سید نبیل احمد حیدر القادری کا وصال امت مسلمہ کے لئے عظیم خسارہ: مولانا ممنون الحق حیدری

مظفرپور (شہاب الدین) خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف کے سجادہ نشیں تاجدار اقلیم روحانیت شیخ طریقت مرشد حقانی حضور نبیل ملت الحاج الشاہ سید نبیل احمد حیدر القادری سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف کا وصال مبارک ملت اسلامیہ کا عظیم خسارہ ہے جس کا پر ہونا زمانہ حال میں مشکل نظر آرہا ہے کیونکہ آپ علم وعمل اور تقوی وطہارت کے عظیم پیکر تھے چونکہ حضور نبیل ملت کو میں نے بہت قریب سے دیکھا شب روز دیکھنے سننے کا موقع ملا۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ وکیلیہ تبلیغیہ ضیاء العلوم برہمپورہ بھیرا مظفرپور کے پرنسپل خلیفہ حضور نبیل ملت علمبردار اہلسنت علامہ محمد ممنون الحق حیدری نے قل شریف وفاتحہ خوانی کے بعد اس نمائندہ سے خصوصی ملاقات میں کی انہوں نے مزید کہا کہ آج جامعہ وکیلیہ کے وسیع عریض ہال میں ایصال وثواب کی ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں جامعہ ہذا کے اساتذہ کرام وطلبا کے علاوہ علاقے کے مریدان کثیر تعداد میں شرکت کیا علامہ ممنون الحق حیدری نے دوران گفتگو فرمایا کہ حضور کے علمی کارناموں کو بھلایا نہیں جاسکتا بالخصوص ہندو نیپال میں اگر آج سنت قائم ہے تو حضور کے علمی کارناموں کی وجہ سے اگر دنیا ہندو نیپال میں علمی شخصیت کی وجہ سے کسی کو جانتی ہے وہ سید نبیل احمد حیدر القادری کی عظیم شخصیت ہے جو ہمارے لئے نمونہ عمل کی حیثیت رکھتی ہے جہاں آپ علم کے میدان میں لاجواب ہیں تو وہیں عمل کے میدان میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے اور آپ کے تقوی کا عالم یہ ہے کہ ہمہ وقت باوضو رہا کرتے تھے اور ہروقت آپ کی زبان اللہ کی یاد میں ایک الاسان رہتی تھی کبھی بھی کسی سنت کو نہیں چھوڑنے تھے چاہے وہ گفت وشنید کا معاملہ ہو یا پھر حدیث رسول پڑھانے کا وقت ہو ہر لمحہ ہروقت سنت پر عمل کرتے ہوئے نظر آتے حدیث رسول پڑھاتو باوضو ہوکر عطر لگا کر سر پر عمامہ سجا کر پھر باآدب ہوکر بیٹھے اور پھر مرید سے مخاطب ہوئے سنت رسول بتاتے۔ آپ کی زندگی کا معیار سنت ہی سنت پرعمل کرتے ہوئے نظر آتے آج ساری انجمنیں بجھ گئی دھم پڑگئی وصال کے وقت پورے عالم اسلام میں صف ماتم بچھ گئی مسند میں افتا وقضا کی خوبصورت عمارتیں سونی پڑگئی عجیب سناٹا سا لگ رہا ہے اور اللہ کے پیارے ہوگئے اللہ آپ کو غریق رحمت کرے آپ کی عظمت مجھ جیسا گناہ گار کیا بیان کرسکتا ہے۔

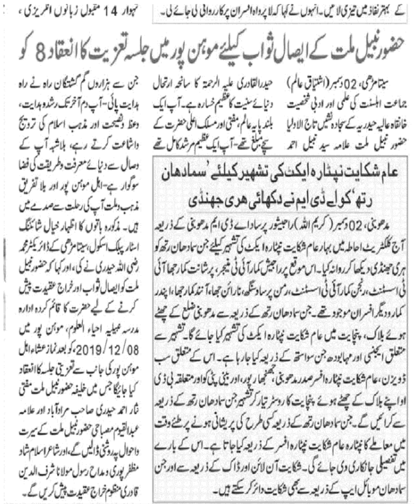

تہوار 14 مقبول زبانوں انگریزی ،

کے بہتر نفاذ میں تیزی لائیں۔ انہوں نے کہا کہ لاپرواہ افسران پر کارروائی کی جائے گی۔

حضور نبیل ملت کے ایصال ثواب کیلئے موہن پور میں جلسہ تعزیت کا انعقاد 8 کو

سیتامڑھی، 02 دسمبر (اشتیاق عالم) جماعت اہلسنت کی علمی اور ادبی شخصیت خانقاہ عالیہ حیدریہ کے سجادہ نشیں تاج الاولیا حضور نبیل ملت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمۃ کا سانحہ ارتحال دنیائے سنیت کا عظیم خسارہ ہے۔ آپ ایک بلند پایہ عالم، مفتی اور مسلک اعلی حضرت کے سچے مبلغ تھے۔ آپ ایک عظیم مرشد کامل تھے جن سے ہزاروں گم گشتگان راہ نے راہ ہدایت پائی۔ آپ دم آخر تک رشد وہدایت، وعظ ونصیحت اور مذہب اسلام کی ترویج واشاعت کرتے رہے، بلاشبہ آپ کے وصال سے دنیائے معرفت وطریقت کی فضا سوگوار ہے۔ اہل موہن پور اور بلا تفریق مذہب وملت آپ کی رحلت سے صدمے میں ہیں۔ مذکورہ باتوں کا اظہار خیال شائننگ اسٹار پبلک اسکول، سیتامڑھی کے ڈائریکٹر محمد رضی اللہ حیدری نے کی، اور کہا کہ حضور نبیل ملت کو ایصال ثواب اور خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے حضرت کا قائم کردہ ادارہ مدرسہ نبیلیہ احیاء العلوم، موہن پور میں 2019/12/08، کو بعد نماز عشاء اہل موہن پور کی جانب سے تعزیتی جلسہ کا انعقاد کیا جائیگا جس میں خلیفہ حضور نبیل ملت مفتی نثار احمد حیدری صاحب مرادآباد اور علامہ عبدالقیوم مصباحی حضور نبیل ملت کے سیرت واحوال پہ روشنی ڈالیں گے، اور شاعر اسلام شاد مظفرپوری ومداح رسول مولانا شرف الدین قادری منظوم خراج عقیدت پیش کریں گے۔

عام شکایت نپٹارہ ایکٹ کی تشہیر کیلئے 'سمادھان رتھ' کولے ڈی ایم نے دکھائی ہری جھنڈی

مدھوبنی، 02 دسمبر (کریم اللہ) راجیشور پرساد اے ڈی ایم مدھوبنی کے ذریعہ آج کلکٹریٹ احاطہ میں بہار عام شکایت نپٹارہ ایکٹ کی تشہیر کیلئے جن سمادھان رتھ کو ہری جھنڈی دیکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر راجیش کمار آئی ٹی منیجر، پرشانت کمار جھا آئی ٹی اسسٹنٹ، رنجن کمار آئی ٹی اسسٹنٹ، رمن پرساد سنگھ، نارائن جھا، آنند کمار جھا، اپندر کمار و دیگر افسران موجود تھے۔ جن سمادھان رتھ کے ذریعہ سے مدھوبنی ضلع کے چھٹے ہوئے بلاک، پنچایت میں عام شکایت نپٹارہ ایکٹ کی تشہیر کیا جائے گا۔ تشہیر سے متعلق ایجنسی اور مہابودھ جن سواستھ کے ذریعہ کیا جارہا ہے۔ اس کے متعلق سب ڈویژن، عام شکایت نپٹارہ افسر صدر مدھوبنی، جھنجھار پور، اور بینی پٹی کو اور متعلقہ بی ڈی او اپنے بلاک کے چھٹے ہوئے پنچایت کا روسٹر تیار کر تشہیر جن سمادھان رتھ کے ذریعہ سے کرائیں گے۔ جن سمادھان رتھ کے ذریعہ کسی طرح کی پریشانی ہونے پر طئے وقت میں معاملے کا نپٹارہ عام شکایت نپٹارہ افسر کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی جائے گی۔ شکایت آن لائن اور ڈاک کے ذریعہ سے اور جن سمادھان موبائل ایپ کے ذریعہ سے بھی شکایت دائر کرسکتے ہیں۔

खानकाहे हैदरिया के सज्जादा नशीन के जनाजे की नमाज

उमड़ी भीड़

हसनपुरा | एक संवाददाता

प्रखंड के हसनपुरा निवासी व खानकाहे हैदरिया के अलहाज सैयद डॉ. नबील अहमद कादरी के जनाजे की नमाज में देश के कोने-कोने से सभी धर्मों के लोग शामिल हुए। उनके जनाजे की नमाज मखदूमिया मदरसा परिसर में पढ़ी गयी। जनाजे की नमाज उनके बड़े पुत्र अलहाज डॉ. सैयद नाहिद अहमद हैदरी ने पढ़ाई। उन्होंने बताया कि डॉ. नबील अहमद कादरी का निधन सोमवार को पटना में इलाज के क्रम में हुआ था। वे 75 वर्ष के थे और काफी दिनों से बीमार चल रहे थे। अचानक सोमवार को तबीयत ज्यादा बिगड़ गई और रात दस बजे उनका निधन हो गया। उनका पार्थिव शरीर हसनपुरा लाया गया। जहां पर अजीम शख्सियत के लिए जहां-जहां से लोग पहुंचकर आखिरी दीदार कर रहे थे। वहीं बुधवार को उनके जनाजे की नमाज में काफी सैलाब दिखा। जिसमें कोलकाता, दिल्ली, उत्तरप्रदेश के मऊ, कुशीनगर, आजमगढ़, गाजीपुर, बिहार के मुजफ्फरपुर, सीतामढ़ी, मोतिहारी, पूर्वी चंपारण, पश्चिमी चंपारण, पूर्णिया, कटिहार व अन्य जिलों के लोग व सभी धर्मों के लोग शामिल हुए। वहीं हसनपुरा के खानकाहे हैदरिया में उनको सपुर्द ए खाक किया गया। हामिद रजा उर्फ डब्लू खान, वकार हसन उर्फ गुड्डू बाबू, सैयद इकबाल हुसैन, शारिक इमाम, शाहनवाज हुसैन, अमीन हैदरी सहित हजारों लोगों ने शोक व्यक्त किया।

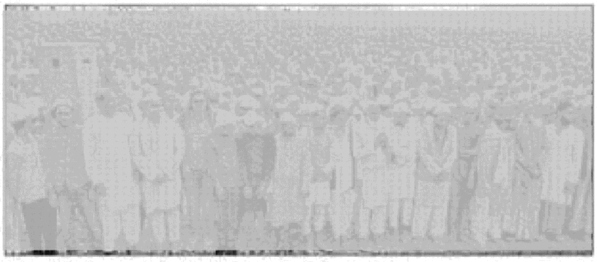

खानकाहे हैदरिया के सज्जादा नशीन के जनाजे की नमाज में उमड़ी भीड़। • हिन्दुस्तान

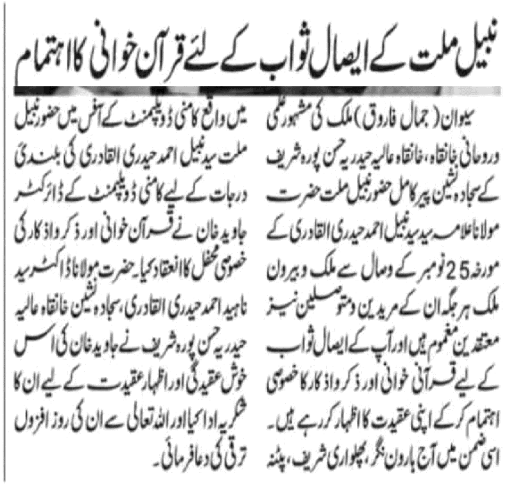

نبیل ملت کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام

سیوان (جمال فاروق) ملک کی مشہور علمی وروحانی خانقاہ، خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف کے سجادہ نشین پیر کامل حضور نبیل ملت حضرت مولانا علامہ سید سید نبیل احمد حیدری القادری کے مورخہ 25 نومبر کے وصال سے ملک وبیرون ملک ہر جگہ ان کے مریدین ومتوسلین نیز معتقدین مغموم ہیں اور آپ کے ایصال ثواب کے لیے قرآنی خوانی اور ذکر واذکار کا خصوصی اہتمام کرکے اپنی عقیدت کا اظہار کررہے ہیں۔ اسی ضمن میں آج ہارون نگر، پھلواری شریف، پٹنہ میں واقع کامنی ڈوپلپمنٹ کے آفس میں حضور نبیل ملت سید نبیل احمد حیدری القادری کی بلندئ درجات کے لیے کامنی ڈوپلپمنٹ کے ڈائرکٹر جاوید خان نے قرآن خوانی اور ذکر واذکار کی خصوصی محفل کا انعقاد کیا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدری القادری، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف نے جاوید خان کی اس خوش عقیدگی اور اظہار عقیدت کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا اور اللہ تعالی سے ان کی روز افزوں ترقی کی دعا فرمائی۔

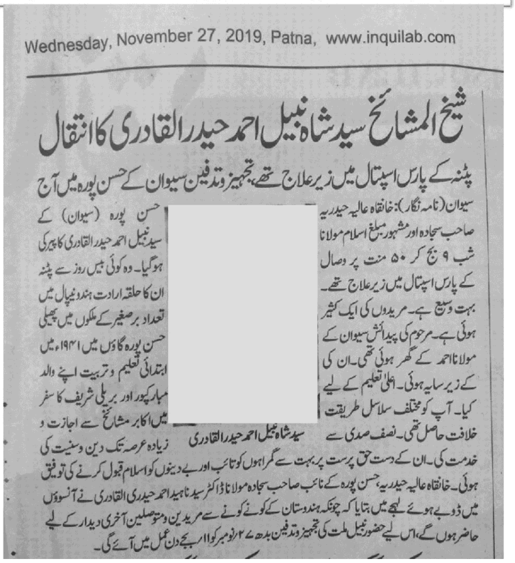

Wednesday, November 27, 2019, Patna, www.inquilab.com

شیخ المشائخ سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری کا انتقال

پٹنہ کے پارس اسپتال میں زیر علاج تھے، تجہیز وتدفین سیوان کے حسن پورہ میں آج

سیوان (نامہ نگار): خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ (سیوان) کے صاحب سجادہ اور مشہور مبلغ اسلام مولانا سید نبیل احمد حیدر القادری کا پیر کی شب ۹ بج کر ۵۰ منٹ پر وصال ہوگیا۔ وہ کوئی بیس روز سے پٹنہ کے پارس اسپتال میں زیر علاج تھے۔ ان کا حلقہ ارادت ہندو نیپال میں بہت وسیع ہے۔ مریدوں کی ایک کثیر تعداد برصغیر کے ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ مرحوم کی پیدائش سیوان کے حسن پورہ گاؤں میں ۱۹۴۱ء میں مولانا احمد کے گھر ہوئی تھی۔ ان کی ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والد کے زیر سایہ ہوئی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے مبارکپور اور بریلی شریف کا سفر کیا۔ آپ کو مختلف سلاسل طریقت میں اکابر مشائخ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک دین وسنیت کی خدمت کی۔ ان کے دست حق پرست پر بہت سے گمراہوں کو تائب اور بے دینوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ہوئی۔ خانقاہ عالیہ حیدریہ، حسن پورہ کے نائب صاحب سجادہ مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدری القادری نے آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے لہجے میں بتایا کہ چونکہ ہندوستان کے کونے کونے سے مریدین ومتوسلین آخری دیدار کے لیے حاضر ہوں گے، اس لیے حضور نبیل ملت کی تجہیز وتدفین بدھ ۲۷ر نومبر کو ۱۱ر بجے دن عمل میں آئے گی۔

سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری

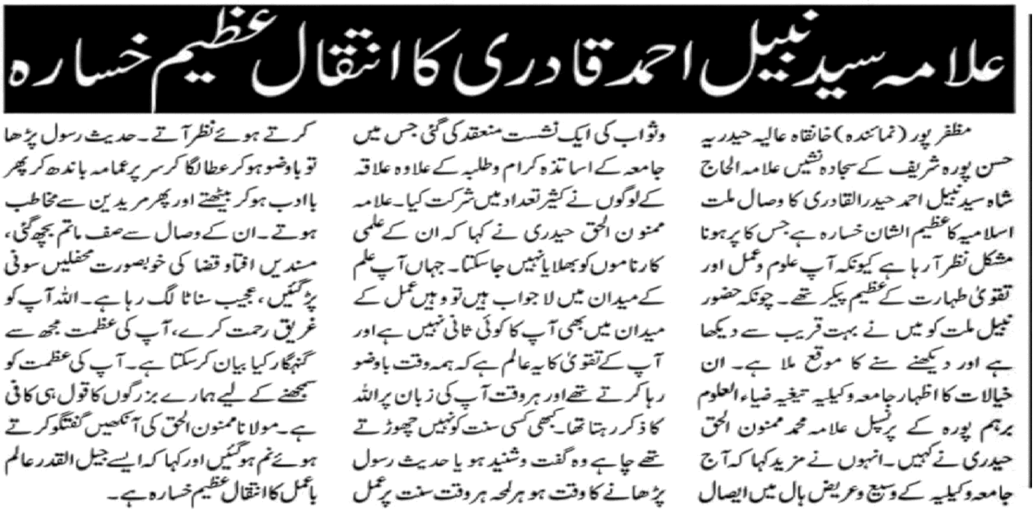

علامہ سید نبیل احمد قادری کا انتقال عظیم خسارہ

مظفر پور (نمائندہ) خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف کے سجادہ نشیں علامہ الحاج شاہ سید نبیل احمد حیدر القادری کا وصال ملت اسلامیہ کا عظیم الشان خسارہ ہے جس کا پر ہونا مشکل نظر آرہا ہے کیونکہ آپ علوم و عمل اور تقوی طہارت کے عظیم پیکر تھے۔ چونکہ حضور نبیل ملت کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے اور دیکھنے سنے کا موقع ملا ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ و کیلیہ تیغیہ ضیاء العلوم برہم پورہ کے پرنسپل علامہ محمد ممنون الحق حیدری نے کہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج جامعہ و کیلیہ کے وسیع و عریض ہال میں ایصال و ثواب کی ایک نشست منعقد کی گئی جس میں جامعہ کے اساتذہ کرام و طلبہ کے علاوہ علاقہ کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کیا۔ علامہ ممنون الحق حیدری نے کہا کہ ان کے علمی کارناموں کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ جہاں آپ علم کے میدان میں لاجواب ہیں تو وہیں عمل کے میدان میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے اور آپ کے تقوی کا یہ عالم ہے کہ ہمہ وقت باوضو رہا کرتے تھے اور ہر وقت آپ کی زبان پر اللہ کا ذکر رہتا تھا۔ کبھی کسی سنت کو نہیں چھوڑتے تھے چاہے وہ گفت و شنید ہو یا حدیث رسول پڑھانے کا وقت ہو ہر لمحہ ہر وقت سنت پر عمل کرتے ہوئے نظر آتے۔ حدیث رسول پڑھا تو باوضو ہو کر عطا لگا کر سر پر عمامہ باندھ کر پھر باادب ہو کر بیٹھتے اور پھر مریدین سے مخاطب ہوتے۔ ان کے وصال سے صف ماتم بچھ گئی، مسندیں افتا و قضا کی خوبصورت محفلیں سونی پڑ گئیں، عجیب سناٹا لگ رہا ہے۔ اللہ آپ کو غریق رحمت کرے، آپ کی عظمت مجھ سے گنہگار کیا بیان کرسکتا ہے۔ آپ کی عظمت کو سمجھنے کے لیے ہمارے بزرگوں کا قول ہی کافی ہے۔ مولانا ممنون الحق کی آنکھیں گفتگو کرتے ہوئے نم ہوگئیں اور کہا کہ ایسے جلیل القدر عالم باعمل کا انتقال عظیم خسارہ ہے۔

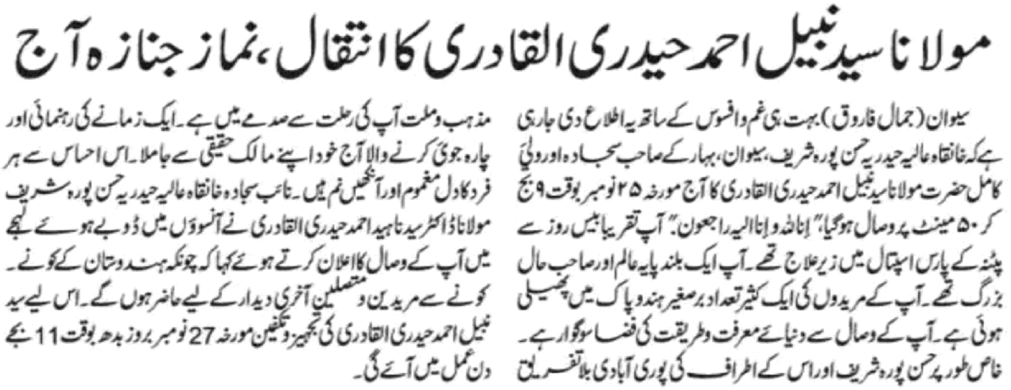

مولانا سید نبیل احمد حیدری القادری کا انتقال، نماز جنازہ آج

سیوان (جمال فاروق) بہت ہی غم و افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف، سیوان، بہار کے صاحب سجادہ اور ولیٔ کامل حضرت مولانا سید نبیل احمد حیدری القادری کا آج مورخہ ۲۵ نومبر بوقت ۹ بج کر ۵۰ مینٹ پر وصال ہوگیا، "إنا لله وإنا إليه راجعون"۔ آپ تقریباً بیس روز سے پٹنہ کے پارس اسپتال میں زیر علاج تھے۔ آپ ایک بلند پایہ عالم اور صاحب حال بزرگ تھے۔ آپ کے مریدوں کی ایک کثیر تعداد برصغیر ہند و پاک میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کے وصال سے دنیائے معرفت و طریقت کی فضا سوگوار ہے۔ خاص طور پر حسن پورہ شریف اور اس کے اطراف کی پوری آبادی بلاتفریق مذہب و ملت آپ کی رحلت سے صدمے میں ہے۔ ایک زمانے کی رہنمائی اور چارہ جوئی کرنے والا آج خود اپنے مالک حقیقی سے جاملا۔ اس احساس سے ہر فرد کا دل مغموم اور آنکھیں نم ہیں۔ نائب سجادہ خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پورہ شریف مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدری القادری نے آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے لہجے میں آپ کے وصال کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ ہندوستان کے کونے کونے سے مریدین و متوسلین آخری دیدار کے لیے حاضر ہوں گے۔ اس لیے سید نبیل احمد حیدری القادری کی تجہیز و تکفین مورخہ 27 نومبر بروز بدھ بوقت 11 بجے دن عمل میں آئے گی۔

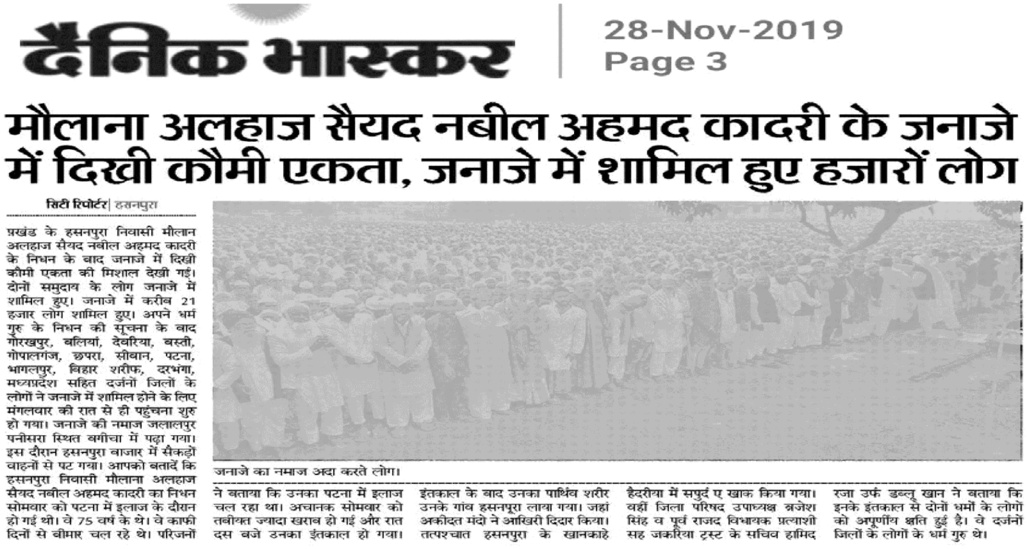

दैनिक भास्कर | 28-Nov-2019 Page 3

मौलाना अलहाज सैयद नबील अहमद कादरी के जनाजे में दिखी कौमी एकता, जनाजे में शामिल हुए हजारों लोग

सिटी रिपोर्टर | हसनपुरा

प्रखंड के हसनपुरा निवासी मौलान अलहाज सैयद नबील अहमद कादरी के निधन के बाद जनाजे में दिखी कौमी एकता की मिशाल देखी गई। दोनों समुदाय के लोग जनाजे में शामिल हुए। जनाजे में करीब 21 हजार लोग शामिल हुए। अपने धर्म गुरु के निधन की सूचना के बाद गोरखपुर, बलियां, देवरिया, बस्ती, गोपालगंज, छपरा, सीवान, पटना, भागलपुर, बिहार शरीफ, दरभंगा, मध्यप्रदेश सहित दर्जनों जिलों के लोगों ने जनाजे में शामिल होने के लिए मंगलवार की रात से ही पहुंचना शुरु हो गया। जनाजे की नमाज जलालपुर पनीसरा स्थित बगीचा में पढ़ा गया। इस दौरान हसनपुरा बाजार में सैकड़ों वाहनों से पट गया। आपको बतादें कि हसनपुरा निवासी मौलाना अलहाज सैयद नबील अहमद कादरी का निधन सोमवार को पटना में इलाज के दौरान हो गई थी। वे 75 वर्ष के थे। वे काफी दिनों से बीमार चल रहे थे। परिजनों ने बताया कि उनका पटना में इलाज चल रहा था। अचानक सोमवार को तबीयत ज्यादा खराब हो गई और रात दस बजे उनका इंतकाल हो गया। इंतकाल के बाद उनका पार्थिव शरीर उनके गांव हसनपुरा लाया गया। जहां अकीदत मंदो ने आखिरी दिदार किया। तत्पश्चात हसनपुरा के खानकाहे हैदरीया में सपुर्द ए खाक किया गया। वहीं जिला परिषद उपाध्यक्ष ब्रजेश सिंह व पूर्व राजद विधायक प्रत्याशी सह जकरिया ट्रस्ट के सचिव हामिद रजा उर्फ डब्लू खान ने बताया कि इनके इंतकाल से दोनों धर्मों के लोगों को अपूर्णीय क्षति हुई है। वे दर्जनों जिलों के लोगों के धर्म गुरु थे।

जनाजे का नमाज अदा करते लोग।

نبیل احمد قادریؒ تصوف کے علمبردار تھے

مظفر پور (نمائندہ) خانقاہ عالیہ حیدریہ حسن پور شریف کے سجادہ نشیں اور تصوف و طریقت کے علمبردار علامہ سید نبیل احمد حیدری القادریؒ کا انتقال پر ملال یقیناً ہم سب کے لیے صدمے کا باعث ہے۔ کیونکہ وہ علم وفضل کے پیکر بھی تھے اور طریقت کے امین ومحافظ بھی تھے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محبوب گوہر نے کیا انہوں نے کہا کہ سید نبیل احمد قادری واقعتاً دین وملت کے فروغ واشاعت کے لیے ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ خدمت دین کے لیے وقف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملک بھر میں ان کے مریدین و متوسلین اور ان کے فیض یافتگان کی ٹیم دین وملت کی اشاعت میں سرگرم عمل نظر آرہی ہے۔ مولانا محبوب گوہر نے ان کے پسماندگان ڈاکٹر سید ناہید احمد القادری، سید عاکف احمد حیدری، مولانا ممنون الحق سے صبر و تحمل کے ساتھ اظہار تعزیت کیا۔

حضور نبیل ملت کا انتقال، نماز جنازہ آج

سیوان (جمال فاروق) مبلغ اسلام شیخ المشائخ علامہ الحاج مولانا سید شاہ نبیل احمد حیدر القادری سجادہ نشیں خانقاہ حیدریہ کا انتقال پر ملال بتاریخ 26 نومبر 2019 بروز پیر کو 9 بج کر 50 منٹ شب کو ہوا۔ آپ کی ولادت باسعادت مقبوضہ حسن پورہ ضلع سیوان میں 1941ء میں مہذب اور اسلامی خاندان میں سید شاہ علامہ مولانا وکیل احمد حسن پوروی کے آنگن میں ہوا تھا۔ آپ مجد اور پایہ کے علم دین تھے۔ علمائے اسلام میں آپ کا مقام خاص اور نمایاں ہے۔ مختلف اداروں اور خانقاہوں سے آپ خلافت و اجازت حاصل تھی ہمیشہ دین وملت کی ترویج واشاعت کیلئے کوشاں رہے۔ اب ایسی عبقری صوفی، علمی اور ادبی شخصیت کا ہمارے درمیان نہ رہنا لاتلافی نقصان ہے۔ چند مہینوں سے حضرت شیخ طریقت کی طبیعت ناساز چل رہی تھی۔ ادھر مسلسل پٹنہ کے پارس ہاسپٹل میں زیر علاج رہے لیکن قدرت کو یہی منظور تھا اور 26 نومبر کو 9 بج کر 50 منٹ پر وصال ہو گیا۔ ملک اور بیرون ملک میں بھی حضرت کے مریدین ومتوسلین پھیلے ہوئے ہیں۔ بتاریخ 27 نومبر 2019 بروز بدھ گیارہ بجے دن میں نماز جنازہ نزد مدرسہ مخدومیہ جلال پور حسن پورہ میں ادا ہوگی۔ آپ کی نماز جنازہ بڑے صاحبزادے مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدرالقادری پڑھائیں گے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نازیہ بیگم حیدری، چار صاحبزادے مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد، سید شاہد احمد، سید خالد احمد، سید راشد احمد و پوتے سید عاطف احمد مولانا عاکف حیدری، عاقب وبرادران کو چھوڑے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالدین طاہر یہ مطلع کرتے ہیں نماز جنازہ میں متعینہ وقت پر جوق در جوق شرکت کی کوشش کریں۔

مولانا الحاج سید نبیل احمد قادری کے جنازے میں ہزاروں کی شرکت

حسن پورہ/سیوان، 27 نومبر (راجیش کمار)، بلاک کے حسن پورہ باشندہ مولانا الحاج سید نبیل احمد قادری کے انتقال کے بعد جنازے میں دیکھی گئی قومی ایکتا کی مثال۔ دونوں فرقوں کے لوگ جنازہ میں شامل ہوئے۔ جنازہ میں تقریباً 21 ہزار لوگ شامل ہوئے۔ اپنے مذہبی پیشوا کے انتقال کی اطلاع کے بعد گورکھپور، بلیا، دیوریا، بستی، گوپال گنج، چھپرہ، سیوان، پٹنہ، بھاگلپور، بہار شریف، دربھنگہ، مدھیہ پردیش سمیت درجنوں اضلاع کے لوگوں نے جنازے میں شامل ہونے کے لئے منگل کے شب سے ہی پہنچنا شروع ہو گئے۔ جنازے کی نماز جلال پور پنیسرا، واقع باغیچہ میں پڑھی گئی۔ اس دوران حسن پور بازار سینکڑوں گاڑیوں سے پٹ گیا۔ آپ کو بتادیں کہ حسن پورہ باشندہ مولانا الحاج سید نبیل احمد قادری کا انتقال سوموار کو پٹنہ میں علاج کے دوران ہو گیا تھا۔ وہ 75 سال کے تھے۔ وہ کافی دنوں سے بیمار چل رہے تھے۔ لواحقین نے بتایا کہ ان کا علاج پٹنہ میں چل رہا تھا۔ کافی دنوں سے بیمار چل رہے تھے۔ انتقال کے بعد ان کا جسد خاکی ان کے گاؤں حسن پورہ لایا گیا۔ جہاں عقیدتمندوں نے آخری دیدار کیا۔ اس کے بعد حسن پورہ کے خانقاہ حیدریہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ وہیں ضلع صدر برجیش سنگھ نے اور سابق راجد ایم ایل اے امیدوار بشمول زکریا ٹرسٹ کے سکریٹری حامد رضا عرف ڈبلو خان نے بتایا کہ ان کے انتقال سے دونوں مذہب کے لوگوں کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ وہ درجنوں اضلاع لوگوں کے مذہبی پیشوا تھے۔

ہتھیار کی زد پر پک اپ وین کے ڈرائیور سے لوٹ

بلیا/بیگوسرائے، 27 نومبر (بی کے گلشن)، رتن پور تھانہ حلقہ کے رتن پور گاؤں باشندہ آنجہانی بیلا مہتو کا بیٹا سنیل مہتو نے بلیا تھانہ میں تحریری درخواست دیتے ہوئے کہا کہ وہ مال ڈھونے والی پک اپ چلاتا ہوں۔ جہاں گزشتہ 26 نومبر 2019 کو بلیا بازار میں کپ اپ سے مال آن لوڈ کیا۔ اس کے بعد رات کے تقریباً 10 بجے جب وہ بلیا سے بیگوسرائے کی طرف جارہا تھا تبھی بلیا تھانہ حلقہ کے ماموں بھانجہ اور انڈین گیس ایجنسی کے درمیان میں ہی ایک لڑکے نے ہتھیار کے زد پر گاڑی روکنے کو کہا۔ جہاں ڈر کر ہم نے گاڑی روک دی۔ نتیجتاً گاڑی روکنے کے بعد مذکورہ ملزم نے ہتھیار کے زد پر میرا ٹچ اسکرین موبائل اور 5 ہزار نقد لے لیا اور فرار ہو گیا۔ وہیں بلیا تھانہ صدر نے 27 نومبر 2019 کو متاثر کے ذریعہ دی گئی تحریری درخواست کی بنیاد پر جانچ میں مصروف ہیں۔

ٹرین سے گر کر ایک نوجوان کی موت

بلیا/بیگوسرائے، 27 نومبر (بی کے گلشن)، برون کٹیہار ریل سیکشن کے دنولی پھلوریا ریلوے اسٹیشن کے آگے بودھ کے روز ٹرین سے گر کر ایک نوجوان کی موت واقع ہو گئی۔ متوفی نوجوان کی پہچان اب تک نہیں ہو پائی ہے۔

باب چہاردہم-تصاویر مقامات و تبرکات

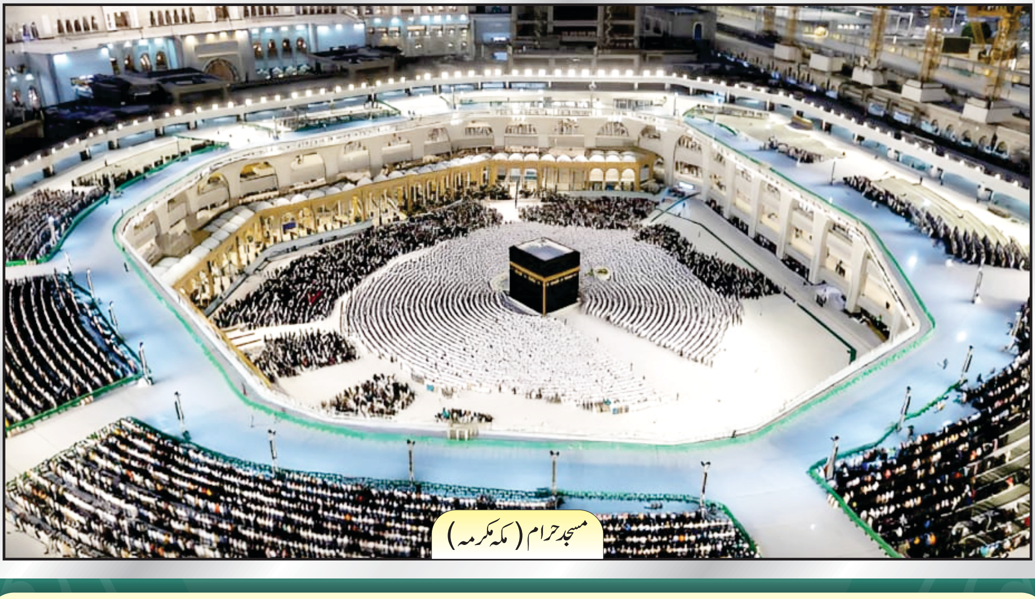

مسجد حرام (مکہ مکرمہ)

کعبہ معظّمہ

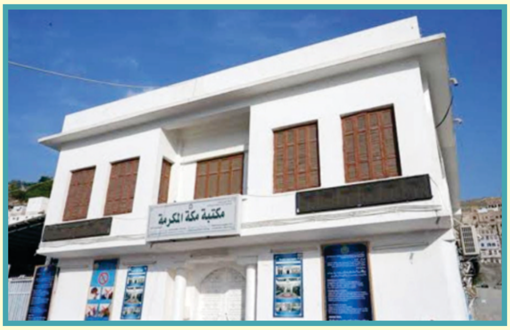

حضور سرور کائنات رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جاے ولادت۔
جہاں نجدی حکومت نے لائبریری بنوادی ہے

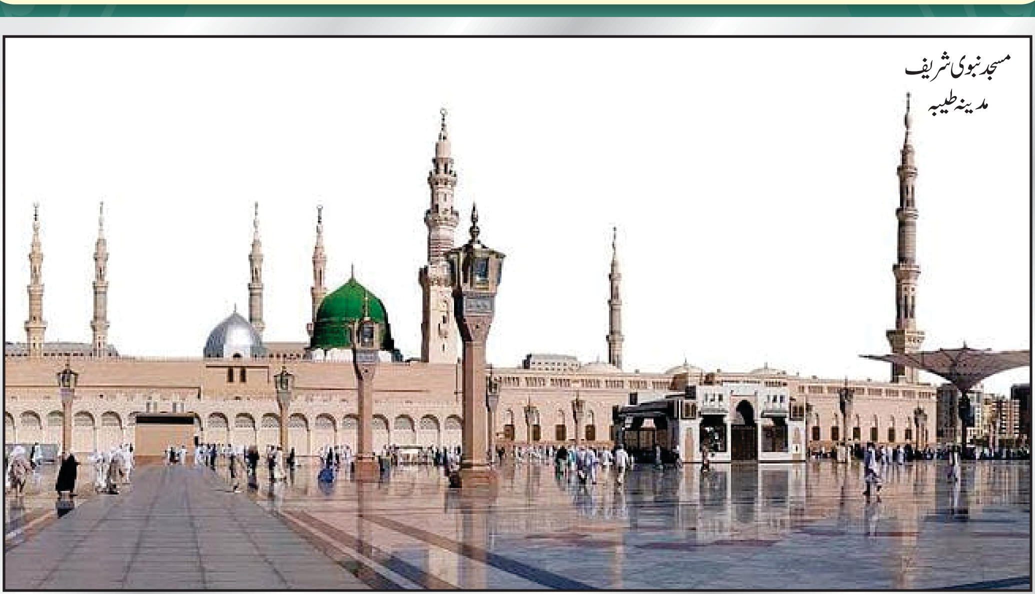

مسجد نبوی شریف
مدینہ طیبہ

مسجد اقصی

جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج میں تمام انبیاے کرام علیہم السلام
کی امامت فرمائی اور وہیں سے آسمان دنیا پر تشریف لے گئے۔

بیت المقدس
فلسطین

گنبد خضرا

جس کے نیچے حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہیں۔

يٰأيها الذين آمنوا لا ترفعوا أصواتكم فوق صوت النبي
ولا تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض أن تحبط أعمالكم وأنتم لا تشعرون

جالی مبارک حجرۂ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا

جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے دونوں یار افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ وحضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ آرام فرماں ہیں۔

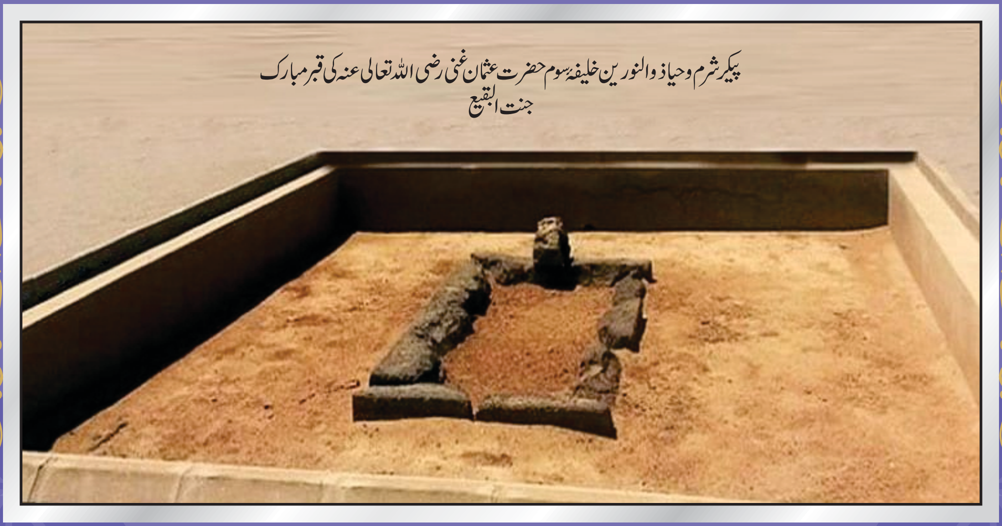

پیکر شرم وحیا ذوالنورین خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر مبارک
جنت البقیع

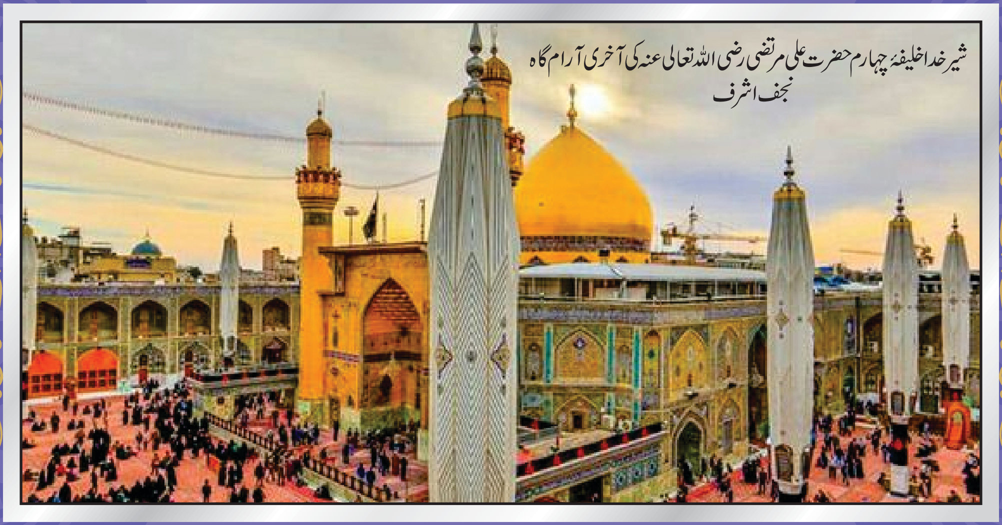

شیر خدا خلیفۂ چہارم حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی آخری آرام گاہ
نجف اشرف

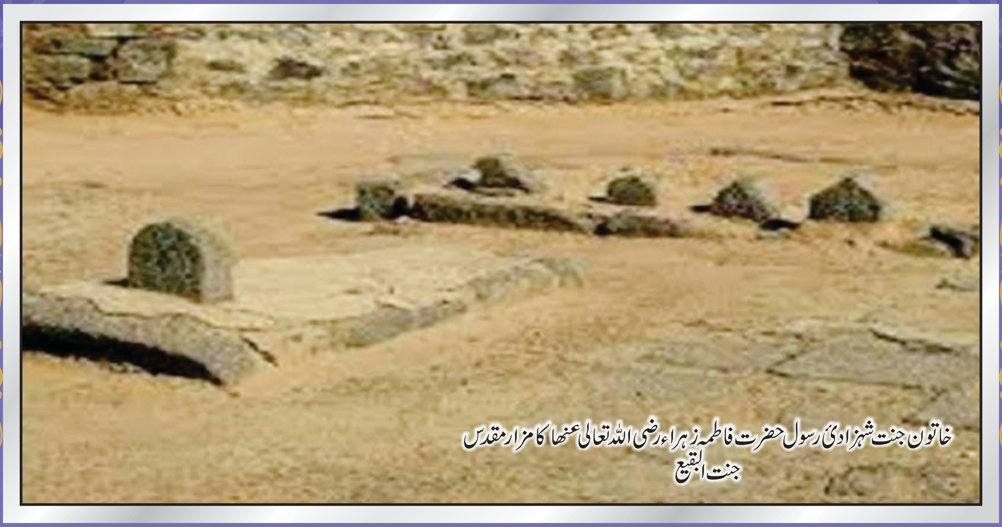

خاتون جنت شہزادئ رسول حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا کا مزار مقدس
جنت البقیع

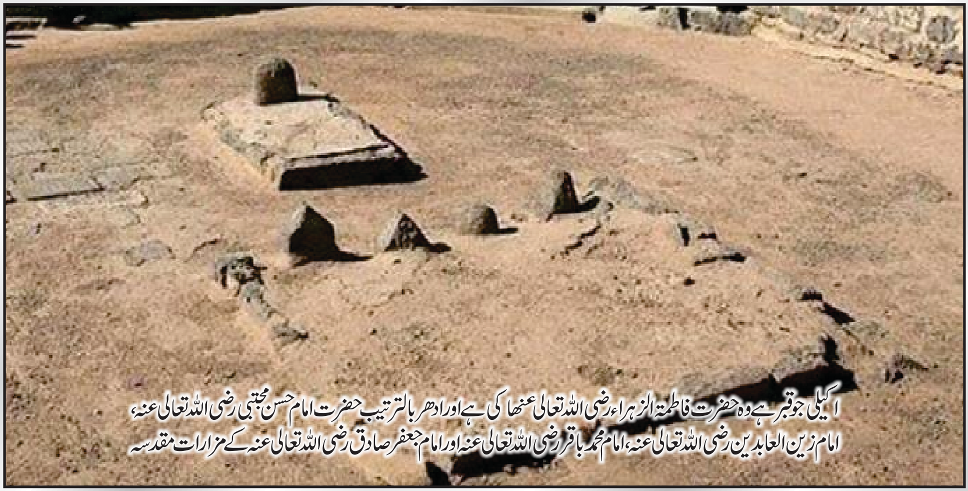

اکیلی جو قبر ہے وہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالی عنھا کی ہے اور ادھر بالترتیب حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ، امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ، امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کے مزارات مقدسہ

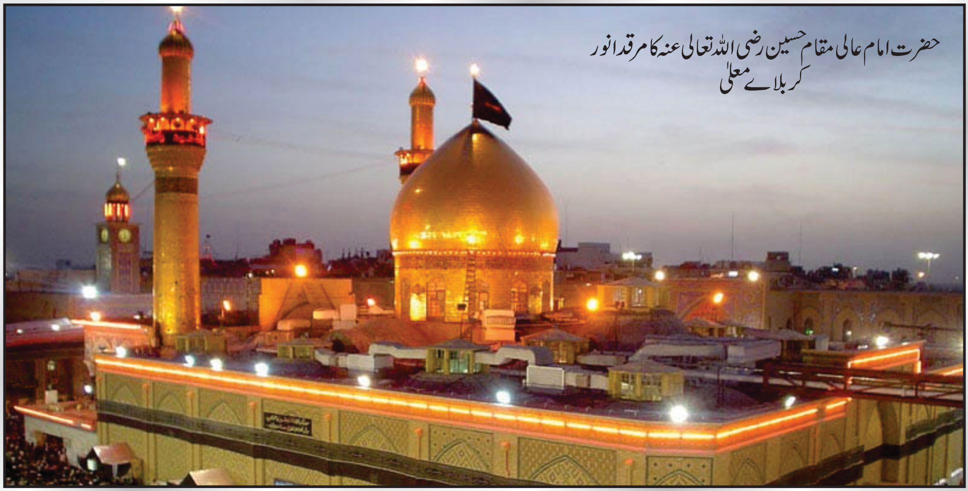

حضرت امام عالی مقام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا مرقد انور
کربلائے معلیٰ

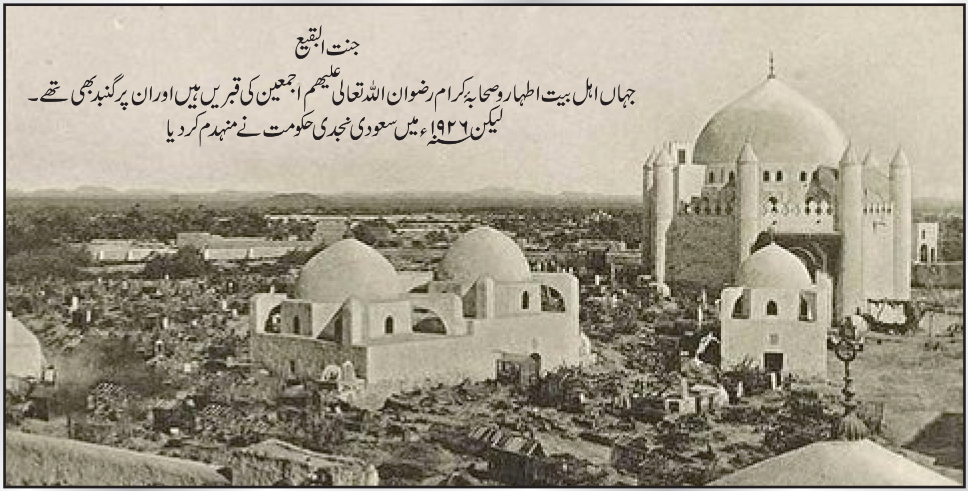

جنت البقیع

جہاں اہل بیت اطہار و صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین کی قبریں ہیں اور ان پر گنبد بھی تھے۔
لیکن ۱۹۲۶ء میں سعودی نجدی حکومت نے منہدم کر دیا

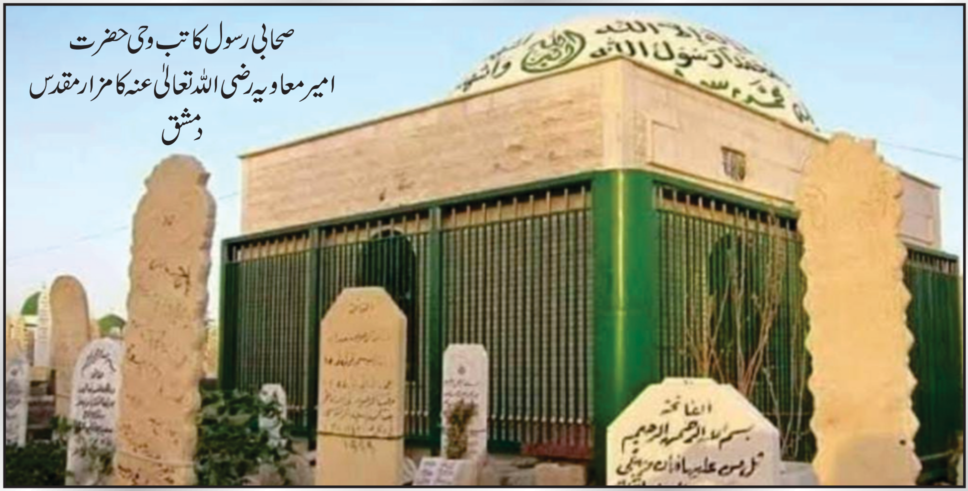

صحابی رسول کاتب وحی حضرت
امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مقدس
دمشق

حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ کا مزار مقدس
کاظمین، عراق

امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ
کا مزار مبارک، جن کی تقلید امت کی اکثریت کرتی ہے
عراق

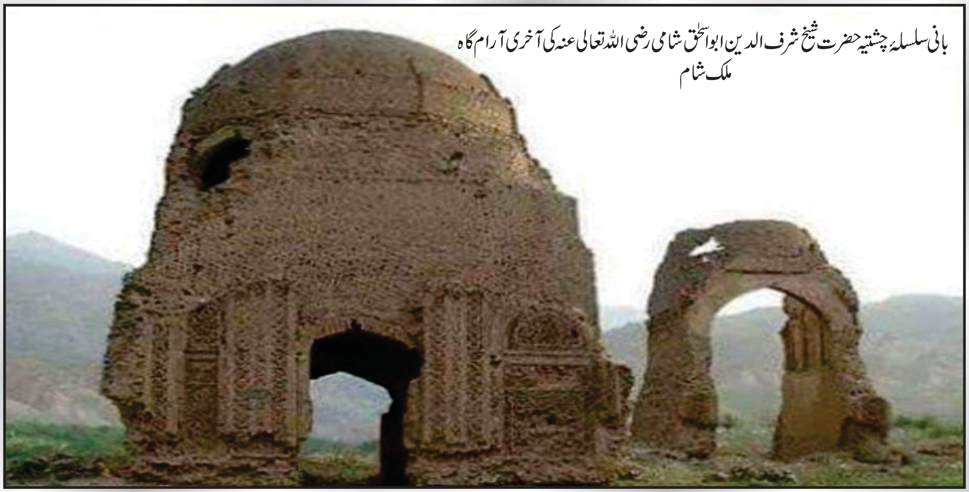

بانی سلسلۂ چشتیہ حضرت شیخ شرف الدین ابواسحٰق شامی رضی اللہ تعالی عنہ کی آخری آرام گاہ
ملک شام

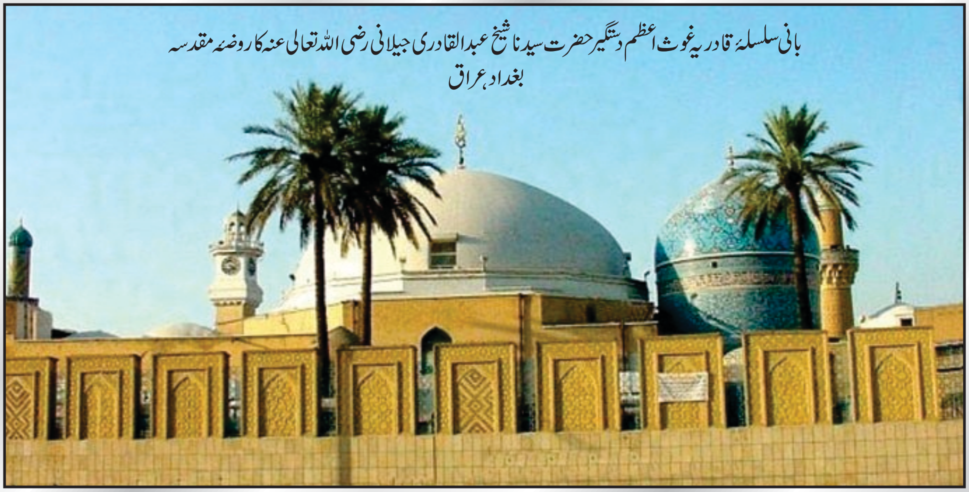

بانی سلسلۂ قادریہ غوث اعظم دستگیر حضرت سیدنا شیخ عبدالقادری جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کا روضۂ مقدسہ
بغداد، عراق

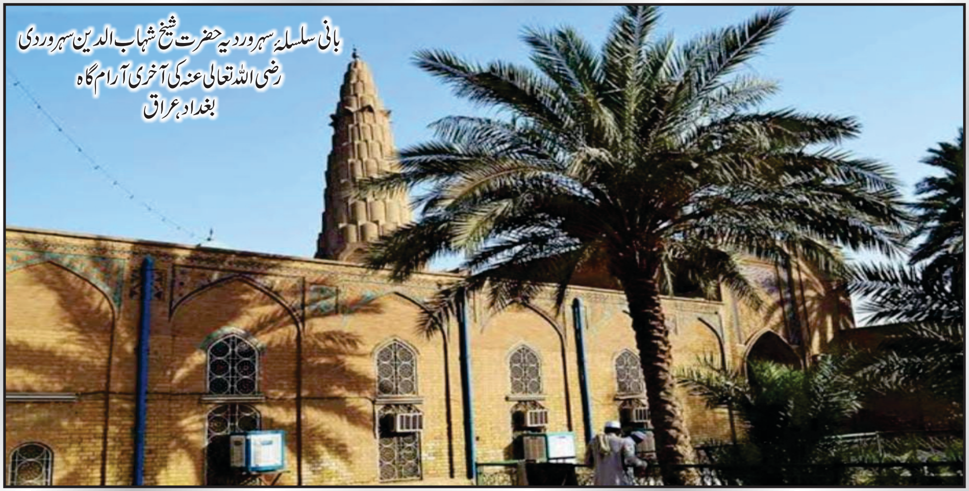

بانی سلسلۂ سہروردیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
رضی اللہ تعالی عنہ کی آخری آرام گاہ
بغداد، عراق

بانی سلسلۂ نقشبندیہ حضرت شیخ بہاء الدین نقشبند
رضی اللہ تعالی عنہ کا مزار مقدس
قصر عارفاں, بخارا

حضرت شیخ ابوالحسن علی شاذلی رضی اللہ تعالی عنہ
کا مزار شریف صاحب حزب البحر
حمیثرا، مصر

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان جزولی
رضی اللہ تعالی عنہ کی قبرانور صاحب دلائل الخیرات
مراکش

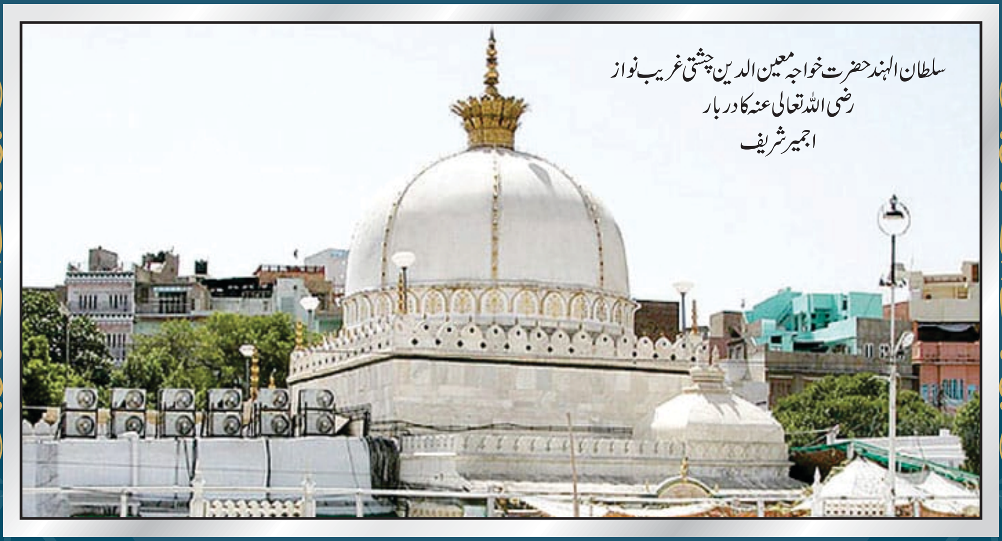

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز
رضی اللہ تعالی عنہ کا دربار
اجمیر شریف

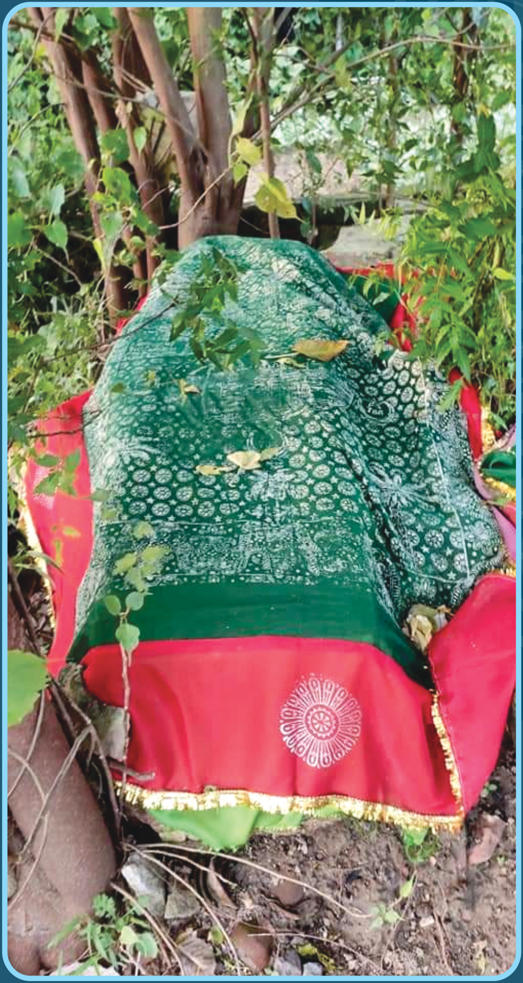

تارک السلطنت سلطان حضرت سید موسی کاظم ہمدانی رضی اللہ تعالی عنہ (مخدوم چرم پوش کے والد ماجد)
کا مزار مبارک جو آبادی سے دور کھیت میں واقع ہے
انبیر , بہار شریف ,نالندہ , بہار

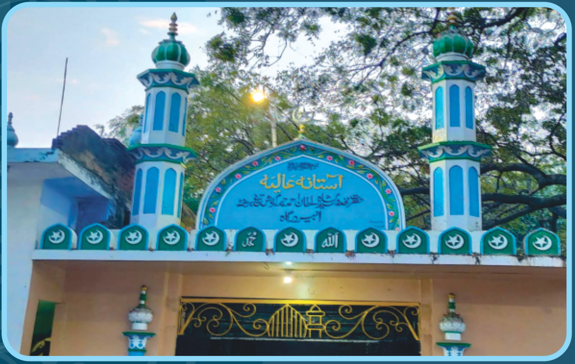

مخدوم چرم پوش رضی اللہ تعالی عنہ کے آستانے کا صدر دروازہ، انبیر، بہار شریف، نالندہ، بہار

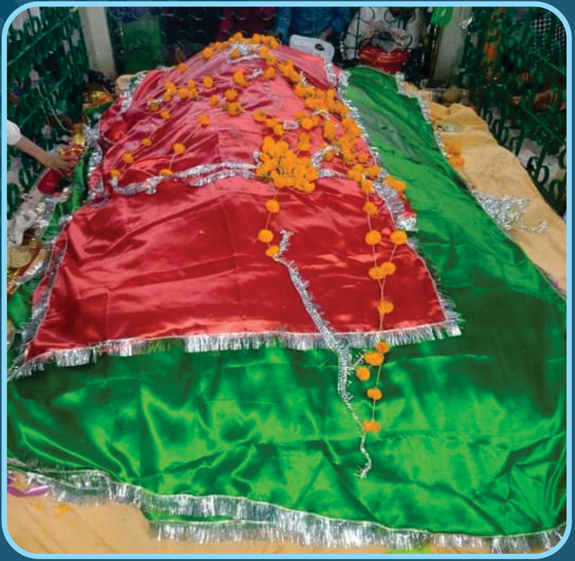

حضرت مخدوم چرم پوش رضی اللہ تعالی عنہ کا مرقد انور
انبیر درگاہ، بہار شریف، نالندہ، بہار

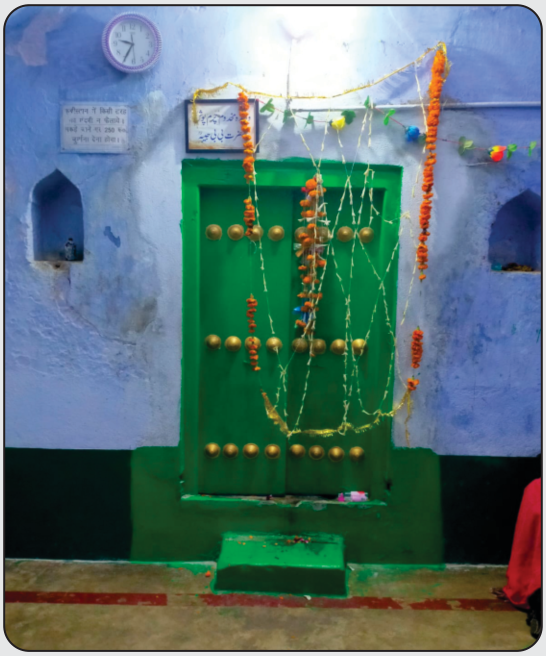

حضرت مخدوم چرم پوش رضی اللہ تعالی عنہ کی
والدہ ماجدہ حضرت بی بی حبیبہ رضی اللہ تعالی عنھا کے مزار کا حجرہ
انبیر درگاہ

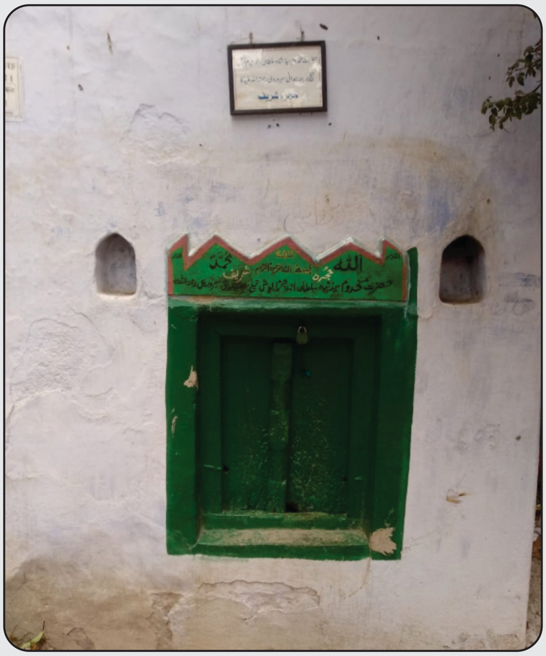

حضرت مخدوم چرم پوش رضی اللہ تعالی عنہ کا حجرہ مبارکہ
انبیر درگاہ

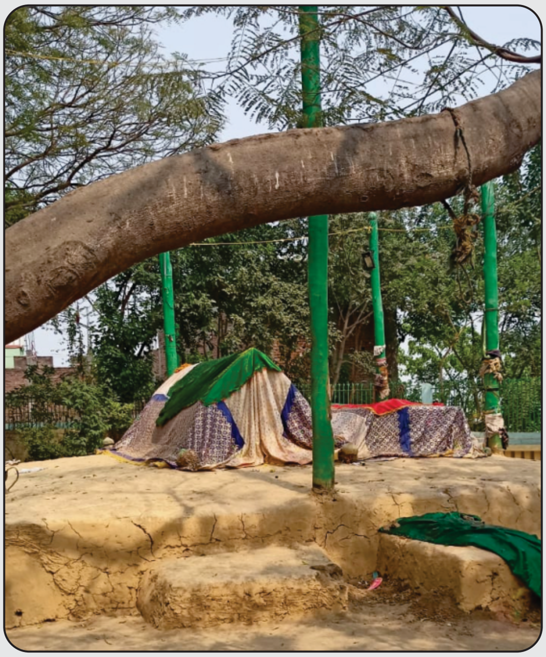

حضرت مخدوم چرم پوش وحضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین منیری رضی اللہ تعالی عنھما
دونوں کے نانا حضرت مخدوم سید شہاب الدین پیر جگجوت رضی اللہ تعالی عنہ کا مزار شریف
کچی درگاہ، پٹنہ، بہار

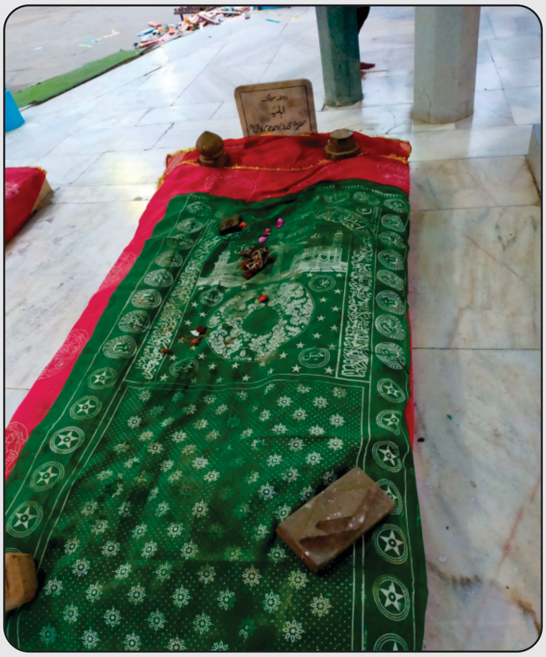

حضرت مخدوم چرم پوش رضی اللہ تعالی عنہ کی اہلیہ محترمہ کا مزار پاک

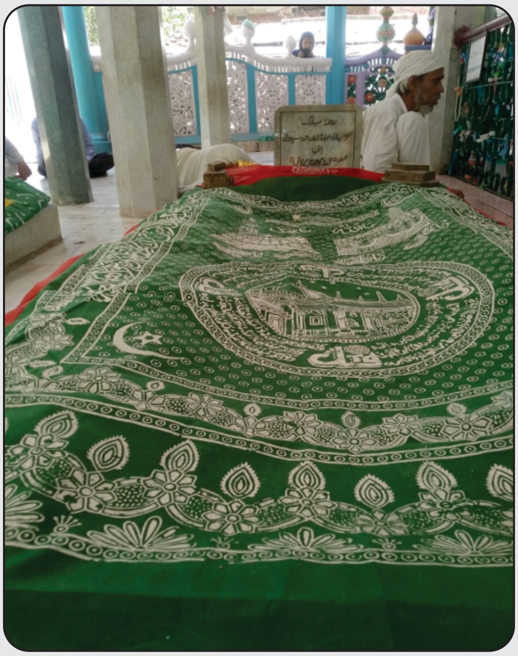

مخدوم چرم پوش کے بڑے شہزادے
حضرت سید شاہ سراج الدین احمد سہروردی رضی اللہ تعالی عنہ کا مزار مبارک
انبیر درگاہ

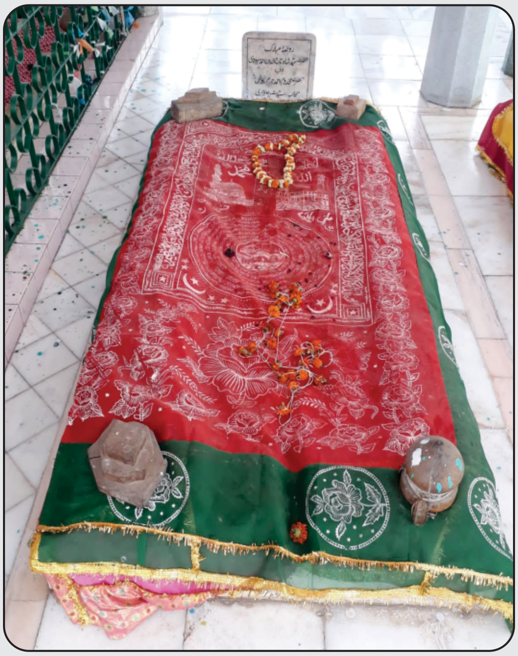

حضرت مخدوم چرم پوش کے چھوٹے شہزادے
حضرت سید تاج الدین احمد سہروردی رضی اللہ تعالی عنہ کا روضہ شریف
انبیر درگاہ

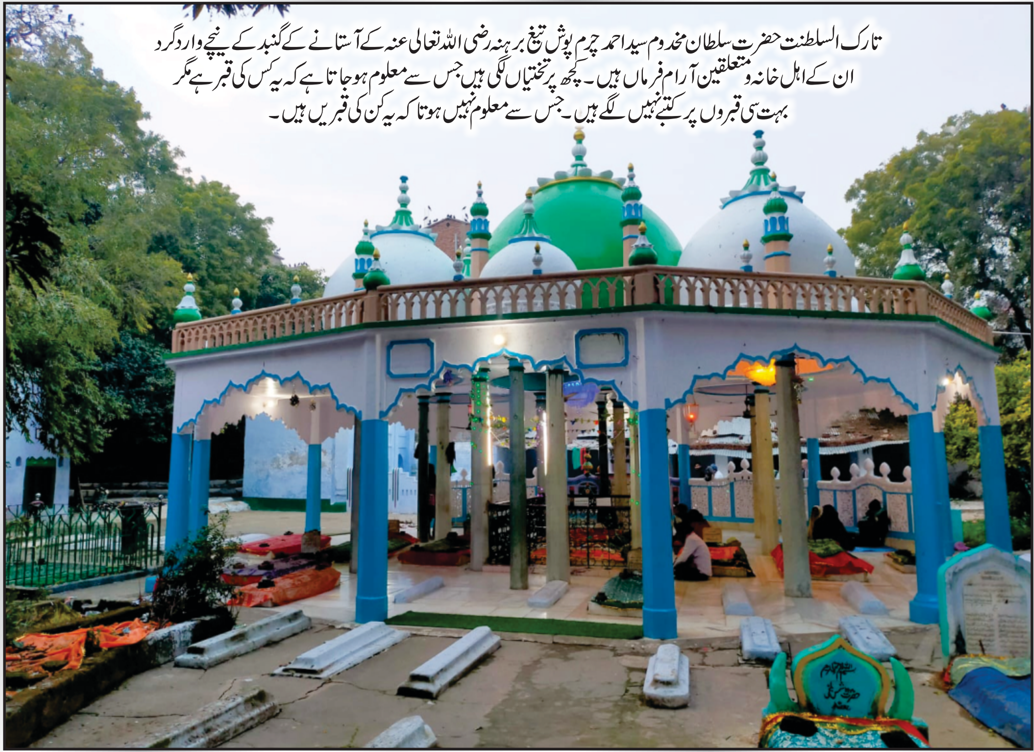

تارک السلطنت حضرت سلطان مخدوم سید احمد چرم پوش تیغ برہنہ رضی اللہ تعالی عنہ کے آستانے کے گنبد کے نیچے وارد گرد ان کے اہل خانہ و متعلقین آرام فرماں ہیں۔ کچھ پر تختیاں لگی ہیں جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ کس کی قبر ہے مگر بہت سی قبروں پر کتبے نہیں لگے ہیں۔ جس سے معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کن کی قبریں ہیں۔

اس گنبد کے نیچے حضرت مخدوم چرم پوش رضی اللہ تعالی عنہ کی خالہ حضرت بی بی رضیہ علیہا الرحمہ اوران کے صاحبزادے حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین بن یحیٰ منیری علیہ الرحمہ، ماں اور بیٹے آرام فرماں ہیں۔

بہارشریف ,نالندہ ,بہار

حضرت مخدوم حسن پیارے رضی اللہ تعالی عنہ کا روضہ پاک حضرت مخدوم چرم پوش رضی اللہ تعالی عنہ ہمدان سے ترک سلطنت کر کے تبت ہوتے ہوئے سیوان پہنچ کر آپ ہی خدمت میں رہ کر وہ متبرک چمڑا وخلافت حاصل کیا۔

سیوان ,بہار

حضرت مخدوم سید غلام حیدر احمدی سہروردی رضی اللہ تعالی کے مرشد برحق (جن سے بیعت وخلافت حاصل تھی) حضرت شیخ ابوالغوث گرم دیوان رضی اللہ تعالی عنہ کا مرقد انور

لوہرا نزد مبارکپور ,اعظم گڑھ

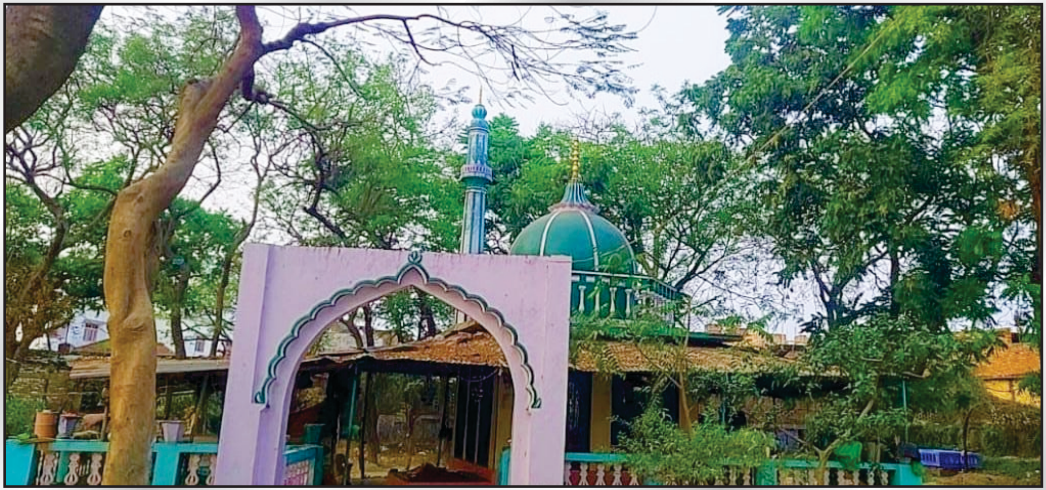

حضرت مخدوم حسن رضی اللہ تعالی عنہ کا روضہ پاک جن کے اسم پر حسنپورہ کا نام پڑا اور جن کے خانوادے کے افراد
نے مخدوم سید غلام حیدر رضی اللہ تعالی عنہ کو رہنے کے لیے زمینیں عطا فرمائی۔
حسن پورہ شریف

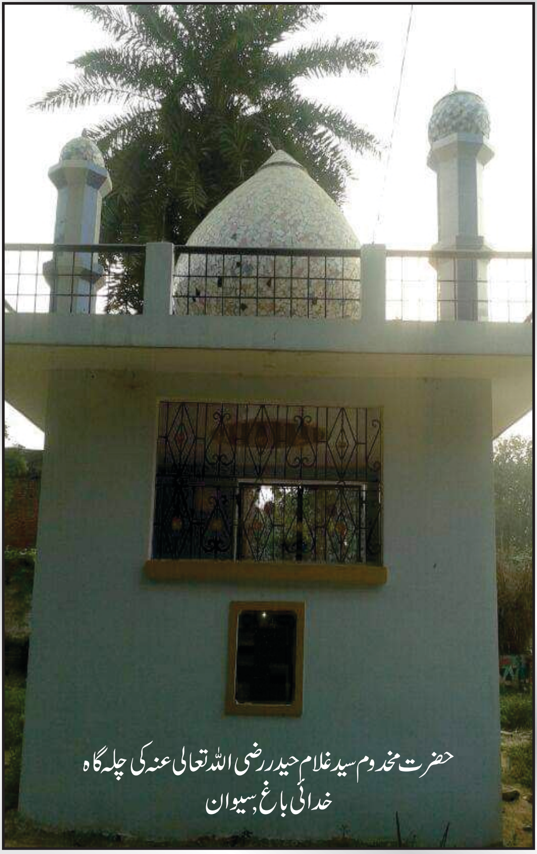

حضرت مخدوم سید غلام حیدر رضی اللہ تعالی عنہ کی چلہ گاہ
خدائی باغ, سیوان

اسی گنبد کے نیچے حضرت سید غلام حیدر رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت مخدوم سید غلام غوث علیہ الرحمہ
اور مخدوم سید رحم علی رحمو علیہ الرحمہ کے مزارات مقدسہ

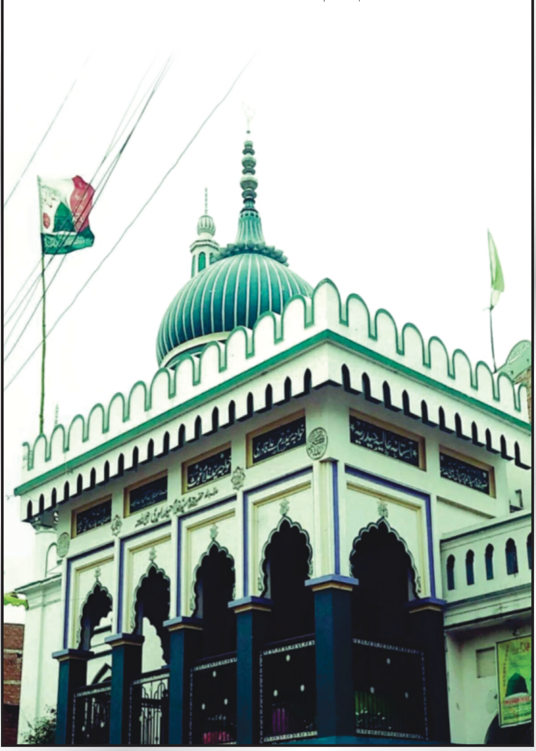

حضرت مولانا سید کفیل احمد حیدری رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر مبارک
حسن پورہ قبرستان، سیوان

حیدری جامع مسجد
حسن پورہ شریف

آستانۂ حضرت مخدوم سید غلام محمد مجذوب سہروردی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ سید خلیل احمد علیہ الرحمہ
حضرت علامہ سید وکیل احمد علیہ الرحمہ اور حضور نبیل ملت علامہ سید نبیل احمد حیدر القادری علیہ الرحمہ

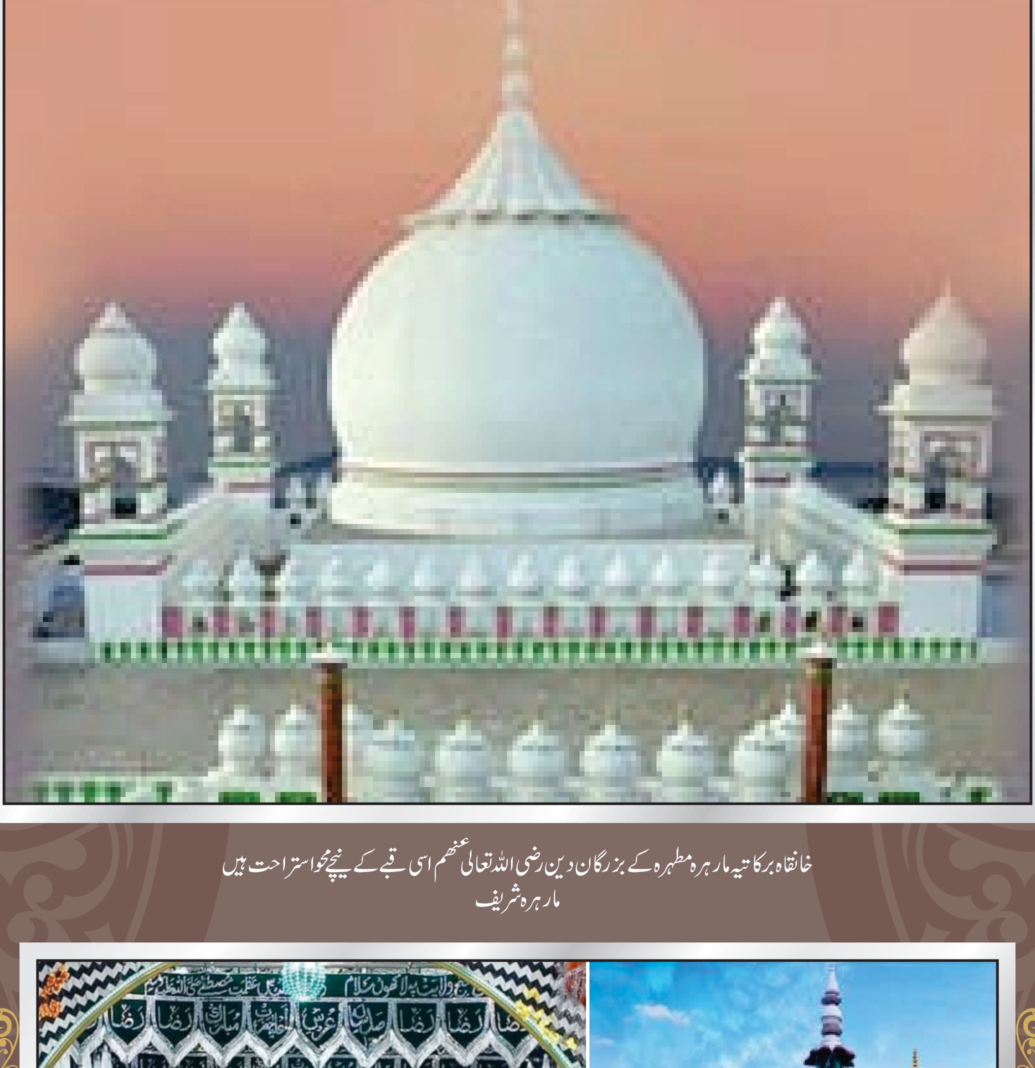

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے بزرگان دین رضی اللہ تعالی عنھم اسی قبے کے نیچے محو استراحت ہیں
مارہرہ شریف

درگاہ اعلی حضرت بریلی شریف
اسی گنبد کے نیچے امام اہل سنت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی, حضرت حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں, حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خاں
, حضرت مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خاں و حضرت علامہ محمد ریحان رضا خاں رحمانی میاں رضی اللہ تعالی عنھم کے مزارات طیبہ ہیں

حضرت نبیل ملت رضی اللہ تعالی عنہ کے استاذ محترم حضرت حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی رضی اللہ تعالی عنہ بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا روضہ اقدس
مبارکپور اعظم گڑھ

حضرت نبیل ملت کے استاذ حضرت علامہ ثناء اللہ امجدی محدث مئوی رضی اللہ تعالی عنہ
مدرسہ بحرالعلوم مئو کے احاطے میں آرام فرما ہیں

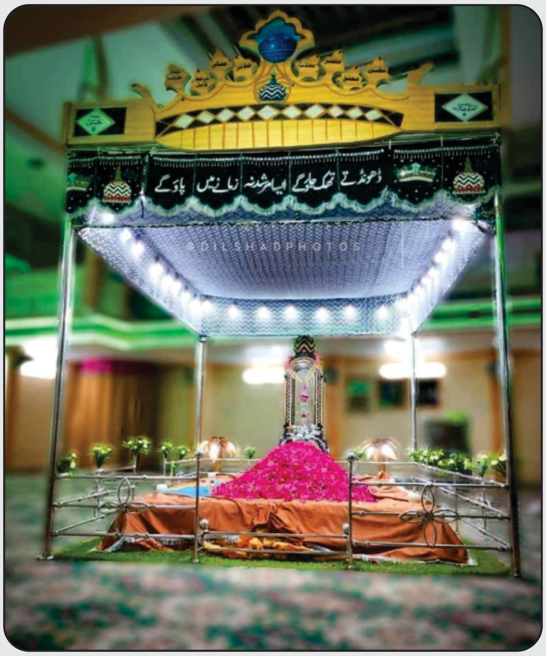

حضرت تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خاں ازہری رضی اللہ تعالی عنہ کا روضہ مبارکہ
بریلی شریف

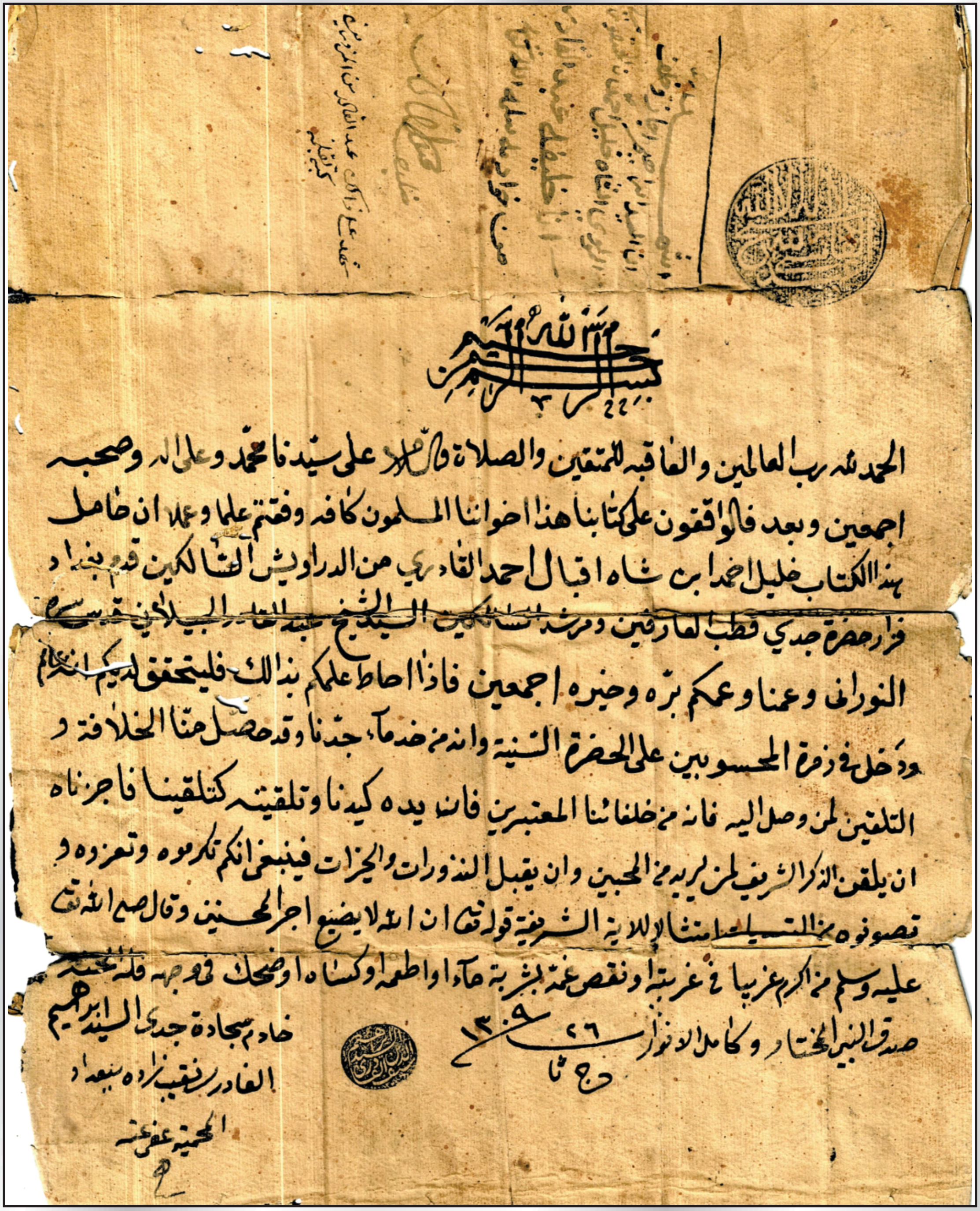

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
اجمعين وبعد فالواقفون على كتابنا هذا اخواننا المسلمون كافه وفقهم علما وعملا ان حامل
هذا الكتاب خليل احمد ابن شاه اقبال احمد القادري من الدراويش السالكين قدم بغداد
فزار حضرة جدي قطب العارفين ومرشد السالكين السيد الشيخ عبد القادر الجيلاني قدس سره
النوراني وعمنا وعمكم بره وخيره اجمعين فاذا احاط علمكم بذلك فليتحقق لديكم انه تم
ودخل في زمرة المحسوبين على الحضرة السنية وانه من خدام جدنا وقد حصل منا الخلافة و
التلقين لمن وصل اليه فانه من خلفائنا المعتبرين فانه يده كيدنا وتلقينه كتلقيننا فاجزناه
ان يلقن الذكر الشريف لمن يريد من المحبين وان يقبل النذورات والخيرات فينبغي انكم تكرموه وتعززوه و
تصونوه من التسليط امتثالا للاية الشريفة قوله تعالى ان الله لا يضيع اجر المحسنين وقال صلى الله تعالى
عليه وسلم من اكرم غريبا في غربته او نفس عنه بشربة ماء او اطعمه او كساه او ضحك في وجهه فله الجنة
صدق النبي المختار وكامل الانوار

٢٦ ج ثا ١٣٠٩

خادم سجادة جدي السيد ابراهيم
القادري نقيب زاده ببغداد
المحمية عفي عنه

حضرت مولانا سید خلیل احمد حیدری رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت شیخ سید سیف الدین ابراہیم نقیب زادہ رضی اللہ تعالی عنہ
آستانۂ غوثیہ، بغداد معلی کا عطا کردہ خلافت نامہ

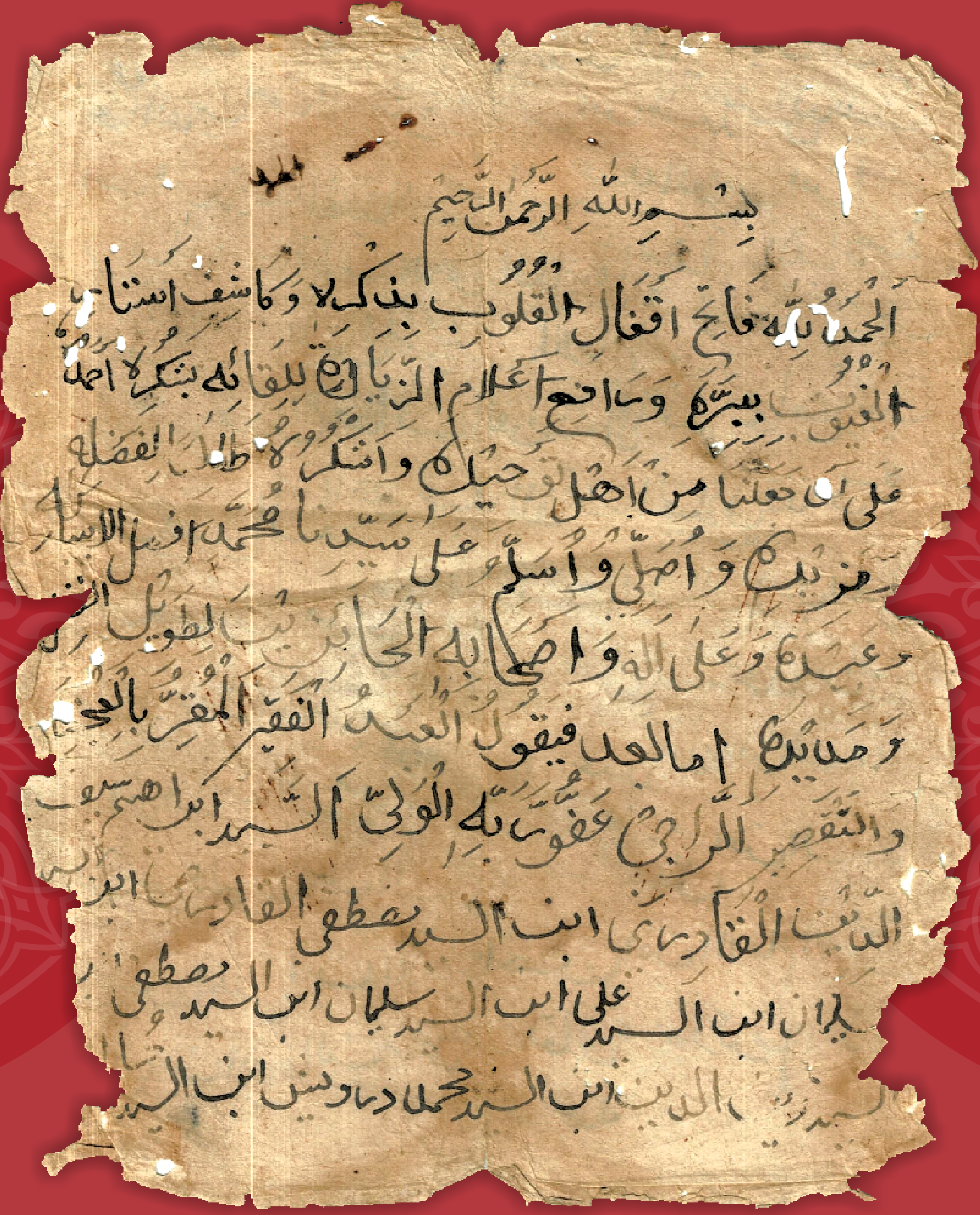

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله فاتح اقفال القلوب بذكره وكاشف استار

الغيوب ببركته ورافع اعلام الزيادة للقائله بشكره احمده

على ان جعلنا من اهل توحيده واشكره طالبا لفضله

مزيده واصلي واسلم على سيدنا محمد افضل الانبيا

عبيده وعلى آله واصحابه الحائزين لطويل

ومتابعيه اما بعد فيقول العبد الفقير المعترف بالعجز

والتقصير الراجي عفو ربه الولي السيد ابراهيم سيف

الدين القادري ابن السيد مصطفى القادري ابن

يلان ابن السيد علي ابن السيد سليمان ابن السيد مصطفى

السيد زين الدين ابن السيد محمد درويش ابن السيد

حضرت مولانا سید خلیل احمد حیدری رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت شیخ سید سیف الدین ابراہیم نقیب زادہ رضی اللہ تعالی عنہ

آستانۂ غوثیہ، بغداد معلی کی عطا کردہ سند اجازت

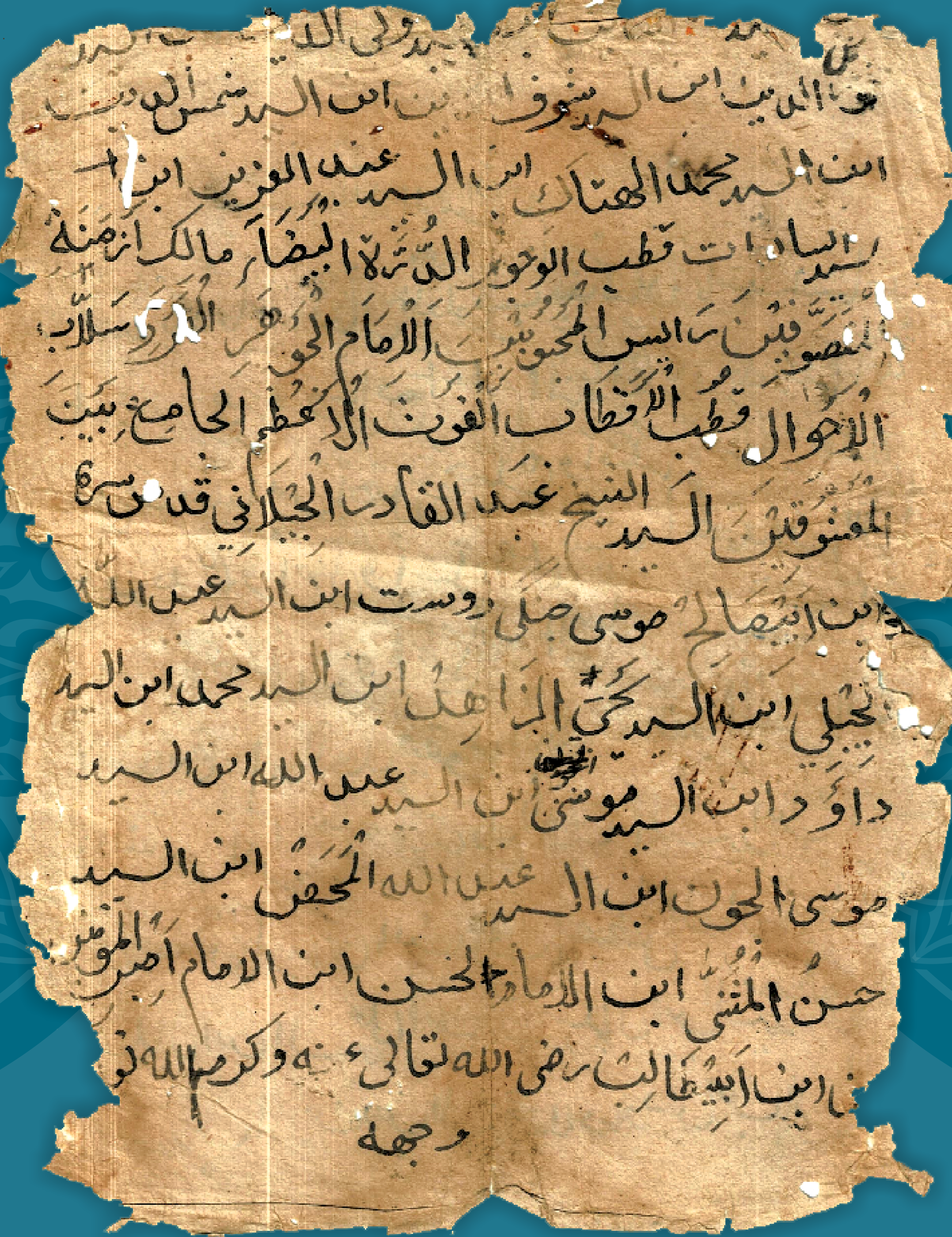

عن [illegible] السيد ولي الدين [illegible] السيد

[illegible] الدين ابن السيد شرف الدين ابن السيد شمس الدين ابن

ابن السيد محمد الهتاك ابن السيد عبد العزيز ابن ا

سيد السادات قطب الوجود الدرة البيضاء مالك ازمنة

التصوف [illegible] الحسن المحتوي بين الامام الحسني [illegible] الاسلاف

الاحوال قطب الاقطاب الغوث الاعظم الجامع بين

المنقولين السيد الشيخ عبد القادر الجيلاني قدس سره

ابن ابي صالح موسى جنگي دوست ابن السيد عبد الله

الجيلي ابن السيد يحيى الزاهد ابن السيد محمد ابن السيد

داود ابن السيد موسى ابن السيد عبد الله ابن السيد

موسى الجون ابن السيد عبد الله المحض ابن السيد

حسن المثنى ابن الامام الحسن ابن الامام امير المؤمنين

[illegible] ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنه وكرم الله

وجهه

حضرت مولانا سید خلیل احمد حیدری رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت شیخ سید سیف الدین ابراہیم نقیب زادہ رضی اللہ تعالی عنہ

آستانۂ غوثیہ، بغداد معلی کی عطا کردہ سند اجازت

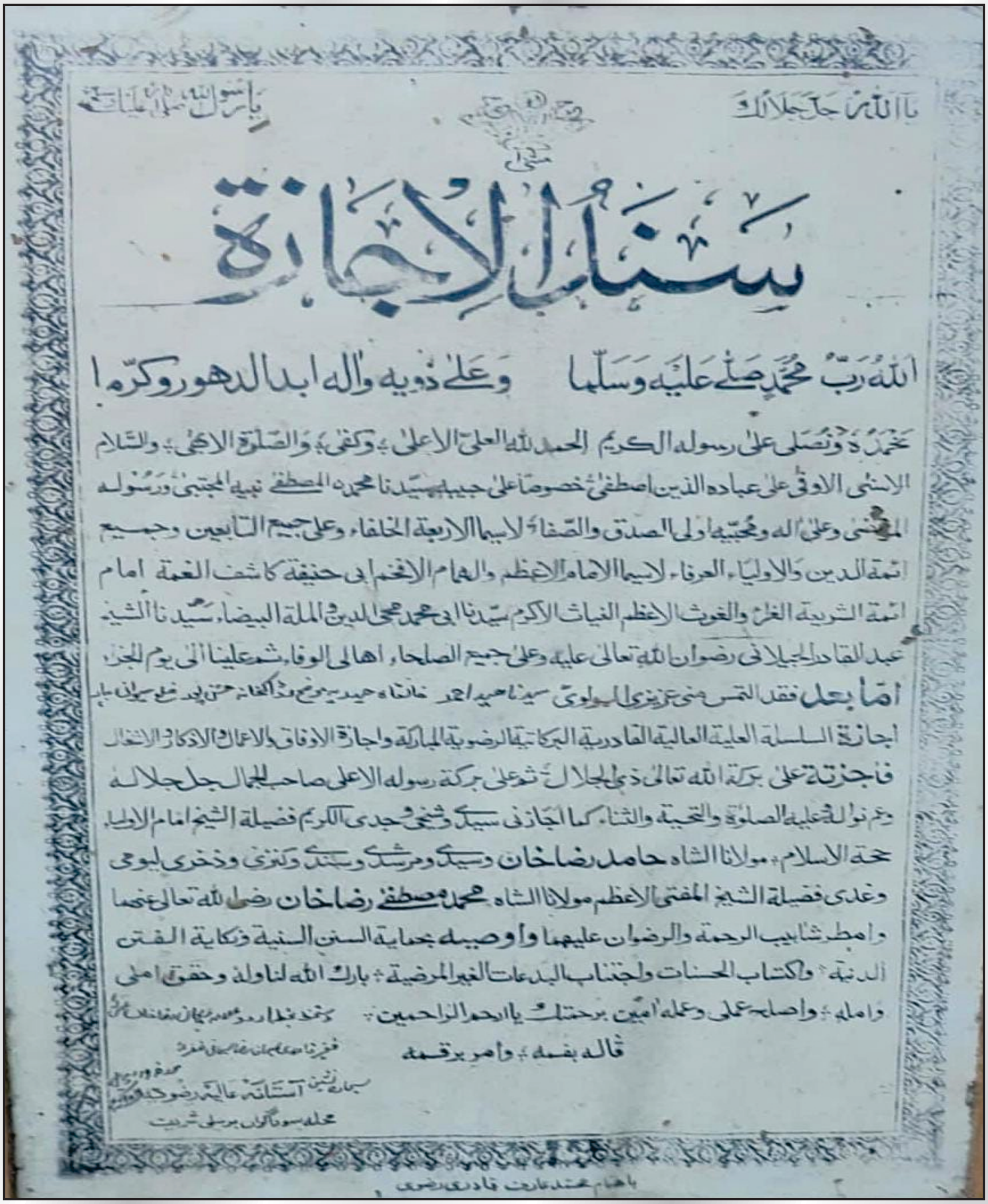

يا الله جل جلالك   يا رسول الله صلى الله عليك وسلم

سند الاجازة

اللهم رب محمد صلى عليه وسلما   وعلى ذويه وآله ابد الدهور وكرما

نحمده ونصلى على رسوله الكريم الحمد لله العلى الاعلى وكفى، والصلوة الازكى، والسلام الاسنى الاوفى على عباده الذين اصطفى خصوصا على حبيبه سيدنا محمد ن المصطفى نبيه المجتبى ورسوله المرتضى وعلى آله وصحبه اولى الصدق والصفا لاسيما الاربعة الخلفاء وعلى جميع التابعين وجميع ائمة الدين والاولياء العرفاء لاسيما الامام الاعظم والهمام الافخم ابى حنيفة كاشف الغمة امام ائمة الشريعة الغراء والغوث الاعظم الغياث الاكرم سيدنا ابى محمد محى الدين فى الملة البيضاء سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلانى رضوان الله تعالى عليه وعلى جميع الصلحاء اهالى الوفاء ثم علينا الى يوم الجزاء

اما بعد فقد التمس منى عزيزى المولوى سيد ناهيد احمد خانقاه حيدريه [illegible]

اجازة السلسلة العلية العالية القادرية البركاتية الرضوية المباركة واجازة الاوفاق والاعمال والاذكار والاشغال فاجزته على بركة الله تعالى ذى الجلال ثم على بركة رسوله الاعلى صاحب الجمال جل جلاله وعم نواله عليه الصلوة والتحية والثناء كما اجازنى سيدى وشيخى وجدى الكريم فضيلة الشيخ امام الاولياء حجة الاسلام مولانا الشاه **حامد رضا خان** وسيدى ومرشدى وسندى وكنزى وذخرى ليومى وغدى فضيلة الشيخ المفتى الاعظم مولانا الشاه **محمد مصطفى رضا خان** رضى الله تعالى عنهما وامطر شابيب الرحمة والرضوان عليهما **واوصيه** بحماية السنن السنية ونكاية الفتن الدنية واكتساب الحسنات واجتناب البدعات الغير المرضية بارك الله لنا وله وحقق املى وامله واصلح عملى وعمله آمين برحمتك يا ارحم الراحمين

[illegible] محمد ريحان رضا خان [illegible]

قاله بفمه وامر برقمه

فقير [illegible] رضا [illegible]

سجاده نشين آستانه عاليه رضويه [illegible]

محله سوداگران بريلى شريف

باهتمام محمد عارف قادرى رضوى

مولانا ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ حیدریہ کو حضرت ریحان ملت مولانا محمد ریحان رضا خاں رحمانی میاں علیہ الرحمہ کا عطا کردہ خلافت نامہ

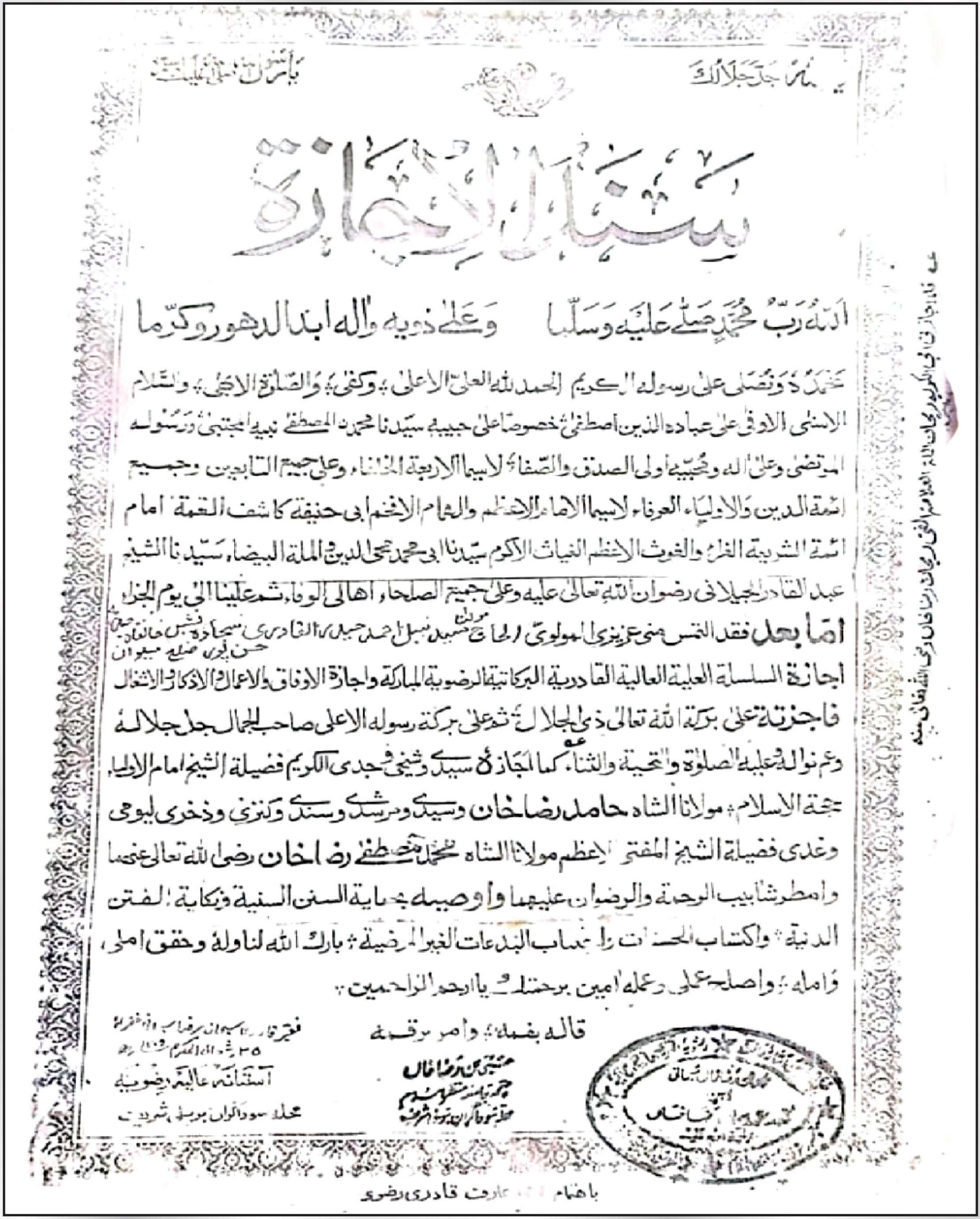

یا اللہ جل جلالک — یارسول اللہ صلی اللہ علیک

سند الاجازۃ

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما — وعلی ذویہ والہ ابد الدھور وکرما

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الحمد للہ العلی الاعلی وکفی والصلوۃ الازکی والسلام الاسنی الاوفی علی عبادہ الذین اصطفی خصوصا علی حبیبہ سیدنا محمد ن المصطفی نبیہ المجتبی ورسولہ المرتضی وعلی الہ وصحبہ اولی الصدق والصفاء لاسیما الاربعۃ الخلفاء وعلی جمیع التابعین وجمیع ائمۃ الدین والاولیاء العرفاء لاسیما الامام الاعظم والھمام الافخم ابی حنیفۃ کاشف الغمۃ امام ائمۃ الشریعۃ الغراء والغوث الاعظم الغیاث الاکرم سیدنا ابی محمد محی الدین والملۃ البیضاء سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضوان اللہ تعالی علیہ وعلی جمیع الصلحاء اھالی الوفاء ثم علینا الی یوم الجزاء

اما بعد فقد التمس منی عزیزی المولوی الحاج مولانا محمد نبیل احمد حبیبی القادری سجادہ نشین خانقاہ حسن پور ضلع میوات اجازۃ السلسلۃ العلیۃ العالیۃ القادریۃ البرکاتیۃ الرضویۃ المبارکۃ واجازۃ الاوفاق والاعمال والاذکار والاشغال فاجزتہ علی برکۃ اللہ تعالی ذی الجلال ثم علی برکۃ رسولہ الاعلی صاحب الجمال جل جلالہ وعم نوالہ علیہ الصلوۃ والتحیۃ والثناء کما اجازنی سیدی وشیخی وجدی الکریم فضیلۃ الشیخ امام الاولیاء حجۃ الاسلام مولانا الشاہ **حامد رضا خان** وسیدی ومرشدی وسندی وکنزی وذخری لیومی وغدی فضیلۃ الشیخ المفتی الاعظم مولانا الشاہ محمد مصطفی **رضا خان** رضی اللہ تعالی عنھما وامطر شابیب الرحمۃ والرضوان علیھما **واوصیہ** بحمایۃ السنن السنیۃ ونکایۃ الفتن الدنیۃ واکتساب الحسنات واجتناب البدعات الغیر المرضیۃ بارک اللہ لنا ولہ وحقق املی واملہ واصلح عملی وعملہ امین برحمتک یا ارحم الراحمین

قالہ بفمہ وامر برقمہ

فقیر قادری [illegible] سبحان رضا خاں [illegible] غفرلہ
۲۵ شوال المکرم [illegible] ھ
آستانۂ عالیہ رضویہ
محلہ سوداگران بریلی شریف

محمد سبحان رضا خاں
[illegible]
محلہ سوداگران بریلی شریف

ع؎ وقد اجازنی ابی الکریم مولانا ریحان ملت العلامۃ المفتی ریحان رضا خاں رضی اللہ تعالی عنہ

باہتمام [illegible] عارف قادری رضوی

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ محمد سبحان رضا خاں قادری سبحانی میاں صاحب قبلہ، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کا حضور نبیل ملت علیہ الرحمہ کو عطا کردہ خلافت نامہ

حضرت نبیل ملت رضی اللہ تعالی عنہ کی قیام گاہ

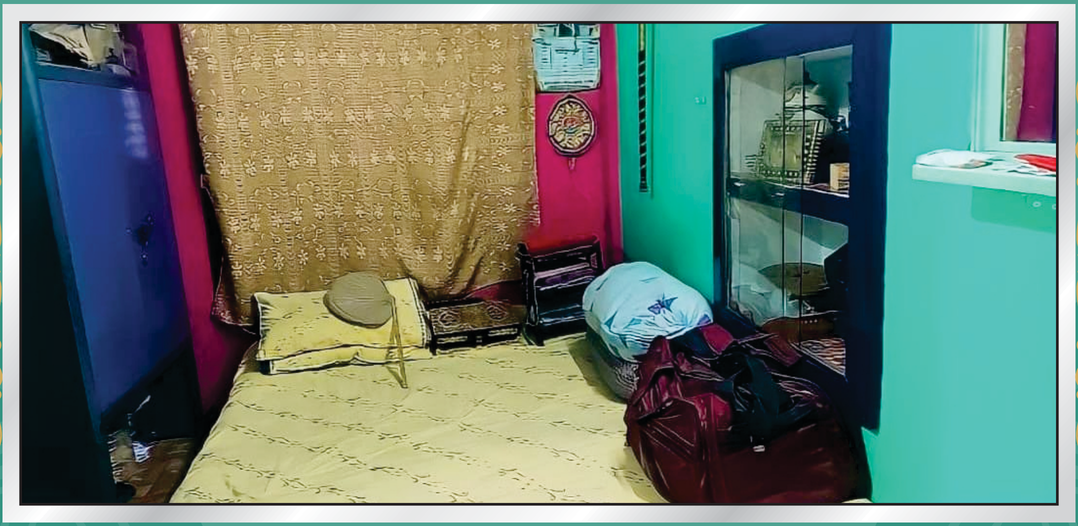

حضور نبیل ملت کے تبرکات

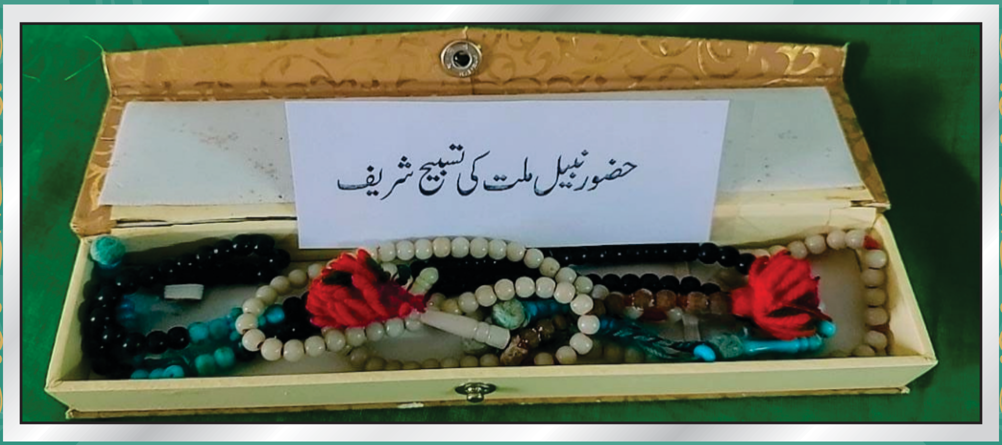

حضور نبیل ملت کے تبرکات

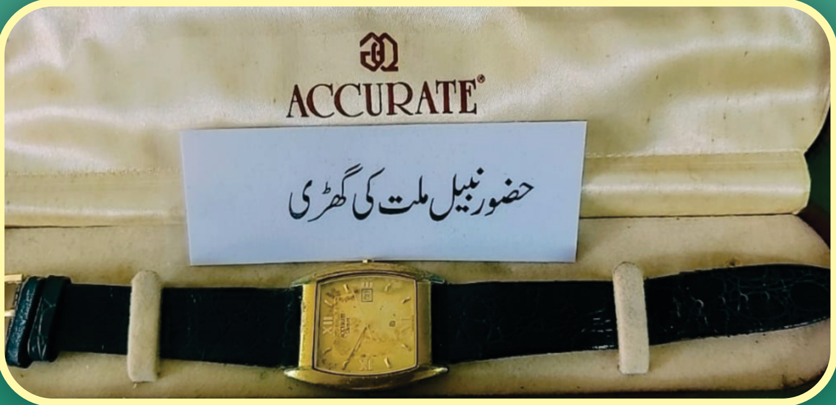

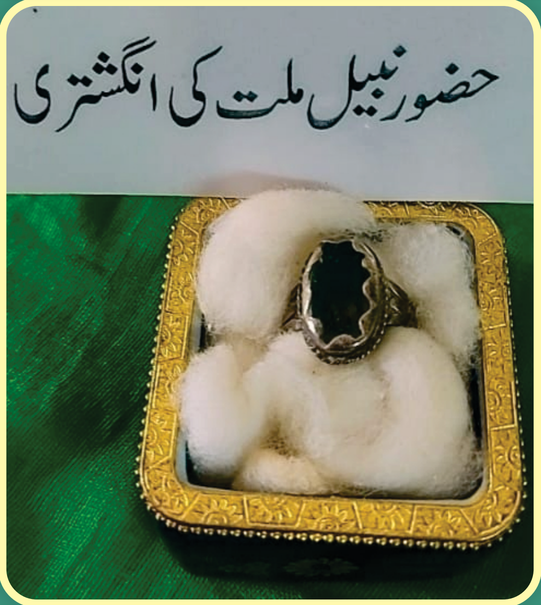

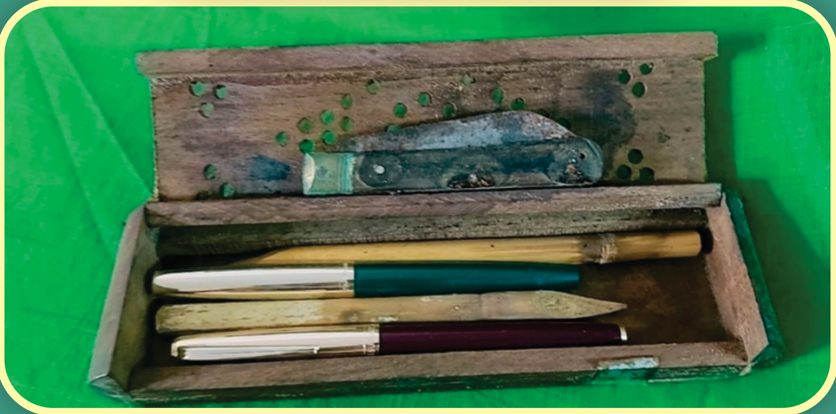

حضور نبیل ملت کے تبرکات

حضور نبیل ملت کے تبرکات

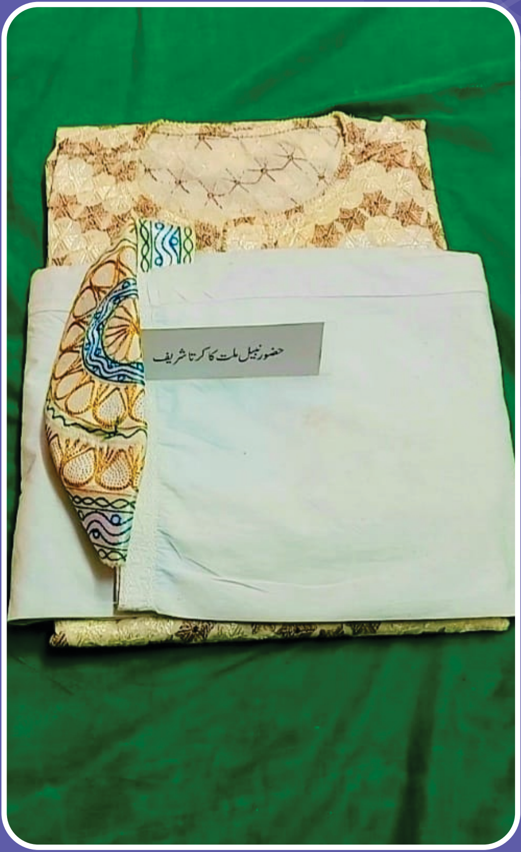

حضرت مولانا مفتی ملک الظفر سہسرامی

سربراہ اعلیٰ دار العلوم خیریہ نظامیہ سہسرام

حضرت نبیلِ ملّت کی نگاہ ہمیشہ غرباء کی جھونپڑی پہ رہی

اسلامی اقدار و روایات کے فروغ میں علماء وصوفیاء کے کلیدی رول سے کوئی بھی انصاف پسند شخص انکار نہیں کرسکتا۔ علماء درس گاہوں میں بیٹھ کر اور صوفیاء خانقاہوں میں زینت بزم ہوکر دین وشریعت کی زلف برہم کو سنوارنے کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ درس گاہوں میں ذہن وفکر کی تعمیر ہوتی ہے اور خانقاہوں میں قلب ونگاہ کی تزئین ہوتی ہے۔ علماء کی نگاہ حال پہ ہوتی ہے اور صوفیاء کی نگاہ حال اور مستقبل دونوں پہ ہوتی ہے۔ علماء کی توجہ ظاہر کی درستگی پہ ہوتی ہے اور صوفیاء باطن کو آراستہ کرتے ہیں۔ درس گاہوں میں پڑھایا جاتا ہے اور خانقاہوں میں پلایا جاتا ہے۔ درس گاہ اور خانقاہ دونوں کے اصول اور تربیت کا انداز ایک دوسرے سے جدا ہوتا ہے۔ ایک شخص بیک وقت درس گاہی بھی ہوسکتا ہے اور خانقاہی بھی۔ حضرت نبیلِ ملّت درس گاہی بھی تھے اور خانقاہی بھی۔ انہوں نے درس گاہی مزاج کو بھی فروغ دیا اور خانقاہی معمولات ومراسم کو بھی شفافیت عطا کی۔

شخصیت اپنی خدمات، معمولات اور مکاشفات سے پہچانی جاتی ہے۔ حضرت نبیلِ ملّت کی دینی، ملیّ، علمی اور روحانی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ دنیا سے ان کا تعلق صرف دیکھنے کی حد تک تھا۔ دین و شریعت میں ان کو فنائیت حاصل تھی۔ وہ دنیا میں رہ کے بھی کبھی دنیا کے نہ ہوسکے۔ عموماً پیرانِ کرام کی نگاہ محلوں پہ ہوتی ہے، لیکن ان کی نگاہ ہمیشہ غرباء کی جھونپڑی پہ رہی۔ انہوں نے ہمیشہ مخملوں کے بستروں کو نظرانداز کیا اور ٹاٹ کے بستروں پہ سونا پسند کیا۔ وہ جانتے تھے کہ علم کے بغیر خدا مل سکتا ہے اور نہ خدا کی خدائی میں کوئی اعتبار حاصل ہوسکتا ہے۔ اس لیے انہوں نے درس گاہوں کی تعمیر وتزئین پہ خصوصی توجہ دی۔ وہ جانتے تھے کہ درس گاہیں آباد ہوں گی تو خانقاہوں کا تقدس محفوظ رہے گا۔ جاہل پیر شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے اسی لیے انہوں نے اپنے بچوں کو بھی اعلیٰ دینی و عصری علوم سے آراستہ کیا، تاکہ خانقاہ، خانقاہ رہے خواہ مخواہ نہ ہوجائے۔

سارن، چھپرہ، گوپال گنج اور سیوان میں بہت ساری خانقاہیں ہیں۔ ان میں ’’خانقاہِ حیدریہ‘‘ اپنا ایک مضبوط علمی تعارف رکھتی ہے۔ اکثر خانقاہیں اپنا مذہبی ومسلکی اعتبار کھوچکی ہیں لیکن ’’خانقاہِ حیدریہ‘‘ خانقاہی روایات کی امین و پاسبان بنی ہوئی ہے۔ یہ سب حضرت نبیلِ ملّت کی تربیت کا فیضان ہے۔

’’جہانِ نبیلِ ملّت‘‘ کی اشاعت کی خبر سے بڑی مسرت ہوئی۔ دعا ہے کہ یہ دستاویزی کتاب عوام وخواص میں خوب خوب پذیرائی حاصل کرے۔ اس طرح حضرت نبیل ملّت کا روحانی فیضان عام وتام ہوتا رہے گا آمین۔

محمد رحمت اللہ صدیقی

مدیر اعلیٰ پیغامِ رضا، ممبئی

حضرت نبیل ملّت کی زندگی، جہد مسلسل وسعئ پیہم سے عبارت ہے

حضرت نبیل ملّت علیہ الرحمہ کا شمار مؤقر علماء وصوفیاء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تاحیات اپنے کسی عمل سے علماء وصوفیاء کے طریق کی مخالفت نہیں کی۔ ان کی زندگی میں اصولِ شریعت وطریقت کی بھرپور رعایت ملتی ہے۔ ان کی کتابِ حیات کے ہر ورق پر خوف وخشیت کا پہرا دور سے نظر آتا ہے۔ انہوں نے اسلاف واکابر کی ایک جمعیت کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔ اور جہاں تک ممکن ہوسکا ان سے خوب خوب استفادہ بھی کیا تھا۔ اسلاف واکابر کی دہلیز سے خود کو مربوط رکھنا زندگی کے ہر شعبے میں بامراد ہونے کی ضمانت ہے۔ انہوں نے اسلاف کی ڈگر سے خود کو کبھی جدا نہیں کیا۔ ان کی شہرت، عزت اور مقبولیت کا سب سے بڑا راز یہی ہے۔

حضرت نبیلِ ملّت علیہ الرحمہ بافیض شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا اپنا ایک خاندانی شجرہ ہے، جس میں خدا دوست شخصیات کی ایک جامع فہرست ہے۔ انہوں نے اپنے خاندانی منہاج ومزاج کو کبھی داغدار ہونے نہیں دیا۔ انہوں نے شرعی اصولوں کے نور سے مزین خانقاہی روایات کی پُرزور وکالت کی اور اپنی خانقاہ کو بدعات ومنکرات کی تپش سے بچائے رکھا۔ انہوں نے صرف نعروں سے مسلک اعلیٰ حضرت کو سمجھنے اور سمجھانے کی کبھی کوشش نہیں کی بلکہ انہوں نے اپنے عمل سے مسلک اعلیٰ حضرت کی عظمت کو اُجاگر کیا اور اپنے دائرۂ اثر میں اس کی خوب خوب اشاعت کی۔

حضرت نبیل ملّت علیہ الرحمہ کی زندگی جہد مسلسل وسعئ پیہم سے عبارت ہے۔ عموماً پیرانِ کرام سہولت پسند ہوتے ہیں۔ ان کی نظر ہمیشہ سبز پتوں پہ ہوتی ہے، خشک پتے اکثر ان کے کرم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مگر آپ کی نگاہ ہمیشہ خشک پتوں پہ رہی۔ آپ نے دعوت وتبلیغ کے لیے ان علاقوں کا انتخاب کیا جہاں ضروریاتِ زندگی کا حصول بہت مشکل تھا۔ آپ نے اکثر پیدل اور بیل گاڑی سے سفر کیا۔ شریکِ سفر احباب تھک جاتے لیکن آپ کے چہرے پہ تھکن کے آثار کبھی دیکھے نہیں گئے۔ آپ کی دعاؤں سے بہت سارے دیہات کی رونقیں شہر کی چمک دمک کو شرمندہ کرنے لگیں۔ آپ جیسے داعی ومبلغ بہت مشکل سے پیدا ہوتے ہیں۔

زیر نظر کتاب ’’جہانِ نبیلِ ملّت‘‘ آپ کے نقوشِ حیات پہ مشتمل ہے۔ کتاب کے مندرجات ومباحث سے ان شاء اللہ دلوں کے آفاق روشن ہوں گے اور کتاب اہلِ علم وعقیدت میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل کرے گی۔

شہزادۂ حضور نبیل ملت نقیب الاولیاء حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید ناہید احمد حیدر القادری
سجادہ نشین خانقاہ حیدریہ حسن پورہ شریف سیوان

کا پیغام اہل سنت کے نام

ہمارا مقصد وجود عبادت ہے، جو زندگی رب کی بندگی کے نور سے محروم ہے وہ زندگی، زندگی نہیں ہے۔ پانچ نمازیں ہم پر فرض ہیں۔ جس کی نمازیں محفوظ نہیں اس کا حشر بھی محفوظ نہیں۔ بروزِ حشر سب سے پہلا سوال نماز سے متعلق ہوگا۔ اگر ہم نے اس سوال کا صحیح جواب دیا تو ہمارے لیے نور و نجات ہے، ورنہ ہمارا حشر انتہائی تاریک ہوگا اور ہم غافلین میں شمار کیے جائیں گے۔

عبادت کے لیے علم ضروری ہے۔ علم ہی سے ذات وصفات کا عرفان ہوتا ہے۔ اسی لیے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حصولِ علم کو ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے فرض قرار دیا ہے۔ ہر خیر کا راستہ علم ہی سے ہو کر گذرتا ہے۔ دنیا میں کوئی قوم علم کی دولت کے بغیر سرخ رو نہیں ہو سکی ہے۔ اپنے ہی ملک میں ہم شدید مسائل کے شکار ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ علم کے میدان میں ہماری کوئی شناخت نہیں ہے۔

جماعت اہلِ سنّت سے ہماری وابستگی ٹھوس ہونی چاہیے اس لیے کہ حق اسی میں دائر ہے اور اسی کا دوسرا نام مسلکِ اعلیٰ حضرت ہے۔ اور عصرِ حاضر میں یہی اہلِ سنّت کا امتیازی نشان ہے۔ ہمارے اسلاف واکابر نے مسلکِ اعلیٰ حضرت کی خوب اشاعت کی اور زندگی کے ہر شعبے میں اس کے نفاذ پہ زور دیا۔ والد ماجد حضرت علامہ سیّد نبیل احمد حیدر القادری قدس سرہٗ کی کتابِ حیات کا ہر ورق مسلکِ اعلیٰ حضرت کی خوشبو میں رچا بسا تھا اور وہ اپنے مریدین، معتقدین اور متوسلین کو مسلکِ اعلیٰ حضرت سے جڑے رہنے کی نصیحت و وصیت کرتے رہے۔

جب کوئی شخص کسی باشرع پیر سے مرید ہوتا ہے تو وہ خود کو اس کے ہاتھوں پر بیچ دیتا ہے۔ ہر حال وقال میں پیر کی متابعت ضروری ہے۔ اگر پیر کی مرضی کے خلاف اس نے کوئی عمل کیا تو پیر کے فیضان سے محروم رہے گا۔ والد ماجد نبیل ملّت حضرت علامہ سیّد نبیل احمد حیدر القادری قدس سرہٗ تا حیات اپنے پیرانِ سلسلہ کے زیر اثر رہے۔ انہوں نے کبھی بھی اپنے کسی عمل سے ان کی مخالفت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے پیرانِ سلسلہ کے روحانی فیضان کی بارشوں میں نہاتے رہے۔ ان کا ہر عمل ہمارے لیے چراغِ رہگذر کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہر مرید کو ہر حال میں اپنے پیر کا وفادار ہونا چاہیے۔ اکثر لوگ بیعت بطورِ رسم ہوتے ہیں، وہ بیعت کا معنیٰ و مفہوم نہیں جانتے۔ حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہٗ کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے، فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں۔ مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہٗ کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت شرف الدین یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو دریا سے نکال لیا۔

خانقاہِ حیدریہ حسن پور شریف کے دستور میں مسلکِ اعلیٰ حضرت سے کامل وفاداری شامل ہے، اس لیے اہلِ سلسلہ کو ہر حال میں اس کا خیال رکھنا ہوگا۔ اہلِ سلسلہ سے ہماری یہ بھی گذارش ہے کہ اپنے سلسلے کے مشائخ عظام سے عقیدت و محبت رکھیں نیز تمام مشائخ اہل سنت کی بارگاہ میں مؤدب و مہذب رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں شریعت و سنّت پہ عمل کی توفیق بخشے آمین۔

Rs. 700/-

MAKHDOOM SYED AHMAD CHARAM POSH ACADEMY
Khanqah-e-Aliya Haidariya
Hasanpura Shareef, Siwan 841236 Bihar, INDIA